UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188738

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٢٣٫٩٤٢٤ Accession No. ١٢٠٩٧

Author محمد علي حيدر

Title مناقب المرتضى من حوادث المصطفى

This book should be returned on or before the date last marked below.

هو العلی الاعلیٰ

الحمد للہ کہ حصہ سوم

کتاب مستطاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ

موسومہ بہ

مناقب المرتضیٰ من مواہب المصطفیٰ

مؤلفہ جامع اہل بیت النبی العربی مولوی حافظ شاہ محمد علی حیدر قلندر علوی دام فیضہ

حسب فرمائش

جناب نواب محمد عبد الکریم خاں صاحب بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ

حسن مرتضیٰ ابن مرتضیٰ امام محمد عبد الوہاب عفی عنہ طابع ہوئے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکروا علی مکارم الدلی

بحمداللہ خالق البر حصہ سوم کتاب مستطاب السیر العلویہ یذکر المآثر المرتضویہ

موسومہ بہ

مناقب المرتضی ۱۲

من

مواہب المصطفی ۱۲

جسمیں حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ اور ارشادات صحابہ کرام وتابعین عظام ودیگر امور متعلقہ کا عمدہ طور پر تذکرہ ہے

مؤلفہ

جسے نوش باد بخم غدیر مدبوش میخانہ ولایت جناب امیر غوثہ حسین گلستا سپہر مجرو حسابی کوثر مولانا حافظ شاہ محمد علی حیدر قلندر لازال کاسمہ سمی بحید الصفدر

حسب فرمایش

مخزن صدق وصفا معدن حب ولا صدف ارادت وعقیدہ رائے بہادر نواب محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر دام المجدہ والتفاخر تعلقدار بابسط نگر متعلقہ شاہ آباد ضلع ہردوی

باہتمام بندۂ عاجز عبدالرؤف عفی عنہ

در مطبع حسن پرنٹنگ پریس طبع گردید

۹۱۲۶۹۷۲۲

التماس

ناظرین السیر العلویہ کی جلد سوم نذر ہے۔ اسکے بعد چوتھی جلد کا نمبر ہے جسمیں تمام احادیث مروی حضرت علی رضؓ موافق ابواب فقہی بترتیب حروف تہجی درج ہیں۔ جلد بہ نسبت اور جلدوں کے بہت زیادہ ضخیم بھی ہے اور لحاظ بنائے فن یعنی علم حدیث کی اس نئی ترتیب کے ایک نئی چیز بھی ہے۔ درحقیقت یہ السیر العلویہ کی روح ہے اسکا اہم مقصد اصلی فی مسند العلی ہے۔

میں جلد سوم کو مطبع میں بھیجکر اور چوتھی جلد کے صاف کرنے اور ساتھ ہی ساتھ ترجمہ کرنیمیں مصروف تھا کہ یکایک بمقتضائے الٰہی سخت مصیبت میں مبتلا ہو گیا چار جزو صاف کر چکا تھا کہ خداوند نعمت مرشدی و مولائی سیدی و آقائی حضرت شاہ حبیب اللہ علیہ الرحمۃ مرض الوصال میں مبتلا ہوئے اور دو روز تک علیل رہکر شب پنجشنبہ دہم ماہ ربیع الاول روز پنجشنبہ ۱۳۵۲ھ کو وصال فرمایا اور خدام کو سخت مجبوری اور پریشانی میں چھوڑا اس ہنگامہ میں عرصہ تک کتاب کیطرف متوجہ ہونیکا موقع نہ ملا۔ اب ناظرین سے التماس دعا ہے۔ کہ خداوند عالم جلد رابع کو جلد شایع کرادے اور بقیہ جلدیں بھی جو متعلق بحالات بقیہ ائمہ اثنا عشر ہیں جلد مکمل و مرتب ہو جائیں اور میرے بقیہ انفاس اسی خدمت گذاری میں گذریں ؎

نہ کردم ہیچ طاعتے ورفت نجاک
نجات خود بتولائے بوتراب گذاشت

الملتمس
احقر مؤلف غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب مناقب المرتضیٰ من مواہب المصطفیٰ جلد سوم کتاب السیرۃ العلویۃ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	حمد و نعت و سبب تالیف	۳	آیت (۱۴) الذین یعقلون الخ	۵۰	آیت (۲۸) یوم لا یخزی اللہ الخ
۳	تمہید	۳۲	" (۱۵) سئال سائل بعذاب الخ	"	" (۲۹) وکفی اللہ المؤمنین الخ
۴	عنوان اول سیاق آیات	۳۴	" (۱۶) یا ایہا الرسول بلغ الخ	۵۱	" (۳۰) یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الخ
۷	آیت (۱) انما انت منذر الخ	۳۶	حاشیہ متعلق بہ توضیح		
۱۱	" (۲) والذی جاء الخ	۳۸	" (۱۷) الیوم اکملت الخ	۵۲	" (۳۱) افمن وعدناہ الخ
"	" (۳) یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ الخ	۳۹	" (۱۸) ان الذین آمنوا الخ	"	" (۳۲) افمن شرح اللہ الخ
۱۳	" (۴) والذین آمنوا باللہ الخ	۴۱	" (۱۹) ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت الخ	۵۳	" (۳۳) انما ولیکم اللہ الخ
"	" (۵) من المؤمنین رجال الخ			۵۷	" (۳۴) یا ایہا الذین آمنوا اذا نجیتم الخ
۱۵	" (۶) افمن کان علی بینۃ الخ	۴۲	" (۲۰) ومن الناس من یشری الخ		
۱۷	" (۷) فان اللہ ہو مولاہ الخ	۴۴	" (۲۱) واجعل لی الخ	۵۸	" (۳۵) والسابقون السابقون الخ
۱۸	" (۸) وتعیہا اذن واعیۃ	۴۵	" (۲۲) والعصر الخ		
۲۱	" (۹) افمن کان مؤمنا الخ	"	" (۲۳) والنجم اذا ہوا الخ	"	" (۳۶) واذا قال الذین آمنوا الخ
۲۴	" (۱۰) وقفوہم انہم مسئولون	۴۷	" (۲۴) ہو الذین ایدک الخ		
۲۶	" (۱۱) ہذان خصمان الخ	۴۸	" (۲۵) واقیموا الصلوٰۃ الخ	۵۹	" (۳۷) والذین یؤذون المؤمنین الخ
۲۸	" (۱۲) ام حسب الذین الخ	"	" (۲۶) فاما ثمود فہدینہم الخ		
۲۹	" (۱۳) اجعلتم سقایۃ الخ	۴۹	" (۲۷) وحیل بینہم وبین ما یشتہون الخ	۶۰	" (۳۸) فی مقعد صدق الخ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۱	آیت (۳۹) ومن خلقنا الخ	۷۰	آیت (۵۵) تراهم رکعا	۹۴	(۲) امام المتقین
۶۳	〃 (۴۰) طوبی لهم الخ		سجدا الخ	〃	(۳) ولی المتقین
〃	〃 (۴۱) اطیعوا الله الخ	۷۵	〃 (۵۶) ومن عندہ علم الکتاب	۹۵	(۴) سید المسلمین
۶۴	〃 (۴۲) والوالد یحلم الخ	۸۰	〃 (۵۷) یا ایها النبی حسبک الخ	〃	(۵) سید المومنین
〃	〃 (۴۳) من جاء بالحسنة الخ	〃	〃 (۵۸) ام نجعل الذین	〃	(۶) سید العرب
۶۵	〃 (۴۴) وعلی الاعراف الخ		امنوا الخ	۹۷	(۷) سید فی الدنیا والآخرہ
۶۶	〃 (۴۵) ولما ضرب ابن	۸۱	〃 (۵۹) فطار اوکزلفة الخ	〃	(۸) قائد الغر المحجلین
	مریم الخ	〃	〃 (۶۰) فاذن موذن الخ	〃	(۹) یعسوب المومنین
〃	〃 (۴۶) ولتعرفنهم فی لحن	۸۲	〃 (۶۱) ومن یسلم وجهه الخ	۹۸	(۱۰) صدیق الاکبر
	القول الخ	۸۳	〃 (۶۲) حسبنا الله ونعم	۹۹	(۱۱) فاروق الاعظم
۶۷	〃 (۴۷) ان الذین سبقت		الوکیل -	〃	(۱۲) خاتم الوصیین
	لهم الخ	〃	〃 (۶۳) اذا دعاکم لما یحییکم	〃	(۱۳) خیر الوصیین
〃	〃 (۴۸) فاما من اوتی الخ	۸۷	〃 (۶۴) ان الله یدخل	〃	(۱۴) الوصی
۶۸	〃 (۴۹) فاسئلوا اهل الذکر الخ		الذین الخ	۱۰۱	بحث متعلق بوصایت
〃	〃 (۵۰) واذان من الله الخ	〃	〃 (۶۵) والذین اذا اصابهم	۱۰۵	(۱۵) امام البرره
۶۹	〃 (۵۱) وشاقوا الرسول الخ	۸۵	آیات مناقب کے متعلق اقوال	〃	(۱۶) قاتل الفجره
〃	〃 (۵۲) ویؤت کل ذی	۸۶	عنوان دوم متعلق بہ احادیث	۱۰۶	(۱۷) صاحب الرایہ
	فضل فضله الخ	〃	احادیث مناقب کے متعلق اقوال	۱۰۷	(۱۸) مقیم الحجہ
〃	〃 (۵۳) ثم اورثنا الکتاب الخ	۹۰	احادیث متعلقہ بالقاب	〃	(۱۹) اسد الله
۷۰	〃 (۵۴) احب الناس الخ	〃	(۱) امیر المومنین	〃	(۲۰) حجت الله

صفحہ	مصنامین	صفحہ	مصنامین	صفحہ	مصنامین
۱۰۹	(۲۱) رایۃ الہدیٰ	۱۱۶	(۴۰) الراکع	۱۳۰	(۶۰) المہدی
〃	(۲۲) ولی اللہ	۱۱۷	(۴۱) الساجد	۱۳۱	(۶۱) المہتدی
۱۱۰	(۲۳) صفوۃ اللہ	〃	(۴۲) المصفی	〃	(۶۲) ہدایۃ الہدیٰ
〃	(۲۴) شیخ المہاجرین والانصار	〃	(۴۳) الامین	〃	(۶۳) داعیۃ الجنت
〃	(۲۵) قسیم النار وحبیبۃ	〃	(۴۴) باب حطہ	۱۳۲	(۶۴) امیر النحل
۱۱۱	(۲۶) وارث رسول اللہ	۱۱۸	(۴۵) مثیل ہارون	۱۳۳	(۶۵) مثیل عیسیٰ
〃	(۲۷) خلیفۃ رسول اللہ	〃	(۴۶) نفس الرسول	〃	(۶۶) الکرار
۱۱۲	(۲۸) منار الایمان	۱۱۹	(۴۷) سیف اللہ	۱۳۴	احادیث بیان ہیں حدیث منزلت۔
〃	(۲۹) امام الاولیا	۱۲۰	(۴۸) ذوالاذن الواعی		اسمائے صحابہ وتعیین روات حدیث
〃	(۳۰) الہادی	〃	(۴۹) قاضی دین رسول اللہ		منزلت۔
〃	(۳۱) صاحب اللواء	〃	(۵۰) وزیر رسول اللہ	۱۳۵	حدیث منزلت کا متواتر ہونا
۱۱۳	(۳۲) ناصر رسول اللہ	۱۲۱	(۵۱) خیر البشر	۱۳۸	اسامی ائمہ حدیث مخرجین حدیث
〃	(۳۳) صالح المومنین	〃	(۵۲) ذوالقرنین		منزلت
۱۱۴	(۳۴) مولی المومنین	۱۲۵	(۵۳) خاصف النعل	۱۴۱	بیان بعض طرق حدیث منزلت
۱۱۵	(۳۵) منجز الوعد	۱۲۷	(۵۴) الطاہر	〃	بروایت حضرت ابو سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص
〃	(۳۶) قاتل الناکثین والقاسطین	۱۲۸	(۵۵) المؤتن	۱۴۴	بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
〃	والمارقین	〃	(۵۶) الازرع البطین	۱۴۵	بروایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ وزید بن ارقم رضی اللہ عنہ
〃	(۳۷) المرتضیٰ	۱۲۹	(۵۷) الساقی	۱۴۶	بروایت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
۱۱۶	(۳۸) الشاہد	〃	(۵۸) الحبیب	۱۴۸	بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ
〃	(۳۹) الشہید	۱۳۰	(۵۹) الہادی	〃	بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۴۸	بروایت حضرت انس بن مالک رضؓ	۱۶۰	بروایت حنشی بن حنباؓ و ابی سریحہ	۱۸۰	اسامی تابعین عظام روات حدیث طیر
۱۴۹	خاتمہ اس بیان میں کہ آنحضرتؐ نے دس	۱۶۱	بروایت حضرت فاطمہ زہراؓ	۱۸۶	اسامی محدثین و علما روات حدیث طیر
	جگہ حدیث منزلت بیان فرمائی	″	بروایت حضرت عامر بن واثلہ	۲۰۲	بیان بعض طرق حدیث طیر بروایت حضرت علیؓ
″	موقع ولادت حضرت امام حسنؑ و روایت	۱۶۲	بروایت معاویہ بن ابی سفیان	۲۰۵	بروایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ
	حضرت جابرؓ	″	بروایت ابن جبیر	۲۰۶	بروایت حضرت سعد
۱۵۰	موقع انسداد ابواب از مسجد	۱۶۳	بروایت محمد و ح بن زید	۲۰۷	بروایت ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ
۱۵۱	موقع عقد مواخات بروایت زید بن	۱۶۵	حدیث مرتبہ موقع غزوۂ احد	۲۰۹	بروایت عمرو بن العاص
	ابی اوفیٰؓ	۱۶۶	حجۃ الوداع	۲۱۰	بروایت حضرت سفینہؓ
۱۵۲	حدیث کے متعلق گفتگو	۱۶۷	وقت تبلیغ سورۂ برأت و ما جرا حضرت	۲۱۱	بروایت حضرت انس بن مالکؓ
۱۵۳	موقع فتح خیبر بروایت حضرت براءؓ		جعفر و زید	۲۱۶	حدیث طیر کی صحت پر گفتگو
۱۵۴	موقع عطائے خاتم و نماز بروایت حضرت اسماءؓ	۱۶۹	قبض روح بر مشیت	۲۱۹	حدیث تسلیم الملائکہ علیہ
۱۵۶	موقع تفاخر حضرت عقیل و جعفر و علی	۱۷۰	دعا میں شرکت	۲۲۱	حضور صیت ندائے ملک
	بروایت حضرت عقیل	۱۷۲	قربانی میں شرکت	۲۲۳	تنبیہ متعلق بہ ذو الفقار
″	بلوا جملہ حضرات ابو بکر و عمر و عبید بن	۱۷۳	حدیث تضحیہ	۲۲۶	رسوخ ایمانی
	الجراح و دیگر صحابہ	۱۷۸	شفقت نبوی	۲۳۱	امتحان ایمان
″	بروایت حضرت ابن عباسؓ و حضرت عمرؓ	″	مزاح میں درجوز	۲۳۳	عطائے ہدیت قلب و ثبات لسان
۱۵۷	موقع مکان حضرت ام سلمہ بروایت ابن عباسؓ	۱۷۵	آنحضرتؐ کے یہاں مرتبہ	۲۳۴	فضائل عمال
۱۵۸	بلوا جملہ حضرات انس و براء بروایت حضرت انسؓ	۱۷۷	حدیث علی منی بمنزلۃ الرأس منی جدیدی	۲۳۵	معیت جبرئیل و میکائیل
″	ندائے تکلمائے مدینہ بروایت حضرت علیؓ	″	حدیث طیر	۲۳۷	جناب سے بغیر فتح نہ واپس ہونا
۱۶۰	بروایت سعید بن زید ابو الاعور ث	۱۷۹	اسامی صحابہ کرام روات حدیث طیر	″	دعا و آخرت میں صاحب علم ہونا۔

صفحہ	مضامین
۲۳۸	تمام غزوات میں بجز تبوک صاحب علم ہونا
۲۳۹	حدیث فتح خیبر
۲۴۰	بروایت حضرت عمرؓ
〃	بروایت حضرت علی مرتضیٰؓ
۲۴۱	〃 حضرت عبداللہ بن عباسؓ
۲۴۴	〃 حضرت ابن عمر
۲۴۵	〃 سہل بن سعدؓ
۲۴۶	〃 حضرت ابوہریرہؓ
۲۴۷	〃 سلمہ بن الاکوع رضؓ
۲۴۸	〃 حضرت عمران بن حصینؓ
۲۴۹	〃 حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ
۲۵۰	〃 حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ
۲۵۱	〃 حضرت ابولیلیٰ
۲۵۲	〃 بریدہ بن الحصیب رضؓ
۲۵۳	〃 حضرت امام حسنؓ و ابورافع رضؓ
۲۵۴	〃 حضرت ابوسعید غدری و ابو بردہ و حسان بن ثابت
۲۵۵	امت محمدیہ کیے حضرت علی کا حق
۲۵۶	حضرت علیؓ سے اللہ اور رسول کا راضی ہونا
〃	مباہات بذات حضرت علی
۲۵۷	تکلم بشب معراج
۲۵۹	النظر الی وجہ علی عبادۃ

صفحہ	مضامین
۲۶۴	ذکر علی عبادۃ
۲۶۵	مودت کا عبادت ہونا
〃	کسب فضل
〃	عنوان صحیفۃ المومن حب علی
۲۶۶	ان علیا ولیکم بعدی
〃	بروایت حضرت علی رضؓ
۲۶۷	بروایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ
۲۶۸	بروایت حضرت بریدہؓ
۲۷۰	بروایت حضرت عمران بن حصینؓ
۲۷۵	بروایت حضرت زید بن ارقم
۲۷۶	حضرت ابن مسعود و سمرۃ بن جندب و وہب بن حمزہؓ
۲۷۷	حدیث غدیر اقوال متعلق بحدیث غدیر
۲۸۰	اسامی صحابہ و تابعین راویان حدیث غدیر
۲۸۲	اسامی ائمہ محدثین مخرجین حدیث غدیر
〃	حدیث غدیر کے صحیح و متواتر ہونے کا بیان
۲۹۲	بیان بعض طرق حدیث غدیر
〃	احادیث مسند امام احمد بن حنبل
۲۹۶	خصائص امام نسائی
۳۰۰	مستدرک الحاکم وغیرہ
۳۱۳	تنبیہ معانی لفظ "مولیٰ"
۳۱۶	اولیٰ بکی تحقیق و واقعہ ایک سرسری نظر و دیگر امور

صفحہ	مضامین
۳۲۲	تعمم بیوم خم غدیر
۳۲۳	صاحب السر
〃	اختصاص بقربت عہد
۳۲۴	ادخال قبیب نبیؐ
۳۲۵	خصوصیت بر غسل آنحضرتؐ
۳۲۶	حضرت علی کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا
〃	انکا بمنزلہ قاعلی اللہ کے ہونا
۳۲۷	مکالمت حضرت علی با شمس
۳۲۹	مکالمت با اصحاب کہف
۳۳۱	حدیث المار والمنديل
۳۳۳	احادیث متعلق بمراتب اخروی حضرت علی مرتضیٰؓ
〃	انکار نبی یا علیؓ
〃	دخول معیت آنحضرتؐ
۳۳۴	شہادت بنفاق من ابغض اہل البیت سیدنا علیؓ
۳۳۵	رفاقت آنحضرتؐ بجنت
〃	اہل جنت پر غلبہ شاروں صبح چمکنا
۳۳۶	سب سے پہلے دروازہ جنت کھٹکھٹانا
〃	قول آنحضرتؐ برائے مغفرت
۳۳۷	سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا
〃	سب سے پہلے حوض پر وارد ہونا
〃	قیامت میں صاحب حوض ہونا
۳۳۸	منافقین کو حوض سے ہٹانا

صفحہ	مضامین
۳۳۸	جنت میں آنحضرتؐ کے مقابل گھر
	کے آنگن کا ہونا
۳۳۹	آپکا گھر آنحضرتؐ اور حضرت ابراہیمؑ کے
	گھر کے درمیان ہونا
〃	ذکر حور جنت
۳۴۰	ذکر ناقہ جنت
۳۴۱	اشتیاق انبیاء و اہل شہداء
〃	جنت میں باغوں کے لگنے کا وعدہ
۳۴۲	جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ
〃	سبعہ من المثنوں کا جنت میں عطا ہونا
۳۴۵	سب سے پہلے طرز جنت پہننا
〃	قیامت میں لواء الحمد آنحضرتؐ کا ہونا
۳۴۹	بیان صفت حوض و کوثر و شربت و اشربہ و اوانی حوض
۳۵۵	وعید متعلق بہ بغض متعلق بہ مفارقت
۳۵۶	متعلق بہ عداوت
〃	متعلق بہ مقتضت
〃	متعلق بہ حسد
〃	متعلق بہ اطاعت
۳۵۷	متعلق بہ نصرت
۳۵۹	متعلق بہ تیسیر
۳۶۰	بغض حضرت علیؑ علامت نفاق ہونا
۳۶۳	متعلق بادبیہ
۳۶۶	متعلق بہ ترہیب
۳۶۹	متعلق بہ غضب
〃	ترہیب لابے مبغضین

صفحہ	مضامین
۳۷۱	احادیث متعلق بہ فضائل محبین
〃	محبت کا علامت ایمان ہونا
〃	ثواب تولائے مرتضوی
۳۷۳	بغیر تولا کے پل صراط سے نہ گذرنا
۳۷۴	بغیر تولا کے جنت میں نہ داخل ہونا
۳۷۵	ترغیب برائے محبین
۳۷۸	بیان معنی محب و اختلاف در ان فیما بین
	شیعہ و دیگر امور
۳۹۰	اسماء محبین عالیین حضرت علیؑ از
	گروہ صحابہ تابعین و اکابر اسلاف صالحین
۳۹۴	عنوان سوم متعلق بہ اقوال صحابہ
	و تابعین بتمہید
۳۹۵	صحابہ بارشاد ات خلفائے راشدین
〃	حضرت ابوبکر صدیق رضؓ
۳۹۸	حضرت عمر فاروق رضؓ
۴۰۱	حضرت عثمان ذی النورین رضؓ
〃	ازواج مطہرات اور حضرت علیؑ
〃	حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ
〃	حضرت ام سلمہ رضؓ
۴۰۲	صحابہ کرام اور حضرت علیؑ
〃	حضرت عباس رضؓ
〃	حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ
۴۰۵	حضرت قثم بن عباس رضؓ
۴۰۶	حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ
〃	حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ

صفحہ	مضامین
۴۰۷	حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضؓ
〃	حضرت ابوذر غفاری رضؓ
〃	حضرت سلمان فارسی رضؓ
۴۰۸	حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ
〃	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ
〃	حضرت ابوالدرداء رضؓ
۴۰۹	حضرت زید بن ثابت رضؓ
〃	حضرت ابوسعید خدری رضؓ
〃	حضرت حذیفہ بن الیمان رضؓ
〃	حضرت ابوایوب انصاری رضؓ
۴۱۰	حضرت حسان بن ثابت رضؓ
〃	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضؓ
〃	حضرت خالد بن عمیر رضؓ
۴۱۱	تابعین
〃	حضرت عبیدہ بن عابس بن ابی ربیعہ
۴۱۱	حضرت قبیصہ رضؓ
۴۱۲	حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضؓ
〃	حضرت عطاء بن یسار رضؓ
〃	حضرت مسروق رضؓ
۴۱۳	حضرت سعید بن المسیب رضؓ
〃	حضرت ابی عمر رضؓ
〃	حضرت ابوسعید بن زید رضؓ
〃	حضرت عمرو بن عبدالعزیز رضؓ
۴۱۴	خاتمہ کتاب

تم الفہرس

هُوَ العلیُّ الاعلیٰ

الحمد للہ الذی شرفنا بمحبۃ علی ابن ابی طالب وکرمنا بحبہ وحب حبیبہ وجعل لنا فی الکونین احسن المطالب والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد ن الذی ھو سید ارباب المناصب ومظھر العجائب والغرائب وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین کانوا معینًا لنا فی النوائب صلوٰۃ وسلامًا مازین السماء الدنیا بزینۃ ن الکواکب

اما بعد - بندۂ احقر تراب اقدام حیدر بصفدر **علی حیدر** غفرلہ ولوالدیہ بحرمۃ اہلبیت النبی الاطہر این حضرت قدسی منزلت مسعود مظہر النقی محمود حیدر التقی - وصی ابی تراب الحیدر مولانا حافظ شاہ **علی انور** قلندر قدس سرہ الانور وکاسہ لیس خوان پر الوان حضرت کثیر الخیر والبرکت ذی الاسم الاطیب النور الانور مولانا شاہ **حبیب حیدر** قلندر لازالت انوار علومہ ومعارفہ لامعۃ کاشراق الازھر عارض مدعا ہے کہ کتاب مکرمت نصاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ کی تیسری جلد موسومہ بہ **مناقب المرتضیٰ من مواہب المصطفیٰ** نظر افروز ناظرین باتمکین وشائقین عقیدت گزیں کیجاتی ہے - یہہ جلد عنوانات ثلاثہ پر مشتمل ہے -

عنوان اول میں آیات دربارۂ مناقب حضرت سید العرب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہیں جو معنون بعنوان ما نزل من اللہ فی حق علی ہے -

عنوان دوم - میں احادیث متعلقہ بہ مناقب ہیں اور وہ معنون بہ عنوان ما ورد من

لسان رسولہ فی حق علی ہے۔

عنوان سوم میں حضرات صحابۂ کرام کے ارشادات دربارۂ حضرت سید العرب مذکور ہیں یہ معنون بہ عنوان ما نطق بہ اصحاب رسول اللہ فی حق علی ہے۔

آخر میں تابعین عظام کے اقوال بھی ہیں۔ امید کہ ناظرین باتمکین اس کتاب سے متنفع و متمسک ہو کر احقر کو دعاء خیر میں یاد رکھینگے۔ اللہ تعالےٰ بطفیل حضرت محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰ و آل ذوی القربیٰ علیہم السلام اس کتاب کو مقبول فرمائے اور مؤلف کو مدارج دینی و دنیوی سے مالا مال و شاد کام کرے واللہ الولی والمؤید للتوفیق والھادی الی سواء الطریق۔

قصیدہ

اے از تجلائے رخت پُر نور ماہ و آفتاب
ہم آسمان و ہم زمین با صد ہزاراں آفتاب

گیتی فروزے مہوشے لالہ عذارے سرخوشے
بر من فروزاں آتشے گیرد سراسر التہاب

اے شانِ لاہوتی بیا با فرّ جبروتی بیا
در جسم ناسوتی بیا کز تست ما را فتح باب

اے ماہ ماشہ بوالحسن اے دافع رنج و محن
چوں جاں بیا اندر بدن تا جسم من گردد جباب

سروِ من و بستان من بستان و تابستان من
کفر من و ایمان من اے رونق قصر خراب

دیوانہ ات فرزانہ فرزانہ شد دیوانہ
دیوانہ و فرزانہ را از تو عطا یا بیحساب

مخمور حضرت! یقین شورے برآرد بر زمین
غارت کند ایمان و دین ریزد اگر جام شراب

اے خواجۂ ہر کہ و مہ عالم ز بون ناگفتہ بہ
از لطف خود چیزے بدہ مولا علی بو تراب

یا حبیبی سیدی روحی فداک — خذ یدی باللطف لا اعرف سواک

تمہید

جناب امیر المومنین علی مرتضی سلام اللہ علیہ کی ذات ملائک مباہات جیسی کچھ مایۂ فخر گذری ہی اُسکو ناظرین سیرت العلویہ کے حصۂ اول و دوم کے ملاحظہ سے بہت کچھ معلوم کر چکے ہونگے۔ اور سیرت و حالات و فضائل و کمالات پڑھکر یہ مثل روز روشن واضح و لائح ہو گیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس صورت کاملہ میں کون کون سے جوہر ودیعت فرما دیئے تھے۔ کیا خوب کہا ہی ؎

نقشہا بستند گرچہ بعد پیغمبر بسے	ہیچ او نقشے نہ شد ممکن ہم اندر ممکنات

تفصیلی طور پر حالات زندگی متعلق بہ معیشت ظاہری و واقعات باطنی جنہیں فضائل و کمالات و خصائل و کرامات کا بیان ہے۔ جلدیں سابق میں ہدیۂ ناظرین ہو چکے ہیں۔ اب ہم آنحضرت مایۂ رحمت و برکت کے مناقب واضح طور پر لکھنا چاہتے ہیں۔ اور تحقیقی نظر سے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ اس محب و محبوب خدا و رسول کے حق میں خدا اور رسول نے کیا کیا فرمایا ہے اور معاصرین صحابۂ کرام نے کس حد تک اس بزرگ ذات کی قدر و منزلت فرمائی ہی۔ یہاں پر اس امر کو بھی واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق الفاظ "فضائل" و "مناقب" ایک ہی مفہوم میں مستعمل ہوتے رہے ہیں۔ اور سیر و احادیث کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہے کہ مصنفین سابقین نے فضائل و مناقب میں کوئی تفریق نہیں کی ہے لیکن میری رائے ناقص میں فضائل و مناقب میں فرق ضروری ہے۔ اسلئے کہ فضائل کا تعلق اعمال و افعال سے اور مناقب کا موہبت و رحمت سے ہی کیونکہ فضائل اکتساب سے حاصل ہو سکتے ہیں اور مناقب محض انعام و اکرام ہوتے ہیں اور از روے لغت بھی مناقب محامد کے معنی میں مستعمل ہوا ہی نہ کہ فضائل کے مفہوم میں۔

اسی نظر سے حضرت علی مرتضیٰؑ کے علوم وصفات ظاہری و باطنی زہد۔ تقوے۔ تورع حسن خلق عفو۔ حلم وغیرہم لفظ فضائل میں محصور ہو سکتے ہیں۔ اور آپکی منزلت ہارونی وولایت مومنین نیز دیگر امور لفظ موہبت یا مناقب کے تحت میں آسکتے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے محامد و مناقب کلام ربانی میں دو طرح پر وارد ہوے ہیں۔ عمومی وخصوصی عمومی میں صحابۂ کرام مہاجرین و انصار وغیرہم بھی شامل ہیں اور خصوصی میں آپ ہی مخصوص ہیں احادیث میں البتہ مناقب متعدد نہج سے بیان ہوے ہیں بضمن قریش بضمن بنو ہاشم۔ بضمن بنو عبدالمطلب۔ بضمن اہلبیت۔ بضمن خلفاے اربعہ۔ بضمن عشرہ مبشرہ۔ بضمن نقباء امت محمدیہ۔ بضمن سابقین فی الاسلام۔ بضمن مہاجرین۔ بضمن اعوان و انصار۔ بضمن اصحاب بدر۔ بضمن اصحاب احد۔ بضمن اصحاب بیعت الرضوان۔ بضمن سار صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انہیں سے مناقب متعلق بہ اہلبیت "حصۂ اول" میں مذکور ہو چکے۔ اب بقیہ کو ترک کر کے اس کتاب میں ہم صرف وہ مناقب بیان کرنا چاہتے ہیں جو مخصوص طور پر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی سے متعلق ہیں جنمیں اور کوئی آپ کا شریک نہیں۔ اوپر ہم لکھ آئے ہیں کہ اس بحث کو ہم نے تین عنوان پر منقسم کیا ہے۔ لہٰذا عنوان اول میں آیات کا بیان کرتے ہیں وباللہ التوفیق وھو الھادی الی سواء الطریق۔

عنوان اوّل

مانزل من اللہ فی حق علیؑ

اللہ کے یہاں سے (حضرت) علی کے حق میں جو کچھ اترا

وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال لیس آیۃ فی کتاب اللہ عزوجل یاایھا الذین

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کلام اللہ میں کوئی ایسی آیت نہیں جسمیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یاایھا الذین آمنوا کے

امنوا الا علی او لها و امیرها و شریفها ولقد صاحب اللہ اصحاب محمد فی القرآن وما ذکر علیا الا بخیر اخرجہ احمد فی المناقب (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ و ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۶ بروایت طبرانی و ابن ابی حاتم و ذخائر المصطفےٰ بروایت سیوطی صفحہ ۱۶ و مناقب قندوزی صفحہ ۱۹ و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۱ بروایت حلیہ ابو نعیم)	خطاب سے مخاطب فرمایا ہو اور اس میں حضرت علی اول و امیر و شریف نہوں اللہ نے کلام اللہ میں آنحضرت کے اصحاب کا بعض جگہ عتاب بھی فرمایا ہو مگر حضرت علی کا ذکر خیر ہی کیساتھ کیا ہو امام احمد نے مناقب میں اسکی تخریج کی۔

ابو المظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۸ میں بروایت عکرمہ لکھتے ہیں۔

عن ابن عباس قال ما انزل اللہ فی القرآن آیۃ الا و علی راسها و امیرها	حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جسکے کہ علی سردار اور پیشوا نہوں۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی نقشبندی ینابیع المودۃ باب ۷۴ صفحہ ۱۲۵ میں لکھتے ہیں۔

اخرج موفق بن احمد عن مجاهد وعکرمة وهما عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انزل اللہ فی القرآن آیۃ یقول فیها یا ایها الذین آمنوا الا و علی رئیسها و امیرها و قال ایضا و قد جماعة من الثقاة هم الاعمش واللیث وابن ابی لیلی وغیرهم عن مجاهد	موفق ابن احمد مجاہد و عکرمہ سے اور وہ دونوں حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے قرآن میں کوئی ایسی آیت نازل نہیں فرمائی جو یا یہا الذین آمنوا سے شروع ہوئی ہو مگر علی اسکے سردار اور امیر نہوں موفق بن احمد یہ بھی کہتے ہیں کہ جماعت ثقات نے اس کو روایت کیا جن میں سے اعمش و لیث و ابن ابی لیلےٰ وغیرہ ہیں جو مجاہد و عکرمہ و عطا سے

لہ ینابیع المودۃ کی روایت میں بجائے فی القرآن کے فی غیر مکان ہو ذخائر المصطفےٰ میں بھی ایسا ہی ہو اور کنز العمال میں بلفظ اصحاب محمد کے وما قال علی الا خیرا ہے ۱۲۔

وعکرمۃ وعطاوھم جمیعا عن ابن عباس رضی اللہ عنہم۔

اور یہ سب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

عن حذیفۃ رض قال ما نزلت یا ایھا الذین اٰمنوا الا کان علی لھا ولبا بھا اخوجہ ابن مردویہ (مناقب مرتضوی صفحہ ۱۹)

ابوبکر بن مردویہ بروایت حضرت حذیفہ ابن الیمان لکھتے ہیں کہ کلام اللہ میں جس جگہ یا ایہا الذین آمنوا نازل ہوا ہے وہاں حضرت علی ہی اسکے لب لباب و مغز ہیں۔

اخرج الطبرانی عن ابن عباس رض قال نزلت فی علی اکثر من ثلثمائۃ اٰیۃ فی مدحہ و فی المناقب عن الاصبغ بن نباتہ عن علی علیہ السلام قال نزل القرآن علی اربعۃ ارباع ربع فینا وربع فی عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحکام ولنا کرائم القرآن (ینابیع المودۃ صفحہ ۱۳۶ و مناقب مرتضوی صفحہ ۱۹)

طبرانی بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ حضرت علی کی شان میں تین سو سے زائد آیتیں نازل ہوئیں۔ مناقب میں بروایت اصبغ بن نباتہ حضرت علی سے مروی ہے آپنے فرمایا کلام مجید چار حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ ہمارے حق میں اور دوسرا ہمارے دشمنوں کیلئے تیسرے میں قصص و امثال ہیں چوتھے میں فرائض و احکام ہیں۔ ہمارے لئے کلام مجید میں بہترین آیتیں ہیں۔

عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلثمائۃ اٰیۃ اخوجہ ابن عساکر (مناقب مرتضوی صفحہ ۱۹)

ابن عساکر بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں تین سو آیتیں نازل ہوئیں۔

بروایت مناقب ابن مردویہ و طبرانی و ینابیع

ابوالمظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں۔

سلہ یہ حفنہ مشہور حنفی المذہب تھے بادشاہوں کے یہاں ان کی شہرت تھی انھوں نے اپنے جد سے بغداد میں روایت لی اور موصل اور دمشق میں ابوالفرج بن کیبتا اور ابن طبرزد سے اور مصر میں یہی رہے صاحب تبصیر نے کہا ابن خلکان نے کہا کہ میں نے ان کی ہاتھ کی لکھی ہوئی چالیس جلدوں میں کتاب دیکھی تھی جس کا نام مراۃ الزمان ہے دمشق میں ۱۱ ذی الحجہ ۶۵۴ھ میں فات پائی اور ولادت ۵۸۳ھ میں ہوئی منقول از شہادت الحقہ لاناحافظ شاہ علی اوز قلمی رح صفحہ ۱۸۲ - ۱۲ مولف

الباب الثانی فی ذکر فضائله علیه السلام
وهی اکثر من الشمس والقمر واکثر من الحصی
والمدر وقد اخترت منها ما ثبت واشتهر
وهی قسمان قسم مستنبط من الکتاب والثانی من السنة التی لاشك فیها ولا
ارتیاب۔ وقد روی مجاهد قال سئل رجل
عن ابن عباس فقال ما اکثر فضائل علی ابن
ابیطالب وانی لاعظمها ثلاثة آلاف فقال
له ابن عباس هی الی الثلاثین الفا اقرب
من ثلاثة آلاف ثم قال ابن عباس لوان
الشجر اقلام والبحر مداد والانس
والجن کتاب حساب ما احصوا فضائل
امیر المومنین علی علیه السلام

دوسرا باب حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں ہے آپکے
فضائل آفتاب و ماہتاب سے زائد مشہور اور پتھر اور بوندیوں
سے بھی زائد ہیں ان میں سے جو ثابت و مشہور ہیں انکو میں نے
اختیار کیا یہ دو قسموں پر منقسم ہیں ایک قسم کتاب اللہ سے
مستنبط ہوا دوسری حدیث سے جسمیں شک و شبہ کی
گنجائش نہیں۔ مجاہد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت
ابن عباس سے پوچھا کہ حضرت علی کے فضائل کسقدر ہیں
میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہونگے حضرت ابن عباسؓ نے
فرمایا تیس ہزار ہوں گے نہ کہ تین ہزار۔ پھر حضرت ابن
عباس نے فرمایا اگر تمام درخت قلم اور دریا دوات
اور انسان اور جن کاتب و محاسب بنجائیں تب
بھی حضرت علے علیہ السلام کے فضائل
نہ شمار کر سکیں۔

آیات

(۱) اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (پ ۱۳ سورہ رعد۔ رکوع اول)

ترجمہ۔ اے محمدؐ درحقیقت تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم میں ایک ہادی ہے

شیخ سلیمان حنفی نقشبندی ینابیع المودۃ باب ۲۶ صفحہ ۹۹ میں لکھتے ہیں۔

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس
قال لما نزل قوله تبارك وتعالے

سعید بن جبیر حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب یہہ آیت اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ

انما انت منذر ولكل قوم هاد وضع
صلى الله عليه وسلم يده على صدره
وقال انا المنذر وعلى الهادي و
بك يا علي يهتدي المهتدون
الثعلبي عن السدي عن عبد خير
عن علي قال المنذر النبي صلى الله
عليه وسلم والهادي رجل من
بني هاشم يعني نفسه - ايضا
الحموئي اخرجه بسنده عن ابي
هريرة - ايضا اخرجه صاحب
المناقب عن الباقر والصادق
نحوه - ايضا الحاكم ابو القاسم
الحسكاني بسنده عن الحكم بن
جبير عن بريدة الاسلمي قال
دعا رسول الله صلى الله عليه
وسلم عام الظهور فاخذ بيد
علي بعد ما تطهر فالصق يده بصدره
فقال انا المنذر ثم رد يده الى
صدر علي فقال انت لكل قوم
هاد ثم قال له انت سنادي
الانام وغاية الهدى وامير الغر

قوم ہادی نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ
اپنے سینہ پر رکھ کر فرمایا میں منذر ہوں اور علی
ہادی ہیں اور اے علی تم سے ہدایت پانیوالے ہدایت
پائیں گے ثعلبی سُدی سے اور وہ عبد خیر سے اور
وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ منذر آنحضرتؐ
ہیں اور ہادی بنی ہاشم سے ایک شخص ہیں سے
اپنے کو مراد لیا۔ حموینی نے بھی اپنی سند سے اس کی
تخریج بروایت ابوہریرہ کی اور صاحب مناقب نے
بھی امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے اسی کے مثل
روایت کیا۔ حاکم ابوالقاسم حسکانی نے بھی اپنی
سند سے حکم بن جبیر سے انھوں نے بریدہ
اسلمی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے
وضو کیلئے پانی مانگا بعد وضو حضرت علی
کا ہاتھ پکڑا پھر اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ کر
فرمایا میں منذر ہوں پھر وہی ہاتھ حضرت علی
کے سینہ پر رکھ کر فرمایا تم ہر قوم میں ہدایت
کرنے والے ہو پھر فرمایا تم خلق میں
ندا دینے والے ہو اور ہدایت کی غایت
ہو اور روشن پیشانی والوں کے امیر ہو
میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تم ایسے
ہی ہو۔ مالکی نے بھی ابن عباس سے اس کو

المجلين اشهد على ذلك انك كذلك
ايضا المالكى اخرجه عن ابن عباس
ايضا كتبه السيد على الهمدانى الذى
هو جامع الانساب الثلثة فى كتابه
مشارب الاذواق نفعنا الله بركاته
وعلومه امين يا على انا المنذر وانت
الهادى وبك يهتدى المهتدون ايضا
سمع ابو حمزة الثمالى عن الباقر عليه
السلام ما حدثه الحاكم ابو القاسم
الحسكانى فى المناقب عن محمد بن مسلم
قال سئلت هذه الآية عن جعفر
الصادق قال لكل امام هاد لكل قوم
فى زماننا هم وفى المناقب عن عبد الرحيم
عن الباقر عليه السلام قال فى تفسير
هذه الآية رسول الله انا المنذر و
على الهادى اما والله ما زالت فينا الى الساعة

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۵۱ میں ہے کہ

عن عبادة بن عبد الله الاسدى
عن على فى قوله انما انت منذر ولكل
قوم هاد قال على رسول الله المنذر
وانا الهادى رواه ابن ابى حاتم

روایت کیا ہے۔ اور سید علی ہمدانی نے جو جامع
انساب ثلاثہ ہیں انھوں نے بھی اپنی کتاب مشارب
الاذواق میں اس کو لکھا ہے اللہ تعالے اُنکے
علوم و برکات سے ہمکو نفع کرے اور وہ یا علی
انا المنذر وانت الهادى وبك يهتدى المهتدون
ہے اور ابو حمزہ ثمالی نے بھی امام محمد باقر سے
وہی سُنا جس کو حاکم ابو القاسم حسکانی نے بیان
کیا ہے۔ مناقب میں محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ
اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادق سے
میں نے پوچھا فرمایا کہ ہر امام ہادی ہے اپنے
زمانے کے تمام قوم کے لئے اور مناقب
میں عبد الرحیم امام محمد باقر علیہ السلام
سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں منذر
ہوں اور علےؑ ہادی ہیں۔ آگاہ
ہو ہم میں یہہ حکم ہمیشہ قیامت تک رہیگا۔

عبادہ بن عبد اللہ اسدی بروایت حضرت علی
اس آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد کہتے ہیں
کہ آنحضرتؐ منذر ہیں اور میں ہادی ہوں ابن
ابی حاتم نے اسے روایت کیا۔

عن ابی برزۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ یقول انما انا منذر ووضع یدہ علی صدرہ نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول ولکل قوم ہاد اخرجہ ابن مردویہ عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ہاد وضع رسول اللہ یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر وہو بیدہ الی منکب علی فقال انت الہادی یا علی وبک یہتدی المہتدون من بعدی اخرجہ ابن جریر وابن مردویہ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار (تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۴۷)

ابو برزہ اسلمی سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سُنا کہ آپ نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میں منذر ہوں پھر حضرت علی کے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہر قوم میں ایک ہدایت کرنے والا ہوتا ہے ابن مردویہ نے اس کی تخریج کی ہے حضرت جابر سے مروی ہے کہ جب یہ آیت اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میں منذر ہوں اور حضرت علی کیطرف اشارہ کرکے فرمایا تم ہادی ہو اے علی تجھ سے ہدایت پانیوالے میرے بعد ہدایت پائینگے۔ ابن جریر و ابن مردویہ اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی ابن عساکر و ابن النجار نے اسکی تخریج کی ہے

بروایت حضرت ابن عباس کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کتاب الفضائل من قسم الاقوال جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ میں ہے کہ

انما المنذر وعلی الہادی وبک یا علی یہتدی المہتدون من بعدی (الدیلمی عن ابن عباس)

سید صدرالدین احمد نے بھی روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۳ میں بحوالہ ازالۃ الخفا و جامع البیان و اکلیل سیوطی اسی روایت کو لکھا ہے حضرت ابن عباس والی روایت کو شیخ محمد صالح کشفی نے یہی مناقب مرتضوی صفحہ ۲۴ میں بحوالہ مسند محدث حنبلی و فردوس الاخبار شیرویہ دیلمی و مناقب مردویہ لکھا ہے۔

لہ میں ڈرانیوالا ہوں اور علی ہدایت کرنیوالے اور تم سے اے علی میرے بعد ہدایت پانیوالے ہدایت پائینگے (دیلمی بروایت ابن عباس ۱۲)

ان روایات میں لفظ من بعدی نمایاں حیثیت رکھتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت میں ظاہر و باطن دونوں شامل ہیں چنانچہ ظاہر میں آپ امیر المومنین ہوے اور باطن میں تاجدار سلاسل صوفیہ ؎

اگر تمام جہاں دشمن است نیست غمے	کہ دوستی زرہ صدق با خدا دارم
اگرچہ ہوے بہ عاصی و گنہگارم	ولے چہ غم کہ شفیعی چو مصطفےٰ دارم
مرا بہ خضر و کبس نیست حاجتے کشفی	کہ رہنما بہ رہ حق چو مرتضےٰ دارم

(۲) وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

(پ ۲۴ سورہ زمر رکوع ۴) ترجمہ۔ اور وہ شخص جو آیا صداقت کیساتھ اور جن لوگوں نے اسکی تصدیق کی وہی متقی ہیں۔

اخرج ابن عساکر والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والفقیہ ابن المغازلی فی المناقب من مجاھد فی قولہ تعالیٰ الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہ علی۔ واخرج ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور عن ابی ھریرۃ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ وصدق بہ قال علی (در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۰ و رائع المصطفےٰ صفحہ ۱۵۹)

ابن عساکر و حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیا اور فقیہ ابن المغازلی مناقب میں بروایت مجاہد لکھتے ہیں کہ اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے رسول مراد ہیں اور صدق بہ سے حضرت علی۔ اور ابن مردویہ اور سیوطی در منثور میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے رسول اللہ اور صدق بہ سے حضرت علی مراد ہیں۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

(پ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۴) ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کیساتھ ہو۔

ابو المظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں۔

فی براءۃ قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال علماء السیر معناہ کونوا مع علی واھلبیتہ وقال ابن عباس علی سید الصادقین

سورۂ برات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ میں علماء سیر کا قول ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ علی اور اہلبیت کیساتھ ہو اور ابن عباس کا قول ہے کہ علی سید الصادقین ہیں

شیخ محمد سلیمان حنفی نجی قندوزی ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۹ میں لکھتے ہیں۔

اخرج موفق بن احمد الخوارزمی عن ابی صالح عن ابن عباس قال الصادقون فی ھذہ الآیۃ محمدؐ واھلبیتہ ایضاً ابو نعیم اخرجہ عن جعفر الصادق ایضاً ابو نعیم وصاحب المناقب اخرجا عن الباقر والرضا قال الصادقون ھم الائمۃ من اھل البیت اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور عن ابن عباس قال مع علی اخرجہ ابن مردویہ واخرج ابن عساکر عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین الخ قال مع علی (ملاحظہ ہو درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۹)

موفق بن احمد خوارزمی بروایت ابو صالح ابن عباسؓ کا قول لکھتے ہیں کہ اس آیت میں صادقین سے مراد آنحضرت اور انکے اہلبیت ہیں اور ابو نعیم نے بھی بروایت امام جعفر صادق اس کی تخریج کی ہے اور انھوں نے اور صاحب المناقب نے بروایت امام محمد باقر و امام رضاؑ تخریج کی کہ صادقین سے مراد ائمہ اہل بیت ہیں اور سیوطی در منثور میں بحوالہ ابن مردویہ ابن عباس کا قول لکھتے ہیں کہ مع الصادقین سے مراد معہ علی ہیں اور بحوالہ ابن عساکر بروایت ابی جعفر لکھتے ہیں کہ اس آیت یا ایھا الذین الخ میں علی کی معیت مراد ہے۔

مولوی محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۲۴۴ میں بروایت ابن مردویہ واخطب خطبائے خوارزم کونوا مع علی واصحابہ (علی اور انکے اصحاب کے ساتھ رہو) لکھتے ہیں کہ بحکم حدیث نبوی صادقین سے حضرت علی اور انکے اصحاب عالیجناب مراد ہیں ؎

سر حلقۂ اولیا علی ہست علی | شاہنشہ اصفیا علی ہست علی

محبوب و محب بین ذات احمد		واللہ کہ بے ریا علی ہست علی	

(۴) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ

(پ ۲۷ سورہ ۵۷ رکوع ۲) ترجمہ۔ جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائے ہیں وہ لوگ صدیق اور شہید ہیں اور خدا کے نزدیک اُنکے لئے اس کا اجر و نور ہے۔

محدث حنبلی گوید آیہ مسطورہ در شان مرتضےٰ علی نازل شدہ زیرا کہ اول کسیکہ تصدیق رسالت پیغمبر نمود او بود و تمام عمر فی سبیل اللہ در جہاد گذرانید و آخر بدرجۂ شہادت فائز گشت (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۱)

محدث حنبلی کہتے ہیں کہ آیۂ مذکورہ حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی کیونکہ سب سے پہلے آنحضرت کی تصدیق آپ نے کی تھی اور اپنی پوری عمر جہاد میں گذاری بالآخر درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

(۵) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

(پ ۲۱ سورہ احزاب رکوع ۳) ترجمہ۔ مومنین میں سے بعض وہ ہیں جنھوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا وہ کر دکھایا ایک اُن میں سے وہ جو اپنا کام ختم کر چکا ہے اور ایک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ باب ۲۳ صفحہ ۹۶ میں لکھتے ہیں۔

ابو نعیم الحافظ عن ابن عباس وعن جعفر الصادق قال قال علی کنا

حافظ ابو نعیم ابن عباس و امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا

عاهدنا اللّٰہ و رسولہ انا وحمزۃ وجعفر وعبیدۃ بن الحارث علی امر وفینا بہ اللّٰہ ولرسولہ فتقدمنی اصحابی وخلفت بعدھم فانزل اللّٰہ سبحانہ فینا رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ حمزۃ وجعفر وعبیدۃ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا انا المنتظر وما بدلوا تبدیلا ایضا روی عن محمد الباقر ھذا الحدیث

ہم نے اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ بن الحارث نے اللہ اور اس کے رسول سے ایک بات میں عہد کیا تھا اور اللہ اور رسول کو ضامن قرار دیا تھا میرے اصحاب مجھ سے مقدم ہو گئے میں رہ گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی حمزہ اور جعفر اور عبیدہ ان لوگوں سے ہیں جو اپنا کام ختم کر چکے میں منتظر ہوں اور تقدیر میں جو ہوتا ہے وہ بدلتا نہیں۔ امام محمد باقر سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

شیخ محمد صالح کشفی نے بھی مناقب مرتضوی صفحہ ۳۵ میں بروایت خطیب اس واقعہ کو لکھا ہے۔

تذکرۂ خواص الامہ میں بروایت عکرمہ منقول ہے کہ منتظر سے امیر المومنین علی مراد ہیں (صفحہ)

وسئل وھو علی منبر الکوفۃ عن قولہ تعالیٰ ومن المومنین رجال الخ فقال اللھم اغفر لی ھذہ الآیۃ نزلت فی وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن الحارث ابن عبد المطلب فاما عبیدۃ فقضی نحبہ شھیدا یوم بدر واما حمزۃ فقضی نحبہ شھیدا یوم احد واما انا فانتظر اشقی الامۃ

حضرت علی ایک مرتبہ کوفہ کے ممبر پر تشریف رکھتے تھے ان سے کسی نے اس آیت کی تفسیر میں پوچھا کہ یہ آیت کس کس کے شان میں نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچازاد بھائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق میں نازل ہوئی عبیدہ تو بدر کے روز شہادت پاکر اپنا کام ختم کر چکے حمزہ نے احد کے دن شہادت پاکر کام ختم کیا اب

یخضب هذه من هذه واشار ببده الی لحیته وراسه وقال عهد عهدا الی حبیبی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم (ینابیع المودۃ بحوالہ الصواعق محرقہ لابن حجر صفحہ ۲۱)

میں اُس بدبخت کے انتظار میں ہوں پھر آپنے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ جو اسکو یعنی داڑھی کو اسکے یعنی سر کے خون سے رنگین کریگا۔ مجھے میرے حبیب ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ عہد لیا ہے۔

(۶) اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ

(پ ۱۲ سورہ ۱۱ رکوع ۲) ترجمہ۔ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کیطرف سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے پیچھے ایک گواہ اُسی کی طرف سے آیا۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ صفحہ ۹۹ میں کہتے ہیں۔

الحموینی فی فرائد السمطین اخرج بسندہ عن ابن عباس وبسندہ عن زاذان هما عن علی کرم الله وجهه قال ان رسول الله کان علی بینة من ربه وانا التالی لشاهد منه ایضا الحموینی اخرجه بسندہ عن جابر بن عبد الله وبسندہ عن البختری هما عن علی بلفظه ایضا اخرجه موفق بن احمد بسندہ عن ابن عباس ایضا ابو نعیم والثعلبی والواقدی اخرجوه باسانیدهم عن ابن عباس

فرائد السمطین میں حموینی اپنے اسناد سے حضرت ابن عباس اور زاذان سے لاوہ وہ دونوں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ علی بینۃ من ربہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور میں اُن کا تابع شاھد منہ سے مراد ہوں اور وہی معہ اسناد حضرت جابر بن عبد اللہ اور بختری سے اور وہ حضرت علی سے ایسا ہی روایت کرتے ہیں اور موفق بن احمد بھی اپنی سند سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ابو نعیم اور ثعلبی اور واقدی اپنے اسناد سے حضرت ابن عباس اور زاذان اور

وذاذان وجابر كلهم عن علي ايضاً
ابن المغازلي اخرج بسنده عن
عباد بن عبد الله قال سمعت
عليا يقول في خطبته ما نزلت
اية من كتاب الله الا وقد علمت
متى انزلت وفيمن انزلت وما من
قريش رجل الا وقد انزلت فيه
اية من كتاب الله عز وجل تسوقه
الى جنة او نار قال رجل يا امير
المؤمنين فما نزل فيك قال اما تقرأ
افمن كان على بينة من ربه ويتلوه
شاهد منه الاية فرسول الله على
بينة من ربه وانا التالي الشاهد
منه ايضا عن زين العابدين و
الباقر والصادق ذكروا هذا الحديث
ايضا الحسن بن علي ذكر هذه
الاية وفسرها مثله في خطبته

جابر سے اور وہ سب حضرت علی سے اور ابن المغازلی
معہ اسناد عباد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں نے حضرت علی کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا
ہے کہ کلام مجید میں کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی
جسکو میں نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کس
کے لئے نازل ہوئی قریش میں کوئی ایسا
شخص نہیں جس کے متعلق کوئی آیت نازل نہ ہوئی
ہو جو اُس کو جنت یا دوزخ کی طرف نہ لیجائے
ایک شخص نے عرض کیا اے امیرالمومنین آپ پر
کون آیت نازل ہوئی آپ نے فرمایا کیا تم نے
یہ آیت اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ پڑھی ہے
رسول اللہ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اور میں اُنکا تابع
شَاهِدٌ مِّنْهُ ہوں حضرت امام زین العابدین
وامام محمد باقر وامام جعفر صادق بھی اس حدیث کو
بیان فرماتے تھے حضرت حسن بن علی نے بھی اس آیت کا
ذکر کیا اور جس طرح خطبہ میں ہے اُسی تفسیر بھی کی ہے

بہ تغیر الفاظ یہ اس روایت کو ابن ابی حاتم و ابن المغازلی و ابن عساکر و
ابن مردویہ و ثعلبی و تفسیر واحدی و ابن جریر طبری و معجم کبیر طبرانی و ابن مندہ
و ابو الشیخ و ابو نعیم صاحب معالم التنزیل نے حضرت علی و حضرت ابن عباس و عباد
بن عبداللہ اسدی کی روایت سے لکھا ہے ملاحظہ ہو در منثور جلد ۳ صفحہ ۳۳۹ و روح المعانی

جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ وکنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ وغیرہ۔

(۷) فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرَئِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

(پ ۲۸ سورہ تحریم رکوع ۱) ترجمہ۔ بیشک اللہ نبی اور جبرئیل اور نیک مؤمنین کا مالک ہے

ابو نعیم الحافظ والثعلبی اخرجا بسندیھما عن اسماء بنت عمیس قالت لما نزل قولہ تعالیٰ وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذلک ظھیر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی الا ابشرک انک قرنت بجبرئیل ثم قرء ھذہ الآیۃ فقال انت والمومنون من اھل بیتک الصالحون (ینابیع المودۃ صفحہ ۹۳)

حافظ ابو نعیم اور ثعلبی دونوں اپنی اپنی سندوں سے اسماء بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت کہ "اور اگر ایک دوسرے کی مدد اللہ کے لئے کروگے تو اللہ اس کا دوست اور جبرئیل اور نیک لوگ اور ملائکہ اس کے مددگار ہیں" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو بشارت نہ دوں کہ تم جبرئیل کے قریب ہوئے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ تم اور تمہارے اہل بیت کے مومنین صالحین اس سے مراد ہیں۔

کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۷۳ میں ہے کہ

عن علی قال قال رسول اللہ فی قولہ وصالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب (ابن ابی حاتم)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت نے اس قول وصالح المومنین میں فرمایا اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم وابن ابی حاتم والسیوطی

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور حافظ ابو نعیم اور ابن ابی حاتم اور سیوطی نے در منثور میں اسماء بنت

فی الدر المنثور عن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ یقول وصالح المومنین علی ابن ابی طالب واخرج ابو نعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی علی وابن عساکر وابن مردویہ وفخر الرازی فی الاربعین عن ابن عباس نحوہ (ملاحظہ ہو درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۴۴ و روح المعانی جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۱)

عمیس سے روایت کی کہ میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں اور ابو نعیم نے اپنی کتاب ما نزل من القرآن فی علی اور ابن عساکر و ابن مردویہ اور فخر الدین رازی نے اربعین میں حضرت ابن عباس سے اسکے مثل روایت کی ہے۔

مولوی محمد صالح کشفی نے مناقب مرتضوی صفحہ ۲۹ میں مسند امام احمد حنبل سے بروایت مجاہد اور تحفہ و مشارق میں بروایت عمرو ابن عاص اور مناقب ابن مردویہ میں بروایت ابن عباس و اسماء بنت عمیس اس حدیث کو لکھا ہے روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۴۲ میں بھی یہہ روایت اسی طرح روح البیان وغیرہ سے مرقوم ہے

(۸) وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (پ ۲۹ سورہ حاقہ رکوع ۱)

ترجمہ - اور یاد رکھے اسکو سننے والا کان

فی تفسیر الکبیر والکشاف وجامع البیان وروح البیان والعبارۃ للکشاف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لعلی عند نزول ھذہ الآیۃ سالت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی قال علی رضی اللہ عنہ

تفسیر کبیر و کشاف و جامع البیان و روح البیان میں مذکور ہے اور کشاف کی عبارت میں آنحضرتؐ سے یوں مروی ہے کہ آپ نے حضرت علی سے اس آیت کے نزول کے وقت فرمایا کہ اے علی میں نے اللہ سے مانگا ہے کہ وہ تمہارے کان ایسے ہی کر دے حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں

فما نسيت شيئا بعد ما كان لي ان
انسى وزاد في روح البيان اخذ
باذن علي ابن ابي طالب وقال هي
هذه ذكره النقاش وفي ازالة
الخفاء نقلا عن العواوف عن عبد الله
بن الحسن قال نزلت هذه الآية قال
رسول الله سألت الله تعالى الى
اخر الحديث المذكور (روائح المصطفى)
عن علي قال قال رسول الله يا علي
ان الله امرني ان ادنيك واعلمك
ولتعي وانزلت هذه الآية وتعيها
اذن واعية فانت اذن واعية
لعلمي وعن علي في قوله وتعيها اذن
واعية قال قال لي رسول الله سألت
الله ان يجعلها اذنك يا علي فما سمعت
من رسول الله شيئا فنسيته
رواه الضياء وابن مردويه وابو
نعيم في المعرفة (كنز پہلی جلد صفحہ)
اخرج موفق الخوارزمي عن ذر بن
جيش عن علي قال حدثني رسول الله
وقال امرني ربي ادنيك ولا اقصيك

اسکے بعد کچھ بھولا نہیں روح البیان میں ہے
کہ آپ نے حضرت علی کا کان پکڑ کر یہہ فرمایا
اس کو نقاش نے ذکر کیا اور ازالۃ الخفا میں
عوارف سے بروایت عبداللہ الحسن منقول ہو کہ جب
یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں
نے اللہ سے سوال کیا تھا آخر حدیث
مذکور تک۔

حضرت علی سے مروی ہو کہ آنحضرت نے فرمایا اے
علی اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں تم کو اپنے قریب کروں
اور تعلیم دوں تاکہ وہ تمہارے ذہن نشین ہو جائے
اور یہہ آیت وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ
نازل ہوئی تو تم میرے علم کے اذن واعی
ہو اور آپ سے اس آیت کے متعلق مروی ہو کہ آنحضرت
نے مجھے فرمایا کہ میں نے اللہ سے مانگا تھا کہ وہ
تمہارے کان ایسے کر دے اسکے بعد سو میں نے آنحضرت
سے جو کچھ سنا ہے میں بھولا نہیں ضیا اور ابن مردویہ اور
ابو نعیم نے معرفت میں اسکو روایت کیا۔
موفق خوارزمی بروایت ذر بن جیش حضرت علی
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھکو خلیفہ
کر کے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا کہ میں تمکو

واعلمك واذنك لتسمع ولتعي فنزلت
هذه الآية ايضا اخرج ابو نعيم
الحافظ عن عمر بن علي عن ابيه ايضا
ابو نعيم والمالكي اخرجاه عن مكحول
عن علي وفي المناقب عن يحيى بن
سالم عن جعفر الصادق قال لما
نزلت هذه الآية قال رسول الله
اذنك يا علي وفي المناقب عن جابر
الجعفي عن الباقر عن ابيه عن
جده علي قال اذني الاذن الواعية
واخرج موفق الخوارزمي عن ميمون
بن مهران عن ابن عباس عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال سئلت
ربي ان يجعلها في اذن علي قال علي
ما سمعت من رسول الله شيئا الا وعيته
وحفظته ولم انسه ايضا الثعلبي
اخرجه عن صالح بن هيثم عن
بريدة الاسلمي قال سمعت النبي
يقول لعلي ان الله امرني ان اعلمك
لتعي وحق على الله ان تعي فنزلت
هذه الآية روى الامام الواحدي

اپنے پاس رکھوں تمکو دور نہ کروں اور تمکو تعلیم
دوں تاکہ تمہارے کان اس کو سنیں اور یاد رکھیں
پھر یہہ آیت نازل ہوئی حافظ ابو نعیم اس کو عمر بن
علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا
اور ابو نعیم اور مالکی دونوں نے بروایت مکحول حضرت
علی سے بھی روایت کی اور مناقب میں بروایت یحیی بن
سالم حضرت جعفر صادق سے مروی ہو کہ جب یہہ
آیت نازل ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی یہہ
تمہارے کان ہیں اور مناقب میں جابر جعفی سے اور
وہ امام محمد باقر سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا
حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا
میرے کان اذن واعیہ ہیں اور موفق خوارزمی بروایت
میمون بن مہران حضرت ابن عباس سے اور وہ
آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا کہ میں
نے خدا سے عرض کیا کہ تمہارے کان ایسے کردے
حضرت علی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جو میں نے
رسول اللہ سے سنا اس کو نہیں بھولا اور اسکو یاد
رکھا۔ ثعلبی بروایت صالح بن ہیثم اور وہ بریدہ اسلمی
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت کو حضرت علی
سے فرماتے سنا ہو کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہو کہ میں
تمکو تعلیم دوں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہے کہ

فی اسباب النزول والحافظ ابو نعیم وابن جریر وابن ابی حاتم والدیلمی وابن مردویہ۔ (در منثور للسیوطی جلد ۶ صفحہ ۲۶۰۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۰ ومطالب السئول صفحہ ۱۰ ومناقب مرتضوی صفحہ ۲۱)

تمیں یاد رکھائے پھر یہہ آیت نازل ہوئی امام واحدی نے اسباب النزول میں اور ابو نعیم اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور دیلمی اور ابن مردویہ نے بھی اسکو روایت کیا ہو۔

(۹) أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا

(پ ۲۱ سورہ سجدہ رکوع ۲) ترجمہ۔ آیا وہ شخص جو مؤمن ہے فاسق کے مثل ہو سکتا ہے۔

قال ابن عباس نزلت فی علی ابن ابی طالب والولید بن عقبۃ بن ابی معیط لاشیاء بینھما اخرجہ الحافظ السلفی وعنہ ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا واسبط لسانا واملأ لکتیبۃ فقال لہ علی اسکت فانما انت فاسق وفی روایۃ انت فاسق تقول الکذب فانزل اللہ ذلک تصدیقا لعلی قال قتادۃ لا واللہ ما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ثم اخبر عن منازل الفریقین فقال تعالیٰ اما الذین

ابن عباس کا قول ہے کہ یہہ آیت حضرت علی اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی اُن دونوں کے درمیان کچھ گفتگو تھی حافظ سلفی نے اسکی تخریج کی ہو انھیں ابن عباس سے مروی ہو کہ ولید نے حضرت علی سے کہا کہ میں تم سے زاید نیزہ والا زیادہ تیز زبان اور سخت تلوار والا ہوں حضرت علی نے اُس سے فرمایا کہ چپ رہ تو تو فاسق ہو ایک روایت میں ہو کہ تو فاسق ہو تو جھوٹ کہتا ہو تب اللہ تعالےٰ نے حضرت علی کی تصدیق کیلئے یہہ آیت فرمائی قتادہ کہتے ہیں کہ یہہ دونوں دنیا و آخرت اور خدا کے نزدیک ہرگز برابر نہیں ہو سکتے پھر خدا نے فریقین کے منازل سے خبر دی اور فرمایا اما الذین

اخرجه الواحدی	اخرجہ واحدی نے اسکی تخریج کی ہے۔

(ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ ومطالب السئول صفحہ ۳۰ بروایت واحدی وثعلبی ومناقب مرتضوی صفحہ ۳۲)

تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۷۹ میں بھی بروایت واحدی وابن عدی وابن مردویہ وخطیب وابن عساکر وابن اسحاق وابن جریر وابن ابی حاتم وعبد بن حمید وابن المنذر یہ واقعہ موجود ہے کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں اور شیخ محمد صالح کشفی نے مناقب مرتضوی میں چند اشعار حضرت حسان ابن ثابت کے لکھے ہیں جو استناداً درج ذیل ہیں۔

اشعار

انزل اللہ الکتاب العزیز فی	علی وفی الولید قرانا
اللہ تعالیٰ نے اپنے کتاب عزیز میں علی	اور ولید کے حق میں آیت نازل فرمائی
فتبوّا الولید من ذاک فسقا	وعلی متبوء ایمانا
ولید کو اس سبب سے فاسق ظاہر کیا	اور علے کو مومن ظاہر کیا
لیس من کان مومنا عرف اللہ	کمن کان فاسقا خوانا
مومن اور فاسق کبھی خدا کے	نزدیک برابر نہیں ہو سکتے
سوف یجزی الولید خزیا ناراً	وعلی لاشک یجزی جنانا
ولید دوزخ میں رسوا کیا جائیگا	اور علی کو بیشک جنت میں جزائے گی
فعلی یلقی لدی العرش عزا	والولید یلقی ھناک ھوانا
علے خدا سے عزت کیساتھ ملیں گے	اور ولید وہاں رسوا ہو گا

لہ ملاحظہ ہو صفحہ ۶۵ احسن الانتساب واقعہ غزوۂ بدر ۱۲

در روضۃ الاحباب آوردہ کہ ما بین علی رضی اللہ عنہ و ولید بن ابی معیط سخنے بود پس گفت ولید کہ تو داخل صبیانی زبان من از زبان تو فصیح تر و سنان من از سنان تو تیز تر است حضرت امیر گفت خاموش باش کہ تو فاسقی پس حق تعالیٰ تصدیق قول حضرت مرتضیٰ نمودہ ایں آیت فرستاد افمن کان مومنا الآیہ۔ فالمومن علی رضی اللہ عنہ والفاسق الولید و ولید در زمان عثمان رضی اللہ عنہ خمر خوردہ تا امامت نماز بامداد در کوفہ قیام نمودہ بوسمق او بالغ وجہے ظاہر شد و فی المعالم و جامع البیان و روح البیان انہا نزلت فی علی و الولید بن ابی معیط للسبب المذکور و فی الدر المنثور للسیوطی بطرق متعددہ ثابت گشتہ کہ آیۂ مذکورہ در حق مرتضیٰ و ولید بن ابی معیط نازل گشتہ و بیان طرق ہا نمودہ (روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۳)

روضۃ الاحباب میں ہے کہ ما بین حضرت علی و ولید بن ابی معیط گفتگو ہوئی ولید نے کہا تم ابھی لڑکے ہو میری زبان تمہاری زبان سے زیادہ فصیح ہے اور میرا نیزہ تمہارے نیزہ سے زیادہ تیز ہے حضرت علی نے ولید سے کہا تو چپ رہ تو فاسق ہے اللہ تعالےٰ نے حضرت علی کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی حضرت علی مومن ہوئے اور ولید فاسق ہوا ولید نے حضرت عثمان کے زمانہ میں شراب پی اور کوفہ میں فجر کے وقت امامت سے نماز پڑھائی اس کا فسق بہت اچھی طرح ظاہر ہوا معالم اور جامع البیان اور روح البیان میں ہے کہ اسی سبب سے یہ آیت حضرت علی اور ولید کے حق میں نازل ہوئی۔ در منثور سیوطی میں بطرق متعددہ ثابت ہوا ہے کہ آیۂ مذکورہ حضرت مرتضیٰ اور ولید بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی اور متعدد طریقوں سے اس کا بیان کیا گیا۔

تنبیہ فی لباب المنقول للسیوطی اخرجہ الواحدی و ابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن

لباب النقول فی اسباب النزول میں علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ امام واحدی و ابن عساکر نے بطریق سعید ابن جبیر حضرت

ابن عباس واخرجه جریر والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار واخرج ابن عدی والخطیب فی تاریخه من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی والولید بن عقبة ابن ابی معیط واخرج الخطیب وابن عساکر من طریق لهیعة عن عمر بن دینار عن ابن عباس قال انما نزلت فی علی وعقبة بن ابی معیط لا الولید۔

ابن عباس سے روایت کی اور علامہ جریر اور حافظ سلفی نے عطا بن یسار سے روایت کی اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں بطریق کلبی ابو صالح سے اور انھوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہ آیت حضرت علی اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی خطیب اور ابن عساکر کی دوسری روایت بطریق لہیعہ عمر بن دینار سے ہے انھوں نے ابن عباس سے یہ روایت کی کہ یہ آیت حضرت علی اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اس کے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی۔

(۱۰) وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ

(پ ۲۳ سورہ الصّٰفّٰت رکوع ۲) تم جبکہ ۔ اور کھڑا کرو بے شک ان سے سوال کیا جائیگا

الدیلمی فی کتابه الفردوس اخرج بسنده عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی هذه الآیة انهم مسئولون عن ولایة علی ابن ابی طالب و ابو نعیم اخرج بسنده عن الشعبی عن سعید بن جبیر عن ابن

دیلمی اپنی کتاب فردوس الاخبار میں اسناد کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس آیت اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۔ سے ولایت حضرت علی مراد ہے اور ابو نعیم اپنی سند سے شعبی سے اور وہ سعید ابن جبیر سے اور وہ ابن

عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ الآیۃ قال عن ولایۃ علی ابن ابیطالب فی الحموینی بسندہ عن مالک بن انس عن جعفر الصادق عن ابائہ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جمع اللہ الاولین والآخرین نصب الصراط علی جھنم لم یجز عنھا احد الا من کانت معہ براۃ بولایۃ علی ابن ابیطالب واخرج ھذا الحدیث موفق بن احمد بسندہ عن الحسن البصری عن ابن مسعود واخرجہ موفق بسندہ عن مجاھد عن ابن عباس وابن المغازلی اخرج ھذا الحدیث بسندہ عن مجاھد عن ابن عباس وعن طاؤس عن ابن عباس وبسندہ عن انس بن مالک وبسندہ عن ابی سعید الخدری (ینابیع المودۃ

عباس سے اور وہ آنحضرتؐ سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد ولایت علی ہے اور حموینی اپنی سند سے مالک بن انس سے اور وہ جعفر صادق سے اور وہ اپنے آبائے کرام سے اور وہ حضرت علی سے اور وہ آنحضرتؐ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ جب اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو جہنم پر پل صراط مقرر فرمائیگا تو اس پر ایک بھی نہیں اتر سکے گا جب تک کہ اسکے پاس حضرت علی کی ولایت کا پروانہ نہ ہو اور اس حدیث کی تخریج موفق بن احمد نے بھی اپنے اسناد سے بروایت حسن بصری کی اور انھوں نے ابن مسعود سے روایت کی اور موفق اپنی سند سے مجاہد سے اور وہ ابن عباس سے بھی روایت کرتے ہیں اور ابن المغازلی نے بھی اس حدیث کو بسند مجاہد سے اور انھوں نے ابن عباس سے اور طاؤس نے بھی ابن عباس سے روایت کیا اور اپنی سند سے انس ابن مالک سے بھی اور اپنی سند سے ابی سعید خدری سے بھی روایت کیا ہے

صفحہ ۱۱۲ و خواص الامہ صفحہ ۱۰

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۲۷ میں لکھتے ہیں کہ

در مناقب ابن مردویہ از ابن عباس و در مسند احمد حنبل از ابو سعید خدری منقول است کہ از خلائق پرسیدہ خواہد شد دوستی علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ و در فردوس الاخبار از ابن عباس و ابو سعید خدری مرویست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود معنی قول حق تعالیٰ لیسئلون عن الاقرار بولایت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ یعنی سوال کردہ شوند از اقرار کردن بولایت علی ابن ابیطالب مؤلف گوید در بعضی از کتب احادیث بنظر در آمدہ کہ جمیع انبیاء در لیلۃ المعراج بصاحب قاب قوسین وسید الثقلین گفتند ما ہمہ مبعوث شدہ ایم بر شہادت لا الہ الا اللہ و اقرار کردن بہ نبوت تو و ولایت علی ابن ابیطالب

مناقب ابن مردویہ میں ابن عباس سے اور مسند احمد حنبل میں ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ مخلوقات دوستی علی ابن ابیطالب کے متعلق پوچھے جائیں گے اور فردوس الاخبار میں ابن عباس و ابو سعید خدری سے مروی ہے آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے معنی فرمائے کہ اقرار ولایت علی کے متعلق سوال کیا جائے گا مؤلف کہتا ہے کہ بعض کتب احادیث میں دیکھا گیا ہے کہ تمام انبیا نے شب معراج میں آنحضرتؐ سے کہا کہ ہم سب شہادت لا الہ الا اللہ اور تمہاری نبوت اور علی کی ولایت کے اقرار پر مبعوث ہوئے ہیں۔

(۱۱) ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّھِمْ

(پ۱۷ سورۂ حج رکوع ۲) ترجمہ۔ یہ دو مدعی جو جھگڑے (پڑے) ہیں اپنے رب پر۔

اخرجہ البخاری عن قیس بن عبادہ قال قال علی انا اول من یجثو بین یدی الرحمٰن للخصومۃ یوم القیامۃ

امام بخاری کہتے ہیں کہ قیس بن عبادہ سے مروی ہے کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ میں سب سے پہلے خدا کے سامنے اپنا معاملہ (خصومت) پیش کروں گا

قال قیس وفیهم نزلت هذان خصمان اختصموا فی ربهم قال هم الذین تبارزوا یوم بدر حمزة وعلی وعبیدة بن الحارث وعتبة وشیبة والولید بن عتبة وعن علی قال فینا نزلت هذه الآیة وفی مبارزتنا یوم بدر

قیس کا قول ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے بدر کے روز جنگ کی وہ حضرت علی اور حضرت حمزہ اور عبیدہ بن الحارث ابن عبدالمطلب اور عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ ہیں اور حضرت علی سے بھی یہی مروی ہے کہ یہ آیت ہمارے اور بدر کے روز ہمارے مقابلہ کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوئی۔

تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۳۴۸ میں یہ واقعہ بحوالہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وبخاری ومسلم وترمذی وابن ماجہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبیہقی بروایت ابوذر غفاری مرقوم ہے اور بحوالہ ابن ابی شیبہ و بخاری ونسائی وابن جریر وبیہقی بروایت قیس بن عبادہ بھی مرقوم ہے۔

مولانا صدرالدین احمد روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں کہ

باتفاق مفسرین آیۂ کریمہ هذان خصمان اختصموا فی ربهم درشان وے رفقائے وے نازل شدہ یوم بدر درازالۃ الخفا آوردہ کہ قال قیس فیهم انزلت هذان خصمان قال هم الذین تبارزوا یوم بدر حمزة وعلی وعبیدة او ابو عبیدة بن الحارث وشیبة بن ربیعة وعتبة والولید بن عتبة واخرج البخاری عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

بہ اتفاق مفسرین آیۂ کریمہ هذان خصمان اختصموا فی ربهم یوم بدر اُن کے اور اُنکے رفقا کی شان میں نازل ہوئی ازالۃ الخفا میں ہے کہ هذان خصمان اُن لوگوں کی حق میں نازل ہوئی جنھوں نے یوم بدر جنگ کی حضرت حمزہ و حضرت علی وحضرت عبیدہ یا حضرت ابوعبیدہ بن الحارث اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور بخاری بروایت حضرت علی لکھتے ہیں کہ آپنے

انہ قال انا اول من یجثوا بین یدی الرحمٰن للخصومۃ یوم القیامۃ	فرمایا کہ اول میں ہوں گا جو قیامت کے دن خدا کے سامنے خصومت فیصلہ کیلئے بیٹھوں گا
درتفسیر کبیر وجامع البیان وتفسیر النیشاپوری	تفسیر کبیر وجامع البیان وتفسیر نیشاپوری میں یہی
ہمون روایت مذکور است۔	روایت مذکور ہے۔

ابو جعفر احمد الشہیر بمحب الطبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب ۱۲ فضل سابع صفحہ ۲۰۰ میں لکھتے ہیں۔

وعن ابی ذر ان کان یقسم لنزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ اخرجہ النابلسی	علامہ عبد الغنی نابلسی لکھتے ہیں کہ ابو ذر غفاری قسم کھا کر کہتے تھے کہ یہ آیت حضرت علی وحضرت حمزہ وحضرت عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق میں نازل ہوئی۔

(۱۳) أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً

(پ ۲۵ جاثیہ رکوع ۳) تم جو یہ کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ جو برائیاں کرتے ہیں کہ ہم انکو ان لوگوں کے مثل کریں جو ایمان لائے اور اعمال نیک کیے کیا وہ لوگ برابر ہیں

عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث فالذین اجترحوا السیئات عتبۃ وشیبۃ والولید والذین آمنوا	حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ وحضرت علی وحضرت عبیدہ بن الحارث کے شان میں نازل ہوئی الذین اجترحوا السیئات سے عتبہ وشیبہ ولید مراد ہیں اور الذین آمنوا

وعملوا الصلحت علی وحمزۃ و عبیدۃ (خواص الامۃ سبط ابن الجوزی بروایت سدی صفحہ ۵ و مناقب رتضوی صفحہ ۳۵ بروایت اخطب خوارزم)

وعملوا الصلحت سے حضرت علی و حضرت حمزہ و حضرت عبیدہ مراد ہیں۔

(۱۳) اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ

(پ ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۱۴) ترجمہ۔ کیا حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد کی خدمت کرنے کا اجر و ثواب اُس شخص کے برابر جانتے ہو جو خدا پر اور قیامت پر ایمان لایا اور جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا خدا کے نزدیک وہ برابر نہیں۔

اخرج ابوبکر بن مردویہ عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الآیۃ فی علی والعباس واخرج ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبہ وابن جریر وابن منذۃ و الثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتاب اسباب النزول و القرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی

ابوبکر ابن مردویہ بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی و حضرت عباس کے حق میں نازل ہوئی اور ابو حاتم و ابو الشیخ و عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ ابن جریر و ابن مندہ و ثعلبی اپنی تفسیر میں اور واحدی اسباب النزول میں و قرطبی و ابن اثیر جامع الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی درمنثور میں اور حافظ ابونعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی و حضرت عباس و طلحہ ابن ابی شیبہ باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا کہ میں خادم کعبہ

فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابة قالوا ان علیا والعباس وطلحة ابن ابی شیبة افتخروا فقال طلحة انا صاحب البیت مفتاحه بیدی ولو شئت کنت فیه فقال العباس انا صاحب السقایة والقائم علیها فقال علی لا ادری لقد صلیت ستة اشهر قبل الناس وانا صاحب الجهاد فی سبیل الله فانزل الله هذه الآیة۔ (ینابیع المودۃ صفحہ ۹۳ بروایت ابن المغازلی و محب طبری و المکی و مناقب مرتضوی شیخ محمد صالح کشفی صفحہ ۲۴۱ و نزہۃ جلیسہ صفحہ ۲۱۸ بحوالہ ابن جریر و ابن مردویہ وغیرہ)

کا متولی ہوں اُس کی کنجی میرے ہاتھ میں ہو اگر میں چاہوں تو وہاں رہا کروں حضرت عباس نے کہا میں زمزم کا متولی اور نگہبان ہوں حضرت علی نے فرمایا میں اور تو میں نہیں جانتا میں نے لوگوں سے چھ مہینہ قبل نماز پڑھی اور میں خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوں پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۱۴۷) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

(پ ۳ سورہ ۲ رکوع ۳۷) ترجمہ۔ جو لوگ خدا کی راہ میں اپنے مال اچھے موقع ظاہر و پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اُنکے واسطے خدا کے پاس اُن کا اجر ہے اُن کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

عن ابن عباس فی قوله تعالی الذین ینفقون الخ

ابن عباس سے اس آیت الذین ینفقون الخ

ینفقون الخ قال نزلت فی علی ابن ابی طالب کانت معہ اربعۃ دراھم فانفق فی اللیل درھما وفی النھار درھما ودرھما فی السر ودرھما فی العلانیۃ فقال لہ رسول اللہ ما حملک علی ھذا فقال ان استوجب علی اللہ ما وعدنی فقال لہ ان ذلک فنزلت الآیۃ وتابعہ ابن عباس مجاھد وابن السائب ومقاتل

(ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳ وخواص الامہ صفحہ ینابیع المودۃ صفحہ ۹۲

کے متعلق مروی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی آپ کے پاس چار درہم تھے ایک آپنے رات میں اور دوسرا دن میں تیسرا پوشیدہ اور چوتھا ظاہر طور پر خیرات کیا آنحضرتؐ نے آپ سے فرمایا کس چیز نے اس امر پر تمہیں مجبور کیا آپنے فرمایا اللہ نے مجھ سے جس چیز کا وعدہ فرمایا ہے تاکہ میں اس کا مستحق ہو جاؤں ارشاد ہوا کہ یہ تمھارے لیئے ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی مجاہد وابن السائب و مقاتل نے ابن عباس کی متابعت کی

یہ روایت درمنثور جلد ۱ صفحہ ۳۶۳ میں بحوالہ عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وطبرانی وابن عساکر بھی مرقوم ہے۔

در اسد الغابہ لابن اثیر از مجاہد از ابن عباس آمدہ کہ آیۃ کریمہ الذین ینفقون الخ نزلت فی علی و در روضۃ الاحباب گفتہ کہ اتفاق جمہور است کہ آیت در شان حضرت مرتضیٰ نازل گشتہ وسببش آنکہ وے از متاع خود چہار درم باز گرفتہ یکے در روز دیگے شب دیگے در سر دیگے در علانیہ تصدق نمود چوں صورت صدقہ پیروں ازیں چہار صورت نمید ہر چہار

ابن اثیر سے اسد الغابہ میں بروایت مجاہد ابن عباس سے مروی ہے کہ آیۃ کریمہ الذین ینفقون الخ حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی روضۃ الاحباب میں ہے کہ جمہور اس امر میں متفق ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی اسکی وجہ یہ ہوئی آپنے اپنے پاس سے چار درہم لئے ایک دن میں دوسرا رات میں تیسرا پوشیدہ چوتھا علانیہ خیرات کیا صدقہ میں سوائے ان چار صورتوں کے اور کوئی صورت معلوم نہ ہوئی اور

طریق اختیار نمود و تمنائے آنکہ یکے ہم مقبول شود حق تعالیٰ قبول نمود و سید کائنات بشارت قبول آن صدقہ بدو رسانید و سبب نزول آیۂ مذکورہ گشتہ موفق بن احمد الحموینی والثعلبی والمالکی وابو نعیم الحافظ باسنادھم عن مجاھد اخرجوا انھا نزلت لعلی رض

(روائع المصطفےٰ صفحہ ۱۲ ومناقب رتضوی صفحہ ۲۱)

یہ صورت اس خیال میں اختیار کی گئی کہ انہیں سے کوئی ایک ہی مقبول ہو جائے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور آنحضرتؐ نے اسکی قبولیت اور بشارت سے انکو مطلع فرمایا یہی اس آیت کے نزول کا سبب ہوا موفق بن احمد حموینی اور ثعلبی اور مالکی اور حافظ ابو نعیم اپنے اسناد سے بروایت مجاہد لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۸ میں لکھتے ہیں کہ جب آیت للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ نازل ہوئی تو اصحاب صفہ کیطرف عبد الرحمن بن عوف نے دینار بھیجے اور حضرت علی نے چند دسق چھوہارے رات میں بھیجے آپ کا یہ صدقہ خدا کے نزدیک احب الصدقتین ہوا پھر یہ آیت (الذین ینفقون الخ) نازل ہوئی۔ علامہ محب طبری نے بھی ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۶ میں اس واقعہ کو بروایت واحدی و ابو الفرج اسباب النزول میں لکھا ہے۔

(۱۵) سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج

(پ ۲۹ سورہ معارج رکوع اول) ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کیلئے ہونے والا ہے اسکو کوئی دفع کرنیوالا نہیں عذاب اللہ کیطرف سے ہے جو بلند مرتبہ والا ہے۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ صفحہ ۲۷ میں اور ابو المظفر شمس الدین قزغلی تذکرہ

خواص الامہ صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں۔

وروی الامام الثعلبی فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قول اللہ عزوجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین فیمن نزلت فقال حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن ابائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک وطار فی البلاد فبلغ ذلک الحارث بن النعمان الفہری فاتی رسول اللہ علی ناقتہ فنزل بالابطح عن ناقتہ وانا خہا فقال یا محمد امرتنا عن اللہ ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک وامرتنا ان نصلی خمسا و بالزکوۃ والصوم والحج فقبلنا ہا ثم لم ترض بہذا حتی رفعت ضبعی ابن عمک تفضلہ علینا وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیئ

امام ثعلبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کسی نے اس آیت سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ کے متعلق پوچھا کہ یہ کس کے حق میں نازل ہوئی انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے امام جعفر صادق نے بروایت اپنے آبائے کرام بیان کیا کہ جب آنحضرتؐ نے خم غدیر پر لوگوں کو بلایا اور ان کو جمع کر کے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمائی یہ حدیث شایع ہوئے اور شہروں میں پہونچ گئی جب حارث بن نعمان فہری کو پہونچی تو وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر آنحضرتؐ سے عرض کرنے لگا اے محمدؐ آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ پر گواہی دینے کیلئے حکم دیا آپ اللہ کے رسول ہیں ہم نے آپ کی اس بات کو مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ وقتوں کی نماز پڑھنے کا حکم دیا پھر زکوۃ اور روزوں اور حج کا حکم دیا ہم نے مان لیا اس پر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے

منك امر من الله فقال النبی صلعم والذی لا الہ الا ھو ان ھذا امن الله عزوجل فولی الحارث وھو یرید ان یرکب ناقته ویقول اللھم ان کان ما یقوله محمد حقا فامطر علینا بحجارة من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل الی راحلته حتی رماه الله بحجر من السماء فسقط علی راسه وخرج من دبره فقتله فانزلت ھذه الآیة

ابن عم کے بازو کو پکڑ کر اُٹھایا اور انکو ہمپر فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا کیا یہ حکم آپکی طرف سے ہو یا خدا کی طرف سے آنحضرت نے فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کیطرف لوٹا اے خدا جو کچھ آنحضرت فرماتے ہیں اگر سچ ہے تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا جب وہ اونٹنی کے پاس آیا تو خدا کیطرف سے اسکے سر پر ایک پتھر پڑا اور اُسکے دُبر سے نکلا جس سے وہ ہلاک ہوا ہمپر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ روایت معارج الوصول لمحمد بن یوسف زرندی و ہدایت السعد الملک العلما شہاب الدین دولت آبادی و جواہر العقدین للسمہودی و اربعین میر جمال الدین محدث و فیض القدیر للمناوی و صراط السوی لمحمود بن محمد القادری و انسان العیون للحلبی و وسیلة المال لاحمد بن فضل بن محمد باکثیر و روضة الندیہ لمحمد بن اسمٰعیل صلاح الامیر و کفایة الطالب للحافظ محمد ابن یوسف گنجی شافعی میں بھی مذکور ہے۔

(۱۶) یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

(پ ۶ سورہ ۵ رکوع ۱۴) ترجمہ۔ اے رسول پہونچا دے اُس چیز کو جو تیرے رب کی طرف سے تجھپر نازل ہوئی ہے۔

اخرج الثعلبی عن ابی صالح عن ابن عباس وعن محمد الباقر قالا نزلت ھذه الآیة فی علی والحسنین

ثعلبی نے بروایت ابی صالح ابن عباس اور امام محمد باقر کے روایت کی اُن دونوں نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی اور

فی فرائد السمطین اخرجہ عن ابی
ھریرۃ والمالکی اخرجہ فی فصول المھمۃ
عن ابی سعید الخدری قال
نزلت ھذہ الآیۃ فی علی فی غدیر
خم ھکذا ذکرہ الشیخ
محی الدین النووی (ینابیع المودۃ صفحہ)
فی تفسیر الکبیر فی الوجہ العاشر
وتفسیر النیشاپوری عن ابی سعید
الخدری والعبارۃ کلہ نزلت
الآیۃ فی فضل علی ولما نزلت
ھذہ الآیۃ اخذ بیدہ وقال
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ
عمر فقال ھنیئاً لک یا ابن ابی
طالب اصبحت مولای ومولیٰ کل
مومن ومومنۃ وھو قول ابن
عباس والبراء بن عازب
ومحمد بن علی وفی تفسیر فتح
البیان عن ابی سعید الخدری
قال نزلت ھذہ الآیۃ یوم
غدیر خم فی علی ابن ابیطالب

حموینی نے فرائد السمطین میں بروایت ابوہریرہ لکھا
اور مالکی نے فصول المہمہ میں بروایت ابوسعید خدری
لکھا یہ آیت بروز غدیر خم حضرت علی کیلئے نازل
ہوئی اسی طرح شیخ محی الدین نووی نے بھی
ذکر کیا ہے۔

تفسیر کبیر میں دسویں وجہ میں اور تفسیر نیشاپوری
میں ابوسعید خدری سے مروی ہے تفسیر کبیر کی
عبارت ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی فضیلت میں نازل
ہوئی جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے
اُنکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اُسکے
مولا ہیں اے اللہ جو اُنکو دوست رکھے اُسے دوست
رکھ اور جو اُنکو دشمن رکھے اُسے دشمن رکھ پھر حضرت
علی سے حضرت عمر نے ملاقات کر کے فرمایا اے ابن
ابیطالب تمیں مبارک ہو تم میرے اور ہر مرد اور
عورت کے مولا ہوئے اور یہی قول ابن عباس
اور براء ابن غازب اور محمد بن علی کا بھی ہے
اور تفسیر فتح البیان میں ابوسعید خدری سے
مروی ہے کہ یہ آیت یوم غدیر حضرت علی
کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعود
فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں

وعن ابن مسعود قال کنا نقراء علی عهد رسول الله یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته (روضۃ المصطفیٰ ص ۱۵۵)	اس طرح پڑھا کرتے تھے اے رسول پہونچا اس چیز کو جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اتاری گئی ہے کہ علی مومنین کا مولے ہے اگر تو نے اس کو واضح نہ کیا تو تبلیغ رسالت نہ کی۔

یہ روایت مروئیہ ابوسعید خدری کتاب اسباب النزول للامام ابوالحسن واحدی کفایۃ الطالب للحافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی وتفسیر ابن ابی حاتم فرمالہ ابونعیم ما نزل من القرآن فی علی میں بھی ہے اور بروایت عبداللہ بن مسعود تفسیر واحدی وتفسیر کبیر وتفسیر شاہی وتفسیر حافظ ابن کثیر وحلیۃ الاولیا ابونعیم وابن مردویہ ومعنی شرح بخاری میں بھی اور بروایت ابن عباس اسباب النزول واحدی وتفسیر ثعلبی میں اور بروایت براء بن عازب ابونعیم وتفسیر ثعلبی میں مع جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور میں بحوالہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر بروایت ابوسعید خدری وابن مسعود دیکھتے ہیں۔

ملاحظہ ہو جلد ۴ صفحہ ۲۹۸

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۲۲ میں بعد روایت براء بن عازب عبداللہ

لہ حضرت ابن مسعود کا اس طرح پڑھنا اسلئے قابل استناد نہیں ہے کہ دیگر آیات قرآنی کی طرح یہ بھی آنحضرت صلعم کی تعلیم یا انکی تائید میں کچھ الفاظ بڑھانا معتبر معمول بہا ہے مثلاً وَلَا الضَّالِّينَ کے بعد آمین اور یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما کے بعد درود شریف اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد پڑھنا اور ایسے اضافہ پر تمام علمائے امت متفق ہیں لہذا یہ تحریف نہیں کہی جاسکتی۔ چونکہ حضرت ابن مسعود کے ارشاد سے یہ ظاہر ہے کہ اس طرح پڑھنے کا معمول آنحضرت کے زبان برکت نشان میں تھا اور رسول اللہ کا ہر قول وفعل اور صحابہ کے وہ اقوال واعمال جو آپ کے سامنے وقوع ہوئے اور آپ نے منع نہیں فرمایا وہ سب قابل استناد ہیں جنکو علمائے تسلیم کرلیا اسلئے ایسے اضافہ پر تحریف کا خیال ظاہر کرنا محض نافہمی اور کم علمی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مؤلف

ابن مسعود منقولہ حلیۃ الاولیا لابی نعیم و ثعلبی و ابن مردویہ لکھتے ہیں۔ کہ

واللہ بحکم ایں آیۂ کریمہ و حدیث نبوی و دلالت
امیر المومنین بر گردن صحابہ و سائر اہل
اسلام واجب و فرض شد در مناقب ابن
مردویہ از ابن ہارون عبدی منقول است
کہ گفت رائے اجتہاد من مائل برائے
خوارج بود تا ہنگامے کہ از ابو سعید خدری
شنیدم کہ میگفت ہیہات مردماں مامور
شدند بہ شش فرض و بپنج عمل نمودند
و ترک کیے از جہالت کردہ براہ ضلالت
افتادند مرے پرسید آن پنج فرض کدام
است گفت کلمۂ طیبہ و صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج
و صوم شہر رمضان گفت کدام است
آن یکے کہ ترک کردہ اند گفت ولایت
علی ابن ابیطالب آنمرد گفت دوستی امیر
باایں پنج فرض مفروض است گفت بلے
گفت بدرستیکہ مردماں کافر شدہ باشند کہ
حق ولایت مرتضیٰ علی بجا نیاوردہ اند
ابو سعید رضی اللہ عنہ گفت مرا چہ گناہ باشد

خدا کی قسم اس آیۂ شریفہ و حدیث نبوی کے حکم کے
مطابق ولایت امیر المومنین کی تمام صحابہ و تمام مسلمانوں
پر واجب فرض ہوئی مناقب ابن مردویہ میں ابن ہارون
عبدی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں خوارج
کی رائے پر مائل تھا کہ میں نے ابو سعید خدری کو
کہتے سنا کہ افسوس لوگ چھ فرض پر مامور ہوئے
پانچ پر عامل ہوئے ایک کو بوجہ جہالت چھوڑ
دیا چاہ ضلالت میں پڑ گئے ایک شخص نے
پوچھا وہ پانچ فرض کون سے ہیں کہا
کلمۂ طیبہ صلوٰۃ زکوٰۃ حج صوم رمضان
پھر پوچھا گیا کہ کس عمل کو لوگوں نے
ترک کیا فرمایا علی ابن ابی طالب کی
محبت کو اُس شخص نے پوچھا کیا امیرؑ کی دوستی
ان پانچ فرضوں کے ساتھ مفروض ہے
فرمایا ہاں حقیقتاً لوگ بوجہ حق محبت مرتضےٰ
نہ ادا کرنے کے کافر ہو گئے
ہیں ابو سعید نے فرمایا کہ اس میں میرا
کیا گناہ ہو۔

سرمایۂ زندگانیم حبِ علی است
حاجی سوئے کعبہ رفت من سوئے نجف
پیرایۂ شاہ و مانیم حبِ علی است
چوں کعبہ جاودانیم حبِ علی است

(۱۷) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

(پ ۶ سورہ ۶ رکوع ۱) ترجمہ۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کیا اور اپنی نعمت بپوری پوری کر دی۔

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلعم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم کان ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعھا حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الآیۃ الیوم اکملت الخ فقال رسول اللہ اللہ اکبر علی کمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی ابن ابیطالب اخرجہ ابو نعیم وابو بکر بن مردویہ عنہ وعن ابی ھریرۃ والسیوطی فی الدر المنثور والدیلمی وابو نعیم فی ما نزل من القرآن فی علی وابن المغازلی وابو الفتح محمد بن علی بن ابراھیم النطنزی واخرجہ الامام

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے خم غدیر کے روز لوگوں کو بلایا اور درخت کے نیچے جھاڑ دینے کا حکم دیا وہاں صفائی کی گئی اور پنجشنبہ کا دن تھا پھر آپ نے حضرت علی کو بلایا اور ان کے دونوں بازو پکڑ کر اٹھائے یہاں تک کہ لوگوں نے آنحضرتؐ کے بغل کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ سن کر لوگ متفرق نہ ہوئے تھے کہ یہ آیت الیوم اکملت الخ نازل ہوئی پھر آپ نے فرمایا اللہ اکبر دین کامل ہوا اور نعمت پوری ہوئی اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا ابو نعیم و ابو بکر بن مردویہ نے اس روایت کی تخریج کی اور ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے جو در منثور سیوطی اور دیلمی اور ابو نعیم کے رسالہ ما نزل من القرآن فی علی میں ہے اور ابن المغازلی اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم نطنزی نے بھی لکھا ہے اور امام

الضحاک عن مجاهد قال نزلت هذه الآیة بغدیر خم (مناقب خوارزمی صفحہ ۲۳ و در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ مختصراً بروایت ابن مردویہ و خطیب و ابن عساکر)

ضحاک نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں نازل ہوئی۔

(۱۸) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ

(پ ۳۰ سورہ ۹۸ رکوع اول) ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہی مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں

اخرج الخوارزمی فی المناقب وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور عن جابر بن عبد الله قال کنا عند النبی صلعم فاقبل علی فقال رسول الله قد اتاکم اخی ثم التفت الی الکعبة فضربها بیده ثم قال والذی نفسی بیده انا وهذا وشیعته هم الفائزون یوم القیامة ثم قال انه اولکم ایمانا معی واوفاکم لعهد الله واقومکم بامر الله واعدلکم فی الرعیة واعظمکم عند الله عزیمة واسمحکم

خوارزمی مناقب میں اور ابن عساکر اور سیوطی در منثور میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں حضرت علی آئے آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے پھر آپ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ رکھکر فرمایا اُس ذات کی قسم ہے جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اور یہ اور اس کے محبین قیامت کے دن جنت پر فائز ہوں گے پھر فرمایا کہ یہ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور تم سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنیوالے ہوئے اور تم سب سے زائد امر حق قائم کرنے والے ہو اور رعیت کے بارہ میں عادل اور خدا کے نزدیک باعظمت اور سب سے

بالسوية قال ونزلت هذه الآية
ان الذين امنوا الخ قال فكان اصحاب
محمد صلعم اذا اقبل علي قالوا
قد جاء خير البرية واخرجه الحافظ
ابو نعيم في حلية الاولياء والديلمي
في فردوس الاخبار عن ابن عباس
قال لما نزلت هذه الآية قال النبي
صلعم لعلي انت وشيعتك تاتي
يوم القيامة وهم راضين مرضيين
واتي اعداءك غضابا مقمحين
واخرجه الخوارزمي في المناقب
وابو بكر بن مردويه والسيوطي
في الدر المنثور عن زيد بن شراحيل
الانصاري كاتب علي قال سمعت عليا
يقول حدثني رسول الله وانا
مسنده الى الصدري فقال اي
علي الم تسمع قول الله ان الذين
امنوا الخ انت وشيعتك موعدي
موعدك الحوض اذا جئت الامم
للحساب يدعون غرا محجلين واخرجه
ابن عدي عن ابي سعيد الخدري

زائد بر تقسیم کرنیوالے انجوا بہ کہتے ہیں کہ اسکے بعد سے
یعنی بعد نزول آیت جب حضرت علی تشریف
لاتے تو اصحاب رسول اللہ کہتے کہ بہترین خلق آیا ہے
ہیں۔ حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں اور
دیلمی فردوس الاخبار میں حضرت ابن عباس
سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
تو آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم اور
تمہارے محبین قیامت کے دن خوش اور مسرور
آئینگے اور تمہارے دشمن مغضوب اور سرنگوں
ہوں گے۔ خوارزمی مناقب میں اور ابوبکر بن
مردویہ اور سیوطی در منثور میں زید بن شراحیل
انصاری کاتب حضرت علی سے ناقل ہیں کہ
میں نے اُن کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ
میرے سینہ پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے
تھے آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ
کیا تم نے خدا کے اس ارشاد کو نہیں سُنا
اس سے مراد تم اور تمہارے محبین ہیں جب
قیامت ہیں اور امتیں حساب دینے کیلئے
آئیں گی تو تمہارے محبین سفید منہ اور سفید
ہاتھ اور پاؤں والوں کے نام سے
پکارے جائیں گے۔ ابن عدی نے بھی مرفوعاً

مرفوعاً علی خیر البریۃ، وقال مجاھد ھم علی واھلبیتہ ومحبوھم (تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ و ذکر خواص الامۃ صفحہ ۲۰ ومناقب مرتضوی صفحہ ۲۷ ومناقب خوارزمی صفحہ ۱۷۹)

ابو سعید خدری سے روایت کیا کہ خیر البریہ علی ہیں مجاہد کا قول ہے کہ اس سے مراد علی اور اہلبیت اور انکے محبین ہیں۔

مولانا محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی میں اس آیت کی تفسیر کے بعد لکھتے ہیں ؎

اگر پرسد کسے کہ علی را نظیر چیست	با او بگو کہ آب بجوے گلاب نیست
در نزد کبریا بجز از ختم انبیا	کس را مقام و منزلت بوتراب نیست

(۱۹) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

(پارہ ۱۶ رکوع ۶) ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے اللہ ان کو محبوب بنائے گا۔

اخرجہ الحافظ السلفی قال ابن الحنفیۃ لایبقی مومن الا فی قلبہ ودّ علی واھلبیتہ (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰ ذکر آیات) قال ابن عباس ھذا الود جعلہ اللہ لعلی فی قلوب المومنین وقد روی ابو اسحاق الثعلبی ھذا المعنی مسندا فی تفسیرہ الی البراء بن عازب قال قال رسول اللہ لعلی قل اللھم اجعل لی عندک عھدا واجعل

حافظ سلفی روایت کرتے ہیں کہ ابن الحنفیہ کا قول ہے کہ کوئی مومن باقی نہ رہے گا جسکے قلب میں علی اور اہلبیت کی محبت نہ ہو۔

ابن عباس کا قول ہے کہ اس محبت کو حضرت علی کے لئے اللہ تعالےٰ نے قلوب مومنین میں گردانا اور ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اس روایت کو باسناد براء بن عازب سے یوں روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا کہ کہو کہ اے اللہ اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا

لی فی صلوٰۃ والمومنین مودۃ
فانزل اللہ ھذہ الآیۃ (جواہر العقدین
لسمہودی ابن الجوزی صفحہ روضۃ المصطفےٰ بروایت
کشاف صفحہ ۳۱ مناقب مرتضوی صفحہ ۳۱ بروایت خطیب از
ابن عباس و ابن مردویہ)

فرمایا اور مومنین کے دل میں میری محبت ڈالدے
پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰۵ بحوالہ ابن مردویہ و دیلمی و طبرانی و بروایت حضرت ابن عباس و براء ابن عازب منقول ہے۔

(۲۰) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

(پ ۲ سورہ ۱ رکوع ۲۵) ترجمہ۔ لوگوں میں بعض وہ ہیں جو اپنی جان کو خدا کی خوشنودی کیلئے بیچتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

موفق ابن احمد بسندہ عن حکیم ابن جبیر عن علی بن الحسین قال ان اول من شری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ علی ابن ابی طالب والحموینی اخرجہ ایضاً والثعلبی عن ابن عباس وابو نعیم الحافظ بسندہ عنہ قال بات علی علی فراش رسول اللہ لیلۃ خرج

موفق بن احمد اپنی سند سے حکیم بن جبیر سے اور وہ علی بن الحسین سے روایت کرتے ہیں کہ اول جس شخص نے اپنی جان اللہ کی خوشنودی میں فروخت کی وہ علی بن ابی طالب ہیں اور حموینی نے بھی بعینہ اسکی تخریج کی ہے اور ثعلبی نے ابن عباس سے اور حافظ ابو نعیم نے بھی باسناد ابن عباس سے روایت کی کہ علی نے رسول اللہ کے فراش پر اس رات میں جب کہ آنحضرت

من مکة ونزلت ومن الناس الخ و
الثعلبی فی تفسیرہ وابن عقبہ
وابو السعادات فی فضائل العترۃ
الطاھرۃ والغزالی فی الاحیاء
باسانیدھم عن ابن عباس وعن
ابی رافع وعن ھند بن ابی ھالۃ
ربیب النبی امسخدیجۃ ام
المومنین انھم قالوا قال رسول اللہ
اوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل
انی اخیت بینکما وجعلت عمر
احدکما اطول من عمر صاحبہ
فایکما یوثر اخاہ بعمرہ فکلاھما
کرھا الموت فاوحی اللہ الیھما الا
اخیتم بین علی ولیی وبین محمد
نبی فاثر علی حیاتہ لنبی فرقد
علی فراش النبی بقیہ بھجتہ
اھبطا الی الارض واحفظاہ من
عدوہ فھبطا فجلس جبرئیل
عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ
وجعل جبرئیل یقول بخ بخ من
مثلک یا ابن ابی طالب واللہ

کہ تشریف لے گئے تھے شب باشی کی اور آیت
وَمِنَ النَّاسِ الخ نازل ہوئی اور ثعلبی
نے اپنی تفسیر میں اور ابن عقبہ نے اور ابو السعادات
نے فضائل عترت طاہرہ میں اور غزالی نے
احیاء میں اپنے اسانید سے ابن عباسؓ و ابو رافعؓ
و ہندؓ بن ابی ہالہ ربیب آنحضرتؐ و پسر ام
المومنین حضرت خدیجہؓ سے روایت کی وہ
سب کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ
نے جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے فرمایا کہ میں نے
دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور
تم دونوں میں سے کسی ایک کی عمر زیادہ بنائی
تم میں سے کون ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو
دونوں نے اپنی عمر کی کمی گوارا نہ کی اللہ نے
پھر فرمایا کہ میں نے اپنی نبی محمد اور دوست علی
میں مواخات کرائی علی نے اپنی زندگی کے
مقابلہ میں نبی کی زندگی اختیار کی وہ انکے بستر
پر نہایت مسرور ہو کر سو رہا ہے تم دونوں زمین
پر جاؤ اور اس کی محافظت کرو چنانچہ جبرئیلؑ
سر کی طرف اور میکائیلؑ پاؤں کی طرف
اترے جبرئیل کہتے تھے شاباش اے
علی بن ابیطالب تیرے مثل کون ہے

عزوجل یباهی ملئکۃ فانزل اللہ ومن الناس الخ (ینابیع المودۃ صفحہ ۹۲ ومناقب مرتضوی صفحہ ۲۰ ومناقب خوارزمی صفحہ ۷۰)

اللہ اور اسکے فرشتے تجھ پر فخر کرتے ہیں پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

مولوی سید صدرالدین احمد موسوی روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ

جماعتے از علمائے کبار براں رفتہ اند کہ درحق حضرت مرتضیٰ در قصۂ ہجرت نازل شدہ چنانچہ ابن اثیر در اسد الغابہ از ثعلبی و در تفسیر نشاپوری و تفسیر کبیر از روایت ابن عباس و در روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ آمدہ کہ آیۂ کریمہ درحق آنجناب نازل گشتہ و در مواہب لدنیہ آمدہ اول من شری نفسہ ابتغاء لله علي رضی اللہ عنہ

علمائے کبار کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں قصۂ ہجرت کے متعلق نازل ہوئی جیسا کہ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ثعلبی سے اور تفسیر نشاپوری تفسیر کبیر میں ابن عباس کی روایت سے لکھا ہے اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی مواہب لدنیہ میں ہے کہ اول جس شخص نے اپنی ذات خدا کیلئے بیچی وہ علی ہیں۔

واقعۂ شب ہجرت کتب تفاسیر احادیث وسیر میں تفصیلاً موجود ہی حصۂ اول کتاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر لمرتضویہ موسومہ بہ حسن الانتخاب فی ذکر معیشتہ سیدنا ابی تراب میں تفصیلی طور پر گذر چکا۔ من شاء فلیطالعہ۔

(۲۱) واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین

(پ ۱۹ سورۂ شعراء رکوع ۶) ترجمہ۔ اور بنا میرے لئے ایک سچ زبان والا پچھلوں میں۔

ودر مناقب ابن مردویہ از امام محمد باقر مروی است کہ لسان صدق علی ولی ولایت

ابوبکر ابن مردویہ روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ جعفر بن محمد باقر سے مروی ہے کہ لسان

او برابراہیم معروض شد ابراہیم گفت بار خدایا علی را ذریت من گرداں حق سبحانہ تعالےٰ ملتمس او را مبذول داشتہ خواہش او بفعل آورد۔ (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۱)

صدق حضرت علی ہیں جب ان کی ولایت حضرت ابراہیم کے سامنے پیش کی گئی تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اے رب اسکو میری ذریت میں کر اللہ نے ایسا ہی کیا۔

(۲۲) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(پ۳۰ سورہ والعصر رکوع) ترجمہ۔ قسم ہے زمانے کی بیشک انسان نقصان میں ہے مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کرے اور وصیت کی آپس میں سچے دین کی اور وصیت کی آپس میں صبر کی۔

اخرج ابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ ان الانسان لفی خسر ابا جہل والا الذین اٰمنوا علی وسلمان در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۹

ابن مردویہ لکھتے ہیں کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ان الانسان لفی خسر سے ابوجہل مراد ہے اور الا الذین اٰمنوا سے حضرت علی و سلمان فارسی مراد ہیں۔

وصیت کردند باہمدیگر حق را توصیت نمودند باہم صبر را از ابن عباس مروی است کہ گفت ایں آیہ در شان امیر المومنین علی نازل شدہ۔ (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۰)

وصیت کی ایک دوسرے نے باہم حق کی اور وصیت کی باہم صبر کی ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت بھی حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی۔

(۲۳) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى

(پ۲۷ سورہ نجم رکوع ۱) ترجمہ۔ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ڈوبا تمہارا صاحب نہ گمراہ ہوا اور نہ بہکا۔

عن ابی الحمراء وحیۃ العرنی قال لما
امر رسول اللہ سد الابواب التی
فی المسجد شق علیھم قال حیۃ
کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب
وھو تحت قطیفۃ حمراء وعینا ہ
تذرفان ویقول اخرجت عمک وابابکر
وعمر والعباس واسکنت ابن عمک
فعلم رسول اللہ انہ قد شق علیھم
فدعا الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر
فلم یسمع من رسول اللہ خطبۃ کان
ابلغ منھا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ
قال یا ایھا الناس واللہ ما انا سددتھا
ولا انا فتحتھا ولا انا اخرجتکم
واسکنتہ وقراء والنجم اذا ھوی
ما ضل صاحبکم وما غوی اخرجہ
ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور
فی سورۃ النجم واخرج ابن المغازلی
عن ابن عباس قال کنا جلوسا مع
طائفۃ من شبان قریش وفینا رسول
اللہ اذ انقض نجم فقال من اھتض
ھذا النجم فی منزلتہ فھو وصی

ابی الحمراء وحیۃ عرنی روایت کرتے ہیں کہ جب
آنحضرتؐ نے مسجد کے دروازوں کے بند کرنیکا
حکم دیا تو لوگوں پر بہت شاق گذرا حیۃ کہتے ہیں
کہ اب تک میری آنکھوں کے سامنے وہ سماں پھر رہا
ہو کہ حمزہؓ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے آئے آنکھوں سے
آنسو جاری تھے آنحضرتؐ سے عرض کرنے لگے آپنے
اپنے چچا اور ابوبکر اور عمر اور عباس کو مسجد سے نکالدیا
اور چچازاد بھائی کو رکھ لیا ہے جب آنحضرتؐ کو
کو ان لوگوں پر دروازہ کے بند کئے جانیکا شاق
گذرنا معلوم ہوا تو آپنے نماز باجماعت کی ندا فرمائی
اور ممبر پر رونق افروز ہو کر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد
فرمایا کہ تمجید و توحید میں ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا
گیا پھر فرمانے لگے کہ اے لوگو نہ میں نے دروازوں کو
بند کیا اور نہ کھولا نہ تم کو نکالا اور نہ انکو رکھا پھر
آپنے یہ آیت پڑھی ابن مردویہ اور سیوطی نے
درمنثور سورۂ والنجم میں یہ روایت کی ابن المغازلی
بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ ہم لوگ کہ
میں جوانان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ
بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں آنحضرتؐ بھی تشریف
فرما تھے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا آنحضرتؐ نے فرمایا
یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہ میرے بعد

من بعدی فقاموا ونظروا وقد افتقدوہ فی منزل علی فقالوا قد ضللت یا علی فنزلت والنجم اذا ھوی ماضل صاحبکم وما غوی (در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ ومناقب رتصوی ۱۳۳ وینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۹)

میرا وصی ہے یہ سن کر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھنے لگے وہ ستارہ حضرت علی کے گھر میں گرا لوگ آنحضرت سے کہنے لگے کہ آپ علی کو جو کہتے تھے وہ تو کہا کھا جاتے ہیں پھر تردید میں اُنکے یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۴) ھُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ وَبِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ

(پٹ سورہ انفال رکوع ۸) ترجمہ خدا وہ ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنین سے تیری تائید کی

ابو نعیم الحافظ بسندہ عن ابی ھریرۃ ایضاً عن ابی صالح عن ابن عباس ایضاً عن جعفر الصادق فی قولہ تعالیٰ ھو الذی ایدک الخ قالوا انزلت فی علی وان رسول اللہ قال رایت مکتوباً علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ و نصرتہ بعلی ابن ابیطالب وروی عن انس ابن مالک نحوہ (ینابیع المودۃ صفحہ ۹۴)

حافظ ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ اپنی سند سے اور بروایت ابن عباس ابو صالح سے اور حضرت امام جعفر صادق سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ یہ حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرے رسول ہیں میں نے انکو علی ابن ابی طالب کیساتھ مظفر و منصور کر کے ایدتہ و نصرتہ بعلی ابن ابیطالب سے بھی اسی طرح مروی ہے

تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ میں یہ روایت بحوالہ ابن عساکر و بروایت ابو ہریرہ مرقوم ہے جس میں "ونصرتہ" نہیں ہے۔

ثنائے وپاکی بجا میزیبد	سلطانیِ عالم بقا میزیبد
فدائیِ جہان بمرتضیٰ میزیبد	محبوبیِ او بہ مصطفےٰ میزیبد

(۲۵) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

(پ۱ سورہ بقرہ رکوع ۵) ترجمہ۔ نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو۔

ووی مجاهد عن ابن عباس انه قال اول من ركع مع النبیؐ علی ابن ابی طالب فنزلت فیه هذه الآیة۔

(ذخائر العقبیٰ محب طبری صفحہ ۳۰ بروایت حدیث ضیاء ابن مردویہ مناقب خوارزمی صفحہ ۱۸۹)

مجاہد حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اول جس شخص نے آنحضرتؐ کیساتھ نماز پڑھی وہ علی ابن طالب ہیں یہ آیت اسی بارہ میں نازل ہوئی۔

(۲۶) فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ

(پ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۴) ترجمہ۔ اگر ہم تجھ کو لیجائیں تو ہمکو ان سے بدلہ لینا ہے۔

ابو نعیم الحافظ بسنده عن ذر بن جیش عن حذیفة بن الیمان قال قوله تعالیٰ فانا منهم منتقمون علی وابن المغازلی بسنده عن محمد الباقر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله فی حجة الوداع یعنی لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض فانزل الله هذه الآیة ثم انزل فاستمسك بالذی اوحی الیك انك علی صراط مستقیم

حافظ ابو نعیم بسناد ذر بن جیش سے اور وہ حذیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے حضرت علی مراد ہیں کہ ہم ذریعہ علی ان سے بدلہ لینگے اور ابن المغازلی بسناد امام محمد باقر سے اور وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں بمقام منا فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹنا کہ تم میں کا بعض بعض کی گردن مارنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی پھر فرمایا ہوا کہ اس چیز کو مضبوطی کیساتھ پکڑے رہو جسکا حکم ہوا ہے اور وہی صراط مستقیم ہے اور یہ یعنی علی البتہ

وانه ای علیا العلم للساعة ولقومك وسوف تسئلون عن حب علی (ینابیع المودة صفحہ ۹۴)

واخرج ابوبکر ابن مردویہ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ فامانت هبن بك فانا منهم منتقمون نزلت فی علی انه ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (در منثور جلد ۷ صفحہ ۱۸ و مناقب رضوی صفحہ ۳۰)

علم ہے قیامت کیلئے اور تیری قوم کیلئے اور قریب ہو کہ محبت علی کے بارہ میں پوچھا جائے۔

ابوبکر بن مردویہ اور دیلمی فردوس الاخبار میں اور سیوطی در منثور میں حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آیت علی کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ میرے بعد ناکثین وقاسطین و مارقین سے انتقام لینگے۔

(۲۷) وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٍ وَّنَخِيْلٍ صِنْوَانٍ

وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ

(پ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۱) ترجمہ۔ انگوروں کا باغ اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں جو ایک جڑ سے ملی ہوئی ہیں اور علیحدہ بھی ہیں ایک پانی سے سیراب کیجاتی ہیں

اخرج ابن مردویہ والحاکم وصححه عن جابر ابن عبد اللہ انه سمع النبی یقول الناس من اشجار شتی وانا وانت یا علی من شجرة واحدة ثم قراء النبی هذه الآیة (در منثور جلد ۴ صفحہ ۴۴)

ابن مردویہ اور حاکم نے روایت کی حاکم نے اسکی تصحیح بھی کی۔ حضرت جابر سے مروی ہے کہ انھوں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا ہے کہ لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور تم اے علی ایک درخت سے ہوں پھر آپنے یہ آیت پڑھی۔

(مناقب مرتضوی صفحہ ۳۰)

(۲۸) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ

(پ ۲۸ سورہ تحریم رکوع ۱) ترجمہ۔ (اللہ نبی کو اور انکو جو انپر ایمان لائے ہیں اس دن ذلیل نہ کریگا۔

محدث حنبلی آوردہ کہ نازل شد ایں آیۂ کریمہ در شان امیر و محبان او و ابن مردویہ از ابن عباس روایت کند کہ گفت اول کسیکہ حلل و جاہائے جنت کسوۃ یابد ابراہیم بود از جہت دوستی او باخدا انگاہ محمد مصطفےٰ جہت آنکہ برگزیدۂ خدا است بعد ازاں علی در آوردہ میشود میان ایشان بسوے جنت پس والذین آمنوا معہ علی است و اصحاب او (مناقب مرتضوی صفحہ ۲۹)

محدث حنبلی کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور ان کے اصحاب کے لئے نازل ہوئی ابن مردویہ بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ بوجہ خلیل اللہ ہونے کے جنت کا لباس پہنیں گے پھر محمدؐ جو برگزیدۂ بارگاہ ہیں پھر علی کہ وہ دونوں کے درمیان جنت میں چلتے ہوں گے ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی۔

(۲۹) وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا

(پ ۲۱ سورہ احزاب رکوع ۱۸) ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی لڑائی اور اللہ زور آور زبردست ہے۔

قال الحافظ جلال الدین السیوطی فی مصحف ابن مسعود کفی اللہ المومنین بعلی (ینابیع المودۃ صفحہ ۹۴)

اخرج ابن مردویہ و ابن ابی حاتم و ابن عساکر و السیوطی عن عبد اللہ

جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ مصحف ابن مسعود میں کفی اللہ المومنین بعلی موجود ہے۔

ابن مردویہ و ابن ابی حاتم و ابن عساکر و سیوطی بروایت ابن مسعود لکھتے ہیں کہ وہ

بن مسعود انہ کان یقرأ ھذا الحرف وکفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا (روضۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹ ومناقب مرتضوی صفحہ ۳۱)

یہ آیت اس طرح وکفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا پڑھا کرتے تھے [1]

درمعارج النبوۃ آوردہ کہ روز خندق چوں حضرت مرتضےٰ عمرو بن عبدوُدّ را کہ او را مقابل ہزار کس مقاتل میدانستند وسر آمد شجاعان عرب بود بقتل آورد حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دربارۂ مرتضےٰ فرمود لمبارزۃ علی بن ابی طالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ، وابوبکرؓ وعمرؓ سر مبارک مرتضےٰؑ را ببوسیدند وابن مسعودؓ برخواند کفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا (روضۃ الصفا صفحہ ۱۵)

معارج النبوۃ میں ہے کہ غزوۂ خندق میں جب حضرت علیؑ نے عمرو بن عبدوُدّ کہ جسکے مقابل ہزار آدمی جنگ میں ہو سکتے تھے اور شجاعان عرب کا سردار بھی تھا اُسکو اپنے قتل کیا آنحضرتؐ نے حضرت علی کے بارہ میں فرمایا تھا کہ یوم خندق علی کا مقابلہ میرے امت کے لوگوں کے اُن اعمال سے جو قیامت تک کریں گے افضل ہے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کے سر مبارک پر بوسہ دیا اور ابن مسعودؓ نے کہا مدد کی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی میں بذریعۂ علیؑ کے اور اللہ زور آور اور زبردست ہے۔

(۳۰) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ

(پ ۷ سورہ رکوع ۱۲) ترجمہ۔ اے ایمان والو پاک چیزوں کو جسکو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے اپنے اوپر حرام مت کرو۔

اخرج عبد الرزاق وابن جریر عن قتادہ

عبد الرزاق وابن جریر بروایت قتادہ لکھتے ہیں

[1] ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰ نمبر ۶ آیت یا ایھا الرسول بلغ الخ کا حاشیہ۔

قولہ لاتحرموا الخ قال نزلت فی اُناس من اصحاب النبیؐ اراد وا ان یختلوا عن الدنیا ویترکوا النساء وتزھدوا منھم علی ابن ابی طالب وعثمان ابن مظعون (درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

کہ یہ آیت آنحضرتؐ کے اصحاب کیلئے نازل ہوئی جنھوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ دنیا سے علیحدگی اختیار کریں اور راہب بنجائیں اور زہد اختیار کریں اُن میں سے حضرت علی و عثمان ابن مظعون ہیں

(۳۱) اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ

(پ قصص سورہ رکوع ۷) ترجمہ۔ جسکے ساتھ ہمنے وعدہ کیا ہے وہ اسکو ملے گا۔

الحموینی بسندہ عن مجاھد عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وابی جھل (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ و ینابیع المودۃ صفحہ ۹۶ بحوالہ حموینی بروایت ابن عباس)

مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ و حضرت علی و ابو جہل کے لئے نازل ہوئی۔

(۳۲) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

(پ ۲۳ سورہ رکوع ۳) ترجمہ۔ اللہ نے جسکا سینہ اسلام کیلئے کھولدیا وہ اپنے رب کیجانب سے روشنی میں ہے۔

قال الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول القرآن نزلت ھذہ الآیۃ فی حمزۃ وابولھب

واحدی کتاب اسباب النزول میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت حمزہ و علی و ابولہب اور اُس کے اولاد کے حق میں نازل

واولاده فعلي وحمزة شرح الله صدرهما للاسلام وقست قلوبهم ابولهب واولاده هكذا ذكره ابو الفرج ابن الجوزی۔

(ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

ہوئی حمزہ و عقیلے کا سینہ اسلام سے کھل گیا اور ابولہب اور اسکی اولاد کے قلوب سخت ہو گئے۔ ابو الفرج ابن الجوزی نے بھی اسکو لکھا ہے۔

(۳۳) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ

(پ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۸) تمہارا دوست اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ رکوع کئے ہوئے ہیں۔

مولوی سید صدر الدین احمد روائح المصطفےٰ میں لکھتے ہیں کہ

در روضۃ الاحباب گفتہ کہ بسبب تصدق نمودن حضرت مرتضیٰ خاتم را در حالت صلوٰۃ ایں آیۃ نازل شدہ و در تفسیر معالم گفتہ اراد بہ علی ابن ابی طالب مر بہ سائل وھو راکع فی المسجد فاعطاہ خاتمہ در کشاف و تفسیر کبیر و اکلیل للسیوطی و نیشاپوری و جامع البیان للسید معین الدین بروایت ابن عباس و ابو ذر و عبد اللہ بن سلام آمدہ کہ انما نزلت لعلي رضی اللہ

روضۃ الاحباب میں ہے کہ یہ آیت حالت نماز میں انگوٹھی جو حضرت علیؑ نے دی تھی اُنکے حق میں نازل ہوئی اور تفسیر معالم میں ہے کہ اس سے مراد علیؑ ہیں کہ آپنے حالت رکوع میں سائل کو مسجد میں انگوٹھی عطا کی تھی کشاف اور تفسیر کبیر اور اکلیل سیوطی و نیشاپوری و جامع البیان للسید معین الدین میں بروایت ابن عباسؓ و ابو ذرؓ و عبد اللہ بن سلامؓ مرقوم ہے کہ یہ علیؑ کے حق میں اسیوجہ سے نازل ہوئی کہ آپنے درمیان سجود بخشش کی اور روضۃ الاحباب

عنہ للسبب المذکور درمیان بجود جواد
کرد در روضۃ الاحباب گفتہ کہ ایں آیت
در حق مرتضیٰ نازل شدہ در تفسیر کبیر و
نیشاپوری بروایت ابو ذری آرد کہ در حق
مرتضیٰ نازل گشتہ در معنی ایں آیت شیعہ و
سنی باہم اختلاف بسیار دارند در تفسیر کبیر و
صواعق محرقہ تحقیق آں بودہ است اگرچہ
در معنی آں اختلاف دارند مگر در نزول
آں در حق وی قول مرجح است (صفحہ ۱۲)

میں ہے کہ یہ آیت حضرت علےؑ کے حق
میں نازل ہوئی اور تفسیر کبیر و نیشاپوری
میں بروایت ابوذرؓ مرقوم ہے کہ یہ حضرت
علےؑ کے حق میں نازل ہوئی اس آیت
کے شان نزول میں درمیان شیعہ و سُنی
سخت اختلاف ہے تفسیر کبیر و صواعق
محرقہ میں اس کی تحقیق موجود ہے اگر
چہ معنی میں اختلاف ہے کہ حضرت علیؑ کے
حق میں اسکا نزول قول مرجح ہے

علامہ ابو جعفر احمد الشہیر بالطبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ و ۲۲۷ میں لکھتے ہیں کہ۔

الآیۃ نزلت فیہ اخرجہا الواحدی و ابو
الفرج والفضائلی وابن السمان فی الموافقۃ
بروایۃ عبد اللہ ابن سلام وجعفر الصادق

یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی واحدی
اور ابو الفرج اور فضائلی اور ابن السمان نے موافقہ میں
بروایت عبداللہ بن سلامؓ امام جعفر صادقؑ بھی لکھا ہے۔

علامہ سبط ابن الجوزی تذکرۂ خواص الامہ فی معرفۃ الائمہ صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں کہ

ومنہا فی المائدۃ قولہ تعالیٰ انما ولیکم
اللہ الخ ذکر الثعلبی فی تفسیرہ عن
السدی وعتبۃ بن ابی الحکیم وغالب
بن عبد اللہ قالوا نزلت ہذہ الآیۃ
فی علیؑ مر بہ سائل وہو فی المسجد
راکع فاعطاہ خاتمہ وذکر الثعلبی القصۃ

اُنھیں آیات میں سے مائدہ میں آیت انما ولیکم اللہ الخ
ہے ثعلبی نے اپنی تفسیر میں بروایت سدی و عتبہ
بن ابی الحکیم و غالب بن عبد اللہ لکھا ہے وہ
سب کہتے ہیں کہ یہ آیت علی کے حق میں
نازل ہوئی جبکہ سائل نے بحالت رکوع مسجد میں
سوال کیا تھا اور آپ نے انگوٹھی عطا کی تھی ثعلبی نے اس

مسند تہ الی ابی ذرؓ | قصہ کو باسناد ابوذرؓ تک لکھا ہے

کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی مطالب السئول صفحہ ۳۱ میں بعد روایت ثعلبی لکھتے ہیں کہ

اشارۃ الی ھذہ المنقبۃ العلیۃ وھی الجمع بین ھاتین العبادتین العظیمتین البدنیۃ والمالیۃ فی وقت واحد حتی انزل القرآن الکریم مبدحا القائم المسارع الیھما وقد اختص بہ علی ولم تحصل لغیرہ۔

اس سے اشارہ اس منقبت علیہ کیطرف ہے جو وقت واحد میں ان دونوں عبادات عظیمہ بدنی ومالی کے اجتماع کیطرف ہو ایسا کہ اللہ نے قرآن کریم میں قائم (یعنی علیؑ) کی مدح کی جو سرعت سے اس عبادت کو کرنیوالے تھے اور یہ مخصوص انکے لئے ہو انکے غیر کیلئے نہیں۔

شیخ علاء الدین علی متقی کتاب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال جلد ۶ کتاب الفضائل من قسم الافعال صفحہ ۳۹۱ میں لکھتے ہیں کہ

عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمہ وھو راکع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للسائل من اعطاک ھذا الخاتم قال ذاک الراکع فانزل اللہ فیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ وکان فی خاتمہ مکتوبا سبحان من قدر فی بانی لہ عبد ثم کتب فی خاتمہ عبد الملک للہ رواہ الخطیب فی المتفق وفیہ مطلب بن زیاد وثقہ احمد

ابن عباس سے مروی ہے کہ علی نے اپنی انگوٹھی صدقہ کی بحالت رکوع آنحضرتؐ نے سائل سے پوچھا کہ تمکو یہ انگوٹھی کسنے دی اس نے کہا اس رکوع کرنیوالے نے پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ نازل فرمائی حضرت علی کی انگوٹھی میں پہلے نقش تھا سبحان من قدر فی بانی لہ عبد بعد میں پھر لکھا گیا عبد الملک للہ[1] خطیب نے متفق میں اس کو روایت کیا اس میں مطلب بن زیاد راوی ہیں

[1] ترجمہ یا کہ بندہ جس نے بوجہ عبد ہونے کے مجھکو مقدر کیا ۱۲ [2] ترجمہ ملک اللہ کا ہے ۱۲

وابن معین۔ | جبکی توثیق احمد وابن معین نے کی ہے۔

اس روایت کو شیخ محمد صالح کشفی نے بھی مناقب مرتضوی صفحہ ۱۹ میں اس طرح لکھا ہے کہ

جمیع مفسران متفق اند کہ آیہ مسطورہ درشان امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نازل شدہ | تمام مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ آیت مذکور حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔

در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ میں بحوالہ خطیب و عبدالرزاق و عبد بن حمید و ابن جریر و ابو الشیخ و ابن مردویہ و طبرانی و ابن ابی حاتم و ابو نعیم و ابن ابی داؤد و بیہقی روایت حضرت ابن عباسؓ و عبداللہ بن سلامؓ و ابو رافعؓ وغیرہ سے مروی ہے اور تفسیر ثعلبی و مناقب خوارزمی و جامع الاصول للحافظ ابن اثیر و سنن نسائی میں بھی مرقوم ہے۔

اس واقعہ کا مفصل بیان مع تحقیق فقہی جلد دوم کتاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ نفائس المنن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن بیان "بذل وسخا و ایثار" میں ہو چکا۔

مَنْ شَاءَ فَلْيُطَالِعْ

تنبیہ وفی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع قلت خاطبہ علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعلہ فینالوا مثل نوالہ ولینبہ علی ان سجیۃ المومنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتی ان الزمھم امر لا یقبل التاخیر ھم فی الصلوٰۃ لم

تنبیہ علامہ زمخشری تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ بات حضرت علی کے لئے کیسے کہی جا سکتی ہے اور کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اسلئے کہ اس آیت میں تو ضمیر جمع کی مشتمل ہوئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ ضمیر جمع مستعمل ہوئی ہے لیکن اصل سبب اس میں ایک ہی آدمی ہے یعنی حضرت علی اور یہ اس لئے ہے تاکہ لوگ انکے موافق ثواب حاصل کریں کیونکہ مومنین کی خصلت اسی درجہ پر ہونا چاہیئے اور انکو احسان کرنے اور فقراء کے حال پر غمخواری کرنے میں اسیقدر حرص چاہیئے کہ بحالت نماز بھی وہ

یؤخرونہ (کشاف جلد ۱ صفحہ ۲۲۴) | انہیں تاخیر کریں۔

(۳۴) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ الخ

(پ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۳) تم جب ۔ اے ایمان والو جب تم رسول سے راز کی بات کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے

علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ

ومنافق المجادلة قوله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الخ قال علماء التاویل نزلت فی علی علیه السلام	اور انہیں میں سے سورہ مجادلہ میں آیت یا ایہا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الخ ہے علمائے تاویل کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی۔

تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۸۵ میں بحوالہ عبدالرزاق وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وسعید بن منصور وابن راہویہ وابن ابی شیبہ وحاکم وغیرہ بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

کمال الدین ابوطلحہ شافعی مطالب السئول صفحہ ۳۱ میں بروایت ثعلبی اس کا شان نزول یہی لکھتے ہیں۔ ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ طبری جلد ۲ باب ۴ فصل ۹ میں بھی یہ واقعہ موجود ہے اور مناقب مرتضوی صفحہ ۳۱ میں بھی شیخ محمد صالح کشفی نے لکھا ہے۔ سید صدرالدین احمد موسوی نے روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۳ ازالۃ الخفا وجامع البیان ومعالم التنزیل وتفسیر کبیر وتفسیر ابی السعود وروح البیان وتفسیر کشاف سے یہ واقعہ نقل کیا ہے۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۰ باب ۲ میں بھی یہ روایت کتاب الجمع بین الصحاح الستہ لرزین العبدری وتاریخ بخاری و مناقب ابن المغازلی وثعلبی وموفق بن احمد جوینی وحافظ ابونعیم وغیرہ مرقوم ہے۔

یہ واقعہ تمام جلد دوم کتاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ نفائس المنن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن بیان "شفقت علی الخلق" میں مذکور ہے ناظرین ملاحظہ کریں۔

(۳۵) وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ

(پ۲۷ سورہ واقعہ رکوع ۱) ترجمہ۔ پیش قدمی کرنے والے سبقت کرنیوالے ہیں اور وہی نعمت والی جنتوں میں مقربین ہیں۔

سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں۔

ومنها فی الواقعة قوله تعالیٰ والسابقون السابقون روی سعید بن جبیر عن ابن عباس اول من صلی مع رسول الله علی وفیه نزلت هذه الآیة۔	اور انہیں آیات سے سورہ واقعہ میں والسابقون السابقون ہے سعید بن جبیر روایت ابن عباس کرتے ہیں کہ اول جس شخص نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علیؑ تھے اسی بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مولانا سید صدر الدین احمد موسوی روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۶۱ میں لکھتے ہیں کہ

در معالم و دیگر تفاسیر گفتہ کہ مراد از سابقون سابقان اسلام اند یا سابق الہجرت یا سابق در صلوات الخمس یا کسانیکہ در قبلتین نماز گزاردہ بالجملہ آیہ کریمہ در شان ہر جماعتے کہ باشد حضرت مرتضیٰ را دراں نصیبی کامل وحصۂ او فراست	معالم اور دیگر تفاسیر میں ہے کہ سابقون سے سابقین اسلام یا سابقین ہجرت یا سابقین صلوٰۃ خمسہ یا وہ لوگ جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی مراد ہیں بالجملہ یہ آیت جس جماعت کیلئے ہو حضرت علی کا اُسمیں پورا پورا حصہ ہے۔

(۳۶) وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

(پ۱ سورہ ۲ رکوع ۲) ترجمہ۔ جب مومنین سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب شیطانوں سے

ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسخراپن کرتے ہیں۔

اخرجہ ابن مردویہ عن ابن عباس ان عبد اللہ بن اُبیّ واصحابہ خرجوا فاستقبلہم نفر من اصحاب رسول اللہ فقال عبد اللہ ابن اُبیّ لاصحابہ انظروا کیف اردھؤلاء السفہاء عنکم فاخذ بید علی فقال مرحبا بابن عم رسول اللہ وختنہ وسید بنی ھاشم ما خلا رسول اللہ فقال علی یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تنافق فان المنافقین شر خلق اللہ فقال مھلا یا ابا الحسن ان ایماننا کایمانکم ثم تفرقوا فقال ابن اُبیّ لاصحابہ کیف رأیتم ما فعلت فاثنوا علیہ خیرا ونزل علی رسول اللہ واذا لقوا الذین اٰمنوا الخ (مناقب خوارزمی صفحہ ۱۸۵)

ابن مردویہ بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی اپنے دوستوں کیساتھ آرہا تھا راستہ میں آنحضرتؐ کے چند اصحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستوں سے کہنے لگا دیکھیں ان بیوقوفوں کو کس طرح سے ٹالتا ہوں یہ کہکر حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا شاباش اے ابن عم رسول اللہ اور انکے داماد اور رسولؐ کے آنحضرتؐ کے تمام بنی ہاشم کے سردار حضرت علی یہ سُنکر فرمانے لگے اے عبد اللہ خدا سے ڈر اور منافقت چھوڑ کیونکہ منافقین اشرار الناس ہوتے ہیں تب عبد اللہ کہنے لگا اے ابوالحسن ہم بھی تمہاری ہی طرح ایماندار ہیں یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور جاکر اپنے دوستوں سے کہنے لگا تم نے دیکھا میں نے ان کے ساتھ کیا کیا سب نے تعریفیں کیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر درمنثور جلد ۱ صفحہ ۳۱ میں یہ واقعہ بحوالہ واحدی ابن مردویہ و ثعلبی حضرت ابن عباس سے مروی ہے جسمیں حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کا بھی تذکرہ ہے۔

(۳۷) وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا

اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا

(پ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷) تحریر جو لوگ مومنین و مومنات کو بغیر کسی قصور کے اذیت دیتے ہیں وہ لوگ بہتان اور گناہ علانیہ حاصل کرتے ہیں۔

مقاتل بن سلیمان گفت ایں آیۂ کریمہ در شان امیر المومنین نازل شدہ کہ زیرا نفرے چند اہل نفاق اتفاق نمودہ ایذائے امیر میکردند و بروے دروغ می بستند (مناقب رضوی ص۳۴۵)

مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی منافقین میں سے چند لوگ اُن کو اذیت دیتے اور تکذیب کرتے تھے۔

(۳۸) فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

(پ۲۷ سورہ قمر رکوع ۳) تحریر ۔ بیٹھے سچائی کے ساتھ بادشاہ مقتدر کے روبرو۔

اخرجہ ابن مردویہ عن ابا رجانۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرتنا ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی تدخلہا وعلی الامم حتی یدخلہا امتک قال بلی یا ابا رجانۃ اما علمت ان للہ لوحا من نور وعمودا من یاقوت مکتوب علی ذلک بالنور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان محمد خیر البریۃ وصاحب اللواء امام یوم القیامۃ وضرب بیدہ علی علی قال فنثر رسول اللہ بک علیا فقال الحمد للہ الذی کرمنا وشرفنا بک فقال لہ البشر یا

ابن مردویہ بروایت ابو رجانہ لکھتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپنے ہمیں خبر دی ہو کہ جنت اور انبیا پر حرام ہو جبتک کہ آپ اُسمیں داخل نہوں اور تمام امتوں پر حرام ہو جبتک کہ آپکی امت داخل نہو آنحضرتؐ نے فرمایا ٹھیک ہوے ابو رجانہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک علم نور کا ہو اور ایک ستون یاقوت کا ہو جسپر لکھا ہوا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور آل محمد بہتر ین خلق ہیں اور علمبردار اور امام روز قیامت ہیں پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور آپنے اس سے حضرت علی کو مسرور کیا اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے تجھکو یہ شرف و کرامت عطا فرمایا پھر فرمایا اے علیؑ

علی ما من عبد یتحل مودتک الا بعثہ اللہ معنا یوم القیامۃ ثم قرء فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (مناقب رقندوی صفحہ ۲۴)	تجھے بشارت ہو جو شخص تجھے محبت رکھے گا اللہ قیامت کے روز اُسے ہمارے ساتھ محشور کرے گا پھر آپنے یہ آیت فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ پڑہی۔
و در مناقب خطیب از جابر مروی ست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمرتضیٰ علی گفت ہر کہ ترا دوست داشت و بتو تولا کرد حق عزوجل او را ہمراہ ما در منزل ما آرام دہد بعد ازاں آیہ مذکورہ تلاوت نمود	مناقب خطیب میں حضرت جابر سے مروی ہے آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا کہ جو تمکو دوست رکھے گا اور تم سے تولا کرے گا اللہ اُس کو ہمارے ساتھ جنت میں رکھے گا پھر آپنے آیت مذکورہ پڑہی۔

مولوی محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی میں اس روایت کے بعد لکھتے ہیں ؎

تا چند خراب مجو خاشاک و خسی	در فرط ہوس بہر طرف پس مگسی
گر قرب خدا خواہی تو ای سالک راہ	رو دوستی علی گزین تا برسی

(۳۹) وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

(پ ۹ سورہ اعراف رکوع ۲۲) تم جیسے اور مخلوقات میں سے ایک گروہ ہے جو حق کیساتھ ہدایت پاتا ہوا اور اُسی کیطرف پھرتا ہے

مولانا محمد سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ باب ۳۵ صفحہ ۱۰۹ میں لکھتے ہیں۔

اخرج موفق بن احمد الخوارزمی المکی عن زاذان عن علی قال تفترق ھذہ الامۃ علی ثلاث وسبعین فرقۃ اثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الذین	موفق بن احمد خوارزمی مکی بروایت زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی بہتر فرقہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور وہ وہی لوگ ہیں جنکی بابت

قال اللہ عزوجل فی حقھم ومن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون وھم انا ومحبی واتباعی	اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اشارہ فرمایا حضرت علی فرماتے ہیں کہ وہ ہم اور ہمارے محبین و متبعین ہیں۔

اس روایت کو مولوی محمد صالح کشفی نے بھی مناقب مرتضوی صفحہ ۲۹ میں بروایت ابن مردویہ و بحر المناقب لکھا ہے۔

محرر سطور کہتا ہے کہ متبعین سے علمائے باللہ یعنی حضرات صوفیۂ صافیہ مراد ہیں۔

(۴۰) طُوبیٰ لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ

(پ ۱۳ سورہ ۱۶ رکوع ۶) ترجمہ، اُن لوگوں کیلئے خوشی ہے اور اُنکی بازگشت اچھی ہے۔

اخرجہ ابن مردویہ عن محمد بن سیرین قال ھی شجرۃ فی الجنۃ اصلھا فی حجرۃ علی ولیس فی الجنۃ حجرۃ الا وفیھا غصن من اغصانھا (منثور جلد ۵ صفحہ ۵۹ بحوالہ ابن ابی حاتم و مناقب مرتضوی صفحہ ۳۳ و ینابیع المودۃ صفحہ ۹۶ بروایت ثعلبی از اصبغ بن نباتہ)	ابن مردویہ بروایت محمد بن سیرین لکھتے ہیں کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ حضرت علی کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہیں کہ اُسمیں اُسکی شاخ نہ ہو۔

(۴۱) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

(پ ۵ سورہ ۴ رکوع ۹) ترجمہ، اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو اُسکے رسول کی اور اُس کی جو تم میں صاحب امر ہو۔

ینابیع المودۃ باب ۳۰ صفحہ ۱۱۴ میں ہے۔

فی المناقب فی تفسیر مجاھد ان ھذہ	مناقب میں مجاہد کی تفسیر میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی

الآیۃ نزلت فی امیر المومنین علی علیہ السلام حین خلفہ رسول اللہ فی المدینۃ۔ وفی المناقب بالسند عن عیسی بن السری قال قلت لجعفر الصادق ع حدثنی عما قال اللہ عز وجل اطیعو اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فکان علی ثم صار من بعدہ حسن ثم حسین ثم من بعدہ علی ابن الحسین ثم من بعدہ محمد بن علی۔

کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ نے انکو مدینہ میں چھوڑا اور مناقب میں سند کے ساتھ عیسیٰ ابن السری سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ مجھے بیان کیجئے جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے متعلق فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ اولی الامر علیؑ اُنکے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر اُنکے بعد علی ابن الحسین (امام زین العابدین) پھر اُنکے بعد محمد بن علی (امام محمد باقر) ہوئے۔

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۳۱ میں بعد اس آیت کے لکھتے ہیں کہ

ودر تفسیر فخر رازی می آرد کہ مفسرین در اولی الامر دو قول ایراد نمودہ اند فرقہ گویند مراد امرا یند وزمرہ گفتہ اند علما از امام جعفر صادقؑ منقول است کہ مراد ائمہ اثنا عشر اند کہ حق تعالیٰ اطاعت ایشان راقرین اطاعت خود ورسول داشتہ زیرا کہ جائز نیست کہ حق سبحانہ واجب گرداند اطاعت احدے را علی الاطلاق تا ثابت نشود عصمت او کہ داند کہ ظاہر او مثل باطن اوست وایمن بود از غلط وسہو ایں صفات حاصل نیست در امرا وعلما پس متعین ائمہ

تفسیر میں فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ مفسرین کے اقوال اولی امر میں دو ہیں ایک فرقہ کہتا ہے کہ امرا، مراد ہیں اور دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ علما، مراد ہیں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اس سے مراد ائمہ اثنا عشر ہیں کہ حق تعالیٰ نے اُن کی اطاعت کو اپنی اور رسول کی اطاعت کے موافق گردانا اس لئے کہ یہ امر جائز نہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی ایسے شخص کی اطاعت واجب کردے جس کی عصمت ایسی ثابت نہ ہو کہ لوگ یہ جانیں کہ اُسکا ظاہر مثل اُسکے باطن کے ہے اور وہ غلطی وسہو سے بچتا ہے اور یہ صفات امرا وعلما میں نہیں ہوتے

ہدے باشند۔	ائمہ ہدیٰ ہی اسکے لئے متعین ہوئے ہیں۔

(۴۲) واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمھاجرین

(پ ۲۱ سورہ احزاب رکوع ۱) ترجمہ۔ اور قرابت والے بعض بعض سے بہتر ہیں کتاب اللہ میں مومنین ومہاجرین سے

اخرجہ ابن مردویہ عن ابن عباس قال ذلک علی لانہ کان مومنا مہاجرا ذا رحم	ابن مردویہ بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ یہہ حضرت علی کے شان میں ہوا اسلئے کہ وہ مؤمن مہاجر وقرابت دار تھے۔
اتفاق مفسران است کہ ایں آیت در شان امیر المومنین علی نازل شد زیرا کہ مومن ومہاجر وخویش نزد رسول او بود (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۴)	مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہہ آیت حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی اسلئے کہ وہ مؤمن ومہاجر وآنحضرتؐ کے عزیز قریب تھے۔

(۴۳) من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا وھم من فزع یومئذ امنون ومن جاء بالسیئۃ فکبت وجوھھم فی النار

(پ ۲۰ سورہ نمل رکوع ۸) ترجمہ۔ جو کوئی نیکی کرے اسکے لئے بہتری ہو اس سے اور وہ جو ڈالے اس دن سے وہ امن میں رہیگا اور جو کوئی برائی کریگا وہ منہ کے بل آگ میں ڈالا جائیگا۔

اخرجہ ابن مردویہ عن علی قال الحسنۃ حبنا والسیئۃ بغضنا	ابن مردویہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی سے مروی ہے کہ نیکی ہماری محبت سے مراد ہے اور برائی سے ہمارا بغض مراد ہے۔

ومناقب مرتضوی صـ۳۳ وینابیع المودۃ صـ۹۵ بروایت
حافظ ابونعیم جوینی ثعلبی وغیرہ)

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صـ۳۳ میں بعد آیت لکھتے ہیں ؎

در خانۂ کعبہ گر بود منزل تو	در زمزم اگر سرشتہ باشد دل تو
گر مہر علی نباشد اندر دل تو	مسکیں تو و سعیہائے بیحاصل تو

(ذکر فضائل)

ہست از بہر دوستان علی	جنت و خلد و شربت و کوثر
گر نبودے ز بہر اعدایش	نافریدے خدائے نار سقر
دوستی علی است آن حسنات	کہ ندارد ز سیئات ضرر
دشمنی علے است سیئہ	کہ ہمہ خیرہا است بادے شر

(نعمی)

(۴۴) وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ

(پ۸ اعراف رکوع ۶) ترجمہ۔ اعراف والے لوگ ہونگے کہ ہر شخص اپنی علامت سے پہچانا جائے گا۔

الحاکم بسندہ عن الاصبغ بن نباتہ	حاکم اپنی سند سے بروایت اصبغ ابن نباتہ لکھتے ہیں
قال کنت عند علی فاتاہ ابن الکواء	کہ میں حضرت علی کے پاس تھا کہ ابن الکوا آیا اور اس نے
عن ھذہ الآیۃ فقال	اس آیت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اے ابن الکوا
ویحک یا ابن الکوا انی نقف یوم	ہم قیامت کے دن درمیان جنت و دوزخ بیٹھے ہوئے
القیامۃ بین الجنۃ والنار فمن	ہوں گے جو ہمارا دوست ہوگا ہم اس کو پہچان کر جنت
احببناہ عرفناہ بسیماہ فادخلناہ الجنۃ	میں داخل کریں گے اور جو ہم سے بغض رکھنے والا ہوگا
ومن ابغضناہ عرفناہ بسیماہ فدخل النار	اس کو پہچان کر دوزخ میں داخل کریں گے ثعلبی
الثعلبی عن ابن عباس قال قال الاعراف	بروایت ابن عباس کہتے ہیں کہ اعراف صراط سے ایک

موضع عال من الصراط علیہ العباس وحمزۃ وعلی وجعفر یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیھم بسواد الوجوہ (ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۲ ومناقب رتضوی صفحہ ۳۳)

بلند جگہ ہے جہاں عباسؓ وحمزہؓ وعلیؓ وجعفرؓ ہونگے وہ اپنے محبین کو منہ کی سفیدی سے اور بغض رکھنے والوں کو منہ کی سیاہی سے پہچانینگے۔

(۴۵) ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون

(پ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۵) ترجمہ جب عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی گئی تب تمہاری قوم چلانے لگی۔

وفی مشکوۃ المصابیح عن علی قال قال لی النبی فیک مثل من عیسیٰ ابغضتہ الیھود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاریٰ حتی انزلوہ بمنزلۃ لیست لہ ثم قال یھلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بالیس فی ومبغض یحملہ شنأنی علی ان یبھتنی رواہ احمد۔ (ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۱ ومناقب رتضوی صفحہ ۳۳)

مشکوۃ المصابیح میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھے فرمایا کہ اے علی تم میں بعینہٖ عیسیٰ علیہ السلام کی مثال موجود ہے قوم یہود نے اُن سے بُغض رکھا یہانتک کہ بُغض میں ہلاک ہوئے اور اُنکی ماں پر بہتان لگایا نصاریٰ نے محبت میں اتنا بڑا اجو اُنکے لئے نہ تھا پھر فرمایا کہ میرے بارے میں بھی دو مرد ہلاک ہونگے ایک محب مفرط جو اُس چیز میں افراط کریگا جو شایان نہیں دوسرے مبغض جو بُرائیاں کریگا اور بہتان باندھیگا امام احمد نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۴۶) ولتعرفنھم فی لحن القول

(پ ۲۶ محمد رکوع ۳) ترجمہ۔ اور البتہ تو انکو پہچان لیگا اُنکے باتوں کے طریقہ سے

اخرج ابوبکر بن مردویہ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور عن ابی سعید الخدری فی قولہ

ابن مردویہ وابن عساکر روایت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ اس آیت سے مراد حضرت

تعالیٰ ولتعرفنهم فی لحن القول ببغضهم علی ابن ابی طالب۔ (در منثور للسیوطی جلد ۶ صفحہ ۶۰ و مناقب مرتضوی صفحہ ۳۴)	علی سے بغض رکھنے والے ہیں

(۴۷) اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰۤی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ

(پ ۱۷ انبیاء رکوع ۷) ترجمہ جنکو نیکی پہلے پہونچ چکی وہ اس سے دور رہیں گے (یعنے برائیوں سے)

اخرج ابن مردویہ عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاھا وقال انا منهم (در منثور و مناقب مرتضوی صفحہ ۳۳)	ابن مردویہ بروایت نعمان ابن بشیر لکھتے ہیں کہ حضرت علی نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا کہ میں اُنہیں سے ہوں۔

(۴۸) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ

(پ ۲۹ الحاقۃ رکوع ۱) ترجمہ جسکو نامۂ اعمال اپنے ہاتھ میں۔

اخرج ابوبکر بن مردویہ عن ابن عباس قال فی قولہ تعالیٰ فاما من اوتی الخ ھو علی وقال الواحدی نزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۵ بروایت امام جعفر صادق)	ابوبکر بن مردویہ بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی واحدی کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور حضرت حمزہ کے حق میں نازل ہوئی [1]

[1] اس آیت میں کتاب سے مراد نامۂ اعمال ہے جو اہل جنت کے داہنے ہاتھ میں ہوگا جیسا کہ تفسیر موضح القرآن شاہ عبدالقادر دہلوی سے واضح ہو کہ نامۂ اعمال جسکے داہنے ہاتھ میں ہوگا اور بائیں ہاتھ میں ہونا بدبختی کی نشانی ہے۔ (باقی صفحہ آیندہ پر)

(۴۹) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(پ۱۷ سورہ نحل رکوع ۶) ترجمہ۔ اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھو۔

اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ عن جابر بن عبداللہ قال قال علی نحن اھل الذکر (ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۹)

ثعلبی اپنی تفسیر میں بروایت حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا اہل ذکر ہم ہیں۔

(۵۰) وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

(پ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۱) ترجمہ۔ اور پکار اللہ اور رسول کیطرف حج اکبر کے دن۔

عن محمد بن الفضل عن احمد بن عمر الحلال عن ابی الحسن موسیٰ قال المؤذن علی یوذن اذانا لسمع الخلائق والدلیل علی و اذان من اللہ ورسولہ قال امیر المومنین انا ذلک الاذان (ینابیع المودۃ صفحہ ۱۰۱)

محمد بن الفضل سے مروی ہے اور وہ احمد بن عمر حلال سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابی الحسن موسیٰ سے انھوں نے کہا موذن علی ہیں جو احکام کو پہونچانے والے اور خلائق کو سنانے والے اور اسی دلیل پر یعنی اس آیت کی بنا پر حضرت علی نے فرمایا کہ میں اس کا پہونچانے والا ہوں۔

ھو علی حین اذان وذکرھا احمد

وہ علی ہیں جب کہ خبر دی احمد بن حنبل نے مسند میں

(فوائد متعلق صفحہ گذشتہ) کلام عبید میں جہاں جہاں اصحاب الیمین کا تذکرہ ہے وہاں صاحب جنت ہی مراد ہیں اس آیت میں بروایت حضرت ابن عباس مخصوص طور پر حضرت علی کا تذکرہ بوجہ گئے سبقت اسلام اعمال صالحہ و فضائل عظیمہ و مناقب کثیرہ کے ہی مجاز ہے کے قطعی ہوتے ہوئے یہ دال ہو اور احادیث بھی اس قسم کے موجود ہیں جن کا تفصیل بیان احادیث متعلق بعد اتب آخر دعا حضرت علی میں آئیگا ۱۲

بن حنبل فی مسندہ حین ارسل ابا بکر مع البراءۃ ثم اتبعہ بعلی وقد امرت ان لا یبلغھا الا انا او رجل منی (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۲)	اسکا ذکر کیا کہ اس آیت میں حضرت علی مراد ہیں کیونکہ پہلے آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکر کو سورۂ برات دیکر بھیجا پھر آپکو بھیجا آنحضرتؐ نے فرمایا اسکو وہی لیجا سکتا ہوں یا وہ شخص جو میرا ہو۔

(۵۱) وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

(پ ۲۶ سورہ ۴ رکوع ۳) ترجمہ۔ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب ہدایت کی راہ کھل چکی۔

اخرج ابن مردویہ عن ابی جعفر قال فی (مرعلی) (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۴)	ابن مردویہ بروایت امام محمد باقر لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی

(۵۲) وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ

(پ ۱۲ سورہ ۱۱ رکوع ۱) ترجمہ۔ اور دیگا ہر ایک صاحب فضل کو فضیلت۔

اخرج ابن مردویہ عن ابی جعفر قال ھو علی (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۵)	ابن مردویہ بروایت امام محمد باقر لکھتے ہیں کہ ذی فضل سے مراد حضرت علی ہیں۔

(۵۳) ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

(پ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۴) ترجمہ۔ وارث کیں ہم نے کتاب اُن لوگوں کو جن کو اپنے بندوں میں برگزیدہ کیا۔

اخرج ابن مردویہ عن علی قال نحن اولئک (مناقب مرتضوی صفحہ ۳۳)	ابن مردویہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم انہیں لوگوں میں سے ہیں۔

(۵۴) اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

(پ ۲۰ سورہ عنکبوت رکوع ۱) ترجمہ۔ کیا یہ سمجھتے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں کہ ہم آزمائے نہیں جائینگے اور یوں ہی چھوڑ دیئے جائینگے

(اخرجہ ابن مردویہ عن علی قال قلت یارسول اللہ ماھذہ الفتنۃ قال یا علی بک فانک تقاصم قاعد الخصومۃ۔ (مناقب مرتضوی ص۳۳)

ابن مردویہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی فرماتے ہیں میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیسی آزمائش ہوگی آپنے فرمایا کہ تمہاری وجہ سے لوگ آزمائے جائینگے اور تمکو انکے ساتھ جنگ و جدال کرنا پڑیگا تم جھگڑے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

(۵۵) تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا

(پ ۲۶ سورہ فتح رکوع ۴) ترجمہ۔ تم دیکھو سجدہ رکوع کرتے۔

(اخرجہ ابن مردویہ عن موسیٰ ابن جعفر عن آبائہ علیہم السلام انھا نزلت فی علی۔

فی روح البیان عن الحسن تراھم رکعا سجدا علی ابن ابی طالب تا حدے کہ ہر شب از ہزار تکبیر احرام از خلوت باسماع خادمان عتبۂ علیہ اش میرسید۔ (روائح المصطفےٰ ص۱۶)

ابن مردویہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم اپنے آبائے کرام سے روایت کرتے کہ یہ آیت حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی۔

تفسیر روح البیان میں بروایت حسن مروی ہے کہ اس آیت سے حضرت علی مراد ہیں یہاں تک کہ آپ سے ہر رات میں ہزار رکعتیں پڑھتے ہوئے آپکی خادمین سے سُنی گئیں۔

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۳۶ میں آیۂ شریفہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا

من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل - (محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ انکے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں انکو دیکھو رکوع و سجدہ کرتے ہیں اپنے اللہ کا فضل چاہتے ہیں انکی پہچانیوں اور منہ پر سجدہ کے نشان ہیں توریت و انجیل میں انکا تذکرہ ہے) کے متعلق حسب ذیل عبارت لکھتے ہیں۔

مؤلف گوید در آیۂ مذکورہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اہل تسنن و تشیع اختلاف است بعضی اہلسنت گویند کہ آیۂ مذکورہ در میان خلفائے اربعہ نازل شدہ بلکہ حجت ترتیب خلافت صوری دانستہ گویند از وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ مراد ابوبکر صدیق است زیرا کہ با سید ابرار در شب غار مرافقت اختیار نمود وَاَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ صفت عمر بن الخطاب چہ در مباحثہ و مجادلہ او با اہل شرک و نفاق علماء اتفاق است وَرُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ وصف عثمان بن عفان کہ او موصوف بصفات صلۂ رحم بود چنانچہ مشہور و معروف است وَتَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا تا آخر بیان حال مرتضیٰ علی است کہ اکثر اوقاتش بوظائف طاعات و عبادات میگذشت بمرتبہ کہ ہر شب نہ از تکبیر احرام از خلوت و سمع خادمان علیہ حالیہ اش میرسید و بہ اعتقاد

مؤلف کہتا ہے کہ آیۂ مذکورہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ میں اہل تسنن و تشیع میں اختلاف ہے بعض اہلسنت کہتے ہیں کہ یہ آیت خلفائے اربعہ کے شان میں نازل ہوئی بلکہ اسکو خلافت صوری کی ترتیب کی حجت قرار دیتے ہیں کہتے ہیں کہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سے ابوبکر صدیق مراد ہیں اسلئے کہ وہ شب غار آنحضرتؐ کے ساتھ رہے اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ حضرت عمر بن الخطاب کی صفت ہے کیونکہ انکے اہل شرک و نفاق کے ساتھ مباحثہ و مجادلہ میں علما کا اتفاق ہے اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ حضرت عثمان بن عفان کا وصف ہے کہ وہ صفات صلۂ رحم سے موصوف تھے جیسا کہ مشہور ہے اور تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا تا آخر میں بیان حضرت علی کے حال کا ہے کہ انکا زیادہ وقت عبادات و طاعات میں گذرتا تھا ایسا کہ ہر رات میں دو ہزار رکعتیں ہوتیں اور آپ کے خادم آپکے تکبیر سنتے۔ اور اہل تشیع کے اعتقاد میں ہے کہ

اہل تشیع از وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ۔ تا
مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ در شان
امیر المومنین علی نازل شدہ و ہم از کتب
معتبرۂ اہلسنت حجتہائے ظاہرہ و دلائل
باہرہ بسبیل سند آوردہ بثبوت رسانند
کہ از وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ذات عالی
صفات جناب امیر است زیرا کہ اول کسیکہ
با پیغمبر نماز گذاردہ بود و غیر ازیں شرف و
قرب و معیت و اتحاد کہ بحسب ظاہر و باطن
امیر المومنین را با سید المرسلین است ہیچ
یکے از اہل بیت عظام و صحابہ کرام را دراں
مشارکت نیست (چنانچہ حدیث نور و احادیث
مواخات وغیرہ شاہد اند) وَاَشِدَّآءُ
عَلَی الْکُفَّارِ نیز وصف ذات فائز
البرکات او است زیرا کہ آیۂ مذکورہ در غزائے
خیبر بعد از فتح نازل شدہ و سبب نزول در
کل تفاسیر و صحاح ستہ چنین مسطور است
و لاعطین الرایۃ غدا (کرار غیر
فرار و کفی اللہ المومنین القتال
کہ در شان جناب امیر در جنگ عمرو بن عبدود
نازل شدہ نیز مخبر ایں معنی است کہ مراد از

والذین معہ سے مثلھم فی
الانجیل تک حضرت امیر المومنین علی کے
شان میں نازل ہوئی اور بھی کتب معتبرۂ اہلسنت سے
حجت قوی و دلیل بیّن بر سبیل سند لاکر ثابت کرتے
ہیں کہ والذین معہ سے مراد ذات
عالی صفات جناب امیر ہی ہے اسلئے کہ انھیں نے
سب سے پہلے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑہی اور اُسکے
علاوہ جس طرح کے شرف و قرب و معیت و اتحاد ظاہری و
باطنی حضرت علی کو آنحضرتؐ سے حاصل ہوئے اُس میں
اہل بیت عظام و صحابۂ کرام میں سے کوئی بھی آپ کا
شریک نہیں ہوا (چنانچہ حدیث نور و احادیث مواخات
وغیرہ اسکے شاہد و عادل ہیں) اور اشداء
علی الکفار میں بھی انھیں
ذات فائز البرکات کا وصف ہے اسلئے کہ آیۂ مذکورہ
غزوۂ خیبر میں بعد فتح نازل ہوئی اور
سبب نزول کل تفاسیر و صحاح ستہ میں
اسی طرح مسطور ہے اور یہ حدیث کہ
کل ہم جھنڈہ ایسے شخص کو دینگے جو بہت جری
ہے بھاگنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اللہ
نے مسلمانوں کی لڑائی جو جناب امیر کی شان
میں جنگ عمرو بن عبدود میں نازل ہوئی یہ بھی اس معنی

اشداء علی الکفار امیر المومنین علی است
و گویند رحماء بینهم نیز توصیف ذات
والا صفات جناب امیر است نه وصف عثمان
بن عفان زیرا که از فرط صلهٔ رحم او مخالفت
و منازعت میان صحابه و مومنان بسر حدے
رسید که یزید پلید دعوے خلافت رسول نمود
و این همه خرابی از دوستی مروان بن حکم و
معاویه حاکم شام و ولید بن عقبهٔ رو نمود
رحماء بینهم خاصه وصف
امیر المومنین است که جزبه آرد جو افطار نمود
و چوں بیش تکلیف تناول نمودن طعام
کردندے گفتے ملاحظه دارم مبادا وعده من
کسے گرسنه مانده باشد و من سیر باشم تراهم
رکعا سجدا تا آخر که باتفاق علمائے
فریقین در شان جناب امیر است تامل میکنم
نیز صریح دلالت میکند که از والذین
معه تا فی الانجیل تمام در شان
امیر المومنین نازل شده و حال آنکه نام هیچ
یکے از صحابهٔ عظام ثبت نشده بجز نام نامی
شاه اولیا که در تورات ایلیا و در انجیل
شنطیا است و اگر دریں محل معترضے زبان

کی خبر ہے کہ مراد اشداء علی الکفار سے
امیر المومنین علی ہیں اور کہتے ہیں کہ رحماء
بینهم بھی جناب امیر کی ذات والا
صفات کی توصیف میں ہے نہ کہ حضرت عثمان بن عفان
کے وصف میں اسلئے کہ آپکے فرط صلۂ رحم سے مخالفت
و منازعت صحابہ اور دیگر لوگوں میں اس حد تک پہونچی
کہ یزید خبیث نے دعوے خلافت رسول کیا اور یہہ
سب خرابی مروان بن حکم و معاویہ حاکم شام و ولید بن عقبہ
کی دوستی سے ظاہر ہوئی رحماء بینهم
خاص طور پر حضرت علی کا وصف ہے کہ آپنے سوائے
جو کی روٹی کے اور کسی چیز کو نوش نہ فرمایا جب آپ کے
گھر والے کھانے کیلئے آپسے کہتے تو آپ فرماتے مجھے یہہ
خیال ہتا ہے کہ کہیں کوئی میری مملکت میں بھوکا نہ رہا
ہو اور میں آسودہ ہوں تراهم رکعا
سجدا تا آخر باتفاق علمائے فریقین
حضرت علی کے شان میں ہے۔ میں جو غور کرتا ہوں
تو معلوم ہوتا ہے کہ والذین معه
سے فی الانجیل تک سب حضرت علی
کی شان میں نازل ہوا اسلئے کہ کسی ایک صحابہ عظام
کا نام موجود نہیں بجز حضرت علی کے نام کے کہ تورات
میں ایلیا اور انجیل میں شنطیا موجود ہے اگر یہاں پر کوئی

اعتراض کنایدکہ از والذین معہ تا آخر بصیغہ جمع واقع شدہ بر یک فرد چہ گونہ راست آید جواب آنست کہ از جہت تعظیم حق سبحانہ ولی خود را چنیں یاد کردہ چنانچہ در آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ گفت وحال آنکہ دراں آیہ کریمہ اختلاف را راہ نیست چرا کہ ہیچ کس بجز امیر المومنین در رکوع صدقہ ندادہ وچوں الکنایۃ ابلغ من التصریح واب عرب است بنا بر حضرت بچوں کنایۃ واشارہ متکلم شد واگر خواہیم کہ باوجود دلائل مذکورہ رعایت صیغہ جمع کنیم پس بقول اہلسنت از والذین معہ تا آخر چگونہ بر یک یک فرد صادق آید بنا براں گوئیم در شان آنانیکہ دراں غزا حاضر بودند نازل شدہ براں تقدیر ہم نسبت بامیر المومنین بالاصالۃ است ونسبت بسائر صحابہ بتبعیت چرا کہ حق سبحانہ استداء علی الکفار میفرماید ودراں غزا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم حاضر آوردند وفتح خیبر بست امیر المومنین شدہ واین نہ مستشہد طلب است وھو عیان لا یحتاج بالبیان۔

معترض یہ اعتراض کرے کہ والذین معہ سے آخر تک سب بصیغہ جمع ہوا ایک ایک شخص پر کیسے ٹھیک ہو سکتا ہو اس کا جواب یہ ہو کہ بوجہ تعظیم اللہ تعالے نے اپنے ولی کو ایسا ہی یاد کیا جیسا کہ آیہ انما ولیکم اللہ میں ہے اس آیت میں کوئی اختلاف کو جگہ نہیں اسلئے کہ سوائے حضرت علی کے اور کسی نے رکوع میں صدقہ نہیں دیا اور چونکہ کنایہ تصریح سے زیادہ بلیغ ہے اور یہ عرب کا طریقہ ہو اسی طرح اللہ تعالی نے کنایہ اور اشارہ میں کلام فرمایا اور اگر ہم چاہیں کہ باوجود دلائل مذکورہ صیغہ جمع کی رعایت کریں تو بقول اہل سنت والذین معہ تا آخر کس طرح ہر ہر فرد پر صادق آئیگی اسی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اُن لوگوں کے شان میں نازل ہوئی جو غزوہ میں حاضر تھے اسی بنا پر امیر المومنین اس میں اصالتاً مراد ہیں اور تمام صحابہ تبعیتاً کیونکہ اللہ تعالے استداء علی الکفار فرماتا ہے اور اس غزوہ میں اکثر صحابہ چلے بھی گئے تھے اور فتح خیبر حضرت امیر المومنین علی مرتضی کے ہاتھ سے ہوا تھا اس کے لئے مزید شہادت کی ضرورت نہیں ہے اور نہ یہ محتاج بیان ہے۔

(۵۶) وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ

(پ ۱۳ سورہ رعد رکوع آخر) تو جیسا۔ اور کون شخص ہو کہ اُسکے پاس علم کتاب کا ہو۔

الثعلبی وابن المغازلی بسندیهما عن عبد الله ابن عطا قال کنت مع محمد الباقر فی المسجد فرائیت ابن عبد الله ابن سلام فقلت هذا ابن الذی عنده علم الکتاب قال ذلک علی. الثعلبی وابو نعیم بسندیهما عن زاذان عن محمد بن الحنفیة قال من عنده علم الکتاب علی ابن ابی طالب عن الفضیل بن یسار عن الباقر علیه السلام قال هذه الآیة نزلت فی علی انه عالمهم هذه الامة. عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال سئلت عن رسول الله عن هذه الآیة قال ذاک اخی علی ابن ابی طالب صاحب المناقب روی عن محمد بن مسلم وابی حمزة الثمالی وجابر بن یزید عن الباقر وروی علی ابن فضال والفضیل بن یسار وابی بصیر عن

امام ثعلبی وفقیہ ابن المغازلی اپنی اپنی سندوں سے عبداللہ ابن عطا سے روایت کرتے ہیں کہ میں امام محمد باقر کے ساتھ مسجد میں تھا میں نے ابن عبداللہ بن سلام کو دیکھا میں نے کہا کون وہ شخص ہیں جنکے پاس علم الکتاب ہو انھوں نے کہا یہ علی کے پاس ہو ثعلبی اور ابونعیم اپنی سندوں سے زاذان سے اور وہ محمد بن الحنفیہ سے راوی ہیں کہ من عندہ علم الکتاب سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں فضیل بن یسار امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ اس امت کے عالم ہیں عطیہ عوفی ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے متعلق رسول اللہ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ یہ میرا بھائی علی ہے۔ صاحب المناقب روایت کرتے ہیں محمد بن مسلم وابی حمزہ ثمالی وجابر بن یزید سے اور وہ امام محمد باقر سے اور روایت کرتے ہیں علی بن فضال اور فضیل بن یسار وابی بصیر امام جعفر صادق سے اور روایت

الصادقؑ وروی احمد بن محمد الحلبی
ومحمد بن الفضیل عن الرضاؑ وقد
روی عن موسیٰ بن جعفر وعن زید
بن علی وعن محمد بن الحنفیۃ وعن
سلمان الفارسی وعن ابی سعید الخدری
واسمٰعیل السدی انھم قالوا فی
قولہ ومن عندہ علم الکتاب ھو علی
ابن ابی طالب وسئل سعید بن جبیر
ومن عندہ علم الکتاب عبد اللہ بن
سلام قال لا وکیف وھذہ السورۃ
مکیۃ وعبد اللہ بن سلام اسلم
بالمدینۃ بعد الھجرۃ وعن ابن عباس
قال من عندہ علم الکتاب انما ھو علی
لقد کان عالما بالتفسیر والتاویل و
الناسخ والمنسوخ وعن محمد بن الحنفیۃ
قال عند ابی علی علم الکتاب الاول
والآخر سلیم عن قیس الھلالی فی
کتابہ عن قیس بن سعد بن عبادۃ
قال ومن عندہ علم الکتاب علی
قال معاویۃ بن ابی سفیان ھو
عبد اللہ بن سلام قال سعد انزل اللہ

کرتے ہیں احمد بن محمد حلبی اور محمد بن الفضیل
امام رضاؑ سے اور مروی ہو موسیٰ بن جعفر سے
اور زید بن علی اور محمد بن الحنفیہ سے اور سلمان فارسی
اور ابو سعید خدری اور اسمٰعیل سدی سے اور ومن
ومن عندہ علم
الکتاب کے بارہ میں کہتے ہیں کہ یہ
علی ابن ابی طالب ہیں اور سعید بن جبیر سے
من عندہ علم الکتاب
کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا اس سے عبد اللہ بن سلام
مراد ہیں آپ نے کہا نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے
کیونکہ یہ سورت مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام
مدینہ میں بعد ہجرت اسلام لائے اور ابن عباس سے
مروی ہو کہ علم الکتاب سے علی
مراد ہیں اسلئے کہ وہ تفسیر تاویل و ناسخ و منسوخ
کے عالم تھے اور محمد بن الحنفیہ کہتے ہیں کہ میرے
والد حضرت علی کے پاس کتاب اول و آخر کا
علم تھا کتاب سلیم بن قیس الہلالی میں قیس بن سعد
بن عبادہ سے مروی ہو کہ من عندہ علم
الکتاب سے علی مراد ہیں معاویہ بن
ابی سفیان کا قول ہے کہ عبد اللہ ابن سلام مراد
ہیں سعد کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت

انما انت منذر و لکل قوم هاد
وانزل فمن کان علی بینة من ربه
ویتلوه شاهد منه فالهادی من
الآیة الاولی والشاهد من الثانیة
علی لانه نصبه صلی الله علیه وسلم
یوم الغدیر وقال من کنت مولاه
فعلی مولاه وقال انت منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
فسکت معاویة ولم یستطع ان یرد ها
قال بعض المحققین ان الله تبارک و
تعالی لبعثة خاتم انبیائه واشرف
رسله واکرم خلقه بمنه وتحیته
وفضله العظیم لسابق علمه ولطفه
بعد اخذه العهد والمیثاق علی
انبیائه وعباده بمحمد بقوله لتؤمنن
به ولتنصرنه ولما فتح الله ابواب
السعادة الکبری والهدایة العظمی
برسالة حبیبه علی العرب و
قریش وخصوصا علی بنی هاشم
بقوله تعالی وانذر عشیرتک الاقربین

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ
قَوْمٍ هَادٍ اور آیت اَفَمَنْ
کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ
مِّنْهُ نازل فرمائی پہلی آیت میں ہادی
سے اور دوسری میں شاہد سے حضرت علی مراد
ہیں اسلئے کہ آنحضرتؐ نے یوم خم غدیر اپنا
قائمقام کرکے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اور فرمایا اَنْتَ
مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ
مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ پھر معاویہ
چپ ہوگئے اور اسکی تردید نہ کرسکے بعض محققین
کا قول ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے احسان و
عنایت وفضل عظیم سے آنحضرتؐ کو خاتم النبیین و
اشرف الرسل وکریم الاخلاق بھیجا بوجہ کمال علم
ولطف کے آنحضرتؐ پر بعد اس عہد و میثاق کے جو
انبیاؑ اور بندوں سے لیا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد آنحضرتؐ سے ہے البتہ ایمان لاؤ گے اور مدد
دوگے انکو اور جب اللہ تعالیٰ نے ابواب سعادت
کبریٰ و ہدایت عظمیٰ اپنے حبیبؐ کی رسالت کیلئے

ع جسکا میں مولیٰ ہوں اسکے علی مولیٰ ہیں ۱۲ ع تو میرے لئے بمنزلہ ہارون کے ہے جو موسےٰ کیلئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ۱۲

ورعطف المخلصين اقتضى العقل
ان يكون العالم بجميع اسرار كتاب
الله لابد ان يكون رجلا من بنى هاشم
بعد النبيؐ لانه اقربه من سائر
قريش وان يكون اسلامه اولا ليكون
واقفا اسرار الرسالة وبدؤ الوحى
وان يكون جميع الاوقات عنده
بحسن المتابعة ليكون خبيرا عن
جميع اعماله واقواله وان يكون
من طفوليته ملزها من اعمال الجاهلية
ليكون متخلقا باخلاقه ومودبا بادبه
ونظيرا بالرشيد من اولاده فلم
يوجد هذه الشروط لاحد
الا فى على واما عبد الله بن سلام
لم يسلم الا بعد الهجرة فلم يعرف
سبب نزول السورة التى نزلت قبل
الهجرة ولما كان حاله هذا لم يعرف
حق تاويله بعد اسلامه مع ان
سلمان الفارسى الذى صرف عمره
الطويل تلثمأة وخمسين سنة
فى تعلم اسرار الانجيل والتوراة

عرب و قریش خصوصًا بنی ہاشم پر کھولے اللہ تعالےٰ
کے ارشاد کے مطابق کہ اور ڈراؤ تم اپنے عزیزوں
کو اور اپنے مخلص قبیلوں کو عقل اس امر کی مقتضی
ہو کہ وہ تمام اسرار کلام اللہ کا عالم ہو اور یہہ
ضروری ہے کہ وہ مرد آنحضرتؐ کے بعد بنی ہاشم
سے ہو کیونکہ وہ تمام قریش سے زائد قریب
تر ہے اور یہہ کہ وہ اسلام میں سب سے اول ہو تاکہ
اسرار رسالت اور ابتدا وحی سے واقف ہو
اور تمام اوقات اس کے قابل متابعت ہوں
تاکہ وہ تمام اعمال اور اقوال سے اس کے
خبردار ہو اور یہہ کہ وہ بچپن سے اعمال جاہلیہ سے
منزہ ہو تاکہ اس کے اخلاق سے تخلق اور آداب
سے مؤدب ہو اور اسکی اولاد ہدایت
میں نظیر ہو یہہ تمام شروط سوائے علیؑ
کے اور کسی ایک میں پائے نہیں جاتے۔ عبد اللہ
بن سلام ہجرت کے بعد مسلمان ہوے وہ
ان سورتوں کا سبب نزول کہ جو قبل ہجرت
نازل ہوئیں نہیں جان سکتے جب یہہ حال ہو تو
اسکی صحیح تاویل بعد اسلام کیسے جان سکتے
ہیں باوجودیکہ سلمان فارسی نے اپنی طویل عمر
ساڑھے تین سو سال اسرار انجیل و توریت و زبور

والزبور وکتب الانبیاء السابقین
والقرآن لم یکن من عندہ علم
الکتاب لفقدہ الشروط المذکورۃ
فکیف یکون من عندہ علم الکتاب
ابن سلام الذی لم یقرء الانجیل
ولم یوجد فیہ الشروط ولم
یصدر منہ مثل ما صدر من علی
یعسوب الدین من الاسرار والحقائق
فی الخطبات مثل قولہ سلونی قبل
ان تفقدونی فان بین جنبی علوما
کالبحار الزواخر ومثل
ما صدر من اولادہ الائمۃ
الہداۃ علیہم سلام
اللہ وبرکاتہ من
المعارف والحکم
فی تاویل کتاب اللہ و
اسرارہ (ینابیع المودۃ باب ۳۰
صفحہ ۱۳۲ اور روائح المصطفےٰ صفحہ ۱۶)

وکتب انبیا سابقین کے جاننے میں صرف
کی اور قرآن سے اُنکے پاس بوجہ فقدان
شروط مذکورہ من عندہ
علم الکتاب نہ
تھا تو ابن سلام من عندہ
علم الکتاب کیسے ہونگے
جنھوں نے نہ انجیل پڑھی اور نہ اُن میں
وہ شروط پائے جاتے ہیں اور نہ اُن
سے خطبات میں وہ اسرار اور
حقائق صادر ہوئے کہ جو حضرت علی ایسے
یعسوب الدین (بادشاہ دین) سے صادر ہوئے جیسے
آپکا ارشاد ہے کہ جو کچھ دریافت کرنا ہو مجھ سے
دریافت کرو قبل اسکے کہ تم مجھکو نہ پاؤ کیونکہ
میرے اندر علوم ہیں مثل جوش مارنیوالوں دریاؤں
کے اور مثل اُس چیز کے جو اُنکی اولاد ائمہ ہدیٰ
سے معارف حکم تاویل کتاب اللہ اور اُنکے
اسرار کے متعلق صادر ہے علیہم سلام اللہ وبرکاتہ۔

مولانا محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۲۸ میں لکھتے ہیں ؎

از پیمبر سوال کردیکے	کہ بگو نزد کیست علم کتاب
در جواب ایزد صوابش گفت	نیست آن جز علی نکو دریاب

(۵۷) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

(پ انفال رکوع ۸) ترجمہ۔ اے نبی تجھکو اللہ کافی ہے اور جو تیرے ساتھ مؤمنین ہیں۔

محدث حنبلی گوید جمیع مفسران متفق اند بر اینکہ مراد از من اتبعک علی بن ابی طالب است (مناقب رقصوی صفحہ ۳۱)

محدث حنبلی کہتے ہیں کہ تمام مفسرین اسپر متفق ہیں کہ من اتبعک سے مراد حضرت علی ہیں [1]

(۵۸) اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ

(پ ۲۳ سورہ ص رکوع ۳) ترجمہ۔ کیا ہم ایمان والوں اور اچھے کام کرنیوالوں کو زمین میں فساد ڈالنے والوں کے برابر کردیں گے

اخرج ابن عساکر عن ابن عباس فی قولہ ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث والمفسدین فی الارض عتبہ وشیبہ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۳۰۸)

ابن عساکر بروایت ابن عباس اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں کہ امنوا وعملوا الصالحات سے حضرت علی و حضرت حمزہ و عبیدہ بن الحارث مراد ہیں اور مفسدین فی الارض سے عتبہ و شیبہ و ولید جنھوں نے روز بدر مقابلہ کیا۔

[1] اس آیت کا شان نزول شاہ عبدالقادر صاحب بلوی موضح القرآن میں یہ لکھتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ نے مدینہ شریف تشریف لاکر مسلمانوں کی تعداد شماری کرائی جس سو قابل جنگ چھ سو صحابہ معلوم ہوئے اس اطلاع پر سب لوگ اس امر سے بہت خوش ہوئے کہ اب کفار سے کوئی دہشت نہیں یہی اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تعلق اس آیت سے اس وجہ سے ہے کہ مقابلہ کفار میں آپ ہی سب سے اول رہے اسلام میں سب سے پہلے غزوہ بدر واقع ہوا جس میں آپ کی کارکردگی باوجود کم عمری اظہر من الشمس ہے جو مختاج بیان نہیں غزوات و مقابلہ بالکفار و شجاعت ناظرین احسن الانتخاب میں ملاحظہ کریں ۱۲ سلمہ

(۵۹) فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ

(پ ۲۹ سورہ ملک رکوع ۲) ترجمہ۔ پس جب دیکھینگے اسکی مقبولیت بے نخانچہ بگڑینگے اُنلوگوں کے مُنہ جو کافر ہوئے اور کہا جائے گا یہ ہے جو تھے تم اُسکو مانگتے۔

الحاکم بسنده عن الاعمش عن محمد الباقر وجعفر الصادق قالا لما رای المخالفون المحاربون لعلی انه عند الله من الزلفی سیئت وجوه الذین کفروا ای کفروا بعصمة التی هی امامة علی وقیل هذا الذی کنتم به تدعون ان مخالفة علی ومحاربته وقتاله امر لا ذنب له (ینابیع المودہ صفحہ)

حاکم باسناد اعمش سے اور وہ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں اُن دونوں نے فرمایا جب مخالفین و محاربین حضرت علیؑ کی خدا کے یہاں کی مقبولیت دیکھتے تھے تو اُنکے منہ بگڑ جاتے تھے یعنی وہ نعمت الٰہی بصورت امامت علی کے منکر تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ یہ اُن کا دعوے تھا کہ حضرت علی سے مخالفت اور جنگ و جدال کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۶۰) فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

(پ ۸ سورہ اعراف رکوع ۵) ترجمہ۔ پس پکارے گا اسکو پکارنے والا درمیان انکے یہ کہ لعنت اللہ کی ظالموں پر ہے۔

الحاکم ابو القاسم الحسکانی بسنده عن ابی صالح عن ابن عباس انه قال علی فی کتاب الله اسماء لا یعرفها الناس منها فاذن مؤذن بینهم

حاکم ابو القاسم حسکانی باسناد ابو صالح سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں میرے نام ہیں جس کو لوگ نہیں جانتے فاذن مؤذن بینهم

یقول ان لعنۃ اللہ علی الظالمین ای
الذین کذبوا بولایتی واستخفوا بحقی
وفی المناقب عن جابر الجعفی عن الباقر
قال خطب امیر المؤمنین بالکوفۃ
عند انصرافہ من النھروان وبلغہ
ان معاویۃ بن ابی سفیان یسبہ
ویقتل اصحابہ فقام خطیبا
الی ان قال وانا المؤذن فی الدنیا
والآخرۃ قال اللہ عن وجل
فاذن مؤذن یقول الا لعنۃ اللہ
علی الظالمین انا ذلک المؤذن۔
(ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۱ ومناقب مرتضوی صفحہ ۳۳)

پس اس میں مؤذن ہو جو پکارے گا کہ اللہ کی لعنت
ظالمین پر ہے یعنی اُن لوگوں پر جنھوں نے
میری ولایت کی تکذیب کی اور میرے حق کا
استخفاف کیا اور مناقب میں جابر جعفی سے مروی
ہوا وہ امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی نے کوفہ میں نہروان سے واپسی پر
خطبہ پڑھا آپکو معلوم ہوا کہ معاویہ آپ کو گالیاں
دیتے ہیں اور آپکے اصحاب کو قتل کرتے ہیں آپ
خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا کہ میں دنیا و
آخرت میں مؤذن ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
فاذن مؤذن یعنی موذن پکارے گا کہ آگاہ
ہو ظالمین پر لعنت ہے اور میں ہی مؤذن ہوں

(۶۱) وَمَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

(پ ۲۱ سورہ لقمان رکوع ۳) تو جسنے۔ اور جو شخص مطیع کرے اپنا منہ خدا کیطرف اور وہ نیکی کرنیوالا ہو۔

فی المناقب عن سفیان بن عیینۃ عن
الزھری عن انس قال نزلت
ھذہ الآیۃ فی علی کان اول
من اخلص للہ وھو
محسن ای مؤمن مطیع۔
(ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۱)

مناقب میں سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری
سے اور وہ حضرت انس سے روایت کرتے
ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں
نازل ہوئی جنھوں نے سب سے پہلے اخلاص ظاہر
کیا اور وہ محسن یعنی مومن مطیع تھے۔

(۶۲) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

(پ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۸) ترجمہ کافی ہو ہمکو اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے

ازابی رافع مروی است کہ این آیۂ کریمہ در شان امیر المومنین علی نازل شدہ (مناقب مرتضوی ص۳۳)	ابو رافع سے مروی ہو کہ یہ آیت حضرت علی کے شان میں نازل ہوئی [1]

(۶۳) اِنْ اَرَادَ عَالِمًا یُّحِیْلُکُمْ

(پ۹ سورہ انفال رکوع ۳) ترجمہ جب کہ چاہے اس واسطے کہ تمکو زندہ کرے۔

در مناقب ابن مردویہ از امام محمد باقر مروی است کہ مراد از دعاکم لما یحییکم	مناقب ابن مردویہ میں امام محمد باقر سے مروی ہے کہ اس سے مراد علی کی ولایت ہو یعنی لوگ قیامت کے

[1] اس آیت کا شان نزول موضح القرآن شاہ عبد القادرؒ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب جنگ احد ختم ہوئی تو ابوسفیان جو کافروں کا سردار تھا یہ کہہ گیا کہ آیندہ سال پھر بدر پر لڑائی ہوگی آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا جب اگلا سال آیا تو آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ لڑائی کیلئے چلو اُدھر ابوسفیان نے یہ کہا تھا کہ آنحضرتؐ جب وعدہ کرکے نہ آئیں تو الزام انہیں پر رہے گا جب اُسے لڑائی سے خوف معلوم ہوا تو ایک شخص کو جو مدینہ جا رہا تھا اُسے کچھ دیکر یہ کہا کہ تم مدینہ جاکر وہاں لوگوں سے ایسی باتیں کرو جس سے وہ لوگ خوف زدہ ہو جائیں اور جنگ کیلئے نہ آئیں اس شخص نے پہونچکر یہ کہنا شروع کیا کہ کفار نے بہت سا سامان کرلیا ہو اب کو اُن سے لڑنا مناسب نہیں ہو پھر اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں ایسا استقلال عطا فرمایا کہ سب کے سب یہی کہنے لگے کہ اللہ ہمکو کافی ہو اسکے بعد غزوۂ خندق واقع ہوا اس غزوہ میں خصوصی طور پر حضرت علی سے ایسی شجاعت ظاہر ہوئی جس کی نظیر نہیں ملتی ہو واقعات غزوۂ خندق ناظرین ۵۰ حسن الانتخاب سے معلوم کرسکتے ہیں حضرت علی کا تعلق اس آیت سے جو معلوم ہوتا ہے وہ واقعات غزوۂ خندق سے بخوبی ظاہر ہو جو استقلال اور پامردی آپ سے ظاہر ہوئی وہ کسی سے بھی نہیں ظاہر ہوئی ۱۲ مؤلف

ولایت علی است یعنی بخواند شمارا بولایت علے (مناقب مرتضوی صہ ۳۱)	دن انکی محبت کی بنا پر بلائے جائینگے۔

(۶۵) اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ

(پ ۲۵ سورہ حٰمٓ رکوع ۲) ترجمہ بیشک اللہ داخل کریگا اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے بہشت میں جسکے نیچے نہریں ہیں جو چلتی ہیں۔

ابن مردویہ از مجاہد روایت کند کہ آیۂ مذکورہ درشان حضرت علی وحمزہ وعبیدہ نازل شد وزمانے کہ باعتبہ وشیبہ مبارزت کردند	ابن مردویہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی وحضرت حمزہ حضرت عبیدہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ عتبہ وشیبہ کے ساتھ مقابلہ ہوا تھا

(مناقب مرتضوی صہ ۳۰)

(۶۶) وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَہُمُ الْبَغْیُ ہُمْ یَنْتَصِرُوْنَ

(پ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۴) ترجمہ جب اوپر ظلم ہوتا ہے تو وہ لے لیتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا صہ ۲۳۱ میں لکھتے ہیں کہ

وکلمۂ والذین اذا اصابھم البغی منطبق است بر علی مرتضیٰ زیرا کہ در ایام خلافت او امرے کہ واقع شد وے بہ آں متفرد بود قتال بغاۃ است۔	اور یہ آیت والذین اذا اصابھم البغی الخ حضرت علی کے حسب حال ہو آپکی خلافت میں جو مقاتلہ اور جنگ باغیوں سے پیش آیا آپ اُن سے لڑے آپ اس میں متفرد ہیں۔

آیات مناقب کے متعلق اقوال

آیات مناقب کے متعلق مولوی سید صدر الدین احمد موسوی روح المصطفیٰ من ازہار المرتضیٰ صہ ۱۶ میں اپنا نہایت صحیح خیال ظاہر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

آیات مذکورہ اگرچہ بروایتے در حق مرتضیٰ نازل مگر دراں اختلاف است بالجملہ در حق حضرت مرتضیٰ بخصوصہ آیتے گویا نتواں یافت کہ دراں اختلاف نیست بدانست مؤلف سبب آں غلبۂ بنی اُمیہ و بنی عباس بودہ کہ علمائے وقت مغلوب شان بودہ بعضے کلمۂ حق برزبان آوردن نتوانستہ روایات مخالفہ کہ از حق دور است قبول نمودہ لاجرم ترک آں ہمہ اقاویل لاطائل نمودہ روایتیکہ موافق حضرت مرتضیٰ است نقل نمودہ شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

آیات مذکورہ اگرچہ روایات سے حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہیں مگر اس میں اختلاف ہے مختصر یہ کہ حضرت علی مرتضیٰ کے حق میں خصوصیت کے ساتھ کوئی آیت پائی نہیں جاتی کہ جس میں اختلاف نہ ہو۔ مؤلف کے نزدیک اسکا سبب بنی امیہ اور بنی عباس کا غلبہ ہوا ہے کہ علمائے وقت انکے مغلوب ہوگئے بعض تو کلمۂ حق تک اپنی زبان پر نہ لاسکے تھے مخالف روایات کو جو حق سے دور ہیں انکو قبول کرلیا میں نے ان سب فضول باتوں سے قطع نظر کرکے ان روایتوں کو جو حضرت علی کے موافق ہیں نقل کرلیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

آیات کے بارہ میں شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صہ ۳۹ میں لکھتے ہیں کہ

اگر کسے اعتراض کند کہ چنیں مسطور شد کہ آیاتے کہ مخصوص باامیر المومنین است ذکر کردہ میشود و حال آنکہ بعضی آیات مخصوص بذات جناب امیر نیست بلکہ حمزہؓ و عبیدہؓ وغیرہم داخل اند جواب آنست کہ چوں

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ یہ لکھا گیا ہے کہ جو آیات مخصوص حضرت علی کیلئے ہیں وہ ذکر کئے جائینگے حالانکہ بعض آیتیں ایسی ہیں جو مخصوص حضرت علی کیلئے نہیں بلکہ اس میں حضرت حمزہؓ و حضرت عبیدہؓ وغیرہ بھی شامل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جب حضرت

امیر المومنین مقتدا و پیشوائے امت است نزول امثال ایں آیات نسبت بہ امیر بالاصالۃ است و بہ دیگران بالمتابعت پس ہمانا کہ مخصوص بآں حضرت کرم اللہ وجہہ بودہ باشد۔	علی مقتدا و پیشوائے امت ہیں تو ان آیات کے نزول میں آپکی نسبت بالاصالۃ ہو اور دوسروں کی بالمتابعت درحقیقت اس سے بھی مخصوص حضرت علی کی ذات مبارک ہوگی۔

جس قدر آیات تفاسیر و مناقب کی کتابوں میں ہیں وہ بیان کر دیگئیں۔ اگرچہ ایک جماعت متشددین علمائے محدثین انکی بالکل منکر ہو۔ اُسنے تو ان روایات و دیگر احادیث مناقب و فضائل کی جرح و قدح و کذب و وضع کے ثابت کرنیمیں بے انتہا کوشش کی ہو۔ مگر بمصداق حدیث الحق یعلو او لا یعلی ایک جماعت محدثین و علما کی ان امور کو روایتاً و درایتاً صحیح ثابت کرنیکی کوشش کرتی ہی رہی اور کامیاب ہوتی گئی۔ مخالفین کو بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و کمالات مناقب کا اعتراف کرنا ہی پڑا ع والفضل ماشهدت به الاعداء۔

اے راہ نوردان لارا ستاج نام تو علی و کارشان تو عظیم۔	۵	وے خاک درتو خستگان را معراج وصف تو کریم و جذب مسکین محتاج

آیات متذکرہ بالا سے حضرت علی مرتضی علیہ السلام کے جسقدر مناقب و محامد ظاہر ہوتے ہیں وہ اگرچہ اظہر من الشمس ہیں۔ مگر پھر بھی آپکے بحر محامد ناپیدا کنار ہیں غواص خرد جسقدر غوطہ زنی کرے اُسیقدر درِ شاہوار اوصاف نکلتے رہینگے احصا و حصر کمالات خارج از امکان عقل و بیروں از حد امکاں ہو۔ کسینے خوب کہا ہو شعر۔

ترا چنانکہ توئی ہر کسے کجا بیند ۔۔۔ بقدر دانش خود ہر کسے کند ادراک

سلام اللہ وصلوٰتہ علیہ وعلی آلہ ما دامت السموات والارضین وعلی متبوعیہم ومحبیہم باحسان الی یوم الدین۔

عنوان دوم

ماورد من لسان رسول فی حق علی

یعنی

زبان رسول سے (حضرت) علی کے حق میں جو وارد ہوا

احادیث متبرکہ میں حضرت ہارون منزلت امیر المومنین، امام العادلین، نور المطیعین، ولی المتقین، قدوۃ المتقین، زینۃ العارفین، رایۃ المہتدین، دافع الناکثین، واضع القاسطین، دامغ المارقین، محب المشہود، محبوب المعبود، باب مدینۃ العلم والعلوم، امام ارباب الحکمۃ بالمنطوق والمفہوم، راس المخاطبات مستنبط الاشارات، سید القوم، مشید ارکان الاسلام بالصلوۃ والزکوٰۃ والحج والصوم۔ اقدمہم اجابۃ وایمانا واقومہم قضیۃ وایقانا واعظمہم حلما واوفرہم علما المبنیٔ عن حقائق التوحید، المشیر الی لوامع علم التفرید، صاحب القلب العقول واللسان المسئول، والاذن الواعی والعہد الوافی، فقاء عیون الفتن، ودوتی من فتون المحن الاخیشن فی دین اللہ والمسوس فی ذات اللہ سیدنا ومولانا ابی تراب علی بن المرتضیٰ حیدر الصفدر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وفاض علینا فیوضہ وفتوحہ الی یوم المحشر کے مناقب بیشمار آئے ہیں جسقدر آپکے مناقب میں حدیثیں ہیں وہ اور کسیکے مناقب میں نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل۔ قاضی اسمٰعیل۔ امام نسائی۔ ابو علی نیشاپوری کا قول ہے کہ کسی صحابی کے حق میں اسقدر مبالغہ وتاکید سے مناقب مذکور نہیں ہوئے جسقدر کہ آپکی شان میں وارد ہوئے۔ علامہ ابن حجر ہیثمی لکھتے ہیں کہ وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو محاربات ومناقشات حضرت علی

کے زمانہ میں پیش آنیوالے تھے اُن سب سے مطلع فرمادیا تھا لہٰذا امت مرحومہ کو آپکے فضائل و کمالات و مناقب سنا کر یہ بتلا دینا ضروری تھا کہ یہ ایسے شخص ہیں کہ جنکے زمانہ میں یہ حوادث و فتن ظاہر ہونگی۔ لوگ اُن سے باغی ہو کر اُنپر خروج کردیں گے۔ جو لوگ اُنکے طرف دار معین و مددگار ہونگے خدا اُنسے راضی و خوش ہوگا اور جو اُنکا مخالف ہوگا وہ نقصان اُٹھائیگا۔ اس اظہار سے یہ غرض تھی کہ لوگ ایسے پُرآشوب زمانہ میں راہ حق پر ثابت قدم رہیں۔ یہی وجہ کثرت ورود احادیث کی بھی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت علی کے خلافت کا عہد جب منقضی ہوچکا اور آپکے بعد بنی اُمیہ کا دور دورہ شروع ہوا تو لوگ آپکے خلاف ہو کر علی الاعلان مجامع و محافل میں برسر منبر تنقیص کرنے لگے بت دشتم شروع کر دیا۔ بنی امیہ کیساتھ خوارج بھی ہمزباں ہوگئے حتیٰ کہ خوارج تکفیر تک کے قائل ہوئے نعوذ باللہ من ذالک جب یہ نوبت پہونچگئی تو ناقلین احادیث نبوی و حفاظ مناقب مرتضوی اشتہار احادیث کی جانب متوجہ ہوئے۔ خوارج کے عقائد باطلہ کی تردید میں بھی حدیثیں پیش کیں جس کی وجہ سے آپکے مناقب و فضائل بکثرت مشتہر ہوگئے (صواعق محرقہ ص۷۳)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء میں یوں لکھتے ہیں کہ جناب امیر کے مناقب میں کثرت احادیث کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ اولاً تو کمالات سوابق اسلامی میں راسخ قدم تھے دوسرے آنحضرتؐ کیساتھ قرابت قریبہ رکھتے تھے اس نے اور آپکی شان اور مرتبہ کو دوبالا کر دیا تھا۔ آنحضرتؐ اپنے قرابت داروں کیساتھ بہت شفقت فرماتے۔ جب جناب امیر سایۂ تربیت نبوی میں آگئے۔ تو وہ حقوق قرابت اور پختہ ہوگئے۔ جناب مرتضوی کی اس شان میں اور بھی کرامت و عنایت دوچند ہوگئی اوسپر مزید لطف یہ ہوا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ آپکے عقد نکاح میں آئیں

اب آنحضرتؐ کی عنایت کی کیا انتہا اور جناب امیرؑ کی بزرگی کی کیا حد ہو سکتی ہے پھر جب آپ تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور عوام الناس آپکی طرف سے کشیدہ خاطر ہو کر آپ سے باغی ہو گئے تو جو صحابۂ کرام اسوقت بقید حیات تھے اس عام شورش کے رفع کرنے میں انھوں نے احادیث نبویؐ مشتہر کیں اور حتی الامکان اس امر کی کوشش کی کہ عام اہل فساد احادیث نبویؐ اور جناب امیرؑ کے فضائل و مناقب کو سنکر راہ راست پر آجائیں۔ اس ہنگامہ کے فرو کرنے میں جس قدر تدابیر انکے پاس تھے انھوں نے سب صرف کر دیئے۔ اسواسطے باب مناقب و فضائل مرتضوی نہایت وسیع ہو گیا بعض احادیث حد تواتر کو اور بعض درجہ حسن کو پہونچگئیں۔ اسکے بعد فریق معاند محبت اہل بیت نے اپنی طرف سے بہت سی حدیثیں وضع کر لیں۔

ان موضوعات سے قطع نظر کر کے وہ احادیث جو محدثین علمائے اہل سنت نے اپنے اپنے کتابوں میں لکھی ہیں وہ درج ذیل کیجاتی ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً احادیث متعلق بہ القاب درج کر دی جائیں القاب کی فہرست ہم حصۂ اول کتاب السیرۃ العلویۃ بذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ حسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب کے شروع میں صفحہ ۲۷ میں لکھ آئے ہیں۔ اور اس امر کو بھی واضح کر آئے ہیں کہ احادیث متعلق بہ القاب ہم مناقب کے تحت میں بیان کرینگے لہٰذا ان احادیث کو ہم لکھتے ہیں اسکے بعد دیگر احادیث معہ مبحث جرح و تعدیل میان رواۃ و اثبات و تخریج درج کرینگے۔ واللہ الموفق والھادی فی العواقب والمبادی۔

احادیث متعلقہ بہ القاب

(۱) امیر المومنین

(۱) اخرجه ابوبکر بن مردویه عن ابن عباس قال کان رسول اللهؐ فی صحن الدار نائما واذا رأسه فی حجر دحیة الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللهؐ فقال بخیر قال دحیة انی لاحبک وان لک مدحة ازفها الیک انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیامة تزف انت وحزبک محمد وحزبه الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلا ک محبوا محمدؐ محبوک ومبغضوک

ابوبکر بن مردویہ بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ ایک روز آنحضرتؐ دحیہ کلبی کے گود میں سر رکھے ہوئے اپنے مکان کے صحن میں آرام فرما رہے تھے اتنے میں حضرت علی آئے اور سلام کرکے آنحضرتؐ کا حال دریافت کرنے لگے۔ دحیہ کلبی نے جواب دیا خیریت ہے پھر کہا کہ مجھے تم سے محبت ہے تمہارے چند مناقب مجھے معلوم ہیں میں تم سے کہتا ہوں تم امیر المومنین اور سفید منہ والوں کے پیشوا ہو اور سید ولد آدم بجز انبیاء و مرسلین ہو قیامت میں لواء الحمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا تم اور تمہارا گروہ آنحضرتؐ اور انکے گروہ کے ساتھ جنت میں سیر کریگا جس شخص نے تم سے محبت رکھی اُسے فلاح حاصل ہوگی اور جو تم سے علیحدہ رہیگا وہ نقصان اٹھائیگا رسول اللہؐ کے محب تمہارے محب اور تمہارے دشمن انکے دشمن ہیں رسولؐ کی شفاعت سے وہ محروم

لو ینالهم شفاعة محمد ؐ
اذن متی یاصفوة الله فاخذ
راس النبی ؐ فوضعه فی
حجره فقال رسول الله ؐ ما
هذه الغمغمة فاخبره
الحدیث قال لم یکن دحیة
الکلبی کان جبرئیل سماك
باسم سماك الله به وهو الذی
القی محبتك فی صدور المومنین
ورهبتك فی صدور الکافرین
(مناقب خوارزمی صہ ۲۲۵)

رہینگے اے صفوۃ اللہ میرے پاس آؤ جب حضرت
علی انکے پاس آئے تو انھوں نے آنحضرت ؐ کا
سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا اتنے میں آنحضرت ؐ
نے بیدار ہو کر دریافت کیا کہ یہ شور کیسا تھا
حضرت علی نے دحیہ کلبی کا تمام ماجرا عرض کیا
آنحضرت ؐ نے فرمایا یہ دحیہ نہ تھے بلکہ جبرئیل ؑ تھے
یہ اسلئے آئے تھے کہ جن القاب سے تمھیں خدا نے
ممتاز کیا ہے اُن سے تمھیں آگاہ کردیں اللہ نے
تمھاری محبت مومنین کے قلب میں ڈالی اور تمھارے
خوف کو کافرین کے قلوب میں لکھا۔

موفق بن احمد اخطب خوارزمی نے بایں اسناد اسے لکھا شہردار دیلمی۔
عبدوس محمد بن طاہر۔ حافظ ابوبکر بن مردویہ۔ عبداللہ بن محمد بن یزید۔ محمد بن
ابی یعلیٰ۔ اسحاق بن ابراہیم۔ ذکریا بن یحییٰ ابو علی بصری۔ صندل بن علی
اعمش سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضؓ

(۲) اخرجه ابن مردویه عن
انس قال قال رسول الله ؐ یا انس اسکب
لی وضوء وماء فتوضی وصلی ثم انصرف
فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم
هو امیر المومنین وسید المسلمین و
وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین

ابن مردویہ بروایت حضرت انس لکھتے ہیں کہ
آنحضرت ؐ نے مجھے فرمایا اے انس پانی لا کر مجھے وضو
کرا دو چنانچہ میں پانی لایا آپنے وضو کیا اور نماز پڑھی
پھر فرمایا کہ آج جو سب سے پہلے میرے پاس آئیگا
وہ امیر المومنین و خاتم الوصیین و سید المسلمین و امام
الغر المحجلین ہوگا پھر حضرت علی آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا

فجاء علی وضرب الباب فقال من هذا یا انس قلت علی فقال افتح له فدخل

آنحضرتؐ نے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا علی ہیں فرمایا دروازہ کھولدو پھر حضرت علی آئے۔

مناقب خوارزمی صـ۵۱ میں یہہ روایت بھی ہے مگر طوالت کیساتھ جسکے اسناد یہہ ہیں۔ ابو العلاء حسن بن احمد۔ احمد بن عبداللہ۔ ابو عبداللہ محمد بن علی۔ محمد بن عثمان۔ ابراہیم بن محمد۔ علی بن عباس۔ حرث بن حصین۔ قاسم بن جندب۔ انس بن مالک۔ یہہ حدیث معہ اسناد و بہ تغیر الفاظ حلیتہ الاولیا لابی نعیم جلد ا صـ۶۳ میں بھی ہے۔

(۳) عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله لو علم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضله سمی امیر المومنین وآدم بین الروح والجسد فقال الله تبارک وتعالی انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار (ینابیع المودة صـ۲۳)

حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے اگر لوگوں کو یہہ معلوم ہوتا کہ علی کا نام امیر المومنین کب سے رکھا گیا تو ہرگز انکے فضائل کے منکر نہ ہوتے علی کا نام امیر المومنین اُس وقت سے ہے کہ جب حضرت آدم روح اور جسد کے درمیان تھے اُسوقت خدا نے روحوں سے خطاب کیا تھا کہ میں تمھارا خدا ہوں اور محمدؐ تمھارے نبی اور علی تمھارے امیر ہیں دیلمی نے فردوس الاخبار میں اسکو لکھا ہے۔

(۴) واخرج ابن مردویه عن ابن عباس قال دخل علی علی رسول اللهؐ وعنده ام المومنین عائشة فجلس بین رسول اللهؐ وبین عائشة فقالت ما کان لک

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی آنحضرتؐ کے حضور میں داخل ہوئے آپکے پاس حضرت عائشہؓ تشریف رکھتی تھیں حضرت علیؑ آنحضرتؐ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان بیٹھ گئے حضرت عائشہؓ فرمانے لگیں کہ کیا اس جگہ کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں آنحضرتؐ

ان تجلس بین یدی فخذی خضرب رسول
اللہ علی ظہرھا وقال لہ لا
توذینی فی اخی فانہ (امیر المومنین
وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین
یوم القیامۃ یقعد علی الصراط فیدخل
اولیاءہ فی الجنۃ ویدخل اعداءہ
فی النار (مناقب مرتضوی صلہ)

(۵) اخرج ابن مردویہ عن
انس قال کان رسول اللہ فی بیت
ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فقال
یا ام حبیبۃ اعتزلینی فانا علی
حاجۃ ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء
ثم قال ان اول من یدخل ھذا الباب
امیر المومنین وسید العرب خیر الوصیین
واولی الناس بالناس قال انس فجعلت
اقول اللھم اجعلہ رجلا من
الانصار فاذا ھو علی ابن ابی طالب

حضرت عائشہ سے فرمانے لگے ٹھہرو میرے بھائی
کو تکلیف نہ دو یہ امیر المومنین وسید المسلمین وقائد
الغر المحجلین ہیں قیامت کے روز یہ پل صراط پر بیٹھینگے
اور اپنے دوستوں کو جنت میں اور دشمنوں کو دوزخ
میں داخل کرینگے ابن مردویہ نے اس حدیث کی
تخریج کی۔

ابن مردویہ لکھتے ہیں کہ حضرت انس سے مروی ہے کہ
ایک روز آنحضرت حضرت ام حبیبہ کے یہاں تھے ام حبیبہ سے
آپ فرمانے لگے مجھے علیحدہ ہو مجھے ایک ضروری کام
ہے پھر آپنے وضو کیلئے پانی مانگا اور اچھی طرح
سے وضو کیا پھر فرمانے لگے کہ جو سب سے پہلی یہاں
آئیگا وہ امیر المومنین وسید العرب خیر الوصیین اور
لوگوں میں بہتر ہوگا حضرت انس کہتے ہیں کہ میں
اپنے دل میں دعا کرنے لگا کہ خدا وندا وہ شخص انصار
سے ہو اتنے میں حضرت علی آگئے۔

یہ روایت مناقب مرتضوی صہ ۸۲ میں بحوالہ مناقب خوارزمی وحلیۃ الاولیا
وبحر المناقب واحسن الکتاب مناقب ابن مردویہ بھی مرقوم ہے جہیں واولی
الناس بعد النبیین ہے اسمیں حضرت ام حبیبہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

لہ بہتر لوگوں میں بعد انبیاء کے ۱۲

(۲) امام المتقین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہؐ انک سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین اخوجہ علی بن موسے الرضا (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

حضرت علی سے مروی ہو کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین ہو علی بن موسیٰ رضا نے اسکو روایت کیا

(۲) مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین قالہ لعلی فی حلیۃ الاولیا عن علی (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۶ و ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱۳)

حلیۃ الاولیا میں حضرت علی سے مروی ہو کہ آنحضرتؐ نے مجھے دیکھکر کہا مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین۔

اسکے علاوہ احادیث نمبر (۱) متعلق بہ امیر المومنین میں بھی امام المتقین کے الفاظ موجود ہیں۔

(۳) ولی المتقین

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ حدیث نمبر ۲۶۳۰ میں بروایت ابن النجار حدیث مرویہ عبداللہ بن اسعد بن زرارہ لعبد سید المسلمین ولی المتقین مذکور ہے۔

سید محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر صنعانی نے روضۃ الندیہ شرح تحفۃ العلویہ صفحہ ۷ میں بروایت محاملی یہی لکھا ہے ریاض النضرہ المحب الطبری۔ جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ اور ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱۳ میں بروایت امام علی رضا بھی ہے۔

(۴) سید المسلمین

احادیث نمبر ۱-۲ مروّیہ حضرت علی و حضرت انس و حضرت ابن عباس و عبداللہ بن اسعد بن زرارہ بحوالہ کنز العمال و ریاض النضرۃ و ینابیع المودۃ و مناقب خوارزمی و مناقب مرتضوی اسکا بیان ہو چکا۔

(۵) سیّد المومنین

اخرجہ الدیلمی عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ ان اللہ اوحی الی فی علی ثلاثۃ لیلۃ اسری بی انہ سید المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (مناقب خوارزمی ص۲۲۹ بحوالہ معجم طبرانی بروایت عبداللہ بن حکیم جہنی)

دیلمی بروایت حضرت جابر بن عبداللہ لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا شب معراج میں اللہ نے علی کے تین لقب القا فرمائے جو سید المومنین امام المتقین قائد الغر المحجلین ہیں۔

(۶) سیّد العرب

عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ ادعوا لی سید العرب یعنی علیا قالت عائشۃ الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاء ارسل الی الانصار فاقبلوہ

حضرت امام حسن بن علی سے مروی ہو کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے لئے سید العرب یعنی علی کو بلاؤ حضرت عائشہ نے عرض کیا کیا آپ سید العرب نہیں ہیں فرمایا کہ میں سید اولاد آدم ہوں اور علی سید العرب ہیں جب آئے تو آپ نے انصار کو بلانے کیلئے بھیجا جب انصار آئے تو فرمایا اے گروہ

فقال لهم يا معشر الانصار الا ادلكم
على ما ان تمسكتم به لن تضلوا
بعدي ابدا قالوا بلى يا رسول الله قال
هذا علي فاحبوه بحبي واكرموه
بكرامتي فان جبرئيل اخبرني
بالذي قلت لكم عن الله عزوجل
اخرجه الفضائلي والخجندي۔
(ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۔ وکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴
بحوالہ حلیۃ الاولیا لابی نعیم وصفحہ ۱۵۶ بحوالہ طبرانی
بروایت انس بن مالک)

الحاکم عن عائشة وعن جابر
والدولقطني في الافراد ان رسول الله
قال انا سيد ولد آدم وعلي سيد
العرب ورواه الخطيب عن سلمة
بن كهيل مرسلا ان رسول الله قال يا
عائشة اذا سرك ان تنظري الى
سيد العرب فانظري الى علي بن
ابي طالب فقالت يا نبي الله لست
سيد العرب قال انا امام المسلمين وسيد
المتقين اذا سرك ان تنظري الى سيد العرب
فانظري الى سيد العرب۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ

انصار کیا میں تمکو راستہ بتاؤں کہ اگر اُس سے
متمسک کرو تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو سکے
عرض کیا یا رسول اللہ ہاں فرمایا یہ علی ہے (یعنی
علی سے متمسک کرو) میری دوستی کی وجہ سے
اسے دوست رکھو اور میری عزت کی وجہ سے
اسکی عزت کرو جبرئیل نے مجھے اللہ کی طرف
سے یہ خبر دی کہ میں تم سے یہ بیان کروں
علامہ فضائلی اور علامہ خجندی نے اس کی
تخریج کی ہے۔

حاکم حضرت عائشہؓ و حضرت جابرؓ اور دارقطنی افراد
میں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں
سید اولاد آدم ہوں اور علی سید العرب ہیں اور
خطیب نے روایت کی بطریق سلمہ بن کہیل مرسلاً کہ
آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہؓ اگر تم سید العرب کو
دیکھنا چاہتی ہو تو علی بن ابی طالبؑ کو دیکھو
حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ سید
العرب نہیں ہیں فرمایا میں امام المسلمین و سید المتقین
ہوں اگر تم سید العرب کو دیکھنا چاہو اور اس سے
مسرور ہو تو سید العرب کیطرف دیکھو۔

وفی جمع الفوائد عن انس قال قال النبیؐ من سید العرب قالوا انت یارسول اللہ قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب للعجم الاوسط (ینابیع المودۃ ص۹۰)

جمع الفوائد میں بروایت حضرت انس مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا سید العرب کون ہے صحابہ نے عرض کیا آپ ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا میں سید اولاد آدم ہوں اور علی سید العرب ہیں معجم اوسط میں یہ روایت ہے۔

(۷) سیّد فی الدنیا والآخرۃ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہؐ الی علی ابن ابی طالب فقال انت سید فی الدنیا وسید فی الآخرۃ اخرجہ ابو عمرو وابو الخیر الحاکمی (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص۱۷۷)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کو دیکھ کر فرمایا کہ تم دنیا و آخرت کے سردار ہو ابو عمرو ابو الخیر حاکمی نے اسکی تخریج کی ہے۔

(۸) قائد الغر المحجلین

نمبر ۲ امام المتقین میں بحوالہ کنز العمال و ریاض النضرۃ اسکا بیان ہو چکا ہے۔

(۹) یعسوب المومنین

اخرجہ ابن عدی عن علی ان رسول اللہؐ قال علی لیعسوب المومنین والمال لیعسوب المنافقین (کنز العمال جلد ۷ ص۱۵۳)

اخرجہ الدیلمی عن سلمان الفارسی

یعسوب بمعنی امیر، بادشاہ و سردار۔ ابن عدی اپنی کتاب میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی یعسوب المومنین ہیں اور مال یعسوب المنافقین ہے

دیلمی بروایت حضرت سلمان فارسی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ

قال قال رسول اللہ لعلی ھذا اول من اٰمن بی وھذا الصدیق المومنین

نے حضرت علی کے متعلق فرمایا یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور یہ صدیق المومنین ہے۔

(۱۰) صدیق الاکبر

الحموینی باسنادہ عن ابی رافع عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ یقول لعلی انت الصدیق الاکبر وانت الفاروق الذی یفرق بین الحق والباطل (ینابیع المودۃ ص۶۳ و رضۃ الندیہ ص۴۰)

حموینی باسناد ابو رافع و ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو حضرت علی سے فرماتے سنا ہو تم صدیق اکبر ہو تم فاروق ہو حق و باطل میں فرق کرنے والے ہو۔

ان ھذا اول من اٰمن بی وھو اول من یصافحنی یوم القیامۃ وھذا الصدیق الاکبر وھذا فاروق ھذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل قالہ لعلی طبرانی عن سلمان وابی ذر معا والبیہقی وابن عدی عن حذیفۃ (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶)

بیشک یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور یہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھ سے مصافحہ کرینگے یہ صدیق اکبر و فاروق الامۃ ہیں حق و باطل میں فرق کرینگے یہ حضرت علی کیلئے فرمایا طبرانی نے بروایت سلمان فارسی و ابو ذر غفاری لکھا ہے اور بیہقی اور ابن عدی نے حذیفہ سے روایت کی ہے۔

وفی الینابیع نقلا عن الاصابہ عن ابی لیلی الغفاری قال سمعت رسول اللہ یقول ستکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالتزموا علی ابن ابی طالب فانہ اول من اٰمن بی واول من یصافحنی یوم القیامۃ وھو الصدیق الاکبر

ینابیع میں اصابہ سے بروایت ابی لیلی غفاری مروی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا ہو کہ عنقریب میرے بعد فتنہ ہو گا اگر ایسا ہو تو تم علی ابن ابیطالب کی پیروی کرو کیونکہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور سب سے پہلے قیامت میں مجھ سے مصافحہ کرینگے وہ صدیق اکبر ہیں اور اس امت کے فاروق ہیں۔

وفاروق هذه الامة (روائح المصطفٰے ص۳۰)

(۱۱) فاروق اعظم

نمبر۱۰ صدیق الاکبر میں بحوالہ ینابیع المودۃ و روضۃ الندیہ و کنز العمال و روائح المصطفٰے ذکر ہو چکا۔

(۱۲) خاتم الوصیین

نمبر۱ امیر المومنین (حدیث ۲ مرویہ حضرت انسؓ بروایت ابن مردویہ) میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(۱۳) خیر الوصیین

نمبر۱ امیر المومنین (حدیث ۷ مرویہ حضرت انس بروایت ابن مردویہ) میں اسکا ذکر ہو چکا ہے۔

(۱۴) الوصی

فی مسند احمد بن حنبل بسند ہ عن	مسند احمد بن حنبل میں باسناد حضرت انس بن مالک سے
انس بن مالک قال قلنا لسلمان سل النبی	مروی ہے کہ ہم نے سلمان سے کہا کہ آنحضرتؐ سے
صلی اللہ علیہ وسلم عن وصیہ فقال	وصی کے بارہ میں پوچھو سلمان نے عرض کیا یا
سلمان یا رسول اللہ من وصیک فقال یا	رسول اللہؐ آپ کا وصی کون ہے فرمایا اے سلمان موسیٰؑ
سلمان من وصی موسیٰ فقال یوشع بن	کا وصی کون تھا کہا یوشع بن نون فرمایا میرے
نون قال وصیی ووارثی یقضی دینی و	وصی اور میرے وارث اور میرے قرض کے ادا

ینجز موعدی علی ابن ابی طالب الثعلبی
اخرج حدیث الوصیة لعلی عن البراء
بن عازب فی تفسیر وانذر عشیرتك
الاقربین وابن المغازلی اخرج
حدیث الوصیة لعلی بسنده عن
ابن عباس وعن جابر بن عبد الله
وعن بریدة وعن ابی ایوب الانصاری
وموفق بن احمد بسنده اخرج
حدیث الوصیة لعلی عن بریدة
قال قال النبی لکل نبی وصی ووارث
وان علیا وصیی ووارثی وایضا عن ام
سلمة قالت قال رسول الله ان الله اختار
من کل نبی وصیا وعلی وصیی فعترتی واهل
بیتی وامتی بعدی والحموینی اخرج
حدیث الوصیة عن علی الرضا بن موسی و
اخرجه عن ابی ذر قال قال رسول الله انا
خاتم النبیین وانت یا علی خاتم الوصیین
الی یوم الدین (ینابیع المودة باب ۷۶)

کرنے والے اور میرے وعدہ کو پورا کرنے والے
علی ہیں ثعلبی نے بھی حدیث وصیت حضرت علی
کو بروایت ابن عازب تفسیر وانذر
عشیرتک الاقربین میں لکھا ہے اور
ابن المغازلی نے حدیث وصیت علی کو باسناد حضرت
ابن عباس و حضرت جابر بن عبد اللہ و بریدہ و ابو ایوب
انصاری سے روایت کیا ہے اور موفق بن احمد نے
باسناد حدیث وصیت حضرت بریدہ سے یہ روایت
کی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر نبی کا ایک وصی اور
وارث ہوتا ہے علی میرے وصی اور وارث ہیں اور
بھی حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے
فرمایا اللہ نے ہر نبی کو وصی کیلئے اختیار کیا علی میرا
وصی میری عترت و اہلبیت میں ہے اور میرے بعد
وہ میری امت میں ہے حموینی نے حدیث وصیت
بروایت علی رضا ابن موسیٰ لکھی ہے اور بروایت
ابوذر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں خاتم النبیین
ہوں اور تم اے علی خاتم الوصیین ہو قیامت تک۔

حدیث وصیت بروایت ابو سعید خدریؓ و سلمان فارسیؓ و انس بن مالکؓ و بریدہؓ
و ام سلمہؓ و ابو ایوب انصاریؓ و ابو برزہؓ بحوالہ مناقب ابوبکر بن مردویہ و معجم کبیر طبرانی
و معجم بغوی و فردوس الاخبار دیلمی و مناقب امام احمد و ابن الخضری و ابن السراج

وابوبکر خوارزمی و دارقطنی و طبرانی و خطیب و حاکم بروایت ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ و حلیۃ الاولیا لابی نعیم بھی موجود ہے۔

وفی الجمع بین الصحیحین للحمیدی عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند ام المومنین عائشۃؓ ان علیا کان وصیا وفی روایۃ انہ لاخواتھم قالوا انہ وصی فلم تکن بھم بل ذکرت لھا قد سمعت ذلک من رسول اللہ حین وفاتہ

اور کتاب جمع بین الصحیحین للحمیدی میں اسود بن یزید سے مروی ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا کہ علی وصی تھے ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے زید سے کہا کہ وہ وصی ہیں حضرت عائشہ نے انکی تکذیب نہ کی بلکہ ذکر کیا کہ میں نے خود اسکو آنحضرتؐ سے وفات کے وقت سنا تھا۔

تنبیہ۔ کہا جاتا ہے کہ صحیح بخاری کی روایت انکی بالکل خلاف حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے جب انتقال کیا تو انکا سر میرے گود میں تھا وصیت کب ہوئی حدیث حضرت عائشہؓ کے الفاظ یہ ہیں متی[1] اوصی رسول اللہ فقد مات بین سحری ونحری۔ اسی بنا پر علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب رابع فصل سادس میں حدیث مرویہ حضرت بریدہؓ و حضرت انسؓ کی عدم صحت کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔ اسکے متعلق سید محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر صنعانی رضۃ اللہ یشرح تحفۃ العلویہ ص ۵۱ میں لکھتے ہیں کہ

واقول حدیث عائشۃ لا ینافی الوصایۃ غایتہ نفی علمھا ولا تنتفی الوصیۃ وقد علم غیرھا او نفی الوصیۃ حال الموت ولا یلزم من نفیھا ذلک الوقت الخاص

اور میں کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث منافی وصیت نہیں سکتی غایت انکی علم کی نفی ہو سکتی ہے وصیت کا انکار کیسے ہو سکتا ہے درانحالیکہ انکے علاوہ اوروں کو اس کا علم ہوا یا اگر موت کے وقت وصیت سے بھی کی گئی ہو تو اس سے قبل کی وصیت کی نفی لازم

[1] کس وقت رسول اللہؐ نے وصیت فرمائی آپ نے کہنے سے پرسر کہ کر وفات فرمائی ۱۲

علمها وهذه الاحاديث التي سبقت اخبر فيها الرسول انه وصيه ولا يخبر الا بما يكون فنؤمن بانه عليه السلام وصيه

نہیں آتی اور یہ احادیث جو گذر چکیں اُن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اس امر کی خبر دی کہ وہ اُنکے وصی ہیں نہ اس امر کی کہ جو اختلاف متعلق بہ وصایت ہونیوالا تھا ہم اسپر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت علی اُنکے وصی ہیں۔

علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۵ میں لکھتے ہیں کہ

وقال احمد في الفضائل حدثنا محمد بن عبد الله بن محمد بن ابي شيبة حدثنا جرير بن عبد الحميد عن مغيرة عن ام موسى عن ام سلمة قالت والذي تحلف به ان كان علي ابن ابي طالب لاقرب الناس عهدا برسول الله مرض رسول الله مرض موته فما كان اليوم الذي قبض فيه دعى عليا فناجاه طويلا وساره كثيرا فقبض في يومه ذلك فكان اقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم

امام احمد نے فضائل میں کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی جریر بن عبد الحمید نے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے اور ام موسیٰ سے اور ام سلمہ سے اُنھوں نے کہا قسم اُس ذات کی جسکی قسم کھائی جاتی ہے حضرت علی تمام لوگوں میں آنحضرتؐ سے قریب العہد تھے مرض الموت میں جب آنحضرتؐ مبتلا ہوئے جس روز آپکی وفات ہوگئی آپنے حضرت علی کو بلایا اور بہت دیر تک آپسے چپکی چپکی باتیں کیں پھر اُسی دن آپکی وفات ہوگئی آپ ہی آنحضرتؐ سے قریب العہد تھے۔

فان قيل قد روى عن عائشة قالت يزعمون ان رسول الله اوصى الى علي ابن ابي طالب متى كان ذلك

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عائشہ ہی سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے علی کو وصیت کی تو وصیت کب ہوئی آنحضرتؐ نے میرے کندھے پر سر رکھکر وفات پائی

ماقبض الابین سحری ونحری والجواب
ان هذا الحدیث رواه احمد
بن حنبل فی الفضائل ولم
یطعن فیه احد وهو حدیث
صحیح ولو کان معلولا
لتکلموا فیه ومعنی قول
عائشة یزعمون یشیر الی
ام سلمة وام سلمة مثل
عائشة ثم قول ام سلمة
مثبت وقول عائشة نافی
ومتی اجتمع المثبت والنافی قدم
المثبت باجماع الامة علی ان قول
عائشة ماقبض الابین سحری ونحری
لاینافی الوصیة لان فی تلك الحالة
لایقدر الانسان علی الکلام
وانما یکون قبیل ذلك فیحمل علی
انه اوصی الیه فی ذلك الوقت
فلما ثقل قبض بین سحرها ونحرها
توفیقا بین الاقوال وقال احمد
فی الفضائل حدثنا الهیثم بن
خلف حدثنا محمد بن ابی

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کو امام احمد نے
فضائل میں روایت کیا رواۃ میں سے کوئی ایک
بھی مطعون نہیں ہوا اور یہ حدیث صحیح ہے اگر
یہ حدیث مجروح ہوتی تو اسپر گفتگو کیجاتی حضرت
عائشہؓ کے قول یزعمون سے حضرت ام سلمہؓ کیطرف
اشارہ ہوا اور ام سلمہؓ بھی مثل عائشہؓ کے ہیں پھر
ام سلمہؓ کا قول مثبت (ثابت کرنے والا) ہے اور
عائشہؓ کا قول نافی (انکار کرنے والا) اور جب
مثبت اور نافی مجتمع ہوں تو مثبت باجماع امت
مقدم ہوگا علاوہ بریں حضرت عائشہ کے اس
قول ماقبض الابین سحری ونحری سے
وصیت کی نفی نہیں ہوتی اسلئے کہ اس حالت میں
انسان کلام کی قدرت ہی نہیں رکھتا درحقیقت
اُسکے قبل کا واقعہ ہوگا پس محمول اس امر ہوگا کہ
اُس وقت اُن سے وصیت فرمائی گئی ہوگی اور
جب وقت ثقیل آیا ہوگا تو قبض روح مابین
انکے گردن وشانہ کے ہوا ہوگا اقوال میں
موافقت اس طرح ہوسکتی ہے اور امام احمد
فضائل میں کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان
کی ہیثم بن خلف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث
بیان کی محمد بن عمرو دوری نے وہ کہتے ہیں ہم سے

عمر الدوری حدثنا شاذان
حدثنا جعفر بن زیاد عن مطر
عن انس قال قلنا لسلمان
الفارسی سل رسول اللہ ﷺ من
وصیہ فسأل سلمان رسول اللہ ﷺ
فقال من کان وصی موسی بن
عمران فقال یوشع ابن نون
قال ان وصیی ووارثی ومنجز
وعدی علی ابن ابی طالب
فان قیل فقد ضعفوا حدیث
الوصیۃ فالجواب ان الحدیث
الذی ضعفوہ فی اسنادہ
اسمٰعیل بن زیادۃ تکلموا
فیہ الدارقطنی وانما تکلم فیہ لانہ
روی فی الحدیث زیادۃ بعد قولہ
منجز وعدی وھو خیر من اترک
بعدی والحدیث الذی ذکرناہ
رواہ احمد فی الفضائل ولیس
فی اسنادہ ابن زیاد ولا ھذہ
الزیادۃ فذاک حدیث وھو اٰخر

حدیث بیان کی شاذان نے وہ کہتے ہیں ہم
سے حدیث بیان کی جعفر بن زیاد نے انھوں
نے مطر سے انھوں نے حضرت انس سے وہ
کہتے ہیں کہ میں نے سلمان فارسی سے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ آپکا وصی کون ہے سلمان نے رسول اللہ ﷺ
سے پوچھا آپ نے فرمایا موسیٰ بن عمران کا وصی
کون تھا انھوں نے کہا یوشع بن نون آپنے
فرمایا میرا وصی و وارث اور میرے وعدہ کا
پورا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہے اگر یہ
کہا جائے کہ لوگوں نے حدیث وصیت کی
تضعیف کی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جس حدیث
کی تضعیف کی گئی ہے اُسکے اسناد میں اسمٰعیل بن
زیادہ ہیں جنکے متعلق دارقطنی نے کلام کیا ہے درحقیقت
کلام اسمیں ہے کہ زیادہ کی مرویہ حدیث میں بعد
قول منجز وعدی کے یہ ہے کہ وہ اُن سب میں
بہتر ہے جسکو میں اپنے بعد چھوڑ دونگا اور جس حدیث
کا ہم نے ذکر کیا اُسکو احمد نے فضائل میں روایت
کیا ہے اُس سند میں ابن زیاد نہیں اور نہ اس
روایت میں زیادہ ہیں وہ حدیث اور ہے اور یہ
دوسری ہے۔

کتاب الفضائل من قسم الاقوال جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ حدیث ۲۵۰۷ میں لکھتے ہیں۔

ان وصیي وموضع سري وخير من اترك بعدي وينجز عدتي ويقضي ديني علي ابن ابي طالب (طبراني عن ابي سعيد عن سلمان)	درحقیقت میرا وصی اور میرا راز دار اور میرے بعد بہتر اور میرے وعدہ کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کا ادا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہے۔ (طبرانی بروایت ابی سعید وسلمان)

(۱۴) امام البررہ

اخرجه الحاكم عن جابر قال قال رسول الله علي امام البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره ومخذول من خذله (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۳)	حاکم بروایت حضرت جابر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علی امام البررہ (خلق) وقاتل الفجرہ ہیں انکا مددگار فتحمند وچھوڑنے والا رسوا کیا گیا ہے۔

(۱۵) قاتل الفجرہ

نمبر ۱۴ متعلق بہ امام البررہ میں اس کا ذکر ہو چکا۔

ذكره العلامة حميد في المحاسن بسنده الى الثعلبي بسنده الى العناية بن الربيعي قال بينا عبد الله ابن عباس جالس على شفير زمزم يقول قال رسول الله اذ جاء رجل متعمم بعمامة فقال له ابن عباس سالتك بالله من انتفاز العمامة	علامہ حمید نے محاسن میں باسناد ثعلبی تک ذکر کیا اور انھوں نے باسناد عنایہ بن ربیعی تک وہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عباس کے ساتھ زمزم پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص عمامہ سے اپنا منہ چھپائے ہوئے آیا ابن عباس نے اُن سے خدا کی قسم دیکر پوچھا تم کون ہو انھوں نے اپنے منہ سے کپڑا علیحدہ کر کے فرمایا

عن وجهه وقال یا ایها الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب بن جنادة البدری ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ بعینای وبلغتا وبایته بعینای وبلغتا فعیتا یقول علی قائد البررة وقاتل الکفرة منصور من نصره مخذول من خذله (روضۃ الندیہ ص۷۲)

لے لوگو جو مجھے پہچانتا ہو پہچان لے اور جو نہ پہچانتا ہو اُسے معلوم ہو میں جندب بن جنادہ بدری ابوذر غفاری ہوں میں نے آنحضرتؐ سے ان دونوں کانوں سے سُنا ہے اگر نہ سُنا ہو تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں اور دونوں آنکھوں سے فرماتے دیکھا اگر نہ دیکھا ہو تو اندھا ہو جاؤں فرماتے علی نیک لوگوں کے پیشوا اور بدکاروں کے قاتل ہیں انکی مدد کرنے والا فتحمند ہے اور جس نے انھیں چھوڑا وہ خود چھوڑا جائے گا۔

(۱۶) صاحب الرایۃ

صاحب الرایۃ ہونے کی بہتر دلیل واقعۂ فتح خیبر ہے جو تمام کتب احادیث ومناقب وسیر وتاریخ میں موجود ہے۔

اخرج ابن مردویه عن انس ابن مالك قال قال رسول اللہ لابی برزة وانا اسمع یا ابا برزة ان اللہ عزوجل عهد الی فی علی ابن ابی طالب انه رایة الهدی ومنار الایمان وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علی ابن ابی طالب امینی غدا فی القیامة وصاحب رایتی ومفاتیح رحمة ربی وهو الکلمة

ابن مردویہ بروایت حضرت انس لکھتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو ابو برزہ سے فرماتے ہوئے سُنا اے ابو برزہ خدا نے علی کے متعلق مجھسے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کے امام اور جمیع مطیعین کا نور اور کلمہ قیامت میں اے ابا برزہ علی ابن ابی طالب میرے امین اور علمبردار اور خدا کے خزانہ ہائے رحمت کی کنجی اور پاک کلمہ ہیں جن کو متقین نے

التی الزمتها المتقین۔

اپنے لئے لازم کرلیا ہے۔

ینابیع المودۃ ص۳۱۲ میں یہ حدیث بحوالہ حلیۃ الاولیاء للحافظ ابونعیم بھی مرقوم ہے اور بھی ملاحظہ ہو حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۶

(۱۷) مقیم الحجۃ

اخرجه الخطیب فی المناقب عن عبدالله ابن مسعود قال النبیؐ لا الٰه الا الله محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة (مناقب مرتضوی ص۴۷ مختصراً)

خطیب مناقب میں بروایت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں میں نبی رحمت ہوں اور علی مقیم حجت ہیں یعنی دلیل کے قائم کرنے والے۔

(۱۸) اسد اللہ

اخرجه ابوسعد فی شرف النبوة عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ یا معشر المسلمین هذا علی بن ابی طالب هذا شیخ المهاجرین والانصار هذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی هذا ابوالسبطین الحسن والحسین هذا مفرج الکرب عن وجهی هذا اسد الله فی ارضه وسیفه المسلول علی اعدائه (مناقب مرتضوی ص۴۸ مختصراً)

ابوسعد شرف النبوۃ میں بروایت حضرت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے گروہ مسلمین یہ علی ابن ابی طالب ہیں یہ شیخ المہاجرین والانصار میرے بھائی اور میرے چچا کے بیٹے میرے داماد میرا گوشت اور میرا خون ہیں حسنین کے باپ اور مجھ سے میری تکلیفوں کو دور کرنے والے زمین پر اللہ کے شیر اور دشمنوں پر خدا کی برہنہ تلوار ہیں

(۱۹) حجۃ اللہ

فی المناقب السبعین للسید علی الهمدانی

مناقب السبعین للسید علی ہمدانی کی حدیث

الحدیث السابع والخمسون عن انس
ابن مالک قال رأیت رسول اللہ جالسا
علی فقال انا وھذا حجۃ اللہ علی
خلقہ رواہ صاحب الفردوس والامام
احمد (مناقب السبعین مشمولہ ینابیع المودۃ ص۲۳۹)
وفی الاربعین للحافظ ابی بکر محمد
بن ابی نصر نحوہ واخرجہ الدیلمی
عن انس قال کنت جالسا عند النبی
اذ اقبل علی فقال یا انس
ھذا حجۃ اللہ علی خلقہ
واخرجہ النقاش عنہ قال کنت عند
النبی فرأی علیا مقبلا فقال
یا انس قلت لبیک قال ھذا المقبل
حجتی علی امتی یوم القیامۃ۔

ستاون میں حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے
آنحضرتؐ کو حضرت علی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا
آپ نے فرمایا کہ میں اور یہ خلق اللہ پر حجت ہیں۔
صاحب فردوس اور امام احمد نے اسکو روایت
کیا ہے
اربعین حافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر میں بھی اسکے
مثل ہے اور دیلمی میں بروایت حضرت انس ہے کہ
میں آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت
علی آئے آنحضرتؐ نے فرمایا اے انس یہ مخلوقات
پر حجت ہے اور بروایت نقاش اُن سے مروی ہے
کہ میں آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے حضرت
علی کو آتے دیکھا آنحضرتؐ نے فرمایا اے انس میں نے
کہا حاضر فرمایا یہ آنے والا قیامت کے دن میری
امت پر حجت ہے۔

ینابیع المودۃ باب ۵۶ ص۱۷۹ میں بحوالہ کنوز الدقائق للشیخ عبدالرؤف مناوی
مصری یہ حدیث اس طرح ہے کہ انا وعلی حجۃ اللہ علی عبادہ للدیلمی۔
والخطیب البغدادی۔ اور رسالہ مودۃ القربیٰ مشمولہ ینابیع المودۃ ص۲۴۸ میں بھی
حدیث مذکورہ بالا مروی ہے حضرت انس سے جسمیں بجائے۔ علی خلقہ وعلی
عبادہ کے علی امتی یوم القیامۃ عند اللہ ہے۔

(۲۰) رایۃ الہدیٰ

اخرج ابو نعیم الحافظ فی حلیۃ الاولیاء بسندہ عن ابی برزۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ ﷺ ان علیا رایۃ الہدیٰ وامام الاولیاء (ینابیع المودۃ باب ۵۴ ص ۱۳۳)

حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں باسناد ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علی علم ہدایت اور میرے اولیا کے پیشوا ہیں۔

حدیث نمبر ۱۶ صاحب الرایہ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(۲۱) ولی اللہ

اخرجہ الدیلمی عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ لما اسری بی رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذہب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ واخرجہ الخوارزمی والدیلمی عن ابی ذر قال کنت مع رسول اللہ ﷺ وھو فی البقیع الغرقد قال والذی نفسی بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیلہ وھم الذین یشہدون

دیلمی بروایت حضرت علیؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا شب معراج میں جنت کے دروازہ پر میں نے سونے سے لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ اور خوارزمی مناقب میں حضرت ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ بقیع[1] غرقد میں حاضر تھا آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں ایک ایسا شخص ہے جو میرے بعد تاویل قرآن پر لڑے گا جس طرح میں نے تنزیل قرآن پر مشرکین سے جنگ کی وہ لوگ لا الہ الا اللہ

[1] بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ہے جہاں درخت کثرت سے ہیں ۱۲

لا الٰہ الا اللہ فیکبر قتلہم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی اللہ۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹)

کہنے والے ہونگے اسلئے اُن سے جہاد کرنا لوگوں پر شاق گذرے گا یہاں تک کہ لوگ اس خدا کے ولی پر طعنہ زن ہوں گے۔

اس حدیث میں اگرچہ نام نہیں مگر ولی اللہ سے مطابق حدیث سابق حضرت علیؑ ہی مراد ہیں۔ واقعات سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔ آپ ہی نے تاویل قرآن پر خوارج سے جنگ کی جس کے تفصیلی واقعات ناظرین کو احسن الانتخاب سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۲۲) صفوۃ اللہ

نمبر ۱ امیر المؤمنین حدیث اول مروی حضرت ابن عباسؓ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(۲۳) شیخ المہاجرین والانصار

نمبر ۱۸ اسد اللہ میں بروایت حضرت ابن عباسؓ اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(۲۴) قسیم النار والجنت

ابن المغازلی وقاضی عیاض فی الشفاء عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ یا علی انت قسیم النار والجنۃ (ینابیع المودۃ صفحہ ۴۳)

اخرجہ الدارقطنی (عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ) ان علیا قال للستۃ الذین

ابن المغازلی وقاضی عیاض شفا میں بروایت حذیفہ ابن الیمان کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے اے علی تم قسیم النار والجنت ہو۔

دارقطنی ابو الطفیل عامر ابن واثلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے اصحاب شوریٰ سے جبکہ

جعل عمر ابن الخطاب امر الشوریٰ الی
بینهم کلاما طویلا من جملته
انشدکم الله هل فیکم احد
قال له رسول الله یا علی انت قسیم
النار والجنة یوم القیامة غیری
قالوا اللهم لا (ینابیع المودة بحوالہ صواعق محرقہ ص۲۸۵)

حضرت عمر نے مقرر کیا تھا اور وہ چھ شخص تھے سے
منجملہ طویل گفتگو کے فرمایا تھا کہ میں تمکو خدا کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میرے سوا کسی اور ایسے
شخص کو بھی جانتے ہو جس کے متعلق آنحضرتؐ نے
یہ فرمایا ہو اے علی تم قسیم النار والجنۃ ہو سب نے کہا سوا
آپکے کوئی نہیں

وما رواہ عن علی الرضا انه صلی الله
علیه وسلم قال یا علی انت قسیم
الجنة والنار فیوم القیامة تقول
للنار هذا لی وهذا لک (ینابیع المودۃ ص۲۸۵)

اور حضرت علی موسےٰ رضا نے جو روایت کیا یہ ہے
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی تم قسیم الجنۃ والنار ہو
قیامت کے دن کہو گے آگ سے کہ وہ میرے لئے
اور یہ تیرے لئے ہے۔

(۲۵) وارث رسول اللہ

نمبر ۱۵ اوصی کے بیان میں بروایت حضرت بریدہ اسلمی اسکا ذکر ہو چکا ہے۔

(۲۶) خلیفۃ رسول اللہ

اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن
علی قال لی رسول الله حین خلفنی
علی المدینة خلفتک لتکون خلیفتی
قلت کیف اتخلف عنک یا رسول الله
قال الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة
هارون من موسیٰ الا انه لا نبی

طبرانی معجم اوسط میں بروایت حضرت علی لکھتے
ہیں کہ آنحضرتؐ نے جب مجھے مدینہ میں چھوڑا تو فرمایا
کہ ہم تمہیں اپنا خلیفہ کرتے ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ میں بغیر آپکے کیسے رہ سکتا ہوں۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں کہ تم
میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسےٰ کیلئے

حجدی (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۴)

واخرجہ الدیلمی عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ ؐ من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان (کنوز الدقائق مشمولہ ینابیع المودۃ صفحہ ۸۱)

تھے مگر میرے بعد نبوت نہیں۔

اور دیلمی بروایت ابوذر کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص علی سے خلافت پر لڑے اُس کو قتل کرو چاہے کوئی بھی ہو۔

(۲۷) منار الایمان

نمبر ۱۶ صاحب الرایۃ میں بروایت حضرت انس بن مالکؓ اسکا بیان ہو چکا ہے

(۲۸) امام الاولیا

نمبر ۱۹ میں اور نمبر ۲۰ رایۃ الہدے میں اسکا ذکر ہو چکا ہے۔

(۲۹) الہادی

اخرجہ الدیلمی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ؐ انا المنذر وعلی الہادی وبک یا علی یہتدی المہتدون

دیلمی بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے میں منذر ہوں اور علی ہادی ہیں اور تم سے اے علی ہدایت پانے والے ہدایت پائینگے۔

اسکا تفصیلی بیان عنوان اول دربارۂ آیات آیۂ اول انما انت منذر ولکل قوم ہاد میں ہو چکا۔

(۳۰) صاحب اللواء

اخرجہ الدیلمی عن ابی سعید الخدری

دیلمی بروایت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ

قال قال رسول اللہ یا علی انت تغسل جنتی وتودی دینی وتواری فی حفرتی وتقی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵)

فرمایا اے علی تم مجھے غسل دوگے اور میرا قرض ادا کروگے اور مجھے قبر میں اُتاروگے اور جو کچھ میرے ذمہ ہوگا اُس کو پورا کروگے تم دنیا و آخرت میں میرے علم بردار ہو۔

(۳۱) ناصر رسول اللہ

اخرجہ الطبرانی عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ لما اسری بی الی السماء دخلت الجنۃ فرائیت فی ساق العرش الایمن مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بعلی وفی ابن عساکر نحوہ وفی العقیلی عن جابر ایضاً (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۸)

طبرانی بروایت ابی الحمراء لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں نے آسمان کی سیر کی جنت میں داخل ہوا میں نے عرش کے داہنے جانب لکھا ہوا دیکھا نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اُنکی تائید اور نصرت بذریعۂ علی کے ہوا ابن عساکر میں بھی اس کے مثل ہے اور عقیلی نے حضرت جابر سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔

یہ حدیث بحوالہ دیلمی بروایت ابن عباسؓ وبلال ابن الحارثؓ وابی الحمراء بھی موجود ہے۔

(۳۲) صالح المومنین

اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور واخرج ابن مردویہ عن اسماء بنت عمیس قال سمعت رسول اللہ یقول وصالح المومنین قال ھو

سیوطی در منثور میں بروایت اسماء بنت عمیس لکھتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا ہے کہ صالح المومنین علی ہیں۔

علی بن ابی طالب (در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۴۴)

اسکا تفصیلی بیان عنوان اول دربارۂ آیات آیت فان اللہ ھو مولاہ و جبرئیل وصالح المؤمنین میں ہو چکا ہے۔

تنبیہ ۱۵ ۔ امام فخر الدین رازی اربعین میں لکھتے ہیں۔ کہ

قالوا المراد بصالح المومنین علی والمراد من المولی ھو الناصر لان المفھوم المشترک للمولی بین اللہ وبین جبرئیل وبین صالح المومنین لیس الا ھذا۔

مفسرین کہتے ہیں کہ صالح المومنین سے مراد حضرت علی ہیں اور مولے کے معنی ناصر کے ہیں کیونکہ اللہ اور جبرئیل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفہوم مشترک ناصر کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے

(۳۲) مولی المومنین

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد عن البراء و بریدۃ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خم غدیر فرمایا جس کا میں مولے ہوں علی بھی اس کے مولی ہیں امام احمد نے براء بن عازبؓ و بریدہؓ سے روایت کی ہے۔

اس حدیث کا تفصیلی بیان معہ طرق متعددہ واسامی صحابہ و تابعین ومحدثین روات حدیث کا ذکر آیندہ ہوگا۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ صفحہ ۷۵ میں لکھتے ہیں کہ

رواہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نیف وعشرون صحابیا وان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن۔

اس حدیث کو صحابیوں میں سے تیس حضرات نے آنحضرتؐ سے روایت کیا انمیں سے اکثر روایتیں صحیح وحسن ہیں۔

(۳۴) منجز الوعد

اخرجه ابن مردویه والدیلمی عن سلمان قال قال رسول اللہ علی ابن ابی طالب ینجز عدتی ویقضی دینی (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵)	ابن مردویہ اور دیلمی بروایت سلمان فارسیؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی ابن ابی طالبؑ میرا وعدہ پورا کریں گے اور میرا قرض ادا کریں گے۔

نمبر ۲، وصی میں اسکا تفصیلی بیان بحوالہ ینابیع المودۃ وخواص الامہ ہو چکا

(۳۴) قال لنا کثین والقاسطین والمارقین

اخرجه ابن عساکر عن زید بن علی بن الحسین بن علی عن ابیه عن جده عن علی قال امرنی رسول اللہ بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۲)	ابن عساکر زید بن علی بن الحسین بن علی سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اُنکے دادا اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھکو ناکثین (جمل) وقاسطین (صفین) ومارقین (نہروان) سے لڑنے کا حکم دیا۔

اسکے متعلق احادیث اور تفصیلی واقعات حصہ اول کتاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب میں مذکور ہو چکے ہیں۔

(۳۵) المرتضیٰ

اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابن یوسف الکنجی فی کفایة الطالب عن علی قال خرجت مع رسول اللہ ذات یوم تمشی فی طرقات	خوارزمی مناقب میں اور ابن یوسف کنجی کفایۃ الطالب میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ مدینہ کے بعض راستوں میں جا رہا

المدینۃ اذ مر ربنا بنخل من نخلھا فصاحت نخلۃ باخری ھذا النبی المصطفٰی وھذا علی المرتضٰی (مناقب خوارزمی ص۳۳۶)	تھا ایک نخلستان سے ہو کر گذرا ایک درخت دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفٰےؐ ہیں اور یہ علی مرتضٰےؑ ہیں۔

(۳۶) الشاہد

اسکا ذکر عنوان اول آیات میں ضمن آیت اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ ہو چکا ہے۔

(۳۷) الشہید

یاتی الوحید الشھید یاتی الوحید الشھید قالہ لعلی اخرجہ ابو یعلی عن عائشۃ (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۵)	آتا ہے کیا گواہ آتا ہے کیا گواہ یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ابو یعلےٰ نے بروایت حضرت عائشہؓ لکھا ہے۔

علامہ ابن حجر ہیثمی کی صواعق محرقہ ص۷۶ میں یوں لکھتے ہیں کہ

واخرج ابو یعلی عن عائشۃ قالت رائیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید۔	ابو یعلےٰ بروایت حضرت عائشہؓ لکھتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ علی کو اپنی بغل میں لئے ہوئے انکو چومتے اور فرماتے میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے یہ شہید ہے۔

(۳۸) الراکع

اس کے متعلق حدیث بروایت ابن عباس عنوان اول در بارۂ آیات گذر چکی ہے۔

(۳۹) الساجد

اس کے متعلق حدیث بروایت حضرت امام موسیٰ رضاؑ عنوان اول دربارۂ آیات گذر چکی ہے۔

(۴۰) الصّفی

انبانا زکریا بن یحییٰ قالا انبانا ابن ابی عمر وابو مروان قال حدثنا عبد العزیز عن یزید بن عبد اللہ بن اسامۃ بن الھاد عن محمد بن نافع بن عجیر عن ابیہ عن علی قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اما یا علی صفیی وامینی (خصائص نسائی صہ ۶۱)	خبر دی ہمکو زکریا بن یحییٰ نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی عمر و ابو مروان نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز نے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد سے انھوں نے محمد بن نافع بن عجیر سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت علی سے انھوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو اے علی تم میرے صفی (برگزیدہ) و امین ہو۔

(۴۱) الامین

نمبر ۱۶ صاحب الرایہ میں بروایت حضرت انسؓ اولاً اس کا ذکر ہو چکا۔ ثانیاً نمبر ۴۰ الصفی میں بھی موجود ہے۔

(۴۲) باب حطبہ

اخرجہ الدارقطنی فی الافراد عن	دارقطنی افراد میں بروایت حضرت ابن عباس

ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی ابن ابی طالب
قال علی بن ابی طالب باب حطۃ من دخل	باب حطہ ہیں یعنی توبہ کا دروازہ جو اس میں داخل
منہ کان مومنا ومن خرج منہ	ہوگا وہ مومن ہے اور جو نکلے گا وہ کافر ہے
کان کافرا (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۳)	

تنبیہ ۱۔ صراح میں ہے کہ کلام اللہ میں یہ فقرہ قولوا حطۃ (کہو ہمارے بوجھ کم کردے) آیا ہے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنی اسرائیل کو حکم ہوا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو اُن کا بوجھ کم ہو جاتا۔

(۴۳) مثیل ہارون

قال قال رسول اللہؐ انت منی بمنزلۃ	آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی تم میرے لئے ویسے
ھارون من موسےٰ متفق علیہ	ہو جیسے ہارون موسیٰؑ کیلئے تھے

اس کو حدیث منزلت کہتے ہیں اس کا تفصیلی بیان معہ طرق متعددہ آئندہ آئے گا۔

(۴۴) نفس الرسول

وفی ابن النجار عن عمرو بن العاص	ابن النجار بروایت عمرو بن العاص لکھتے ہیں کہ
قال لما قدمت من غزوۃ ذات السلاسل	جب میں غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا تو
وکنت اظن ان لیس احد احب الی رسول اللہ	مجھے گمان تھا کہ مجھ سے زائد آنحضرتؐ کو کوئی محبوب نہ
منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب	ہوگا اسی زعم میں میں آنحضرتؐ سے پوچھنے لگا کہ
الیک قال عائشۃ قال انی لست اسألک	یا رسول اللہ آپ کو سب سے زائد کون محبوب ہے فرمایا
عن النساء قال ابوبکر اذن قلت فای الناس	عائشہ میں نے عرض کیا عورتوں کے متعلق میں نہیں

احب الیک بعد ابی بکرؓ قال حفصۃ
قلت لست اسألک عن النساء قال ابوھا
اذن ابوھا قلت یا رسول اللہ فاین
علیؓ فالتفت الی اصحابہ فقال ان ھذا
یسألنی عن النفس (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۴)

پوچھا آپ نے فرمایا ابوبکرؓ پھر میں نے پوچھا انکے بعد
فرمایا حفصہؓ پھر میں نے حسب سابق عرض کیا اسکے
بعد آپنے فرمایا عمرؓ پھر میں نے کہا اور علیؓ یہ سن کر
آنحضرتؐ صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اسکو
دیکھو یہ مجھ سے میرے نفس کے متعلق سوال کرتا ہے۔

حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کے نفس رسول ہونے کے متعلق آیت مباہلہ اور اس کی تصریح میں احادیث نبوی بہترین دلائل ہیں۔ اس کا بیان حصہ اول السیرۃ العلویۃ یذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ حسن الانتخاب فی ذکر معتقدہ سیدنا ابی تراب میں ہو چکا ہے۔ شیخ محمد سلیمان حنفی نجفی قندوزی نے ینابیع المودۃ صہ ۵۲ میں ایک باب موسومہ بہ الباب السابع فی بیان ان علیا کرم اللہ وجہہ کنفس رسول اللہؐ مدون کیا ہے جسمیں حدیث متعلق بہ خاصف النعل کا ذکر ہے اسی طرح امام نسائی صاحب السنن نے بھی خصائص صہ ۶۰ میں حدیث خاصف النعل کو اس عنوان ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کنفسی سے مدون کیا ہے جس کا تذکرہ آیندہ نمبر ۵۳ خاصف النعل میں آئے گا۔

(۴۵) سیف اللہ

اخرج الحموینی فی فرائد السمطین
بسندہ عن جابر بن عبد اللہ قال کنت
یوما مع النبیؐ فی بعض حیطان المدینۃ
ویدعلی فی یدہ فمررنا بنخل فصاح
النخل ھذا احمد سید الانبیا

حموینی فرائد السمطین میں باسناد حضرت جابر بن
عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرتؐ
کے ساتھ مدینہ کی بعض گلیوں میں گذر رہا تھا
آنحضرتؐ کے ہاتھ میں حضرت علی کا ہاتھ تھا ایک
درخت کے نیچے ہو کر گذرے وہ درخت یہ آواز

وھذا اعلی سید الاوصیاء وابو الائمۃ الطاھرین ثم مر بنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ فقال النبی یا علی سمہ الصیحانی فسمی من ذلک الیوم الصیحانی (ینابیع المودۃ ص۱۳۶ وجذب القلوب الی دیار المحبوب ص۳۹ وخلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی للسمہودی ص۲۴)

بلند بولا یہ محمد سید الانبیا اور یہ علی سید الاوصیا اور ابو الائمۃ الطاہرین ہیں پھر آگے بڑھے ایک درخت نے کہا کہ یہ محمد خدا کے رسول ہیں اور یہ علی خدا کی تلوار ہیں پھر آنحضرت حضرت علی کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے علی اس کا نام صیحانی رکھو اُس دن سے اسکا نام صیحانی ہو گیا

ذوالاذن الواعی

(۴۶)

اس کی تصریح بضمن آیات آیت وتعیھا اذن واعیہ عنوان اول میں ہو چکی ہے۔

قاضی دین رسول اللہ

(۴۷)

اسکے متعلق احادیث و واقعات حصہ دوم السیرۃ العلویہ فی ذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ نفائس المنن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن میں مفصلاً مذکور ہو چکے ہیں مختصراً یہ کہ حدیث نبوی واقضاکم علی وارشاد حضرت عمر فاروق وعلی اقضانا بہترین دلیل ہے۔ مناقب خوارزمی ص۴۳ میں بھی یہ لقب موجود ہے

وزیر رسول اللہ

(۴۸)

الا ارضیک یا علی انت اخی ووزیری

اے علی کیا تم اس سے راضی نہیں کہ تم میرے بھائی

اخرجہ الطبرانی عن ابن عمر (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵)	اور وزیر ہو طبرانی نے بروایت حضرت ابن عمر اسکو لکھا ہے۔
اخرجہ الخوارزمی فی المناقب عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی	خوارزمی مناقب میں بروایت حضرت سلمان فارسی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بھائی اور میرے وزیر اور میرے بعد سب سے بہتر علی ہے۔

مناقب مرتضوی صفحہ ۵۲ میں یہ روایت بحوالہ مناقب مردویہ وہدایت السعداء موجود ہے۔

(۵۱) خیر البشر

اخرجہ الخطیب عن ابن مسعود وعن علی قالا قال رسول اللہ من لم یقل علی خیر الناس فقد کفر وفی الخطیب عن جابر قال قال رسول اللہ علی خیر البشر فمن ابی فقد کفر (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۹)	خطیب بروایت ابن مسعود وحضرت علی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس شخص نے علی کو خیر الناس نہ کہا اس نے نافرمانی کی اور خطیب بروایت حضرت جابر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی خیر البشر ہیں جس نے انکار کیا وہ کافر ہوا۔

(۵۲) ذوالقرنین

عن علی قال قال رسول اللہ یا علی ان لک کنزاً فی الجنۃ وانک ذوقرنیہا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ رواہ ابن شیبۃ واحمد والحکیم	حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی تمہارے لئے بہشت میں ایک خزانہ ہے تم اسکے ذوالقرنین ہو یعنی دونوں طرف کے مالک ہو پس نہ دیکھو تم اسکو بار بار جیسے تمہارے لئے پہلی نظر دیکھنا کافی ہے اور دوبارہ دیکھنا ضروری نہیں یہ روایت

الترمذی والحاکم وابو نعیم فی
المعرفۃ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۹)
روی احمد فی الفضائل عن المطلب
بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال
قال رسول اللہ فی خطبتہ اوصیکم
بحب ذی قرنیھا اخی وابن عمی علی
بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مومن
ولا یبغضہ الا منافق (خواص الامۃ ص ۱۱)
عن ابی الطفیل ان ابن الکواء سأل علی
عن ذی القرنین انبیا کان ام
ملکا قال لم یکن نبیا ولا ملکا
ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ
فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ
الی قومہ فضربوہ علی قرنہ
فمات ثم احیاہ اللہ لجھادھم
ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ
علی قرنہ الآخر فمات
فاحیاہ اللہ لجھادھم
فلذلک سمی ذی القرنین
وقال ان فیکم مثلہ اخرجہ
ابن ابی عاصم فی سنتہ

کیا اسکو ابن ابی شیبہ و امام احمد و حکیم ترمذی و حاکم
و ابو نعیم نے معرفت میں۔
امام احمد نے فضائل میں مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے
اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ آنحضرت
نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ میں تمکو حب ذوالقرنین
کی وصیت کرتا ہوں جو میرا بھائی اور میرے چچا
کا بیٹا علی بن ابی طالب ہو اسکو نہ دوست رکھیگا مگر
مومن اور اس سے بغض رکھیگا مگر منافق۔
ابو الطفیل سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت
علی سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا کیا یہ نبی تھے
یا بادشاہ آپنے فرمایا کہ نبی تھے نہ بادشاہ ایک نیک
بندہ تھے اللہ کو دوست رکھتے تھے اس نے ان کو
صاحب محبت کیا اس نے انھیں نصیحت کی وہ نصیحت
کرنے والا ہو اللہ نے اس کو انکی قوم کی طرف
بھیجا انھوں کے اس کی کنپٹی پر ضرب دی جس سے
ان کا انتقال ہوگیا پھر اللہ نے ان کو جہاد کیلئے
زندہ کیا پھر اس قوم پر بھیجا انھوں نے دوسری کنپٹی
پر ضرب دی پھر انتقال کر گئے پھر اللہ نے ان کو
جہاد کیلئے زندہ کیا اس لئے ان کا نام ذوالقرنین
ہوا اس کے بعد حضرت علی نے فرمایا تم میں اس کے
مثل موجود ہے۔ ابن ابی عاصم نے سنن میں اور ابن المنذر

وابن المنذر وابن مردویه
وابن الانباری وابن عبد الحکم نقلت
من کنز العمال

اخرجه ابوبکر بن مردویه
عن سالم بن ابی الجعد قال سئل
عن ذی القرنین انبی هو فقال سمعت
نبیکم یقول هو عبد ناصح الله فنصحه
وان فیکم لشبهه واخرجه
اخطب الخوارزمی عن مجاهد
قال قیل لابن عباس ما تقول فی
شان علی فقال ومثله فی الامة مثل
ذی القرنین (مناقب خوارزمی ص۲۳)

تنبیه۔ قال ابو عبیدة
ذوقرنی هذه الامة
وقال الهروی فی تفسیر
ذوقرنیها ای طرفیها یعنی
الجنة۔

قال مجد الدین الفیروز
ابادی ذوالقرنین اسکندر
رومی لانه دعا هم الی الله
عزوجل فضربوه علی قرنه

اور ابن مردویہ وابن الانباری وابن عبد الحکم
نے اس کی تخریج کی اور میں نے کنز العمال سے
نقل کیا ہے۔

ابوبکر ابن مردویہ بروایت سالم بن ابی الجعد
لکھتے ہیں کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے متعلق
پوچھا گیا کہ کیا وہ نبی تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے
تمہارے نبی سے سُنا وہ فرماتے کہ نیک بندہ تھے اللہ
نے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہوگئے تم میں اُنکے مثل
موجود ہیں۔ اور اخطب خوارزمی بروایت مجاہد لکھتے
ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ تم علی کی شان
میں کیا کہتے ہو اُنھوں نے کہا وہ اس امت میں ذوالقرنین
کے مثل ہیں۔

تنبیہ ابوعبیدہ کا قول ہے کہ اس امت کے ذوالقرنین
ہیں (یعنی ذوقرنیہا میں ضمیر مؤنث غائب امت کی
طرف راجع ہے) اور ہروی تفسیر ذوالقرنین میں
لکھتے ہیں کہ قرنین سے یہاں جنت کے دونوں اطراف
مراد ہیں۔

مجدالدین فیروز آبادی ذوالقرنین اسکندر رومی
کو کہتے ہیں اور وجہ یہ کہ جب سکندر نے لوگوں کو اللہ
کی طرف دعوت دی تو اُنھوں نے اُنکے سر پر ایک
طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہوگئے پھر اللہ انھیں زندہ

فمات فاحیاہ اللہ تعالیٰ ثم
دعاھم فضربوا علی قرنہ
الآخر فمات فاحیاہ اللہ تعالیٰ
اولانہ بلغ قطری الارض او
نصفیرتین لہ والمنذر
ابن ماء السماء نصفیرتین
کانتا فی قرنی راسہ و
علی ابن ابی طالب لقولہ صلے اللہ
علیہ وسلم یا علی
ان لک فی الجنۃ بیتا
و یروی کنزا و انک
لذو قرنیھا ای
ذو طرفی الجنۃ وملکھا
الاعظم تسلک ملک
جمیع الجنۃ کما سلک
ذوالقرنین جمیع الارض او
ذو قرنی الامۃ فاضمرت
وان لم یتقدم ذکرھا او زوجیھا
للحسن والحسین او ذو شجتین فی
قرنی راسہ احدھما من عمرو بن
عبدود والثانیۃ من ابن ملجم لعنھما اللہ (قاموس ص۳۵۳)

کیا اُسکے بعد پھر وہ لوگوں کو دعوت دینے لگے تو اُن
لوگوں کے انکے سر کے دوسری طرف تلوار ماری کہ
وہ شہید ہوگئے پھر دوبارہ اُنکو اللہ نے زندہ کیا۔
یا ذوالقرنین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ زمین کے
دونوں طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر
دو کاکلیں تھیں اور منذر بن ماء السماء کو بھی ذوالقرنین
کہتے ہیں جو شاہان عراق سے تھا اس سبب سے
کہ اُسکے سر کے دونوں طرف کاکلیں تھیں اور حضرت
علی کو بھی ذوالقرنین کہتے ہیں اس سبب سے کہ آنحضرتؐ
نے اُنکے بارہ میں فرمایا اے علی تمھارے لئے بہشت
میں ایک گھر ہے یا خزانہ ہے اور تم اُسکے ذوالقرنین
یعنی بہشت اور اُسکے ملک عظیم کے دونوں طرف کے
مالک ہو اور تم کل بہشت کی سیر کروگے جس طرح
سے ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تھی یا یہ کہ
آپ اس امت کے ذوالقرنین ہیں تو ضمیر مؤنث
کی اس حدیث میں امت کی طرف راجع ہے اگرچہ
اُس کا ذکر پہلے نہیں آیا یا اس سبب سے کہ آپ اس
اُمت کے دو بزرگ امام حسنؑ و امام حسینؑ
کے والد ہیں یا اس سبب سے کہ آپ کے سر اقدس
کے دونوں طرف دو زخم لگے ہیں پہلا عمر بن عبدود
سے اور دوسرا ابن ملجم لعنھما اللہ سے۔

(۵۳) خاصف النعل

ابانا العباس بن محمد الدوری قال	خبر دی ہمکو عباس بن محمد دوری نے وہ کہتے ہیں
حدثنا الاحوص بن حراب قال حدثنا	کہ حدیث بیان کی ہم سے احوص بن حراب نے کہا
یونس بن ابی اسحاق عن زید بن یثیع	حدیث بیان کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے
عن ابی ذر قال قال رسول اللہ لینتهین	وہ روایت کرتے ہیں زید بن یثیع سے وہ حضرت
بنو وکیعۃ او لابعثن الیهم رجلا	ابوذر غفاری سے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ بنو وکیعہ
کنفسی ینقدم فیهم امری	متنبہ ہو جائیں اُنپر میرا ایسا ایک آدمی بھیجا جائیگا
فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة	جو اُن سے لڑے گا اُن کی اولاد کو لونڈی
فمار اعنی الا وکف عمر فی	غلام بنائے گا۔ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے اُسی
جزتی من خلفی قال من تعنی	وقت حضرت عمر کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنی پیٹھ
قال ما ایاك اعنی ولا صاحبك	پر محسوس کی وہ آنحضرتؐ سے عرض کرنے لگے
قال فمن تعنی قال خاصف النعل	کہ یارسول اللہ آپ کسکو کہتے ہیں فرمایا خاصف النعل[1]
قال وعلی یخصف نعلا (رواہ النسائی)	اُسکو حضرت علی اُس وقت جوتہ سی رہے تھے۔

علامہ ابو المظفر شمس الدین سبط ابن الجوزی نے تذکرۂ خواص الامہ صـ۲۴ میں حدیث خاصف النعل کو دو طریقوں سے روایت کیا اول کو امام احمد بن حنبل فضائل میں یحیی بن آدم سے اور وہ یونس سے اور وہ ابو اسحاق سے اور وہ زید بن یثیع سے اور وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اس روایت میں بجائے بنو وکیعہ کے بنو ولیعہ ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ قوم من العرب یعنی عرب میں قبیلہ تھا اسکے علاوہ کچھ لفظی تغیر بھی ہے۔

[1] خاصف النعل یعنی جوتہ سینے والا ۱۲

دوسری روایت جامع ترمذی کی ہے جو اس طرح ہے کہ

حدثنا سفیان بن وکیع عن ابی شریک عن منصور عن ربعی بن حراش قال بنا علی بن ابی طالب بالرحبۃ فقال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا سھیل بن عمرو فی جماعۃ من رؤساء الکفار فقال یا محمد خرج الیک ناس من ابناءنا واخواننا وارقائنا ولیس لھم فقہ فی الدین وانما خرجوا فرارا من اموالنا وضیاعنا فاردھم علینا واولینا فقال رسول اللہ ﷺ تفقھم فی الدین ان لم یکن لھم فقہ ثم قال یا معاشر قریش لتنتھن او لیبعثن علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین فقالوا ومن ذلک فقال من امتحن اللہ قلبہ للایمان وھو خاصف النعل قال علی وکنت جالسا اخصف نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انھوں نے روایت کی ابی شریک سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربعی بن حراش سے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں تشریف رکھی حضرت علی نے ساتھ برکت کے پس فرمایا کہ یوم حدیبیہ سہیل ابن عمرو مع ایک جماعت رؤسائے کفار ہم لوگوں کے پاس آیا اور آنحضرتؐ سے کہنے لگا ہمارے قوم کے اعزا و اقارب وغیرہ جو ہیں وہ تمھارے پاس گئے ہیں ان میں فقہ فی الدین نہیں وہ ہمارا مال و سامان لیکر بھاگے ہیں پس ان سب کو ہمیں (صلح یا جنگ کے ساتھ) واپس دیدو آنحضرتؐ نے فرمایا اگرچہ انھیں علم نہیں مگر ہم انھیں دین کا علم سکھائیں گے پھر فرمایا اے گروہ قریش تم خبردار ہو جاؤ تم پر ایسا شخص بھیجا جائے گا جو دین کے معاملہ میں تلوار سے تمھاری گردنیں کاٹے گا ان لوگوں نے کہا وہ کون ہے آپنے فرمایا جس کے قلب کا امتحان ایمان سے کیا گیا وہ خاصف النعل ہے (جوتہ سینے والا) حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں اسوقت آنحضرتؐ کا جوتہ سی رہا تھا۔

یہ روایت بہ اونے تغیر الفاظ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۹۳ میں بروایت خطیب

وص۴۹۶ میں بروایت امام احمد و ابن جریر و ابن منصور وص۴۰۷ میں بروایت ترمذی و تصحیح ابن جریر و ضیا صاحب مختارات و ابن شیبہ و حاکم و الیضاح الاشکال یحییٰ بن سعید بھی مرقوم ہے۔

فی مسند ابی سعید قال کنا جلوسا فی المسجد فخرج رسول اللہ فجلس الینا فقال ان منکم رجلا یقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قوتلتم علی تنزیلہ فقام ابوبکرؓ فقال انا ھو یا رسول اللہ قال لا فقام عمرؓ فقال انا ھو یا رسول اللہ قال لا ولکنہ خاصف النعل فی الحجرۃ فخرج علینا علی ومعہ نعل رسول اللہؐ یصلح منھا رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد وابو نعیم فی الحلیۃ و الحاکم وابن منصور وابو یعلی

(کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۱)

مسند ابو سعید خدری میں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرتؐ آئے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم میں ایک شخص ہے جو قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح کہ میں نے تنزیل پر جہاد کیا ہو حضرت ابوبکر یہ سنکر عرض کرنے لگے کہ کیا یا رسول اللہ وہ میں ہوں گا آپ نے فرمایا نہیں پھر حضرت عمر نے پوچھا یا رسول اللہ میں ہوں گا آپ نے فرمایا نہیں وہ شخص ہو گا جو حجرہ میں جوتی سی رہا ہے پھر حضرت علیؑ نکلے اور اُنکے ہاتھ میں رسول اللہ کے نعلین مبارک تھے جنکو انھوں نے درست کیا تھا اسکو ابن ابی شیبہ و امام احمد اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا میں اور حاکم اور ابن منصور اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

(۵۴) الطاہر

اسکے متعلق بیان بضمن "آیت تطہیر" کتاب حسن الانتخاب ص۱۲۱ میں اور کتاب نفائس المنن میں بضمن "طہارت" ص۱۸۰ میں ہو چکا ہے۔

(۵۵) المؤمن

اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن معاذ ابن جبل قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی انت اولھم ایمانا باللہ وعن ابی سعید الخدری نحوہ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۶)

ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں معاذ ابن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی تم سب میں اوّل ہو اللہ پر ایمان لانے میں اور ابو سعید خدری سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

یہہ حدیث بحوالہ ابوبکر ابن مردویہ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔

(۵۶) الانزع البطین

منتہی الارب جلد ۲ ص ۲۸۳ میں ہے کہ انزع مرد موے رفتہ ہر دو سوے پیشانی یعنی وہ مرد جس کی پیشانی میں دونوں طرف کے بال نہ ہوں۔ بطین بمعنی کلاں شکم۔ تذکرۂ خواص الامہ سبط ابن الجوزی ص ۳ میں ہے کہ

ولیسمی البطین لانہ کان بطنیا من العلم ویسمی الانزع لانہ کان انزع من الشرک۔

اور بطین اسلئے کہے گئے کہ آپ کا شکم علم سے پُر تھا اور انزع اسلئے کہ آپ شرک سے یکسو تھے

اخرجہ الدیلمی (فی فردوس الاخبار) عن ابی ایوب الانصاری) قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی ان اللہ قد غفر لک ولولدک ولاھلک ولشیعتک فابشر فانک

دیلمی فردوس الاخبار میں بروایت حضرت ابو ایوب انصاری لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی اللہ نے تجھے بخشا اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے محبین کو تو لوگوں کو

الانزع البطین (ینابیع المودۃ ۳۳۱ ومناقب خوارزمی ۳۳۴) | اس سے خوش کر درحقیقت وانزع اوبطین ہے۔

(۵۷) الساقی

اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ فی علی خمس ما ارانی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو نکاحی بابن یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدی آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی اعقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع ذانبا بعد احسان ولا کافرا بعد ایمان (ینابیع المودۃ ص ۲۳۳)

امام احمد بروایت ابوسعید خدری لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی میں پانچ باتیں ایسی ہیں جو میرے نزدیک دنیا اور دنیاوی چیزوں سے بہتر ہیں اوّل یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ کہ لواء الحمد اُسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم سب اُس کے نیچے ہوں گے تیسرے یہ کہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا رہے گا اور جس کو یہ میری امت سے پہچانے گا اُسے پلائیگا چوتھے یہ کہ میرا ستر پوش اپنے والا اور مجھکو خدا کے سپرد کرنیوالا ہے پانچویں یہ کہ مجھے اس کا خوف نہیں کہ وہ اپنی پارسائی کے بعد زنا کر سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے۔

(۵۸) الجیب

اخرجہ البیھقی فی فضائل الصحابۃ عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ ﷺ اذا کان یوم القیامۃ ضربت لی قبۃ

بیہقی فضائل صحابہ میں بروایت سلمان فارسی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لئے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائے گا عرش کے داہنے

من یاقوتة حمراء علی یمین العرش فضربت لابراهیم قبة من یاقوتة خضراء علی یسار العرش وضربت فیما بیننا لعلی بن ابی طالب قبة من لؤلؤة بیضاء فمن اظنك بحبیب بین خلیلین وعن حذیفة قال قال رسول اللہ ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراهیم خلیلا فقصری فی الجنة وقصر ابراهیم فی الجنة متقابلین و قصر علی ابن ابی طالب بین قصری و قصر ابراهیم فانا من حبیب بین خلیلین (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۶)

طرف اور حضرت ابراہیم کیلئے سبز مرجان کا قبہ عرش کے بائیں جانب لگایا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان علی کیلئے سفید موتی کا قبہ بنایا جائے گا۔ پس اس حبیب کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جو دو خلیلوں کے درمیان ہوگا۔ اور حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جس طرح حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا تھا میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور علی ابن ابی طالب کا قصر میرے اور حضرت ابراہیم کے قصر کے درمیان ہوگا پس مبارک ہو وہ حبیب جو دو خلیلوں کے درمیان ہوگا

(۵۹) الہادی

اس کا ذکر نمبر ۶۰ میں بضمن المہدی ملاحظہ ہو اسکے علاوہ عنوان اول در آیات آیت اول میں بھی ذکر ہے۔

(۶۰) المہدی

اخرج ابو نعیم فی الحلیة عن حذیفة قال قال رسول اللہ ان تولوا علیا تجدوہ ہادیا مہدیا یسلك بکم الطریق المستقیم (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵)

ابو نعیم حلیہ میں بروایت حذیفہؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم علیؑ کو خلیفہ کروگے تو انکو ہادی و مہدی پاؤ گے تمکو سیدھے راستہ پر چلائے گا۔

(۶۱) المہتدی

اس کا ذکر نمبر ۶۲ میں ضمن ہدایۃ اللہ ؑ ہوگا۔

(۶۲) ہدایۃ الہدیٰ

اخرجہ الدیلمی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ؐ انا المنذر وعلی الہادی وبک یا علی یہتدی المہتدون من بعدی (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۷)

دیلمی بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علی ہدایت کرنے والے اور تم سے اے علی میرے بعد ہدایت پانے والے ہدایت پاتے رہیں گے۔

مولوی سید صدر الدین احمد موسوی روائح المصطفےٰ من ازہار المرتضےٰ باب اول صفحہ میں لکھتے ہیں کہ

والقاب او بسیار است منجملہ آں ہادی ومہتدی وامین ومرتضےٰ وشریف وذی الاذن الواعیۃ ویعسوب الامۃ وحیدر وبیضۃ البلد وصدیق الاکبر وفاروق وامیر النحل وکرار غیر فرار وسید العرب واسد اللہ الغالب است وغیر ذلک

اور آپکے القاب بہت ہیں منجملہ اُنکے ہادی اور مہتدی اور امین اور مرتضےٰ اور شریف اور ذی الاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ اور حیدر اور بیضۃ البلد اور صدیق اکبر اور فاروق اور امیر النحل اور کرار غیر فرار اور سید العرب اور اسد اللہ الغالب وغیرہ ہیں۔

(۶۳) دابۃ الجنت

اخرجہ الطبرانی عن عمرو بن الحمق ان رسول اللہ ؐ قال لعمر یا عمر ہل

طبرانی بروایت عمرو بن الحمق روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ؐ نے حضرت عمر سے فرمایا اے عمر کیا ہم تمہیں

رائیت دابۃ الجنۃ تاکل الطعام وتشرب الشراب وتمشی فی الاسواق هذہ دابۃ الجنۃ واشار الی علی

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۹)

جنت کا چارپایہ دیکھا میں جو کھانا کھاتا اور پانی پیتا اور بازاروں میں چلتا ہے یہ دابۃ الجنۃ ہے اور آپ نے حضرت علی کی طرف اشارہ کیا۔

(۶۴) امیر النحل

وفی حیوۃ الحیوان للدمیری فی ترجمۃ یعسوب ان النبی قال لعلی انت یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین ومن ھھنا قیل لہ امیر النحل (حیوۃ الحیوان جلد ۲ صفحہ ۳۵۹)

دمیری کے حیوۃ الحیوان میں یعسوب کے ترجمہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا تم مومنوں کے یعسوب (بادشاہ) ہو اور دولت منافقوں کی یعسوب (بادشاہ) ہے اسلئے حضرت علی امیر النحل کہے جاتے ہیں۔

وقال شمس الدین ابو المظفر یوسف سبط ابن الجوزی ویسمی یعسوب المومنین لان الیعسوب امیر النحل قال فی الصحاح الیعسوب ملک النحل منہ قیل للسید یعسوب والمؤمنون یتشبھون بالنحل لان النحل تاکل طیبا وتضع طیبا وعلی علیہ السلام امیر المومنین ویسمی الولی والوصی والتقی وقاتل الناکثین والقاسطین وشبیہ ھارون و صاحب اللوی وخاصف النعل و

شمس الدین ابو المظفر یوسف سبط ابن الجوزی کہتے ہیں کہ آپ کا نام یعسوب المومنین رکھا گیا اسلئے کہ یعسوب شہد کے بادشاہ کو کہتے ہیں صحاح میں ہے کہ ملک النحل کو یعسوب کہتے ہیں اسی وجہ سے سید کو بھی یعسوب کہا جاتا ہے اور مومنین کو نحل سے اسوجہ سے مشابہت دیتے ہیں کہ وہ کھانے میں پاکیزہ اور رکھنے میں عمدہ ہو اور حضرت علی امیر المومنین تھے اور آپ ولی اور وصی اور تقی اور قاتل ناکثین وقاسطین اور شبیہ ہارون اور صاحب لوائے

کاشف الکرب وبیضۃ البلد فی الثیاب کثیرۃ (تذکرہ خواص الامۃ ص۳)	اور خاصف النعل اور کاشف الکرب اور بیضۃ البلد کہے جاتے ہیں اور آپکے القاب بہت ہیں

(۶۵) مثیل عیسیٰ

اس کا ذکر عنوان اوّل آیات میں آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ الخ میں ہو چکا۔

(۶۶) الکرّار

اخرجہ الدارقطنی والخطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ضمرۃ بن ربیعۃ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ کرار اغیر فرار یفتح اللہ علیہ جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ (کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۸)	دارقطنی اور خطیب نے بروایۃ مالک اور ابن عساکر نے بروایت ضمرہ ابن ربیعہ اور وہ مالک بن انس سے اور وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے اور وہ عمر بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہم علم ایسے شخص کو دیں گے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں وہ بہادر ہے بھاگنے والا نہیں ہے اللہ اسکے ذریعے فتح کرائیگا اسکے داہنے جبرئیل اور بائیں میکائیل ہوں گے۔

بقول مولانا شمس الدین ابو المظفر سبط ابن الجوزی و مولانا سید صدر الدین احمد موسوی حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کے القاب بہت ہیں اور جسقدر کہ لکھے جا چکے اُنپر انحصار نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ مذکورۂ بالا احادیث متعلقہ بہ القاب کی علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کافی طور پر جرح و قدح کی ہے مگر اُنکے متبعین بھی اُنکے ہمزبان اور احادیث کی موضوعیت و کذب کے قائل ہوئے ہیں رواۃ کو مفتری

ف کرار یعنی حملہ کنندہ و مہربانی نمایندہ ۱۲ منتہی الارب جلد ۲ ص۴۵

وکاذب و رافضی و شیعہ بتلایا۔ مگر بیشتر علمائے ناقدین نے اس سے اختلاف کیا اور ان احادیث کو مستند مانا ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم

احادیث

بیان حدیث منزلت

أنت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

تم میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے

اسمائے صحابہ و تابعین رواۃ حدیث منزلت

حضرت عمر بن الخطاب۔ حضرت علی مرتضیٰ۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود۔ حضرت عبداللہ ابن عباس۔ حضرت جابر ابن عبداللہ حضرت ابوہریرہ۔ حضرت ابوسعید خدری۔ حضرت جابر بن سمرہ۔ حضرت مالک بن الحویرث۔ حضرت براء ابن عازب۔ حضرت زید بن ارقم۔ حضرت ابو رافع مولے رسول اللہ۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفے۔ حضرت زید بن ابی اوفے۔ حضرت ابی سریحہ۔ حضرت حذیفہ بن اسید۔ حضرت انس بن مالک۔ حضرت ابو بریدہ اسلمی۔ حضرت ابو ایوب انصاری۔ حضرت عقیل بن ابی طالب۔ حضرت حبشی بن جنادہ السلولی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر۔ حضرت عبداللہ ابن زمعہ۔ حضرت حبیب ابن ابی ثابت۔ حضرت شرحبیل ابن سعد۔ امیر معاویہ بن ابی سفیان۔

ام المومنین حضرت عائشہ۔ ام المومنین حضرت حفصہ۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ۔ حضرت اسماء بنت عمیس۔

محمد بن علی ابن الحسین سعید بن المسیب۔
حضرت فاطمہ بنت علی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

حدیث منزلت کا متواتر ہونا

قال الحافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر روی قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ جماعۃ من الصحابۃ ومن اثبت الآثار واصحھا رواہ عن النبی سعد بن ابی وقاص وطرق حدیث سعد فیہ کثیرۃ جدا قد ذکرھا ابن ابی خیثمۃ وغیرہ ورواہ ابن عباس وابو سعید الخدری وام سلمۃ واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد اللہ وجماعۃ لطول ذکرھم (استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۲)

وقال ابن حجر ان ھذا الحدیث متواتر فانہ ورد من حدیث عائشۃ وابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبد اللہ ابن زمعۃ وابی سعید وعلی وحفصۃ۔

ذکرہ ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمن الزکی

حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر لکھتے ہیں کہ اس حدیث منزلت کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے یہ نہایت ثابت ترین اخبار اور صحیح ترین روایت میں سے ہے آنحضرتؐ سے سعد بن ابی وقاص نے اس حدیث کو روایت کیا اور سعد سے یہ حدیث بہت سے طریقوں سے روایت ہوئی جس کا ذکر ابن خیثمہ وغیرہ نے کیا ہے سعد کے سوا ابن عباس و ابو سعید خدری وام سلمہ واسماء بنت عمیس و جابر بن عبد اللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا جن کا ذکر باعث طوالت ہے

ابن حجر کا قول ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے اسلئے کہ حدیث حضرت عائشہ وابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبد اللہ ابن زمعہ وابی سعید و حضرت علی وحضرت حفصہ سے روایت ہوئی ہے۔

ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمن زکی مزی تہذیب الکمال میں لکھتے

المزی فی تہذیب الکمال روی قولہ
انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ جماعۃ
من الصحابۃ وھو اثبت الاخبار رو
صحیحھا رواہ عن النبیؐ سعدؓ بن ابی
وقاص وابن عباسؓ وابو سعیدؓ الخدری
وجابرؓ بن عبد اللہ وام سلمہؓ واسماءؓ بنت
عمیس وجماعۃ یطول ذکرھم
قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی
الشافعی فی کفایۃ الطالب ھذا حدیث
متفق علیہ صحتہ رواہ الائمۃ
الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ محمد
بن اسمٰعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم
بن الحجاج فی صحیحہ وابو داؤد فی
سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی
جامعہ وابو عبد الرحمٰن النسائی
فی سننہ وابن ماجۃ فی سننہ واتفق
الجمیع علی صحتہ وصار ذلک
اجماعا منھم قال الحاکم النیسابوری
ھذا حدیث دخل فی حد التواتر
قال السیوطی فی الازھار المتناثرۃ
فی الاحادیث المتواترۃ حدیث اما

ہیں کہ آنحضرتؐ سے حدیث منزلت کو صحابہ کی
ایک جماعت نے روایت کیا ہے یہ ثابت ترین
اخبار اور اصح احادیث میں سے ہے اس کو
آنحضرتؐ سے سعدؓ بن ابی وقاص و ابن عباسؓ
و ابو سعید خدریؓ و جابرؓ بن عبد اللہ و ام سلمہؓ
و اسماء بنت عمیسؓ اور ایک جماعت صحابہ نے
روایت کیا جس کا ذکر باعث طوالت ہے۔
حافظ محمد بن یوسف کنجی شافعی کفایۃ الطالب میں
لکھتے ہیں یہ حدیث ایسی ہے جس کی صحت پر
حافظان حدیث وائمہ اعلام نے اتفاق کر لیا
ہے ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحیح
بخاری میں اور مسلم بن الحجاج نے اپنی صحیح
میں اور ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور عیسیٰ
ترمذی نے جامع میں اور ابو عبد الرحمٰن نسائی
نے سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں یہ روایت
کیا اور اس کی صحت پر سب ائمہ حدیث نے اتفاق
کر لیا اسلئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث
کی صحت پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشاپوری کا
قول ہو کہ یہ حدیث حد تواتر کو پہونچ گئی۔
سیوطی کتاب الازہار المتناثرہ فی الاحادیث
المتواترہ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث منزلت

ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ اخرجه احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن ام سلمة وابن عباس وحبشی ابن جنادة وابن عمر وجابر بن سمرة والبراء بن عازب وزید بن ارقم وهکذا ذکره المتقی فی منتخب قطف الازهار وقال محمد صدر عالم فی المعارج العلی وهذا لحدیث متواتر عند السیوطی وقال ابن تیمیة الحرانی فی المنهاج ان هذا الحدیث ثبت فی الصحیحین بلاریب وغیرهما (منهاج السنة جلد ۴ ص۳)

امام احمد بن حنبل نے ابوسعید خدری اور اسماء بنت عمیسؓ سے اور طبرانی نے ام سلمہؓ اور حبشی بن جنادہ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ بن سمرہ و براءؓ بن عازب اور زیدؓ بن ارقم سے روایت کیا اسی کو شیخ علی متقی نے منتخب قطف الازہار میں لکھا ہے اور محمد صدر عالم معارج العلی میں لکھتے ہیں کہ سیوطی کے نزدیک یہ حدیث متواتر ہے اور ابن تیمیہ حرانی منہاج السنہ میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بلاشک صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ثابت ہے۔

وقال مولانا شاه ولی الله المحدث الدهلوی فی ازالة الخفاء فمن المتواتر حدیث انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ روی ذلک عن سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی ابن ابی طالب وعبد الله بن عباس وغیرهم (ازالة الخفاء مقصد دوم ص۲۶)

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث متواترات میں سے ہے اس کو سعدؓ بن ابی وقاص اور اسماءؓ بنت عمیس اور علیؓ بن ابی طالب اور عبداللہؓ بن عباسؓ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

وقال میرزا محمد معتمد خان البدخشانی صاحب مفتاح النجا اخرج البخاری ومسلم والترمذی عن سعد بن ابی وقاص و

اور میرزا محمد معتمد خاں بدخشانی صاحب مفتاح النجا لکھتے ہیں کہ بخاری و مسلم و ترمذی نے سعدؓ بن ابی وقاص اور جابرؓ بن عبداللہ

جابر بن عبداللہ والبزار عن ابی سعید الخدری وابن ماجۃ والضیاء عن سعد فقط واحمد عن کلا الاخیرین والعقیلی عن ابن عباس والطبرانی عن علی وابن عمر وابن عباس والبراء بن عازب وزید بن ارقم ومالک بن الحویرث وحبشی بن جنادۃ وام سلمۃ واسماء عیس وابن مردویہ عن انس بن مالک والخطیب عن عمر رضی اللہ عنہم (نزل الابرار ص۱۴)

سے اور بزار نے ابو سعید خدری سے اور ابن ماجہ اور نسائی نے صرف سعد سے اور احمد نے ان دونوں آخری لوگوں سے اور عقیلی نے ابن عباس سے اور طبرانی نے حضرت علی و ابن عمر و ابن عباس و براء بن عازب و زید بن ارقم و مالک بن الحویرث و حبشی بن جنادہ و ام سلمہ و اسماء بنت عیس سے اور ابن مردویہ نے انس سے اور خطیب نے حضرت عمر سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

اسامی ائمہ حدیث مخرجین حدیث منزلت

(۱) محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص۱۶۲) (۲) محمد بن سلیمان بن داؤد الطیالسی المشہور بہ حافظ ابو داؤد (مسند ابو داؤد طیالسی ص۲۹) (۳) عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم ابن عثمان العبسی صاحب مسند استاد بخاری و مسلم (کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۴) (۴) امام احمد بن حنبل صاحب مسند و مناقب (مسند امام احمد جلد ۱ ص۱۷۵ و ص۳۹۰) (۵) ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری صاحب جامع الصحیح (صحیح بخاری و عینی جلد ۴ ص۶۳۴) (۶) مسلم ابن الحجاج القشیری صاحب جامع الصحیح (صحیح مسلم مع شرح نووی جلد ۲ ص۲۷۸) (۷) حافظ محمد بن یزید ابن ماجۃ القزوینی صاحب السنن (سنن ابن ماجہ ص۹) (۸) ابو حاتم محمد ابن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص۱۳۳) (۹) حافظ ابو عیسٰی ابن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح

(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۵۰۵) (۱۰) حافظ عبداللہ بن احمد بن حنبل صاحب الزوائد
فی المسند (ینابیع المودۃ ص ۵۰۵) (۱۱) حافظ احمد بن عمر عبدالخالق البزار صاحب
المسند تلمیذ البخاری (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۰) (۱۲) حافظ ابوعبدالرحمن ابن شعیب
النسائی صاحب السنن (خصائص نسائی ص ۴۲) (۱۳) ابوبکر المطیری (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵)
(۱۴) حافظ احمد بن علی ابویعلیٰ الموصلی صاحب المسند (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۲) (۱۵)
حافظ محمد بن جریر طبری صاحب التاریخ والتفسیر (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۵) (۱۶) حافظ
ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی صاحب معاجم ثلثہ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۴) (۱۷) ابو
عبداللہ محمد معروف بہ حاکم نیشاپوری صاحب المستدرک (مستدرک جلد ۳ ص ۱۳۳)
(۱۸) احمد بن عبدالرحمن ابوبکر شیرازی صاحب کتاب الالقاب (کنز العمال جلد ۱ ص ۲۰۵)
(۱۹) حسن بن بدر (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۹۵) (۲۰) ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ
اصبہانی صاحب المناقب (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۰) (۲۱) ابوبکر عاقولی (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۰)
(۲۲) حافظ اسمٰعیل ابن علی بن الحسین معروف بہ ابن السمان الرازی صاحب
کتاب الموافقہ (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) (۲۳) حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت
خطیب بغدادی صاحب التاریخ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۴) (۲۴) حافظ ابوعمر یوسف
ابن عبداللہ معروف بہ ابن عبدالبر نمری قرطبی (استیعاب جلد ۱ ص ۴۷) (۲۵) حافظ
ابوالحسن علی ابن محمد طیب الجلابی معروف بہ ابن المغازلی صاحب المناقب۔
(ینابیع المودۃ ص ۵۰) (۲۶) حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی صاحب فردوس الاخبار۔
(ینابیع المودۃ ص ۶۳) (۲۷) محی السنہ حسین ابن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنہ
ومصابیح السنہ (مصابیح السنہ ص ۳۱) (۲۹) حافظ ابوالقاسم علی ابن الحسن المعروف بہ
ابن عساکر صاحب التاریخ (تاریخ ابن عساکر جلد ۲ ص ۱) (۳۰) حافظ ابوطاہر احمد
ابن محمد سلفی الاصبہانی (ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۶۲) (۳۱) حافظ ابوالمؤید موفق بن احمد

مکی معروف بہ اخطب خوارزم (مناقب خوارزمی ص۹۵) (۳۲) ابوالحسن علی بن محمد بن
عبدالکریم معروف بہ ابن اثیر صاحب اسد الغابہ و تاریخ کامل (اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۶)
(۳۳) حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبداللہ ابن النجار صاحب
التاریخ (کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۲) (۳۴) حافظ شمس الدین ابو المظفر یوسف بغدادی
سبط ابن الجوزی (خواص الامہ ص۱۱) (۳۵) حافظ ابو العباس محب الدین
طبری مکی شافعی (ریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۲) (۳۶) شیخ صدر الدین ابو المجامع ابراہیم
ابن مؤید حموئی صاحب فرائد السمطین (ینابیع المودۃ ص۵۱) (۳۷) عبداللہ ابن اسعد
یمنی یافعی صاحب مرآۃ الجنان (مرآۃ الجنان جلد ۱ ص۱۰۹) (۳۸) حافظ اسمٰعیل بن عمر
دمشقی معروف بہ ابن کثیر صاحب التاریخ (ریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۲) (۳۹) حافظ
ولی الدین ابو عبداللہ محمد خطیب صاحب مشکوۃ (مشکوۃ شریف ص۵۵۵) (۴۰) ابو
السعادات مبارک ابن محمد ابن عبدالکریم شیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری
صاحب جامع الاصول (جامع الاصول جلد ۱ طبع ص۲۰) (۴۱) امام محیی ابن شرف النووی
شارح مسلم (تہذیب الاسماء واللغات جلد ۱ ص۳۴۶) (۴۲) کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی صاحب
مطالب السئول (مطالب السئول ص۱۷) (۴۳) سید علی ہمدانی صاحب مودۃ القربے
(مودۃ القربے مشمولہ ینابیع المودۃ ص۱۹۳) (۴۴) ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی
صاحب ہدایۃ السعداء (مناقب مرتضوی ص۱۲) (۴۵) حافظ احمد بن علی معروف بہ ابن حجر
عسقلانی صاحب فتح الباری (تہذیب التہذیب جلد ۲ ص۳۳۶) (۴۶) حافظ نور الدین
علی معروف بہ ابن الصباغ مالکی مکی صاحب فصول المہمہ (فصول المہمہ ص۲۴۰) (۴۷)
حافظ جلال الدین ابو بکر عبدالرحمٰن سیوطی (جامع صغیر جلد ۲ ص۵۶) (۴۸) قاضی حسین
ابن محمد دیار بکری صاحب التاریخ (تاریخ الخمیس جلد ۲ ص۱۳۹) (۴۹) حافظ احمد ابن حجر
ہیتمی مکی صاحب صواعق محرقہ (صواعق محرقہ ص۷۶) (۵۰) حافظ علی متقی ابن حسام الدین صاحب

کنز العمال (کنز العمال جلد ۱ ص ۴۰۴) (۵۱) شیخ محمد ابن عبد الرؤف مناوی صاحب کتاب تیسیر شرح جامع صغیر (تیسیر جلد ۲ ص ۱۴۶) (۵۲) مرزا محمد معتمد خاں بدخشانی صاحب مفتاح النجا (نزل الابرار ص ۱۵) (۵۳) شیخ محمد صالح کنشی (مناقب مرتضوی ص ۱۴۱) (۵۴) سید محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر صنعانی (روضۃ الندیہ شرح تحفۃ العلویہ ص ۵۴) (۵۵) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ازالۃ الخفا ص ۲۶۶ مقصد دوم) (۵۶) مولوی رشید الدین خان دہلوی (ایضاً لطافۃ المقال قلمی) (۵۷) شاہ تقی علی قلندر کاکوروی (روض الازہر ص ۹۲) (۵۸) ملا مبین فرنگی محلی (وسیلۃ النجات ص ۱۱) (۵۹) سید محمد بن حسن شبلنجی صاحب کتاب نور الابصار۔ (نور الابصار ص ۱۵۰) (۶۰) سید صدر الدین احمد موسوی (روائح المصطفےٰ ص ۱۰) (۶۱) شیخ سلیمان حنفی بلخی قندوزی (ینابیع المودۃ ص ۴۹) (۶۲) شاہ علی انور قلندر کاکوروی (اتصاح ص ۳۵) (۶۳) مرزا احسن علی محدث (تفریح الاحباب ص ۳۰۶) (۶۴) حافظ عبد الرحمٰن امرتسری (الدر المنضد ص ۳۶) (۶۵) حکیم مظہر الحق قنوجی (شمس التواریخ جلد ۵ ص ۴۸۰)

مرقومہ بالا حضرات کے حالات کتب معتبرۂ مشہورہ میں بالتفصیل موجود ہیں۔ من شاء فلیطالع

بیان بعض طرق حدیث منزلت

(۱) بروایت حضرت سعد ابن ابی وقاص

(۱) عن سعد قال خلف رسول اللہ علی ابن ابی طالب فی غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ

سعد سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کو غزوۂ تبوک میں چھوڑنا چاہا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑے جاتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم اس امر سے راضی نہیں کہ میرے لئے ایسے

لا نبی بعدی رواہ ابن شیبۃ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۱)	جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ابن شیبہ نے اسکو روایت کیا۔

یہ حدیث بروایت حضرت سعد مسند امام احمد و بخاری و مسلم ترمذی و مسند ابو داؤد طیالسی و خصائص نسائی و ابن عرفہ و طبقات ابن سعد و فضائل صحابہ لابی نعیم و معجم صغیر طبرانی و مصابیح السنہ بغوی و مناقب ابن المغازلی و جامع الاصول لابن اثیر جزری و تہذیب الاسماء اللغات للنووی میں بھی مرقوم ہے امام نسائی نے خصائص میں اس حدیث کو سعد و طریقوں سے روایت کیا ملاحظہ ہو ص ۹ و ص ۴۱ تا ص ۵۲ ان میں بیشتر روایتیں سعید بن المسیب سے مروی ہیں اسکے علاوہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص و عامر بن سعد بن ابی وقاص و مصعب بن سعد و عائشہ بنت سعد و عبداللہ بن رقیم سے مروی ہیں اسکے علاوہ تین حدیثیں اسماء بنت عمیس سے بھی مروی ہیں۔ ینابیع المودۃ ص ۴۹ میں یہ حدیث بروایت سعد بن ابی وقاص بخاری و مسلم سے اور مسند امام احمد میں بروایت ابو سعید خدری و سعد بن ابی وقاص و اسماء بنت عمیس و سعید بن زید سے اور بروایت ترمذی حضرت سعد و جابر و زید بن ارقم و ابی ہریرہ و ام سلمہ سے اور بروایت ابن المغازلی حضرت جابر و انس و ابن عباس و ابی سعید خدری سے بھی مرقوم ہے۔

(۲) اخرج احمد و المسلم و الترمذی و النسائی عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امر بہ و قال لہ ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذکرت ثلاثا قالہن لہ رسول اللہ فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم	امام احمد مسلم و ترمذی و نسائی بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص لکھتے ہیں کہ معاویہ نے انہیں حکم دیا اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ تم ابو تراب پر سب نہیں کرتے ہو یہ کہنے لگے کیا میں نے تم سے وہ تین باتیں نہیں بیان کیں جو آنحضرت سے سنی ہیں میں انپر ہرگز سب نہیں کرسکتا ان باتوں میں سے اگر مجھے ایک

وذکر مفاحدیث الرایۃ و
سنذکر ھنیما بعد انشاء اللہ تعالیٰ
والثانیۃ لما نزل قولہ تعالیٰ ندع
ابناءنا وابناءکم الایۃ دعا رسول اللہ
علیا وفاطمۃ والحسن والحسین
وقال اللھم ھؤلاء اھلی والثالثۃ
سمعت رسول اللہ وقد خلفہ فی بعض
مغازیہ فقال یا رسول اللہ
نرکتنی مع النساء والصبیان
فقال الا ترضی ان تکون
منی بمنزلۃ ھارون من
موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی
(خصائص نسائی ص۴۸ وخواص الامہ ص۱۱ وینابیع
المودۃ ص۱۰)

(۳) اخرج النسائی فی الخصائص اخبرنی
صفوان بن محمد بن عمر وقال حدثنا
احمد بن خالد قال حدثنا عبد العزیز
بن ابی سلمۃ الماجشون عن محمد
بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی
ابراھیم بن سعد انہ سمع ابا
سعد وھو یقول قال النبی صلی اللہ علیہ

یہی حاصل ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے
سے زائد محبوب ہوتی ان میں سے ولا حدیث
روایت کا ذکر کیا جس کو ہم انشاء اللہ آئندہ بیان
کریں گے دوسری جب آیت ندع ابناءنا
وابناءکم نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے حضرت
علیؑ و حضرت فاطمہؑ و حضرت حسنؑ و حضرت حسینؑ کو
بلا کر فرمایا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں میرے
یہ کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے جب کہ انھوں نے
بعض غزوات میں انھیں (مدینہ میں) چھوڑا تھا
انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتوں
اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا
کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ویسے ہو
جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے مگر میرے بعد نبوت
نہیں۔

(۳) نسائی خصائص میں کہتے ہیں کہ مجھکو خبر دی صفوان
بن محمد بن عمرو نے انھوں نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی احمد بن خالد نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے ان سے محمد بن
المنکدر نے کہا سعید بن المسیب نے خبر دی ہم کو ابراہیم
بن سعد نے انھوں نے اپنے باپ سعد سے سنا وہ کہتے تھے
کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کیا تم اس سے

وسلم لعلی اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی قال سعید فاردت حتی اتیت سعدا فقلت شیئا حدث بہ ابنک قال وما ھو یا ابن اخی فقلت ھل سمعت رسول اللہ یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیہ والا صمتا لقد سمعتہ یقول ذلک (خصائص نسائی ص۴۴)

راضی نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے مگر نبوت میرے بعد نہیں سعید کہتے ہیں مجھے اس پر اطمینان نہیں ہوا میں سعدؓ کے پاس آیا میں نے کہا کیا تم نے کوئی حدیث اپنے بیٹے سے بیان کی انھوں نے کہا اے میرے بھتیجے وہ کیا ہے میں نے کہا کیا تم نے آنحضرتؐ کو حضرت علیؑ سے یہ فرماتے سنا ہو انھوں نے کہا ہاں اور اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اگر نہ سنا ہو تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

خصائص نسائی میں اسی مضمون کی دو حدیثیں اور بھی ہیں جس میں رُوات اور الفاظ میں خفیف سا فرق ہے۔

بروایت حضرت ابو سعید خدریؓ

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول اللہ غزوۃ تبوک وخلف فی اھلہ علیا فقال لبعض ما منعہ ان یخرج معہ الا انکم صحبتہ فبلغ ذلک علیا فذکرہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضیٰ ان تنزل منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الخ رواہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر۔

ابو سعید خدری سے مروی کہ جب آنحضرتؐ حضرت علیؑ کو مدینہ میں چھوڑ کر غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لیچلے تو بعض لوگ بطور طنز کہنے لگے کہ آنحضرتؐ انکے ساتھ رکھنے سے کراہت کرتے ہیں اس لئے چھوڑے جاتے ہیں حضرت علیؑ نے یہ سُن کر آنحضرتؐ سے عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تم اس سے خوش نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے طبقات کبیر میں اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳ میں اس طرح ہے

(۵) علی منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (ابوبکر المطیری فی جزئہ عن ابی سعید۔

علی میرے لئے ویسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (ابوبکر مطیری نے اپنے جزء میں ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے۔

(۳۔۲) براء بن عازب و زید بن ارقم رضی اللہ عنہما

(۶) عن البراء بن عازب و زید بن ارقم قالا لما کان عند غزوۃ جیش العشیرۃ وھی تبوک قال رسول اللہ لعلی انہ لا بد من ان اقیم او تقیم فخلفہ فلما فصل رسول اللہ عاز قال ناس ما خلفہ الا لشیء کرھہ منہ فبلغ ذلک علیا فاتبع رسول اللہ حتی اتاہ فقال اما جاء بک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناسا یزعمون انک انما خلفتنی لشیء کرھتہ منی فضاحک رسول اللہ وقال یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انک لست نبیا قال بلی یا رسول اللہ قال فانہ کذلک اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی

براء بن عازبؓ و زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ غزوہ جیش العشیرہ جس کو تبوک کہتے ہیں تشریف لے چلے تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہاں (مدینہ میں) اہم ٹھہریں یا تم ٹھہرو پھر آنحضرتؐ نے انہیں چھوڑا جب آنحضرتؐ تشریف لے گئے تو بعض لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہؐ کو کوئی بات ان کی بُری معلوم ہوئی ہے اسلئے چھوڑ گئے ہیں حضرت علی نے جب یہ سنا تو آنحضرتؐ کے پیچھے ہو لئے یہاں تک کہ انکے پاس پہونچی آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی تم کیوں آئے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ آپ کو میری کوئی بات بُری معلوم ہوئی جس کی وجہ سے آپنے مجھے چھوڑ دیا آنحضرتؐ یہ سن کر متبسم ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسےٰ کیلئے تھے مگر یہ کہ تم نبی نہیں ہو حضرت علی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ آنحضرتؐ نے فرمایا پس یہ ایسی بات ہے۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے اپنی کتاب طبقات کبیر

فی کتابہ الطبقات الکبیر۔

میں اس کی تخریج کی ہے۔

(۴) بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(۷) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لخلفتک ان تکون خلیفتی قلت اتخلفنی عندک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی رواہ الطبرانی فی الاوسط (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۱)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمکو اسلئے یہاں (مدینہ میں) چھوڑتا ہوں کہ تم میرے خلیفہ بنو آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا آپکے بعد میں رہ سکوں گا تب آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے طبرانی نے معجم اوسط میں اسے روایت کیا ہے۔

(۸) عن عبد اللہ بن بکر الغنوی عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولی علی عن علی ان رسول اللہؐ اراد ان یغزو غزاۃ لہ فدعا جعفرا فامرہ ان یتخلف علی المدینۃ فقال لا اتخلف بعدک یا رسول اللہ ابدا فدعا علی رسول اللہ فغضب علی لما تخلف قبل ان اتکلم فبکیت فقال رسول اللہ ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ یبکینی خصال غیر واحدۃ یقول قریش غدا ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ ویبکینی خصلۃ اخری کنت اریدان اتعرض للجھاد فی سبیل اللہ لان اللہ یقول ولا یطئون موطأ یغیظ الکفار الی اخر الآیۃ لکنت

عبد اللہ بن بکر غنوی روایت کرتے ہیں حکیم بن جبیر سے اور وہ حسن بن سعد مولے علی سے اور وہ حضرت علی سے کہ آنحضرتؐ نے جب غزوہ کا ارادہ کیا تو جعفر ابن ابی طالبؓ کو بلا کر مدینہ میں رہنے کا حکم دیا انھوں نے عرض کیا کہ میں کبھی آپکے بعد نہ رہوں گا پھر آپنے مجھے بلایا اور قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں آنحضرتؐ نے مجھے اپنی عدم موجودگی میں رہنے کا حکم دیا میں رونے لگا آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں روتے ہو میں نے کہا علاوہ اور باتوں کے ایک بات یہ ہے کہ قریش کہیں گے کہ آنحضرتؐ اس قدر جلد اپنے ابن عم سے بیزار ہوئے کہ اُس کو چھوڑ دیا دوسری اس بات سے روتا ہوں کہ میرا ارادہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا تھا اس لئے

اریدان اتعرض للاجر ویکفینی خصلة اخری
کنت اریدان اتعرض لفضل اللہ فقال رسول
اللہ اما قولک یقول قریش ما اسرع ما تخلف
عن ابن عمہ وخذلہ فان لک بی اسوۃ قالوا
ساحر وکاھن وکذاب واما قولک اتعرض
للاجر من اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة
ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی و
اما قولک اتعرض لفضل اللہ فھذا ان
بحار ان من فضل جاءنا من الیمن
فبعہ واستمتع بہ انت وفاطمة
حتی یوتیکم اللہ من فضلہ فان للدینة
لا تصلح الا بی او بک رواہ البزار
وابو بکر العاقولی والحاکم وقال
صحیح الاسناد وابن مردویہ۔

(کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۱)

(۹) عن ابراھیم بن سعید الجوھری
قال حدثنی امیر المؤمنین المامون
حدثنی امیر المؤمنین الرشید حدثنی امیر
المؤمنین المھدی قال دخل علی
سفیان الثوری فقلت حدثنی بلحن

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہیں چلتے ایسی جگہ چلنے کی
کہ غضب میں لائے کافروں کو آخر آیت تک میں اس ارادہ
میں تھا کہ اس سے اجر حاصل کروں گا اور اس لئے بھی
روتا ہوں کہ اس ارادہ میں تھا کہ مال غنیمت حاصل کروں گا
آنحضرت نے جواب میں فرمایا کہ قریش جو تمہیں یہ کہیں گے
تو اس میں بھی میری متابعت تمہیں حاصل ہوگی وہ لوگ
مجھے ساحر و کاہن و کاذب کہتے ہیں جو تمہیں خیال
ہے تو کیا تم اس امر سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے
لئے ویسے ہی ثابت ہو جیسے کہ ہارون حضرت موسیٰ
کیلئے تھے مگر کوئی نبی میرے بعد نہیں غنیمت کے لئے
کا جو خیال ہو تو یہ جو سیاہ مرچ کے بوجھ یمن سے آئے
ہیں انہیں فروخت کر لو اور تم اور فاطمہ اس سے فائدہ اٹھاؤ
اس وقت تک کہ جبتک کو غنیمت سے حصہ ملے کیونکہ مدینہ
بغیر میرے یا تمہارے امن میں نہیں رہ سکتا۔ روایت کیا اسکو
بزار اور ابو بکر عاقولی اور حاکم نے اور کہا حاکم نے کہ یہ صحیح
الاسناد ہے اور ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

ابراہیم ابن سعد جوہری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں
کہ مجھسے حدیث بیان کی مامون رشید نے ان سے ہارون
رشید نے ان سے مہدی نے کہا میں سفیان ثوری
آئے میں نے کہا کوئی ایسی حدیث بیان کرو کہ جو میرے مخالفین
علی کے فضائل میں نہایت عمدہ ہو انھوں نے کہا ہم سے

فضیلة عندك یا امیر المؤمنین علی فقال حدثنی سلمة بن کهیل عن حجیة عن علی قال قال رسول اللہ انت منی بمنزلة هارون من موسی اخرجه ابن النجار (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۱۲ و ریاض النضرة جلد ۲ ص ۱۶۲ و ذخائر العقبی ص ۵۴)

حدیث بیان کی سلمہ بن کہیل نے انھوں نے حجیہ سے انھوں نے حضرت علی سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون حضرت موسیٰ کیلئے تھے اس کو ابن النجار نے روایت کیا ہے۔

(۵) بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

(۱۰) اخرجه ابن المغازلی فی المناقب عن جابر قال غزا رسول اللہ فقال لعلی اخلفنی فی اهلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمه فقال رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔

ابن المغازلی مناقب میں حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ نے حضرت علی سے (مدینہ میں) رہنے کا حکم فرمایا تو وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ لوگ کہیں گے کہ آپ نے مجھے چھوڑ دیا تب آپ نے یہ حدیث منزلت بیان فرمائی۔

(۷) بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(۱۱) اخرجه ابن المغازلی فی المناقب عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وخلفه فی اهله۔

ابن المغازلی مناقب میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حدیث منزلت بیان فرمائی اور حضرت علی کو گھر میں چھوڑا۔

(۸) بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(۱۲) اخرجه ابن المغازلی عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه

ابن المغازلی مناقب بروایت حضرت انس ابن مالک اسی حدیث منزلت کو لکھتے ہیں (اس روایت میں وخلفه فی اهله

نہیں ہے)

لانبی بعدی۔

فائدہ جتنی حدیثیں کہ اوپر لکھی جا چکیں وہ غزوۂ تبوک سے متعلق ہیں تفحص و تجسس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع تبوک کے علاوہ اور چند مواقع پر بھی ارشاد فرمایا ہے چنانچہ امیر سید علی ہمدانی رسالہ مودۃ القربیٰ میں لکھتے ہیں۔

(۱۳) جعفر الصادق عن اٰبائہ علیہم السلام قد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام فی عشرۃ مواضع انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ (مودۃ القربیٰ مشمولہ ینابیع المودۃ ص ۲۵۴)

حضرت امام جعفر صادق اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کے لئے دس جگہ حدیث منزلت ارشاد فرمائی۔

مطالعہ کتب احادیث و سیر و مناقب سے حسب ذیل مقامات معلوم ہوتے ہیں۔

(۱) موقع ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام

(متفقہ نمبر ۵ رواۃ حضرت جابرؓ)

(۱۴) اخرجہ الملا فی کتابہ وسیلۃ المتعبدین فی متابعۃ سید المرسلین عن جابر بن عبد اللہ قال لما ولدت فاطمۃ الحسن قالت لعلی سمہ فقال ما کنت لاسبق باسمہ رسول اللہ ثم اخبر النبی فقال ما کنت لاسبق باسمہ ربی

ملا محمد عمر بن محمد کتاب وسیلۃ المتعبدین فی متابعۃ سید المرسلین میں بروایت جابر بن عبداللہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت امام حسنؑ پیدا ہوئے تو حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ انکا نام رکھو آپ نے فرمایا کہ نام رکھنے میں آنحضرتؐ پر سبقت نہیں کر سکتا پھر آنحضرتؐ کو خبر ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نام رکھنے میں خدا پر سبقت نہیں کر سکتا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ

عزوجل فاوحی اللہ عزوجل الی جبرئیل انہ قد ولد لمحمد ولد فاھبط وھنئہ وقل لہان علیا منک بمنزلۃ ھارون من موسی فسمہ باسم ابن ھارون فھبط جبرئیل فھنأہ من اللہ ثم قال ان اللہ امرک ان تسمیہ باسم ابن ھارون فقال وما اسم ابن ھارون فقال شبر فقال لسانی عربی فقال فسمہ الحسن۔

سے کہا کہ جاکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد دو اور کہو کہ علی تمہارے لئے ایسے ہیں جیسے ہارون موسے کیلئے تھے اس لڑکے کا نام ہارون کے لڑکے کے نام پر رکھو جبرئیل نے آکر کہا آنحضرت نے پوچھا کہ ہارون کے بیٹے کا کیا نام تھا جبرئیل نے کہا کہ شبر آنحضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے وہ کہنے لگے کہ آپ ان کا نام حسن لکھئے حسن عربی میں عبری زبان کے لفظ شبر کا ترجمہ ہے۔

ینابیع المودۃ میں یہ حدیث بر اندک تغیر الفاظ بروایت امام رضا علیہ السلام حضرت اسماءؓ سے مروی ہے۔

(۲) موقع انسداد ابواب الا مسجد

ایضاً

(۱۵) اخرجہ موفق بن احمد الخوارزمی بسندہ عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی وانک منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی والذی نفسی بیدہ انک لتذود عن حوضی یوم القیامۃ رجالا کما یذاد

موفق ابن احمد خوارزمی بسند اپنی مناقب میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی مسجد میں تمہیں بھی وہ باتیں جائز ہیں جو مجھے جائز ہیں کیا تم اس امر سے راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے یہاں وہ ہو جو ہارون کا مرتبہ موسیٰ کے یہاں تھا سوا اس کے کہ نبی میرے بعد نہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میرے حوض سے قیامت میں لوگوں کو

البعير الاجرب عن الماء يصال كما يصال من عوسج[1] كانی انظر الی مقامك من حوضی دینابیع المودۃ ص۸۵ ومناقب خوارزمی ص۶۵

اس طرح ہانکو گے جس طرح بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانکا جاتا ہے تمہارے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا حوض پر جہاں تمہاری جگہ ہو وہاں وقت میری آنکھوں میں پھر رہی ہے۔

(۳۰) موقع عقد مواخات

(۸) بروایت حضرت زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ

(۱۹) عن زید ابن ابی اوفیٰ قال لما اخی النبیؐ بین اصحابہ قال علی لقد ذهب روحی وانقطع ظهری حین رائیتك فعلت باصحابك ما فعلت غیری فان کان هذا من سخط علی ذلك فقال رسول اللہؐ والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منك یا رسول اللہ قال ما ورث الانبیاء من قبلی قال وما ورث الانبیاء من قبلك قال کتاب ربهم وسنة نبیهم وانت معی فی قصری فی

زید بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے جب صحابہ میں مواخات کرائی حضرت علی کہنے لگے مجھے سخت صدمہ ہوا کہ آنحضرتؐ میرے سوا تمام اصحاب میں مواخات کرا رہے ہیں حضرت علی فرماتے ہیں کہ یہ صدمہ مجھے بوجہ کسی ناراضگی کے خیال سے نہ تھا جو آنحضرتؐ کے حضور میں پیدا ہوتا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے امر حق پر مبعوث کیا ہے میں نے تمہیں اپنے لئے چھوڑا ہے تم میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لیکن البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی کہنے لگے کہ مجھے ورثہ میں کیا حاصل ہوگا آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ سے پہلے جو انبیا گزرے ہیں ان کا ورثہ ملا حضرت علیؑ نے عرض کیا کہ انبیا کو کیا ملا فرمایا خدا کی کتاب اور اپنے نبی کا طریقہ میرے

[1] عوسج یعنی خاردار لکڑی ۱۲۔

الجنة مع فاطمة ابنتي وانت اخي و رفيقي رواه احمد في كتاب مناقب علي (كنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۶)

بھائی اور رفیق ہو جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں فاطمہ کی معیت میں تم ہو گے اسکو احمد نے کتاب مناقب علی میں روایت کیا ہے۔

بتغیر یسیر یہ حدیث تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۴۰ میں اس سند سے مرقوم ہے کہ امام احمد نے فضائل میں لکھا ہے کہ ہمسے حدیث بیان کی احمد بن جعفر نے انسے محمد بن الحسن نے انسے ابو الحسین بن محمد السعدی نے ان سے عبد المومن بن عباد العبدی نے ان سے یزید بن معن نے انسے عبد اللہ بن ابی اوفی نے۔

ابو المظفر شمس الدین یوسف بن قزغلی تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں کہ

فان قيل ففي اسناده عبد المومن بن عباد وكان ضعيفا والجواب الحديث الذي يرويه عبد المومن حديث طويل اخرجه ابو المحمد بن عدي الحافظ من حديث زيد بن ابي اوفى وقد خرج ابو الفرج في الاحاديث الواهية احاديث الحديث فخرجه احمد في الفضائل من غير رواية عبد المومن ورجاله ثقات وهو من حديث عبد الله ابن ابي اوفى فهذا حديث وذاك آخر والدليل على صحته انه اخرج الترمذي بمعناه في جامعه وقيل ان احمد اخرج الحديث الماضي في الفضائل عن زيد بن ابي اوفى۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اسکے اسناد میں عبد المومن بن عباد ہوا وہ ضعیف ہو تو اس کا جواب یہ ہو کہ حدیث طویل کہ عبد المومن سے مروی ہوئی ہے اور جس کو کہ حافظ ابو محمد بن عدی نے بروایت زید بن ابی اوفی لکھا اسیکو ابو الفرج (ابن الجوزی) نے بھی احادیث واہیہ میں لکھا ہو اور یہ حدیث جو میں نے لکھی وہ ہو کہ جس کو امام احمد نے فضائل میں علاوہ اس روایت عبد المومن کے لکھی ہے اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے لہذا یہ حدیث جدا ہو اور وہ حدیث اور اس حدیث کی صحت کی دلیل یہ ہو کہ ترمذی نے معنا اپنے جامع میں اسیکو روایت کیا ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس حدیث زید بن ابی اوفی کو بھی فضائل میں امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(۴) موقع فتح خیبر

متعلقہ نمبرہ بروایت حضرت جابرؓ

(۱۷) اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب و الملا فی وسیلۃ المتعبدین و محمد بن یوسف الگنجی فی کفایۃ الطالب و ابراھیم بن عبداللہ الیمنی الوصابی فی الاکتفا و ابن السبوع الاندلسی فی الشفا و ابو سعد فی شرف النبوۃ عن جابر بن عبداللہ قال قدم علی الفتح خیبر فقال لہ النبی لولا ان تقول فیک طائفۃ من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت رجلیک و فضل طھورک لیستشفون بہما ولکن حسبک ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی۔ مناقب خوارزمی ص۹۵ و ینابیع المودۃ ص۷ بروایت حضرت علی و حضرت جابر

ابن المغازلی مناقب میں اور ملا عمر وسیلۃ المتعبدین میں اور محمد بن یوسف گنجی کفایۃ الطالب میں اور ابراہیم بن عبداللہ یمنی وصابی الکتفا میں اور ابن السبوع اندلسی شفا میں اور ابو سعد شرف النبوۃ میں حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ کے پاس حضرت علی بعد فتح خیبر تشریف لائے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میری امت تمہارے حق میں وہ باتیں نہ کہنے لگیں جو نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کے حق میں کہہ رہے ہیں تو تمہارے لئے میں ایسی باتیں کہتا کہ اگر تم کسی مسلمانوں کے مجمع ہو کر گذرتے تو لوگ تمہارے پاؤں کی مٹی اٹھاتے اور تمہارے وضو کے پانی کو لے کر اس سے شفا چاہتے تمہارے حق میں صرف یہ کافی ہے کہ تم میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ کیلئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۵) موقع عطائے خاتم در نماز

(۹) بروایت حضرت اسماء بنت عمیسؓ

شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی مطالب السئول صـ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت علیؑ نے نماز میں انگوٹھی عطا فرمائی تھی۔ تو حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل دعا مانگی تھی۔ کہ

اللھم ان اخی موسیٰ سئلک فقال رب اشرح	الٰہی میرے بھائی موسےٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی
لی صدری ویسر لی امری واحلل	کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے
عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی	کام کو آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ
واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون	میری باتیں لوگ سمجھیں اور میرے گھر کے لوگوں
اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی	سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر کر اسکی وجہ
امری فنزلت علیک قرانا	سے مجھے قوی پشت کر اور میرے کام میں اُس کو
ناطقا سنشد عضدک باخیک	شریک کر پس تو نے اُس پر بولتا ہوا قرآن نازل کیا
ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما	کہ ہم تیرے بھائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے
بایاتنا انت ومن اتبعکما الغالبون	اور تم دونوں کو غالب بنائینگے کہ وہ لوگ تم تک
اللھم وانا محمد نبیک و	نہ پہنچ سکینگے خداوندا میں محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ
صفیک اللھم فاشرح لی صدری	ہوں خداوندا میرے بھی سینہ کو کھولدے اور میرے
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا	کام کو آسان بنا اور میرے گھر والوں میں سے علیؑ
من اھلی علیا اشدد بہ ظھری	کو میرا وزیر بنا اور اس کی وجہ سے میری پشت کو قوی کر
(مطالب السئول صـ۳۱)	خطیب اور ابن عساکر اپنی تاریخوں میں اور ابن مردویہ
اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخھما	مناقب میں اسماء بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
وابن مردویہ فی المناقب عن اسماء بنت عمیس	

قال سمعت رسول اللہ ؐ وھو یقول اللھم انی اسئلک بما سئلک اخی موسیٰ ان اشرح لی صدری وان یسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا۔

(ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱)

آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے اُس طرح مانگتا ہوں جس طرح میرے بھائی موسےٰ نے تجھ سے مانگا تھا کہ میرا سینہ کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات سمجھیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اُس کی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اُس کو کام میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کریں اور تجھ ہی دیکھتا ہو۔

(۱۸) اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا عن اسماء بنت عمیس قالت ھبط جبرئیل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھارون من موسےٰ (ینابیع المودۃ صفحہ ۲۰۴)

امام علی بن موسےٰ رضا بروایت حضرت اسماءؓ بنت عمیس لکھتے ہیں کہ حضرت جبرئیل آنحضرتؐ کے پاس نازل ہوئے اور کہا اے محمد تمہارا پروردگار تمکو سلام کہتا ہو اور کہتا ہے کہ علی تمہارے لئے ویسے ہیں جیسے کہ ہارون موسیٰ کیلئے تھے۔

حدیث منزلت بروایت حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو امام نسائی نے خصائص میں تین طریقوں سے روایت کیا ہے۔

(۱۹) اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیی یعنی ابن سعید قال حدثنا موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال لھا وقفینی ھل عندک شیئ عن مثبت قالت حدثتنی اسماء بنت عمیس ان رسول اللہ

خبر دی ہمکو عمرو بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی جہنی نے کہا میں حضرت فاطمہ بنت علی کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اُن سے کہا مجھے آگاہ کیجیے کہ آپکے پاس کوئی چیز ثابت شدہ بھی ہے کہا کہ مجھسے اسماء بنت عمیس نے

ف ریاض النضرۃ میں یہ حدیث بروایت سنا قبیلہ امام احمد بن حنبل ہے کہ وعن اسماء بنت عمیس قال سمعت رسول اللہ یقول اللھم انی اقول کما قال اخی موسی اللھم اجعل لی الخ ۱۲ مؤلف

قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (خصائص نسائی ص۲۵)

یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ کیلئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بقیہ دو حدیثیں بھی اسی طرح بروایت موسیٰ کہنی مرقوم ہیں جن میں راوی مختلف ہیں۔ مضمون ایک ہے۔

(۶) موقع تفاخر حضرات عقیلؓ و جعفرؓ و حضرت علیؓ

(۱۰) بروایت حضرت عقیل بن ابیطالبؓ

(۲۰) عن عبداللہ بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب قال قال رسول اللہؐ یا عقیل واللہ انی لاحبک لخصلتین لقرابتک ولحب ابی طالب لیاک واما انت یا جعفر فان خلقک یشبہ خلقی واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی رواہ ابن عساکر (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶)

عبداللہ بن عقیل اپنے باپ سے اور وہ اپنے جد عقیل بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عقیل میں دو باتوں کی وجہ سے تمہیں دوست رکھتا ہوں ایک بوجہ قرابت کے دوسری بوجہ اُس محبت کے جو ابوطالب کو تمہارے ساتھ تھی اور اے جعفر تمہارا خلق میرے خلق سے مشابہ ہے اور اے علی تم میرے لئے ایسے ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ کیلئے تھے صرف یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔

(۷) بمواجہہ حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و ابوعبیدہ بن الجراحؓ و دیگر صحابہ کبارؓ

(۱۱) بروایت حضرت ابن عباسؓ

(۲۱) عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب کفوا عن ذکر علی ابن ابی طالب فانی سمعت

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اپنی زبان کو حضرت علی کے بُرا کہنے سے روکو میں نے آنحضرتؐ کو

رسول اللہ یقول فی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب مما طلعت علیہ الشمس لست انا وابو بکر وابو عبیدۃ بن الجراح و نفر من اصحاب رسول اللہ والنبی متکی علی علی بن ابی طالب حتی ضرب بیدہ علی منکبہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ایمانا واولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی وکذب علی من زعم انہ یحبنی و یبغضک رواہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلعاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۴)

فرماتے سنا ہے کہ علی میں تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہوتی تو مجھے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے زائد محبوب ہوتی حضرت عمر کہتے ہیں کہ اس وقت میں اور ابو بکر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند صحابہ موجود تھے۔ آنحضرتؐ علی پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اُنکے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمانے لگے کہ تم ایمان اور اسلام میں اول ہو اور تم میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ کیلئے تھے وہ شخص جھوٹا ہے جو مجھ سے محبت کا دعوے کرے اور تم سے بغض رکھتا ہو۔ حسن بن بدر نے روایت خلعا میں اسکو روایت کیا ہے اور حاکم نے کنی میں اور شیرازی نے القاب میں اور ابن النجار نے بھی

(۱۲) بروایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱۲۵) وعن عمر وقد سمع رجلا یسب علیا فقال انی لاظنک من المنافقین سمعت رسول اللہ یقول لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی اخرجہ ابن السمان (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۶۳)

حضرت عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک مرد کو سُنا کہ وہ حضرت علی کو گالیاں دیتا ہے آپنے فرمایا میں گمان کرتا ہوں تو منافقین سے ہے میں نے آنحضرتؐ کو علی سے فرماتے سُنا ہے کہ تم میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کیلئے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ابن السمان نے روایت کیا ہے

(۸) موقع مکان ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

متعلقہ نمبر ۱ در روایت حضرت ابن عباسؓ

(۱۲۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لام سلمۃ

ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت ام سلمہؓ

یا ام سلمۃ ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی اخرجہ الحافظ ابو جعفر العقیلی والدیلمی فی فردوس الاخبار۔	فرمایا اے ام سلمہ یہ علی ہیں انکا خون میرا خون انکا گوشت میرا گوشت اور یہ میرے لئے ویسے ہیں جیسے کہ ہارون موسےٰ کیلئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں حافظ ابو جعفر عقیلی اور دیلمی نے فردوس الاخبار میں اسے روایت کیا ہے۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ میں یہ حدیث بروایت ابن عباس و بحوالہ عقیلی اس طرح ہے۔

یا ام سلمۃ ان علیا لحمہ من لحمی ودمہ من دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسےٰ۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۵۵ میں بحوالہ زوائد المسند لعبداللہ بن احمد بن حنبل بھی یہ حدیث موجود ہے۔

(۹) بمواجہہ حضرت انس رضؓ بن مالک رضی اللہ عنہ

متعلقہ نمبر ۲ در روایت حضرت انس بن مالک رضؓ

(۲۴) اخرج الدیلمی وابن مردویہ عن انس قال قال رسول اللہ لعلی اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسےٰ الا انہ لا نبی بعدی۔	دیلمی اور ابن مردویہ بروایت حضرت انس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی کیا تم اس سے راضی نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسےٰ کے لئے تھے۔ مگر میرے بعد نبی نہیں۔

(۱۰) ندائے نخلہائے مدینہ

متعلقہ نمبر ۴ در روایت حضرت علی

(۲۵) اخبرنی شہردار باجازۃ اخبرنی	اخبرنی شہردار نے مجھکو اجازت کے ساتھ کہا خبر دی

سلہ ممکن ہو کہ یہ غلطی طباعت کی بجائے ام سلمہ کے ام سلیم طبع ہو گیا ہو استیعاب و نزل الابرار و تہذیب الکمال میں ام سلمہ کا نام ہند ہے کہ ام سلیم کا واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مؤلف

ابی شیرویہ بن شہردار الدیلمی اخبرنی
ابوالفضل احمد بن الحسین بن خیرون
الباقلانی الامین فیما اجاز لی اخبرنی
ابوعلی الحسن بن الحسن بن رومابغداد
اخبرنی احمد بن نصر بن عبداللہ بن الفتح
الدراع بالنہروان حدثنی صدقۃ بن موسیٰ
بن تمیم بن ربیعۃ ابوالعباس حدثنی
ابی حدثنی الرضا عن ابیہ موسیٰ بن جعفر
عن ابیہ جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی
عن ابیہ علی بن الحسین عن ابیہ الحسین
بن علی عن ابیہ علی علیہ السلام قال خرجت
مع رسول اللہ ذات یوم نمشی فوطرقات
المدینۃ اذ مررنا بنخل من نخلہا فاضاحت
نخلۃ بلسنہا ھذا النبی المصطفیٰ واخوہ
علی المرتضیٰ ثم جزناہا فاضاحت
ثانیۃ بثالثۃ ھذا موسیٰ واخوہ ھارون
ثم جزناہا فاضاحت رابعۃ بخامسۃ
ھذا نوح وابراھیم ثم جزناہا فاضاحت
سادسۃ بسابعۃ ھذا احمد
سید النبیین وھذا اخی سید الوصیین
قسم النسبۃ ثم قال یا علی انما

مجھکو ابی شیرویہ ابن شہردار دیلمی نے کہا خبر دی مجھکو
ابوالفضل احمد بن الحسین بن خیرون باقلانی امین نے
جیسا کہ مجھکو اجازت دی کہا کہ خبر دی مجھکو ابوعلی
حسن ابن الحسن بن رومانے بغداد میں کہا خبر دی مجھکو احمد بن
نصر بن عبداللہ ابن الفتح دراع نے نہروان میں کہا حدیث
بیان کی مجھسے صدقہ بن موسیٰ بن تمیم بن ربیعہ ابوالعباس
نے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہا حدیث بیان
کی مجھسے امام رضا نے انھوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے
انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے
والد محمد بن علی سے انھوں نے اپنے والد علی بن الحسین
سے انھوں نے اپنے والد حسین بن علی سے انھوں نے
اپنے والد حضرت علی سے انھوں نے کہا کہ میں ایک روز آنحضرتؐ کے
ساتھ مدینہ کی گلیوں میں گذرا ایک کھجور کے باغ میں پہونچا
ایک درخت نے دوسرے سے کہا کہ یہ نبی مصطفیٰ اور یہ
علی مرتضیٰ انکے بھائی ہیں پھر آگے بڑھکر دوسرے
نے تیسرے سے کہا کہ یہ موسیٰ ہیں اور انکے بھائی
ہارون ہیں پھر آگے بڑھے چوتھے نے پانچویں سے کہا کہ
یہ نوح اور ابراہیم ہیں پھر آگے بڑھے چھٹے نے ساتویں
سے کہا کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سید الانبیا ہیں اور یہ
علی سید الوصیا ہیں یہ سن کر آنحضرتؐ ہنس پڑے اور فرمانے
لگے کہ اسید سے علی اس کھجور مدینہ کا نام

سمی النخل المدینۃ صیحا نیا لانہ صالح بفضلہ وفضلائہ (مناقب خوارزمی ص۳۳۶)	میمانی ہر اکیزہ کہ وہ میری اور تمہاری فضیلت کو ظاہر کرتی ہے۔

ان سب کے علاوہ یہ حدیث متعدد طریقوں سے محض ان الفاظ سے بھی مروی ہے کہ

اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ۔

(۲۶) فی طبقات الکبریٰ عن جابر قال قال رسول اللہ صلعم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت۔	طبقات الکبریٰ میں بروایت حضرت جابر مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں کہ تم میرے لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسےٰ کیلئے تھے مگر نبی میرے بعد نہیں اگر ہوتا تو تم ہوتے۔

(۱۲) بروایت سعید بن زیدؓ

(۲۷) اخرجہ احمد عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلعم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ

(۱۳) بروایت مالک بن الحویرثؓ

(۲۸) اخرجہ الطبرانی عن مالک بن الحسن بن مالک بن الحویرث عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۴)

(۱۴) بروایت حبشی بن جنادہؓ

(۲۹) اخرجہ الطبرانی عن حبشی بن جنادۃ السلولی قال قال رسول اللہ صلعم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی

(۱۵) روایت ابی سریحہؓ

(۳۰) اخرجہ رزین بن معاویۃ العبدری فی جمعہ بین الصحاح فی الجزء الثالث فی ثلثۃ الاجزاء فی مناقب علی عن ابی سریحۃ وزید بن ارقم ان رسول اللہ قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔

(۱۶) بروایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

(۳۱) اخرجہ شمس الدین محمد الجزری فی اسنی المطالب عن بکر بن احمد القصری حدثنا فاطمۃ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمۃ وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمۃ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمۃ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمۃ وسکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمۃ بنت النبی صلعم عن فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی ہکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ہذا حدیث مسلسل من وجہ وہو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لہا فہو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منہن عن عمہا۔

شمس الدین بن محمد جزری اسنی المطالب میں لکھتے ہیں کہ بکر بن احمد قصری کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی فاطمہ بنت علی بن موسی رضا نے اُن سے حدیث بیان کی فاطمہ وزینب وام کلثوم حضرت موسی بن جعفر کی صاحبزادیوں نے وہ کہتی ہیں ہم سے حدیث بیان کی جعفر صادق بن محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے اُن سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے اُن سے فاطمہ وسکینہ حضرت امام حسینؑ کی صاحبزادیوں نے اُن سے ام کلثوم بنت فاطمہ بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے حضرت فاطمہؑ نے فرمایا کیا تمنے آنحضرتؐ کے اس ارشاد کو جو بروز غدیر خم فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یا یہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی سے کو بھلا دیا۔ اس حدیث کو حافظ ابو موسی مدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ معصومہ نامی نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا۔ یہ روایت پانچ بھتیجیوں کی پانچ پھوپھیوں سے ہے۔

(۱۷) بروایت حضرت عامر بن واثلہ رضہ

(۳۲) عن عامر بن واثلۃ سمعت علیا یوما الشوری یقول انشدکم باللہ ہل فیکم

عامر بن واثلہ سے مروی ہے کہ میں نے یوم شوری حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم سے خدا کی قسم دیکر

احد قال لہ رسول اللہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی غیرہ قالوا اللھم لا۔

پوچھتا ہوں سوائے میرے حرم میں کوئی ایسا ہے کہ جس سے آنحضرتؐ نے فرمایا ہو انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی سب نے کہا سوا آپکے کوئی نہیں۔

یہ تھوڑا حصہ حدیث شورے کا ہے جس کا تفصیلی بیان بحوالہ کنز العمال کتاب احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب صـ۱۸۹ میں گذر چکا ہے۔

(۱۸) بروایت معاویہ بن ابی سفیان

(۳۲) عن ابی حازم قال جاء رجل الی معاویۃ فسألہ عن مسئلۃ فقال سل عنھا علی بن ابی طالب فھو اعلم قال یا امیر المومنین جوابا تعفیھا احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ یغذوہ بالعلم غذوا ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وکان عمرؓ اذا اشکل علیہ شیء اخذہ منہ اخرجہ احمد فی المناقب (ریاض النضرۃ جلد ۲ صـ۱۹۵)

ابی حازم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا وہ کہنے لگے کہ علی سے پوچھو وہ بہت عالم ہیں اس شخص نے کہا اے امیر المومنین تمہارا جواب علی کے جواب سے زائد مجھ کو محبوب ہے معاویہ کہنے لگے۔ تو نے بری بات کہی تو ایسے شخص سے کراہت ظاہر کرتا ہے جس کے طرف کو آنحضرتؐ نے بولے طور پر علم سے بھر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ اور جب کبھی حضرت عمرؓ کو کوئی ایسی مشکل پیش آتی تو ان سے دریافت کرتے! امام احمد نے مناقب میں اسے روایت کیا ہے۔

(۱۹) بروایت ابن جبیرؓ

(۳۳) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابا حدثنی عن ابی جحیفۃ وھب

ابن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین سے عرض کیا کہ یا سیدی مجھ سے میرے باپ نے

بن الخیران ابا بکر الصعد المتبر وقال غیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر فقال این ذهب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ ان المومن یمضهم نفسه (تاریخ بغداد للخطیب جلد ۹ صفحہ ۳۶۵ در ترجمہ طریف بن عبد اللہ الموصلی)

بیان کیا کہ ابی جحیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تھے کہ آپکے جد امجد حضرت علی نے برسر منبر فرمایا کہ آنحضرتؐ کے بعد اس امت میں سب سے بہتر حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں حضرت امام نے فرمایا کہ اے صاحب عقل ہم تجھ سے کیا کہیں ہم سے سعید بن المسیب نے کہا کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ مومن اپنی کسر نفسی سے ایسا کہنا کرتا ہے۔

(۳۰) بروایت مجدوح بن زید

(۳۵) قد روی احمد بن حنبل فی الفضائل حدیثا فی المواخاة فقال حدثنا الحسن بن علی البصری حدثنا ابو عبد اللہ الحسین بن راشد الطفاوی حدثنا الصباح بن عبد اللہ ابو بشر حدثنا قیس بن الربیع حدثنا سعد الخفاف عن عطیة عن مجدوح بن زید الباهلی قال رسول اللہ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ (تذکرہ خواص الامہ لابن الجوزی صفحہ ۳۳)

امام احمد بن حنبل نے فضائل میں حدیث مواخاۃ میں لکھا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی بصری نے اُنسے ابو عبد اللہ حسین بن راشد طفاوی نے اُن سے صباح بن عبد اللہ ابو بشر نے اُن سے قیس بن الربیع نے اُن سے سعد خفاف نے اُن سے عطیہ نے اُنسے مجدوح بن زید باہلی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ ؎

دمبدم دم از ولائے مرتضےٰ باید زدن
دست دل در دامن آل عبا باید زدن

نقش حب خاندان بر لوح دل باید نگاشت
مہر مہر حیدری در دل چو ما باید زدن

دم مزن باہر کہ او بیگانہ باشد از علے
در نفس خواہی زدن با آشنا باید زدن

روبروئے دوستانِ مرتضےٰ باید نہاد
مدعی را تیغ غیرت بر قفا باید زدن

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار
این سخن را از سرِ صدق و صفا باید زدن

در دو عالم چار دہ معصوم میباید گزید
پنج نوبت بر سرِ دولت سرا باید زدن

پیشوائی بایدت جستن ز اولادِ رسول
پس قدم مردانہ در راہ خدا باید زدن

گر بلائے آید از عشقِ شہیدِ کربلا
عاشقانہ آن بلا را مرحبا باید زدن

ہر درختے کان ندارد میوۂ حبِّ علی
اصل و فرعش را قلم سرتا بپا باید زدن

دوستان خاندان را دوست باید داشتن
بعد ازان دم از وفائے مرتضےٰ باید زدن

سرخی روئے موالی سکۂ نامِ علی است
بر رخِ دنیا و دین چوں پادشا باید زدن

زردی روئے منافق بردنِ نامِ علی است
بر دلِ ناپاک او صد تیرہا باید زدن

بے ولائے آن ولی الاف ولایت میزنی
لاف میدانی کہ شاید از کجا باید زدن

مالوائے از ولائے آن ولی افراشتیم
طبل در زیرِ گلیم آخر چرا باید زدن

بر درِ شہرِ ولایت خانۂ باید گرفت
خیمہ در دار السلام اولیا باید زدن

از زبانِ نعت اللہ منقبت باید شنید
بر کفِ نعلین سید بوسہا باید زدن

رباعے

تا جان تن است راہ حیدر پویم
تا چشم بسر جمال حیدر جویم

خواہم کہ بہر موے پذیرفتہ زبان
چوں ذکر خدائے ذکر حیدر گویم

علی امام من است و منم غلام علی
ہزار جان گرامی فدائے نام علی

حدیث مرتبت

شیخ علی متقی کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الاقوال میں بحوالہ بیہقی و حاکم حضرت علی و برا ابن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں۔

یا علی انت منی وانا منک (جلد ۶ صفحہ ۱۵۲)	اے علی تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔

اس حدیث کے شان ورود کے متعلق علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ

قالہ یوم نزل علیہ وانذر عشیرتک الاقربین۔	فرمایا اس کو اس دن جبکہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی۔

کتب حدیث و سیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اکثر مواقع پر ارشاد فرمایا کبھی مذکورہ بالا طریقہ سے اور کبھی علی منی وانا منہ کے الفاظ سے۔ تبلیغ سورہ برأت کے موقع پر یہ ان الفاظ ارشاد ہوا تھا علی منی وانا منہ ولا یؤدی الا انا وعلی۔ اکثر روایتوں میں یوں ہے لا یذھب بھا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ۔ اس کا تفصیلی بیان حصہ دوم نفائس المنن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن میں ضمن بنابت گذر چکا۔

موقع غزوۂ احد

ذکر احمد فی الفضائل قال (ابو رافع) لما قصد صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول اللہ فداہ علی نفسہ وحمل	امام احمد نے فضائل میں ذکر کیا ہے کہ کہا (ابو رافع) نے جب غزوۂ احد میں مشرکین کے علمدار نے آنحضرت پر حملہ کرنا چاہا تو حضرت علی اپنے کو

لہ اور ڈرا تو اپنے قریبی رشتہ دار کو ۱۲

علی صاحب اللواء فقتل ثم
فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان
ھذہ لھی المواساۃ فقال رسول اللہ
علی منی وانا منہ فقال جبرئیل وانا
منکما وذکر محمد بن اسحاق فی
المغازی ایضا قال الزھری انما قال
جبرئیل ان ھذہ لھی المواساۃ
لان الناس فروا عن رسول اللہ یوم
احد (تذکرہ خواص الامہ ص۲۳ و ریاض النضرۃ جلد ۲ ص۱۷۲)

فدا کرنے کیلئے اُس کے مقابل آئے اور اُس کو قتل
کیا تو حضرت جبرئیلؑ نے نازل ہو کر آنحضرتؐ سے
عرض کیا کہ علی کو اس کا صلہ دیجئے تو آنحضرتؐ
فرمانے لگے علی منی[1] وانا منہ حضرت
جبرئیلؑ نے کہا انا منکما محمد بن اسحاق نے
مغازی میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ زہری کہتے
ہیں کہ حضرت جبرئیل کا یہ فرمانا کہ اسکے لئے صلہ
چاہیئے۔ یہ اس لئے تھا کہ اُحد کے دن آنحضرتؐ
کے پاس سے اور لوگ ہٹ گئے تھے

موقع حجۃ الوداع

قال احمد فی الفضائل اخبرنا یحیی ابن
ابی بکر وابن آدم قالا حدثنا اسرائیل عن
ابی اسحاق عن حبشی بن جنادۃ وکان
قد شھد حجۃ الوداع قال سمعت رسول اللہ
یقول فی ذلک الیوم علی منی وانا
منہ ولا یقضی دینی سواہ
(تذکرہ خواص الامہ ص۲۳ و ریاض النضرۃ جلد ۲ ص۱۷۵)

احمد نے فضائل میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابن ابی بکر
اور ابن آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل
نے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے حبشی
ابن جنادہ سے جو حجۃ الوداع میں حاضر تھے کہتے ہیں کہ میں نے
آنحضرتؐ کو اُسی دن فرماتے سُنا ہے کہ علی میرا ہے
اور میں اُس کا اور میرا قرض سوا اُسکے کوئی ادا
نہ کرے گا۔

یہ حدیث بحوالہ نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و بغوی و ابن ابی عاصم و ابن قتیبہ
و ضیاء و اردی و طبرانی بھی مرقوم ہے۔ خصائص نسائی ص۵ میں یہ حدیث

[1] علی میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں ۱۲ سنی میں تم دونوں کا ہوں ۱۲۔

کئی طریقوں سے باسناد مروی ہے۔

وقت تبلیغ سورۂ برأت

ابناء نا ابشارۃ قال حدثنا عفان وعبد الصمد قالا حدثنا حدیثاً حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب عن انس قال بعث النبی براءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذہ الا رجل من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ (خصائص نسائی ص۲۳)

خبر دی ہمکو بشارہ نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے عفان و عبدالصمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے اُن سے سماک بن حرب نے اُن سے حضرت انس نے کہ آنحضرتؐ نے سورۂ برأت حضرت ابی بکرؓ کے ہاتھ بھیجی پھر اُنکو بلایا اور فرمایا یہ لائق نہیں کہ اس کو کوئی لیجائے بجز میرے گھر والوں کے پھر حضرت علی کو بلایا اور اُن کو عطا کیا۔

یہ حدیث بروایت ترمذی بھی ہے جسمیں ھو منی وانا منہ ہے۔

بواجہۂ جعفرؓ و زیدؓ

اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی حدثنا سعید بن مسعود حدثنا عبد اللہ بن موسیٰ ابناء اسرائیل عن ابی اسحاق عن ھبیرۃ بن یریم وھانی بن ھانی عن علی قال لما خرجنا من مکۃ اتبعتنا ابنۃ حمزۃ فنادت یا عم یا عم

خبر دی ہمکو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے سعید بن مسعود نے اُن سے عبداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی اسرائیل نے ابحاق سے اُنھوں ہبیرہ بن مریم و ہانی بن ہانی سے اُنھوں نے حضرت علی سے آپنے فرمایا کہ جبکہ مکہ سے نکلے حضرت حمزہ کی بیٹی ہمارے ساتھ ہولیں اور چچا چچا کہہ کر پکارنے لگیں

فاخذت بيدها فاتوا بها فاطمة رضی اللہ عنہا
قالت دونك ابنة عمك فلما قدمنا
المدينة اختصمنا فيها انا وزيد وجعفر
فقلت انا احذتها وهي ابنة
عمي وقال زيد ابنة اخي وقال
جعفر ابنة عمي وخالتها عندي فقال
رسول الله لجعفر اشبهت خلقي وخلقي
وقال لزيد انت اخونا ومولانا وقال
لي انت مني وانا منك
ارفعوها الى خالتها فان
الخالة ام فقلت الا تزوجها
يا رسول الله قال انها ابنة اخي
من الرضاعة هذا حديث
صحيح الاسناد ولم يخرجاه بهذه
الالفاظ فانهما اتفقا على
حديث ابي اسحاق عن البراء
مختصرا (مستدرک للحاکم جلد ۳ صفحہ)

ہمنے اُن کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضؓ کے ساتھ کر دیا
اور کہا کہ چچا کی بیٹی کو اپنے ساتھ رکھو جب ہم مدینہ
میں آئے تو ہم میں اور زیدؓ اور جعفرؓ میں گفتگو شروع
ہوئی میں نے کہا کہ انکو ہمنے لیا ہے اور یہ میرے
چچا کی بیٹی ہیں اور زیدؓ نے کہا کہ میری بھتیجی ہے
اور جعفرؓ نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس
کی خالہ میرے نکاح میں ہے آنحضرتؐ نے جعفرؓ سے
مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم خلق و خُلق میں میرے مشابہ
ہو اور زیدؓ سے کہا تم میرے بھائی اور میرے دوست
ہو اور مجھ سے کہا تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔
اس کو اس کی خالہ کے سپرد کرو کیونکہ خالہ بمنزلہ
ماں کے ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ
کیا آپ اس سے نکاح نہ کریں گے فرمایا کہ یہ میری
رضاعی بھتیجی ہے یہ حدیث بحیثیت اسناد صحیح ہے۔
شیخین سنان الفاظ کے ساتھ اس کی تخریج نہیں
کی اُن دونوں نے حدیث ابو اسحاق برجو براء سے
مختصراً مروی ہے اتفاق کر لیا ہے

خصائص نسائی صفحہ میں بھی یہ حدیث باسناد موجود ہے۔ بروایت امام احمد و طبرانی و حاکم و بغوی اس طرح ہے کہ

عن محمد بن اسامة بن زيد عن ابيه
قال قال رسول الله اما انت يا علي

محمد بن اُسامہ بن زید اپنے باپ اُسامہ بن زید
سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

فختنی وابوولدی وانت منی وانا منك۔	اے علی تم میرے داماد اور میرے بچوں کے باپ ہو اور تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔

شیخ سلیمان حنفی نجی قندوزی ینابیع المودۃ باب سابع صہ میں لکھتے ہیں کہ

وفی المشکوٰۃ عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی وانا منك رواہ الترمذی ایضا موفق بن احمد والحموینی اخرجاہ عن البراء۔	مشکوٰۃ میں براء ابن عازب سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور موفق بن احمد اور حموینی دونوں نے بروایت براء ابن عازب اس کی تخریج کی ہے۔
الحموینی فی فرائد السمطین باسنادہ عن علی قال اھدی الی رسول اللہ ﷺ قوموزۃ یقشر لہ وزبیدہ ویجعلھا فی فمی فقال قائل یا رسول اللہ انك تحب علیا فقال اوما علمت ان علیا منی وانا من علی۔	حموینی فرائد السمطین میں باسناد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ میں آیا آپ نے اس کو چھیل چھیل کر میرے منہ میں ڈالنا شروع کیا ایک کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ علی کو دوست رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تو یہ نہیں جانتا کہ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔

قبض روح بر مشیت

اخرجہ الملا فی سیرتہ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ لما اسری بی مررت بملك جالس سریر من نور احدی رجلیہ فی المشرق والاخری فی المغرب بین یدیہ	ملا عمر اپنی سیرت میں بروایت حضرت ابی ذر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے شب معراج میں ہم نے ایک فرشتہ کو نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا ایک پیر اس کا مشرق میں تھا اور دوسرا مغرب میں اس کے پاس

لوح ینظر فیہ والدنیا کلھا بین عینیہ والخلق بین رکبتیہ ویدہ تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبرئیل من ھذا قال ھذا عزرائیل تقدم فسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت اتعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرف وقد وکلنی اللہ بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحک وروح ابن عمک علی ابن ابی طالب فان اللہ یتوفی کلا بمشیتہ

(ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۶۵)

ایک لوح تھی تمام دنیا اس کے سامنے تھی اور خلق اس کے کندھوں کے درمیان تھی اس کا ہاتھ مغرب سے مشرق تک پہونچتا تھا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے انھوں نے کہا کہ عزرائیل آپ سلام کیجئے میں نے سلام کیا اس نے جواب سلام دے کر پوچھا کہ آپ کے ابن عم علی کیا کرتے ہیں میں نے کہا کیا تم ان کو پہچانتے ہو کہنے لگے ہاں کیونکر نہ پہچانوں خدا نے مجھے خلائق کی روحیں قبض کرنے پر مقرر فرمایا ہے۔ بجز آپ کے اور آپ کے ابن عم کے آپ کو اور ان کو آپ کے اور انکے ارادہ پر موقوف رکھا ہے وہ اپنے ارادہ سے وفات پائینگے۔

دعا میں شرکت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو اپنے ساتھ ہمہ دعا میں شریک فرماتے رہنا۔

اخرجہ الحاملی عن عبداللہ بن الحارث قال قلت لعلی بن ابی طالب اخبرنی بافضل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال بینا انا نائم عندہ وھو یصلی فلما فرغ من صلاتہ قال یا علی ما سألت اللہ عز وجل من الخیر الا سألت لک مثلہ وما استعذت

علامہ حاملی عبداللہ بن الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے کہا کہ آپ اپنی بہترین منزلت مجھے بتائیے جو آنحضرت کے یہاں آپ کو حاصل تھی فرمایا کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت کے یہاں سونے کی غرض سے لیٹا ہوا تھا آنحضرت میرے قریب نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے علی میں نے کوئی ایسی اچھائی خدا سے نہیں مانگی کہ ویسی

اللّٰھم ان الشر لا استعذت لک منہ

(ریاض النضرۃ جلد ۲ صـ ۲۱۳)

انبانا عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلی

قال حدثنا علی بن ثابت قال حدثنا منصور

بن ابی اسود عن یزید بن ابی زیاد

عن سلیمان بن ابی عبد اللّٰہ

بن الحرب عن جدہ عن علی

قال مرضت فعاد رسول اللّٰہ

فدخل علی وانا مضطجع فانکلی

الی جنبی ثم سحبانی بثوبہ فلما

رأنی قد هدیت قام الی المسجد یصلی فلما

قضی صلوتہ جاء فرفع الثوب عنی وقال

قم یا علی فقد برأت فقمت وقد برأت کانما

لم اشتک شیئا قبل ذلک فقال ما سألت

ربی شیئا فی صلاتی الا اعطانی وما سألت

لنفسی شیئا الا قد سألتہ لک (خصائص نسائی

صـ ۱۱۹ وکنز العمال جلد ۶ صـ ۳۹۶ بروایت ابو نعیم)

اخبرنا القاسم بن زکریا بن دینار

قال قال علی وجعت وجعا شدیدا

فاتیت النبی فاقامنی فی مکانہ

وقام یصلی والقی علی طرفہ

ہی تیرے لئے نہ مانگی ہو اور کسی شر سے ہم نے پناہ

نہیں مانگی کہ جس کے مثل تیرے لئے نہ مانگی ہو۔

خبر دی ہمکو عبد الاعلی ابن واصل بن عبد الاعلی نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے علی بن ثابت نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے منصور بن ابی اسود نے انھوں نے یزید بن

ابی زیاد سے انھوں نے سلیمان بن ابی عبد اللہ بن

الحرب سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے حضرت

علی سے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا آنحضرتؐ میری عیادت

کیلئے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو سے

ٹکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپنے میری ناتوانی ملاحظہ کی

تو اپنا کپڑا مجھے اوڑھا کر نماز کیلئے مسجد تشریف لے گئے

بعد نماز پھر تشریف لا کر کپڑا اٹھا کر فرمایا اے علی اٹھ

کھڑے ہو اب تم تندرست ہو گئے ہو پس میں اٹھا اور

ایسا تندرست ہو گیا کہ گویا بیمار ہی نہیں تھا پھر آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ میں نے خدا سے کوئی چیز نہیں مانگی جو

مجھے ملی نہ ہو اور اپنی ذات کیلئے میں نے کوئی دعا

ایسی نہیں کی کہ ویسی تمہارے لئے نہ کی ہو۔

خبر دی ہمکو قاسم بن زکریا بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ

حضرت علی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے شدید درد لاحق

ہوا میں نے آنحضرتؐ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض

کیا آنحضرتؐ مجھے بٹھا کر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور

ثوبه ثم قال قم یا علی فقد برئت لا باس علیك وما دعوت الله لنفسی شیئا الا دعوت لك بمثله وما دعوت الا قد استجیبت لی او قال اعطیت الا انه قیل لی لا نبی بعدك (حقائق مناوی ص۱۲۰)

بعد نماز کپڑے کا کونا پھیر جھاڑ دیا اور فرمایا کہ اے علی اٹھ کھڑے ہو تم اچھے ہو گئے اب تم کسی قسم کا خوف نہ کرو میں نے کوئی ایسی دعا اپنے لئے نہیں کی جو تمہارے لئے نہ کی ہو اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی جو مقبول نہ ہوئی ہو مگر یہ کہا گیا کہ تمہارے بعد نبوت نہیں۔

یہ حدیث بروایت ابن ابی عاصم و ابن جریر بھی موجود ہے ابن شاہین نے کتاب السنہ میں اس کی تصحیح بھی کی ہے۔ شیخ علی متقی نے کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الافعال جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ میں اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ طبرانی نے معجم اوسط میں اسے روایت کیا ہے۔

قربانی میں شرکت

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی میں شریک فرمایا۔

اخرجه المسلم عن جابر نحر رسول الله ثلاثا وستین بدنة بیده واعطی علیا ففجر منها واشرکه فی هدیه ثم امر من کل بدنة ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمها وشربا من مرقها۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے ترسٹھ اونٹوں کی قربانی کی۔ انکے علاوہ جو بچ گئے تھے اُنکی قربانی کیلئے حضرت علی کو بھیجا دیا اور اُنکو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر ایک اونٹ سے تھوڑا سا گوشت کاٹنے کیلئے حکم دیا اُسکو ایک ہانڈی میں پکوا کر دونوں نے کھایا اور اُس کا شوربہ پیا۔

وعن علی قال امرنی رسول اللہ ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمہا وجلودہا وان لا اعطی الجزار منہا شیئا (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۷۶)

اور حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کیلئے حکم دیا اور فرمایا کہ اس کا تمام گوشت و پوست خیرات کر دیا جائے اور اس میں سے قصاب کو کچھ نہ دیا جائے۔

حدیث تضحیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم ہمیشہ ہماری طرف سے قربانی کرنا۔

قال احمد فی المسند حدثنا اسود بن عامر حدثنا شریک انبانا ابو الحسناء عن الحکم عن حنش عن علی علیہ السلام وقال احمد فی الفضائل بہذا الاسناد عن علی علیہ السلام قال امرنی رسول اللہ ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ ابدا وضحی ان یضحی عنہ الی ان استشہد بکبشین املحین۔ قال محمد بن الشہاب الزہری انما خص علیا بذلک دون اقاربہ واہلہ لقربۃ منہ

امام احمد مسند میں لکھتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے اسود بن عامر نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہمکو ابو الحسناء نے ان سے حکم نے ان حنش نے ان سے حضرت علی نے اور احمد نے بھی فضائل میں انھیں سندوں سے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے مجھے ہمیشہ اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا تھا راوی کا قول ہے کہ حضرت علی اپنی شہادت تک آنحضرت کی طرف سے دو چتکبرے مینڈھے قربانی کرتے تھے محمد بن الشہاب زہری کا قول ہے کہ آنحضرت نے اپنے تمام اہل و اقارب کے علاوہ حضرت علی کو اس قربانی کیلئے بوجہ ان کی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے

فکان صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک بنفسہ واللہ الموفق للصواب (تذکرہ خواص الامہ ص۳۱)

کہ گویا حضرت علی کا قربانی کرنا خود آنحضرتؐ کی قربانی کرنے کے برابر ہے اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہے۔

شفقت نبوی

اخرج ابو عمر وعن ابراھیم بن عبید بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا رسول اللہ فنادت الرفاق بعضھا بعضا افیکم رسول اللہ فوقفوا حتی جاء رسول اللہ ومعہ علی ابن ابی طالب فقالوا یا رسول اللہ فقدناک قال ان اباحسن وجد مضاً فی بطنہ فتخلفت علیہ۔ (ریاض النضرہ جلد ۲ ص۲۱۶)

ابو عمر روایت کرتے ہیں ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم بدر سے واپس ہوئے راستہ میں رسول اللہ ہم سے گم ہو گئے ہم اہیوں میں سے ایک نے دوسرے سے پکار کر پوچھا کہ تم لوگوں میں کیا رسول اللہ تشریف رکھتے ہیں اسی اثنار میں آنحضرتؐ حضرت علی کے ساتھ تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو تلاش کر رہے تھے فرمایا کہ ابوالحسن کے پیٹ میں درد ہو رہا تھا اس لئے میں اُنکے ساتھ ٹھہر گیا تھا۔

مزاج میں درخور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بحالت غصہ سوائے حضرت علی کے اور کوئی بات نہ کر سکتا تھا۔

حدثنا مکرم بن احمد بن مکرم القاضی حدثنا جعفر بن ابی عثمان الطیالسی حدثنا یحیی بن معین حدثنا حسین الاشقر حدثنا جعفر بن زیاد الاحمر عن مخول عن منذر الثوری عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا غضب لم یجترئ احدنا یکلمہ غیر علی۔ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ (مستدرک جلد ۳ ص ۱۳۱)

حدیث بیان کی ہم سے مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن ابی عثمان طیالسی نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن معین نے ان سے حسین اشقر نے ان سے جعفر بن زیاد احمر نے ان سے مخول نے ان سے منذر ثوری نے ان سے ام سلمہؓ نے وہ کہتی ہیں کہ جب کبھی آنحضرتؐ غصہ میں ہوتے تو سوائے حضرت علی کے اور کسی کی مجال آنحضرتؐ سے بات کرنے کی نہ ہوتی تھی۔ یہ حدیث اسناد کی حیثیت سے صحیح ہے اگر شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔

آنحضرتؐ کے یہاں مرتبہ

عن علی قال کنت اذا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی والشاشی وابو نعیم فی الحلیۃ والدورقی والحاکم وابن منصور۔ (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۴ و ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۶)

حضرت علی سے مروی ہے کہ جب میں آنحضرتؐ سے کوئی سوال کرتا تو مجھے جواب عطا فرماتے اور جب چپ رہتا تو آنحضرتؐ خود گفتگو کی ابتدا فرماتے۔ اس کو ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور شاشی اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا میں اور دورقی اور حاکم اور ابن منصور نے روایت کیا ہے

خصائص نسائی ص ۹۷ میں یہ حدیث تین طریقوں سے باسناد مروی ہے جو حدیث کہ اوپر گذر چکی اسکے رواۃ یہیں۔ احمد بن شعیب۔ محمد بن بشار۔ ابو المسادر۔ عوف بن عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی حضرت علی۔ اور بروایت ابی البختری وزاذان

اس طرح ہے کہ

قال علی کنت
لا للہ اذا سالت اعطیت واذا
سکت ابتدیت۔

اخبرنا احمد بن شعیب قال اخبرنی محمد
بن عبید بن محمد الکوفی قال حدثنا ابن
عباس عن المغیرۃ عن الحرث العکلی
عن ابن یحیی قال قال علی کان لی من
رسول اللہ مدخلان مدخل باللیل ومدخل
بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی وآبانا
احمد بن شعیب قال اخبرنا القاسم
بن زکریا بن دینار قال حدثنا ابو اسامۃ
قال حدثنی شرحبیل یعنی ابن مدرک
الجعفری قال حدثنی عبد اللہ
بن یحیی الحضرمی عن ابیہ
وکان صاحب مطہرۃ
علی قال قال علی کانت لی
منزلتان من رسول اللہ لم یکن
لاحد من الخلائق فکنت اتیہ
کل سحر فاقول السلام علیک

حضرت علی نے فرمایا خدا کی قسم جب میں پوچھتا تھا
جواب عطا فرماتے تھے اور جب چپ رہتا خود ابتدا
کرتے تھے۔

خبر دی ہمکو احمد بن شعیب نے انھوں نے کہا خبر
دی ہمکو محمد بن عبید بن محمد کوفی نے انھوں نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابن عباس نے ان سے مغیرہ
نے ان سے حرث عکلی نے ان سے ابن یحیی نے کہ
حضرت علی نے فرمایا کہ آنحضرت کے یہاں میرے دو
وقت حاضری کے معین تھے ایک مرتبہ رات میں اور
ایک مرتبہ دن میں جب میں رات میں آنحضرت کی خدمت
میں حاضر ہوتا تو آنحضرت کھانس دیتے اور خبر دی
ہمکو احمد بن شعیب نے کہا خبر دی ہمکو قاسم بن زکریا
بن دینار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے
کہا حدیث بیان کی مجھسے شرحبیل یعنی ابن مدرک
جعفری نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن
یحیی حضرمی نے ان سے انکے باپ سے اور وہ صاحب
مطہرہ[1] حضرت علی تھے انھوں نے کہا کہ حضرت
علی فرماتے تھے کہ آنحضرت کے حضور میں جو میرا
مرتبہ تھا وہ اوروں کا نہ تھا میں ہر روز صبح کو حاضر

[1] مطہرہ اسکو کہتے ہیں صاحب مطہرہ کے معنے آبدار کے ہیں ۱۲

یا نبی اللہ فان تنحی انصرف فصلی اعلی والا دخلت علیہ (خصائص نسائی ص۲۶)	ہو کر السلام علیک یا نبی اللہ کہتا آنحضرتؐ اگر کھانس دیتے تو میں واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا۔

حدیث علی منی وانا من علی لا یؤدی عنی الا انا او علی

اخرجہ الخطیب عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی واخرجہ الخطیب فی تاریخہ وابوبکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار عن ابن عباس قال قال رسول اللہ علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۳ وریاض النضرۃ باب ۴ فصل سادس ص۱۶۲)	خطیب بروایت براء ابن عازب لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علی بمنزلہ میرے سر کے ہیں جو میری جسد میں ہے اور خطیب تاریخ میں اور ابوبکر بن مردویہ اپنے فوائد میں اور دیلمی فردوس الاخبار میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علی میرے لئے ویسے ہی ہیں جیسے بدن کیلئے سر۔

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی ص۴۸ میں اس حدیث کو بحوالہ خطیب و دیلمی و صواعق محرقہ بروایت براء ابن عازب و ابن عباس لکھ کر لکھتے ہیں ؎

گفت سردار ہاشمی نسبت	نسبت مرتضے علی با من
نسبتے ہست با بدن سر را	نسبتش نسبت سر است و بدن

پیر دمحاں رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

بسوئے کعبہ رو شیخ من بسوئے نجف	برب کعبہ کہ انجا مراست حق بطرف
مقاوتے کہ میانے من است و او انیست	کہ من بسوئے مہر رفتم او بسوئے صدف

حدیث طیر

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہ طائر فقال اللھم ائتنی باحب

خلقك الیك یاكل معی من هذا الطائر فجاء ابوبكر فرده ثم جاء عمر فرده ثم جاء علی فاذن له رواه النسائی فی الخصائص والطبرانی

یہ حدیث نہایت معرکۃ الآرا سمجھ لی گئی ہے۔ ایک گروہ اس امر کا قائل ہوا ہے۔ کہ یہی دلیل حقیقت خلافت کی ہے۔ دوسرے نے اس کے موضوع ہونے پر زور دیا ہے کہتے ہیں کہ یہ بالکل کذب ہے۔

غرضکہ یہ حدیث مجروح و مقدوح و لائق بحث بنگئی ہے اور واقعتاً یہ متعدد طریقوں سے مروی ہے اس کا مختصر بیان بضمن "محبوبیت حق" و "محبوبیت رسول" حصہ دوم کتاب السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ نفائس المتن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن میں ہو چکا ہے۔

یہاں پر تفصیلی بیان بحیثیت جرح و تعدیل و بیان رواۃ از قسم صحابہ و تابعین و محدثین کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ثابت و متحقق ہونے میں کسی قسم کے شک و ریب کی گنجایش نہ رہے۔ حاکم نے مستدرک علی الصحیحین میں اس حدیث کی تصحیح کی اور اس کے متعدد طرق کو بھی بیان کیا ہے

تمام روایات کے جمع کرنے سے خلاصہ مطلب یہ نکلتا ہے۔ کہ انصار میں سے ایک عورت نے ایک بھنا ہوا مرغ مع چند روٹیوں کے بطور ہدیہ آنحضرتؐ کے حضور میں بھیجا تھا۔ حضرت انس اسوقت موجود تھے۔ آنحضرتؐ نے دعا فرمائی کہ خداوندا اپنے مخلوقات کے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیجدے تاکہ وہ میرے ساتھ بیٹھ کے کھائے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے حضرت انس نے انھیں واپس کیا پھر حضرت عمر فاروقؓ آئے انکو بھی واپس کیا پھر حضرت علی مرتضےٰؓ آئے انکو بھی واپس کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ تین مرتبہ آئے تینوں مرتبہ واپس کئے گئے تیسری مرتبہ رسول اللہؐ نے جب آہٹ پائی اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ ہیں۔ آپنے

بلالیا اُن سے جب کیفیت پوچھی تو اُنھوں نے ساری کیفیت بیان کی۔ آنحضرتؐ نے حضرت انس سے پوچھا کہ یہ کیا تھا۔ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ میری یہ خواہش تھی کہ یہ دعا میرے قبیلہ والوں میں سے کسی کو ملتی۔ آنحضرتؐ نے ہنسکر فرمایا کہ اپنے اعزا واقارب کا سب کو خیال ہوتا ہے۔

جمع بین الروایتین سے نفس واقعہ اسی قدر معلوم ہوتا ہے اس واقعہ کے بطلان پر کسی قسم کی کوئی دلیل نہیں قائم ہوسکتی ہے اور نہ قائم کرنے کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے اب ہم حسب ذیل طریقوں سے حدیث طیر کو ثابت کرتے ہیں۔

اسامی صحابۂ کرام رواۃ حدیث طیر

جناب امیر علیہ السلام۔ عبداللہ بن عباس۔ ابوسعید خدری۔ سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سعد بن ابی وقاص۔ انس بن مالک۔ ابوالطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع عمرو بن العاص یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہم۔

(۱) جناب امیر علیہ السلام کی روایت کو ابن عقدہ و ابن مردویہ و ابن المغازلی و اخطب خوارزم و محمد بن یوسف شافعی نے ذکر کیا ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت کی تصریح یحیی بن محمد صاعد و اخطب خوارزم و محمد بن یوسف و سلیمان بن ابراہیم قندوزی نے کی ہے۔

(۳) ابوسعید خدری کی روایت کو حاکم و محمد بن یوسف شافعی نے لکھا ہے۔

(۴) سفینہ کی روایت کو امام احمد بن حنبل و عبداللہ بن احمد بن حنبل و بغوی و محاملی و حاکم و ابن المغازلی و سبط بن الجوزی و محمد بن یوسف شافعی و محب طبری و حموینی نے لکھا ہے۔

(۵) سعد بن ابی وقاص کی روایت کو ابی نعیم نے لکھا ہے۔

(۶) انس بن مالک کی روایت کو امام ابی حنیفہ و ترمذی و ابو حاتم و بزار و نسائی و ابو یعلیٰ و ابن ابی حاتم و طبری و ابو اللیث سمرقندی و ابن شاہین و ابو الحسن سکری حربی و حاکم و ابن مردویہ و ابو نعیم و احمد بن مظفر عطار و بیہقی و ابن بشران و خطیب و ابن المغازلی و ابو المظفر سمعانی و محمی السنہ بغوی و رزین عبدری و اخطب خوارزم و ابن عساکر و مبارک بن محمد بن الاثیر الجزری و علی بن محمد بن الاثیر الجزری و ابن النجار و سبط ابن الجوزی و محب طبری و حموینی و ولی الدین الخطیب و ابو الحجاج مزی و محمد بن یوسف زرندی و ابن حجر عسقلانی و ابن الصباغ و میبذی و طبری و حافی و صفوری و سیوطی و ابن حجر مکی و علی متقی و غیرہم نے ذکر کیا ہے۔

(۷) ابو الطفیل عامر بن واثلہ کی روایت کلام ابن عقدہ و حاکم و ابن مردویہ و ابن المغازلی و اخطب خوارزم و محمد بن یوسف گنجی سے واضح ہوتی ہے۔

(۸) عمرو بن العاص۔ انکی روایت اُس مکتوب سے ثابت ہے جو انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا تھا جو مناقب خوارزمی سے واضح ہو سکتی ہے۔

(۹) یعلیٰ بن مرہ ثقفی۔ انکی روایت کو محمد بن یوسف شافعی نے کفایۃ الطالب میں لکھا ہے۔

اسامی تابعین عظام روات حدیث طیر

(۱) ابان بن تغلب۔ انکی روایت کو بضمن حدیث طیر حاکم اور گنجی نے ذکر کیا ہے۔

(۲) ابان بن ابی عیاش۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے ذکر کیا ہے

(۳) ابراہیم بن المہاجر بجلی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۴) ابراہیم بن یزید۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۵) اسحاق بن عبد اللہ۔ انکی روایت کو حاکم و ابو نعیم و ابن المغازلی و گنجی نے لکھا ہے

(۶) اسمٰعیل بن سلمان الازرق۔ انکی روایت کو ابو حاتم و بیہقی و حاکم و ابن المغازلی و عاصمی و اخطب خوارزم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۷) اسمٰعیل بن سلیمان تیمی۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے ذکر کیا ہے۔

(۸) اسمٰعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و محمد امیر یمانی نے لکھا ہے۔

(۹) اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن السدی۔ انکی روایت کو ترمذی و نسائی و ابو یعلی و حاکم و ابن المغازلی و ابو المظفر سمعانی۔ و محی السنہ بغوی و رزین عبدری و اخطب خوارزم و محمد بن علی بن الاثیر الجزری و سبط ابن الجوزی و گنجی و ولی الدین الخطیب ابو الحجاج مزی و سلیمان بن ابراہیم گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۰) اسمٰعیل بن وردان۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۱) بریدہ بن سفیان۔ انکی روایت کو ابو عبداللہ محاملی و ابن المغازلی و محمد بن یوسف گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۲) بزدعہ بن عبدالرحمٰن نبانی۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۳) بسام الصیرفی الکوفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۴) ثابت بن اسلم نبانی۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۵) ثابت گنجی۔ انکی روایت کو ابو المؤید حموینی نے لکھا ہے۔

(۱۶) ثمامہ بن عبداللہ بن انس۔ انکی روایت کو حاکم و ابن مردویہ و ابن المغازلی و گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۷) جعفر بن سلیمان ضبعی۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔

(۱۸) حرث بن محمد۔ انکی روایت کو اخطب خوارزم نے لکھا ہے۔

(۱۹) حسن بن ابی الحسن البصری۔ انکی روایت کو حاکم و ابن الاثیر و گنجی نے لکھا ہے۔

(۲۰) حسن بن حکم۔ انکی روایت کو حاکم و ابن مردویہ و کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۱) حمید الطویل۔ انکی روایت کو ابو محمد عبداللہ بن محمد معروف بہ ابن السقا و حاکم و احمد بن مظفر و ابن المغازلی و ابن الاثیر و کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۲) خالد بن عبید۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۳) دینار۔ انکی روایت کو ابن عساکر و ابن نجار و سیوطی و علی متقی و وصابی و محمد بن اسمٰعیل الامیر نے لکھا ہے۔
(۲۴) زبیر بن عدی۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۵) زیاد بن نروان۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۶) زیاد بن محمد ثقفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۷) سالم بن ابی امیہ۔ انکی روایت کو احمد بن سعید حذدی نے لکھا ہے۔
(۲۸) سعید بن المسیب۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و کنجی و محمد بن اسمٰعیل الامیر و سلیمان کنجی نے لکھا ہے۔
(۲۹) سعید بن میسرۃ البکری۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۳۰) سلیمان بن الحجاج طائفی۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و کنجی و محمد بن اسمٰعیل الامیر نے لکھا ہے۔
(۳۱) سلیمان بن طرخان التیمی۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۳۲) سلیمان بن عامر بن عبداللہ بن عباس۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۳۳) سلیمان بن مہران الاعمش۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۳۴) شقیق بن ابی عبداللہ۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۳۵) عامر بن شرحبیل شعبی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔

(۴۶) عباد بن عبد الصمد۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۴۷) عبد الاعلی بن عامر الثعلبی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۴۸) عبد اللہ بن انس بن مالک۔ انکی روایت کو ابو یعلی و حاکم و ابن المغازلی و کنجی نے لکھا ہے۔
(۴۹) عبد اللہ بن سلیمان۔ انکی روایت کو ابن المغازلی نے لکھا ہے۔
(۵۰) عبد اللہ القشیری۔ انکی روایت کو ابن عساکر و سیوطی و علی متقی و صابی و محمد بن اسمٰعیل الامیر نے لکھا ہے۔
(۵۱) عبد الرحمٰن بن ابی لیلےٰ۔ انکی روایت کو ابی نعیم نے لکھا ہے۔
(۵۲) عبد العزیز بن زیاد۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۳) عبد الملک بن ابی سلیمان۔ انکی روایت کو ابن ابی حاتم، و دار قطنی و حاکم و ابن بشران نحوی و ابن المغازلی و ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے۔
(۵۴) عبد الملک بن عمیر۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و کنجی و حموینی نے لکھا ہے۔
(۵۵) عثمان الطویل۔ انکی روایت کو ابن المغازلی و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۶) عطاء بن ابی رباح۔ انکی روایت کو دار قطنی و خطیب بغدادی و عقیلی و عسقلانی نے لکھا ہے۔
(۵۷) عطیہ بن سعد العوفی۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۸) علی بن ابی رافع۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۹) علی بن عبد اللہ بن عباس۔ انکی روایت کو یحییٰ بن محمد بن صاعد کاتب و ابو المؤید اخطب خوارزم و سلیمان قندوزی نے لکھا ہے۔
(۶۰) عمار بن معاویہ الدہنی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔

(۵۱) عمرو بن ابی حفص ثقفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۲) عمرو بن لیلی الثقفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۳) عمرو بن سلیم کبلی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۴) ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی۔ انکی روایت کو ابن المغازلی نے لکھا ہے۔
(۵۵) عمران بن مسلم طائی۔ انکی روایت کو حاکم و ابو المظفر سمعانی و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۶) عمران بن ہیثم۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۵۷) عیسیٰ بن طہمان حشمی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(ف) (۵۸) فضیل بن غزوان ضبی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(ق) (۵۹) قتادہ بن دعامہ سدوسی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و ابن المغازلی و کنجی نے لکھا ہے
(ک) (۶۰) کلثوم بن جربصری۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(م) (۶۱) محمد بن عجادہ کوفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۶۲) محمد بن خالد بن المنتصر ثقفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۶۳) محمد بن سلیم۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۶۴) محمد بن عبدالرحمٰن ابوالرجال انصاری۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و کنجی نے لکھا ہے۔
(۶۵) امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی و ابن مردویہ نے لکھا ہے۔
(۶۶) محمد بن عمر و بن علقمہ لیثی مدنی۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۶۷) محمد بن مالک ثقفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۶۸) محمد بن مسلم زہری۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و ابن النجار و کنجی و سیوطی و علی متقی نے لکھا ہے۔

(۶۹) مسلم بن عبداللہ البصری۔ انکی روایت کو ابن مردویہ و ابن المغازلی نے لکھا ہے۔
(۷۰) مسلم بن کیسان الملائی۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۱) مصعب بن سلیمان الفضاری۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۲) مطر بن طہمان ابوالرجا سلمی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و ابن النجار و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۳) مظہر بن خالد۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۴) موسیٰ بن عبداللہ جہنی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۵) میمون بن جابر سلمی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۶) میمون بن مہران جزری۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۷) ابو خلف میمون۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۸) نافع مولیٰ ابن عمر۔ انکی روایت کو حاکم و ابن بشران و ابن المغازلی و گنجی نے لکھا ہے۔
(۷۹) نعیم بن سالم بن قنبر۔ انکی روایت کو ابن شاہین و حاکم و ابن الاثیر و گنجی و محمد بن اسمٰعیل نے لکھا ہے۔
(۸۰) ہلال بن سوید۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۸۱) یحییٰ بن سعید انصاری۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۸۲) یحییٰ ابن ابی مرادی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۸۳) یزید بن سفیان تمیمی بصری۔ انکی روایت کو حاکم و گنجی نے لکھا ہے۔
(۸۴) یعلیٰ بن مرہ کوفی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و خطیب و گنجی نے لکھا ہے۔
(۸۵) یوسف بن ابراہیم واسطی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و ابن المغلذلی و گنجی نے لکھا ہے۔
(۸۶) ابوالجارود بن طارق۔ انکی روایت کو ابن المغازلی نے لکھا ہے۔
(۸۷) ابوجعفر سباک۔ انکی روایت کو بھی ابن المغازلی نے لکھا ہے۔

(۸۸) ابو حذیفہ عقیلی۔ انکی روایت کو حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۸۹) ابو حمزہ دسلمی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۹۰) ابو داؤد سبیعی۔ انکی روایت کو بھی حاکم و کنجی نے لکھا ہے۔
(۹۱) ابو الہندی۔ انکی روایت کو حاکم و ابن المغازلی و ابن الاثیر و کنجی و محمد بن اسمٰعیل الامیر نے لکھا ہے۔

ان حضرات کی روایت اکابر قوم نے لکھی ہے اور انکے حالات بھی کتب متداولہ اسماء الرجال مثل اسد الغابہ و اصابہ و استیعاب و تہذیب التہذیب وغیرہ سے واضح ہو سکتے ہیں۔

ان تابعین میں سے چھیاسی آدمیوں نے حدیث طیر حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت کی ہے حاکم نے اپنے رسالہ میں اور محمد بن یوسف کنجی شافعی نے کفایۃ الطالب میں بہ ترتیب حروف تہجی اس کی فہرست دی ہے۔

اسامی محدثین و علمائے اعلام جنھوں نے حدیث طیر روایت کی

(۱) ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی متوفی ۱۵۰ھ انکی روایت کو ابن اثیر نے اسد الغابہ میں لکھا ہے۔ ابن اثیر کو جو روایت پہونچی وہ اسی طریقہ سے پہونچی جسکے رواۃ یہ ہیں۔ ابو الفرج ثقفی۔ حسن بن عیسےٰ۔ حسن بن سمیع۔ موسیٰ ابن ابی ایوب شعیب بن اسحاق۔ ابی حنیفہ میسر۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت انس بن مالک رضؓ (اسد الغابہ جلد ۱ ص ۳۰)

(۲) امام احمد بن حنبل شیبانی متوفی ۲۴۱ھ (ینابیع المودۃ باب ۵۰ و تذکرہ خواص الامۃ ص ۲۳ و روضۃ الندیہ شرح تحفۃ العلویہ السید محمد اسمٰعیل ابن صلاح الامیر ص ۶۲)

(۳) ابو سعید عباد بن یعقوب الرواجنی الاسدی متوفی ۲۵۰ھ کتاب المعروفۃ میں عیسیٰ سے اور وہ عبد اللہ بن محمد عمر بن علی سے اور وہ محمد بن عمر سے اور وہ عمر سے

اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ (حدیث مردیہ حضرت علی کا ذکر آیندہ ہوگا)

(۴) ابو حاتم محمد بن ادریس حنظلی رازی متوفی ۲۷۷ھ انکی روایت کا ذکر ابو المؤید موفق خوارزمی نے کیا جسکے رواۃ حسب ذیل ہیں۔ شیخ الزاہد ابو الحسن علی بن احمد عاصمی۔ شیخ القضاۃ اسمٰعیل بن احمد واعظ۔ ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی۔ ابو علی حسین بن محمد رودباری۔ ابو بکر محمد بن مہرویہ رازی۔ ابو حاتم رازی عبید اللہ بن موسیٰ۔ اسمٰعیل ازرق۔ انس ابن مالکؓ۔ (مناقب خوارزمی ص۶۵)

(۵) ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ (ترمذی شریف جلد ۲ ص۲۰۷)

(۶) احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری (مناقب علامہ ابن شہر آشوب مازندرانی)

(۷) ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن احمد بن محمد حنبل شیبانی متوفی ۲۹۰ھ نے کتاب الزوائد میں اپنے والد سے انھوں نے ابن مالک سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے یونس بن ارقم سے انھوں نے مطیر بن خالد سے انھوں نے بجلی (ابو اسحاق ابراہیم بن مہاجر) سے انھوں نے حضرت سفینہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے محمد بن اسمٰعیل نے بھی اس کو لکھا ہے۔ (روضۂ ندیہ شرح تحفۂ العلویہ ص۶۲)

(۸) ابو بکر احمد بن عمر بن عبد الخالق معروف بہ بزار متوفی ۲۹۲ھ۔ (مراۃ المومنین مولانا ولی اللہ فرنگی محلی)

(۹) ابو عبد الرحمٰن احمد بن علی بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ (خصائص نسائی ص)

(۱۰) ابو یعلیٰ احمد بن المثنیٰ تمیمی موصلی متوفی ۳۰۶ھ (قول المحسن ص۲۳۴)

(۱۱) ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ جنکے متعلق ابن کثیر شامی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ کہ

وقد جمع الناس فی ھذا الحدیث مصنفا لوگوں نے اس حدیث کے بارہ میں علیحدہ علیحدہ مصنفات

مفردة منهم ابوبکر بن مردویه
وللحافظ طاهر محمد بن احمد بن
حمدان فیما رواه شیخنا الذهبی ورائیت
فیه مجلدا فی جمع طرقه والفاظه
لابی جعفر محمد بن جریر الطبری
المفسر صاحب التاریخ
قال ابن کثیر فی تاریخه رائیت
کتابا لابن الطبری وجمع فیه طرق
حدیث الطیر۔

جمع کئے ہیں جنہیں سے ابوبکر بن مردویہ اور حافظ ابو
طاہر محمد بن احمد بن حمدان ہیں جیسا کہ ہمارے شیخ
ذہبی نے اس کی روایت کی اور میں نے اس بارہ
میں ایک مجلد کتاب ابوجعفر محمد بن جریر طبری مفسر
صاحب تاریخ کی دیکھی جس میں انھوں نے طرق و الفاظ
جمع کئے تھے۔
ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب
دیکھی جسکو طبری نے لکھا اور اس میں حدیث طیر کے
طرق کو جمع کیا ہے۔

(۱۳) ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی متوفی ۳۱۷ھ۔ یہ اپنے معجم
میں بروایت حضرت سفینہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔

(۱۴) ابو محمد یحیی بن محمد بن صاعد بن کاتب البغدادی متوفی ۳۱۸ھ انکی روایت
کو ابو المؤید موفق خوارزمی نے مناقب خوارزمی صفحہ ۶۴ میں بہ ایں اسناد لکھا ہے حدثنا الامام
ابو عفان عثمان بن احمد الصیرم الخوارزمی عماد الدین ابوبکر بن الحسن النسفی شیخ الفقیہ
ابو القاسم میمون ابن علی المیمونی شیخ زاہد ابو محمد اسمٰعیل بن الحسین۔ ابو الحسن القاضی علی
ابن الحسن بن علی بن مطرف البراکی۔ یحیی بن صاعد۔ ابراہیم بن سعید جوہری۔ ابو احمد حسین
بن محمد سلیمان بن قرم۔ محمد بن شعیب۔ داؤد۔ علی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

(۱۴) ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن ادریس بہ ابن ابی حاتم الرازی متوفی ۳۲۷ھ
انکی روایت کو ابن کثیر شامی بہ ایں الفاظ لکھا ہے۔

رواه ابن ابی حاتم عن عمار بن
خالد الواسطی عن اسحاق الازرق

روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے عمار بن خالد
واسطی سے انھوں نے اسحاق ازرق سے انھوں

عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن انس فذکر الحدیث وھذا اجود من اسناد الحاکم	نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے انھوں نے حضرت انس سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا یہ حاکم کے اسناد سے زائد بہتر ہے۔

(۱۵) ابو عمر احمد بن محمد بن عبد ربہ القرطبی متوفی ۳۲۸ھ نے کتاب عقد الفرید میں بضمن مباحثۂ مامون رشید خلیفۂ بغداد اس حدیث کو لکھا ہے (عقد الفرید جلد ۲ ص ۲۱۶)

(۱۶) ابو عبداللہ حسین بن محمد بن اسمٰعیل بغدادی محاملی متوفی ۳۳۰ھ اس حدیث کو ابن المغازلی سے مناقب میں حسب ذیل اسناد سے روایت کیا ہے۔ ابو طالب محمد بن علی بن احمد بغدادی۔ ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر حسین بن اسمٰعیل محاملی۔ عبدالاعلیٰ بن واصل۔ عون بن سلام۔ سہل بن شعیب۔ بریدہ بن سفیان۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہم۔

(۱۶) ابو العباس احمد بن محمد بن سعید معروف بہ ابن عقدہ کوفی متوفی ۳۳۲ھ انھوں نے خاص کتاب حدیث طیر میں لکھی چنانچہ علامہ ابن شہر آشوب مناقب ص ۱۸۴ میں کہتے ہیں کہ

وقد صنف احمد بن محمد بن سعید کتاب الطیر	احمد بن محمد بن سعید نے کتاب الطیر تصنیف کی۔

(۱۷) ابو الحسین علی بن الحسین بن علی مسعودی متوفی ۳۴۵ھ نے حدیث طیر کو مروج الذہب میں لکھا ہے (مروج الذہب برحاشیہ تاریخ نقع الطیب جلد ۲ ص ۳۶۹ مطبوعہ مصر)

(۱۸) احمد بن سعید بن فرقد جدی انکی روایت کو ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۱ میں و ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان جلد ۱ ص ۱۷۶ میں لکھا ہے۔

(۱۹) ابو القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ نے احمد بن سعید ابن فرقد جدی سے انھوں نے ابو جمیلہ محمد بن یوسف یمانی سے انھوں نے

ابو قرہ موسیٰ بن طارق سے انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے ابو النضر سالم مولیٰ عمر بن عبید اللہ سے انھوں نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔

(۲۰) ابو محمد عبد اللہ بن محمد الشہیر بابن السقا متوفی ۳۶۳ھ انھوں نے اہل واسط بطریق صحت اس حدیث کو فضیلت جمیلہ و منقبت جلیلہ کی حیثیت سے پیش کیا تھا چنانچہ ابن المغازلی نے مناقب میں لکھا اور علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں بروایت سلفی بھی اس واقعہ کو لکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۱۰۵ تحت ترجمۂ ابن السقا)

(۲۱) ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۶ھ کتاب المجالس میں حدیث طیر روایت کی فقیہ ابو اللیث کا تفصیلی حال کفوی نے کتائب اعلام الاخیار میں لکھا ہے۔

(۲۲) ابو القاسم اسمٰعیل بن عباد الملقب بالصاحب انکے اشعار متعلق بہ حدیث طیر خطب خوارزم نے مناقب خوارزمی میں ص ۲۷۵ میں درج کئے ہیں۔

(۲۳) ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان معروف بابن شاہین واعظ متوفی ۳۸۵ھ نے جزء الحدیث میں روایت کیا جس کا ذکر ابن المغازلی نے کتاب المناقب میں کیا ہے جس کے رواۃ حسب ذیل ہیں۔ محمد بن علی بن ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین۔ واعظ محمد بن الحسین الحوارینی۔ ابراہیم بن صدقہ۔ نعیم بن سالم بن قنبر۔ حضرت انسؓ دوسری روایت یوں ہے۔ ابو طالب بن محمد بن علی بن الفتح الحبلی بغدادی۔ ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین نصر بن قاسم قرضی۔ عیسیٰ بن مسار جوہری نعیم بن سالم بن قنبر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم۔ علامہ محب الدین طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب رابع فصل سادس ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں کہ

وخرجہ عمر بن شاہین ولم یذکر زیادۃ الحربی	اور تخریج کی عمر بن شاہین نے اور نہ ذکر کیا اسکو جس کو حربی نے زیادہ کیا۔

(۲۴) ابوالحسن علی بن عمر بن احمد الدارقطنی متوفی ۳۸۵ھ نے حدیث طیر کو کتاب العلل میں لکھا چنانچہ پارہ جزء ثالث میں اس طرح مرقوم ہے کہ

وسئل یعنی الدارقطنی عن حدیث عطاء بن ابی رباح عن انس حدیث الطیر فقال یرویہ ابن حمید الرازی واختلف عنہ فرواہ اسمٰعیل بن الفضل عن ابن حمید عن اسحٰق بن اسمٰعیل بن حبویہ عن عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطا عن انس وغیرہ یرویہ عن ابن حمید عن اسمٰعیل بن سلیمان الرازی اخی اسحٰق عن عبدالملک وھو اشبہ۔

دارقطنی سے حدیث طیر کے متعلق جو عطاء بن ابی رباح سے بروایت انس مروی ہے انھوں نے کہا کہ بن حمید رازی نے اسکو روایت کیا اور اس سے اختلاف کیا گیا پھر اس کو روایت کیا اسمٰعیل بن الفضل نے ابن حمید سے انھوں نے اسحٰق بن اسمٰعیل بن حبویہ سے انھوں نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے انس سے اور علاوہ اسکے ابن حمید سے بھی اسکو روایت کیا انھوں نے اسمٰعیل بن سلیمان الرازی برادر اسحٰق سے انھوں نے عبدالملک سے اور یہی اشبہ بصواب ہے۔

(۲۵) ابوالحسن علی بن عمر بن محمد بن الحسن بن شاذان بن ابراہیم بن اسحٰق السکری الحربی متوفی ۳۸۶ھ نے حدیث طیر کی تخریج کی ہے (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۶۰ وقول المحسن ص ۳۳۵)

(۲۶) ابوعبداللہ عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان بن لبطہ عکبری العطی معروف بہ ابن بطہ متوفی ۳۸۷ھ نے کتاب الابانۃ میں لکھا ہے چنانچہ ابن شہر آشوب مناقب ص ۱۸۴ میں لکھتے ہیں کہ۔

وروی حدیث الطیر جماعۃ منھم الترمذی فی جامعہ وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء الی ان قال ورواہ ابن ابن بطہ فی الابانۃ من طریقین۔

ایک جماعت نے حدیث طیر کو روایت کیا جنمیں سے ترمذی نے جامع میں اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیا میں اور ابن بطہ نے کتاب الابانۃ میں دو طریقوں سے روایت کیا ہے۔

(۲۷) ابو بکر محمد بن عمیر بن بکیر النجار نے حدیث طیر کو روایت کیا ہے۔

(ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ و فصل ندیہ صفحہ ۶۱)

(۲۸) ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم حسبی نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ نے اپنی کتاب مستدرک علی الصحیحین جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ میں بروایت حضرت انس دو حدیثیں نقل کی ہیں جسکا ذکر آیندہ آئے گا۔ حدیث طیر کے متعلق حاکم صفحہ ۱۳۱ میں لکھتے ہیں کہ۔

وقد رواہ عن انس جماعۃ من اصحابہ زیادۃ علی ثلاثین فلما صحت الروایۃ عن علی وابو سعید الخدری وسفینۃ۔

حدیث طیر کو حضرت انس سے ایک جماعت نے اُنکے اصحاب سے روایت کیا جس کی تعداد تیس سے زائد ہے پھر روایت کی صحت حضرت علی وابو سعید خدری وسفینہ کی روایت سے بھی ہوئی ہے۔

اسکے علاوہ ابو عبداللہ حاکم نے ایک رسالہ بھی جمع طرق حدیث طیر میں لکھا ہے جسمیں یہ ثابت کیا ہے کہ چھیاسی آدمیوں نے حضرت انس سے حدیث طیر روایت کی ہے چنانچہ محمد بن یوسف گنجی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ

وحدیث انس الذی صدرتہ فی اول خرجہ للحاکم ابو عبداللہ الحافظ النیسابوری عن ستۃ وثمانین رجلا کلھم رووہ عن انس وھذا ترتیبھم علی حروف المعجم۔

اور حضرت انس والی حدیث جو شروع میں لکھی گئی اسکو حاکم ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری نے چھیاسی آدمیوں سے روایت کی اور ان سب نے حضرت انس سے روایت کی ہے اور یہ اُس کی ترتیب حروف تہجی کے حساب سے ہے۔

اور محمد بن یوسف گنجی کفایۃ الطالب میں بعد حدیث شوے مروئیہ عامر بن واثلہ لکھتے ہیں کہ۔

هکذا رواه الحاکم فی کتابه یجمع طرق حدیث الطیر۔	اسی طرح روایت کیا حاکم نے اپنی کتاب میں جو جمع طرق حدیث طیر میں لکھی تھی۔

(۲۹) حافظ ابو سعد عبد الملک بن محمد نیشاپوری الخرکوشی متوفی ۴۰۶ھ نے شرف المصطفٰے میں لکھا ہے چنانچہ ابن شہر آشوب مناقب ص۱۸۴ میں لکھتے ہیں۔ کہ

وروی حدیث الطیر جماعة منهم الترمذی فی جامعه وابونعیم فی حلیة الاولیاء والبلاذری فی تاریخه والخرکوشی فی شرف المصطفٰے۔	اور حدیث طیر کو ایک جماعت نے روایت کیا ان میں سے ترمذی ہیں جنھوں نے جامع میں اور ابو نعیم ہیں جنھوں نے حلیۃ الاولیا میں اور بلاذری نے اپنی تاریخ میں اور خرکوشی نے شرف المصطفٰے میں لکھا ہے۔

(۳۰) طراز المحدثین ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصبہانی متوفی ۴۱۰ھ نے ایک رسالہ جمع طرق حدیث طیر میں لکھا ہے چنانچہ ابن حجر عسقلانی لسان المیزان میں ابراہیم بن ثابت القصار کے حال میں لکھتے ہیں کہ۔

وقد جمع طرق الطیر[1] ابن مردویه والحاکم واحسن شیئ فیها طریق اخرجه النسائی فی الخصائص (لسان المیزان جلد ۱ ص۴۲)	طرق حدیث طیر کو ابن مردویہ اور حاکم نے جمع کیا اور سب میں عمدہ وہ طریقہ ہے جس کو نسائی نے خصائص میں روایت کیا ہے۔

ابن کثیر شامی اپنی تاریخ میں فضائل حضرت علی کے بیان میں تحت حدیث طیر لکھتے ہیں کہ۔

وقد جمع الناس فی هذا الحدیث مصنفات	لوگوں نے اس حدیث میں علیحدہ علیحدہ تصنیفات

---

[1] لسان المیزان مطبوعہ مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن میں بجائے الطیر کے الطبرانی چھپ گیا جو غلط معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ ابراہیم بن ثابت القصار کے حال میں کہیں طبرانی کا ذکر نہیں حدیث طیر کا تذکرہ بروایت تصحیح حاکم موجود ہے اسکے علاوہ قول المحسن ص۲۳۱ میں بھی یہ عبارت موجود ہے جسمیں بجائے "طبرانی" کے "طیر" ہے۔ ۱۲ مؤلف

مفردۃ منھم ابوبکر بن مردویہ۔ کئے انھیں میں سے ابوبکر بن مردویہ ہیں۔

ابن تیمیہ منہاج السنہ جلد ۴ ص ۹۹ میں لکھتے ہیں کہ

قال الحافظ ابو موسیٰ المدینی قد جمع غیر واحد من الحفاظ طرق حدیث الطیر للاعتبار والمعرفۃ کالحاکم النیسابوری وابی نعیم وابن مردویہ

حافظ ابو موسیٰ مدینی کا قول ہے کہ بجز ایک کے تمام حفاظ سے لوگوں نے طرق حدیث طیر اعتبار اور معرفت کی حیثیت سے جمع کئے جیسے حاکم نیشاپوری و ابو نعیم و ابن مردویہ ہیں۔

ابن حجر مکی ہیتمی شرح قصیدہ ہمزیہ ذکر حدیث طیر میں لکھتے ہیں کہ

فالحق ما سبق ان کثرۃ طرقہ ای کثرۃ طرق حدیث الطیر صیرتہ حسنا یحتج بہ ولکثرتھا جدا اخرج الحافظ ابوبکر بن مردویہ فیھا جزءا

حق یہ ہے جیسا کہ گذرا حدیث طیر کا کثرت طرق اسکو حسن بناتا ہے اور اس پر حجت لائی جاسکتی ہے اور اس کی کثرت یقینی ہے حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے اس میں ایک جزء لکھا ہے۔

ابن مردویہ نے اپنی کتاب میں بروایت حضرت انس کئی طریقہ سے حدیث طیر لکھی ہے۔

(۳۱) قاضی القضاۃ عبدالجبار بن احمد ہمدانی شیخ المعتزلہ وصاحب التصانیف جنکے متعلق ابن شہر آشوب کتاب المناقب میں لکھتے ہیں کہ۔

قال القاضی عبدالجبار قد صح عندی حدیث الطیر وقال ابو عبداللہ البصری ان طریقہ ابو علی الجبائی فی تصحیح الاخبار یقتضی القول بصحۃ ھذا الخبر لا یرادہ یوم الشوری فلم ینکر احد

قاضی عبدالجبار کا قول ہے کہ میرے نزدیک حدیث طیر صحیح ہے اور ابو عبداللہ البصری کا قول ہے کہ ابو علی جبائی کا طریقہ تصحیح اخبار میں مقتضی اس قول کے ہے جو اس خبر کی صحت میں یوم شوریٰ بیان کی گئی تھی جس پر کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا ہے۔

(۳۲) تاج المحدثین ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ نے اپنی

کتاب حدیث طیر میں علی بن حمید واسطی سے انھوں نے سلم بن سہل سے انھوں نے محمد بن صالح بن مہران سے انھوں نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ سے انھوں نے مالک بن انس سے انھوں نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے حضرت انس سے لکھا ہے اسکے علاوہ ابونعیم نے حلیۃ الاولیا میں تحت ترجمۂ ابن ابی لیلےٰ بھی لکھا ہے۔

(۳۳) حافظ ابو طاہر محمد بن احمد بن علی بن حمدان خراسانی متوفی ۴۲۱ھ نے ایک رسالہ طرق حدیث طیر میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو تذکرۃ الحفاظ للذہبی جلد ۳ ص ۳۰۹

(۳۴) ابوالحسن احمد بن المظفر بن احمد العطار الواسطی الفقیہ الشافعی متوفی ۴۴۱ھ انکی روایت کو ابن المغازلی نے مناقب میں لکھا ہے جس کے رواۃ حسب ذیل ہیں۔ ابوالحسن احمد بن مظفر۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد مزنی معروف بہ ابن السقا۔ ابوالحسن علی بن محمد جوہری۔ محمد بن زکریا عبدی۔ حمید الطویل۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم۔

(۳۵) ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ انکی روایت کو اخطب خوارزم نے مناقب خوارزمی ص ۶۸ میں لکھا ہے۔

(۳۶) ابو غالب محمد بن احمد بن سہل معروف بہ ابن بشران واسطی نحوی متوفی ۴۶۲ھ انکی روایت کو ابن المغازلی نے مناقب میں لکھا ہے جس کے رواۃ حسب ذیل ہیں محمد بن احمد بن سہل بن مردویہ۔ احمد بن عیسیٰ ناقد۔ صالح بن مسمار۔ بن ابی فدیک۔ حسن بن عبداللہ۔ نافع۔ حضرت انس۔

(۳۷) ابو عمر یوسف بن عبداللہ معروف بہ ابن عبدالبر نمری قرطبی متوفی ۴۶۳ھ نے اپنی کتاب بہجۃ المجالس میں حدیث کو لکھا ہے کشف الظنون میں ہے کہ یہ کتب معتبرہ میں سے ہے۔

(۳۸) ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ نے کئی طریقوں سے اسے روایت کیا ہے جس کے رواۃ حسب ذیل ہیں عبدالقاہر بن محمد موصلی۔

ابو ہارون موسیٰ بن محمد انصاری۔ احمد بن علی الجرار۔ محمد بن عاصم رازی۔ حفص بن عمر المہرقانی۔ بجسم بن بشیر۔ اسمٰعیل بن سلیمان الرازی۔ عبدالملک بن سلیمان۔ عطا۔ انس بن مالکؓ۔

ابو محمد عبداللہ بن علی بن عیاض القاضی۔ محمد بن احمد بن جمیع۔ محمد بن مخلد۔ علی بن الحسن بن ابراہیم بن قتیبہ بن حملۃ القطان۔ سہل بن رحلہ۔ صباح یعنی ابن محارب عمر۔ عبداللہ یعلی ابن مرہ۔ انس بن مالکؓ۔

(۳۹) ابوالحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی معروف بہ ابن المغازلی متوفی ۴۸۳ھ نے کتاب المناقب میں متعدد طریقوں سے روایت کیا ہے۔ چنانچہ شیخ سلیمان حنفی البلخی قندوزی ینابیع المودۃ باب ثامن ص۵۶ میں لکھتے ہیں کہ

وذکر ابن المغازلی حدیث الطیر من ستۃ طرق ابن المغازلی نے حدیث طیر کو چھ طریقے سے روایت کیا ہے۔

(۴۰) ابوالمظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار سمعانی متوفی ۴۸۹ھ نے رسالہ مناقب الصحابہ میں بروایت عمران طائی و اسمٰعیل سدی لکھا ہے۔ ابوالمظفر سمعانی کے فضائل و مناقب کتاب الانساب میں موجود ہیں۔

(۴۱) ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی معروف بہ محی السنہ متوفی ۵۱۶ھ نے مصابیح السنہ جلد ۲ ص ۲۰۲ میں احادیث حسان میں لکھا ہے۔

(۴۲) ابوالحسن رزین بن معاویہ العبدری الاندلسی متوفی ۵۳۵ھ نے کتاب الجمع بین الصحاح الستہ میں حدیث طیر روایت کی ہے (ملاحظہ ہو جمع الفوائد جلد ۲ ص ۲۱ و جامع الاصول جلد ۹ ص ۱۱)

(۴۳) ابوالمؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی المعروف بہ اخطب خوارزم متوفی ۵۶۸ھ نے کتاب المناقب (یعنی مناقب خوارزمی) میں بطرق متعددہ روایت کیا ہے (ینابیع المودۃ ص ۵۰)

(۴۴) ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی نے خصائص العلویہ میں لکھا ہے۔

(۴۵) ملا عمر بن محمد بن خضر اردبیلی معروف بہ ملا نے وسیلۃ المتعبدین میں حدیث طیر

روایت کی ہے۔

(۴۶) ابو القاسم علی الحسن بن الحسن بن ہبۃ اللہ معروف بہ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ نے حدیث طیر روایت کی ہے۔ (کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الافعال جلد ۶ ص۴۰۶)

(۴۷) مجد الدین ابو السعادات مبارک بن محمد معروف بہ ابن الاثیر الجزری متوفی ۶۰۶ھ نے حدیث طیر کو کتاب جامع الاصول لاحادیث الرسول میں لکھا ہے۔ (جامع الاصول علی جلد ۹ کتاب الفضائل مناقب علی ص۱۱۷)

(۴۸) عز الدین ابو الحسن علی بن محمد معروف بہ ابن الاثیر الجزری برادر ابن الاثیر صاحب جامع الاصول متوفی ۶۳۰ھ نے اپنی کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ میں حضرت علی کے حال میں بطرق متعددہ روایت کی ہے۔ (اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۰ و ترجمہ اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۹)

(۴۹) محب الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمود معروف بہ ابن النجار بغدادی متوفی ۶۴۳ھ نے ذیل تاریخ بغداد میں سہل بن عبید بن سورہ خراسانی کے حال میں بروایت اسمٰعیل بن ہارون انھوں نے صعق بن حرب سے انھوں نے مطر وراق سے روایت کی ہے۔ یہ روایت تغیر الفاظ بلا ذکر رواۃ قول المحسن ص۲۳۹ میں بھی موجود ہے۔

(۵۰) کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ قرشی نصیبی شافعی متوفی ۶۵۲ھ نے اپنی کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول ص۱۵ میں لکھا ہے۔

(۵۱) ابو المظفر شمس الدین یوسف بن قزغلی حنفی معروف بہ ابن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ نے تذکرہ خواص الامہ فی معرفۃ الائمہ ص۲۳ میں لکھا ہے۔

(۵۲) ابو عبد اللہ حافظ محمد بن یوسف گنجی شافعی متوفی ۶۵۸ھ نے کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب میں ایک خاص باب حدیث طیر کے متعلق لکھا ہے اور بعدہ طرق اسکو روایت کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ۔

الباب الثالث والثلثون فی حدیث الطائر تینتیسواں باب حدیث طیر کے بیان میں ہے۔

(۵۳) محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری شافعی کی متوفی ۶۹۴ھ نے حدیث طیر کو ریاض النضرہ باب رابع فصل سادس فی الخصائص ص۱۰۰ میں اور ذخائر العقبیٰ مشمولہ اشاعت المودۃ ص۲۰۳ میں لکھا ہے۔

(۵۴) صدر الدین ابو المجامع ابراہیم بن محمد حموینی متوفی ۷۲۲ھ نے حدیث طیر کو اپنی کتاب فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین میں بطرق متعددہ روایت کیا ہے۔

(۵۵) شیخ فخر الدین ہانسوی انھوں نے دستور التحقائق میں اس حدیث کو لکھا ہے۔
(مناقب مرتضوی لمحمد صالح کشفی ص۳۰)

(۵۶) ابو عبداللہ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی انھوں نے مشکوٰۃ المصابیح ص۵۵۶ میں حدیث طیر کو لکھا ہے۔

(۵۷) ابو الحجاج یوسف بن عبدالرحمن بن یوسف مزی متوفی ۷۴۲ھ نے تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف ذکر اسمٰعیل بن عبدالرحمن بن ابی کریمۃ السدی میں لکھا ہے۔

(۵۸) شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ یہ حدیث طیر کے متعلق اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ ص۲۴۵ میں تحت ترجمۂ حاکم نیشاپوری لکھتے ہیں کہ

واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرۃ جدا	لیکن حدیث طیر پس اسکے بہت سے طریقے یقینی ہیں۔
وقد افرد تھا بمصنف وجمھور عما یوجب	لوگوں نے علیحدہ علیحدہ لکھا ہے ان سب سے یہ معلوم ہوتا ہے
ان یکون الحدیث لہ اصل۔	کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

(۵۹) حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی مدنی انصاری نے کتاب درر السمطین و معارج الوصول میں لکھا ہے۔

(۶۰) حافظ صلاح الدین خلیل بن کیکلدی علائی۔ انکا قول جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی قوت المغتذی علی جامع الترمذی ص۱۴۷ میں لکھتے ہیں کہ۔

وقال الحافظ صلاح العلائی لیس بموضوع بل له طرق کثیرة غالبها واهیة وربما فیه ضعیف قریب وربما یقوی بعضها بعضا الی ان ینتهی درجة الحسن۔

حافظ صلاح علائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے بلکہ اسکے طرق کثیر ہیں اکثر اس میں ضعول ہیں بعض اس میں ایسے ہیں جس میں ضعف ہے اور بعض ایسے قوی ہیں جو حسن کے درجہ تک پہونچتے ہیں۔

(۶۱) عبدالوہاب بن علی السبکی۔ یہ طبقات الشافعیہ میں حاکم کے حال میں لکھتے ہیں کہ

واما الحکم علی حدیث الطیر بالوضع فغیر جید۔

حدیث طیر کے موضوع ہونے پر حکم دینا یہ ٹھیک نہیں۔

(۶۲) سید شہاب الدین احمد انھوں نے توضیح الدلائل باسبابع میں کئی طریقوں سے حدیث طیر لکھی ہے۔

(۶۳) ملک العلما شہاب الدین ابن شمس الدین ابن عمر دولت آبادی متوفی ۸۴۹ھ نے ہدایۃ السعداء جلوہ عاشرہ بدایۃ تاسعہ میں حدیث طیر لکھی ہے۔ (ملاحظہ ہو مناقب مرتضوی ص۳۳)

(۶۴) ابوالفضل احمد بن علی بن محمد عسقلانی معروف بہ ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ نے لسان المیزان جلد ۱ ص۴۲ حال ابراہیم بن ثابت القصار میں اور ص۴۰۸ حال اسمٰعیل بن سلیمان رازی میں لکھا ہے۔

(۶۵) نورالدین علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن الصباغ المالکی متوفی ۸۵۵ھ نے فصول المہمۃ فی معرفۃ الائمہ ص۲۱ میں لکھا ہے۔

(۶۶) حسین ابن معین الدین یزدی میبذی متوفی ۸۷۰ھ نے کتاب فواتح کے فاتحہ سابعہ میں حدیث طیر لکھی ہے۔

(۶۷) عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنے رسالہ الریاض الزاہرہ فی فضل آل بیت النبی وعترۃ الطاہرہ میں لکھا ہے جیسا کہ مرقوم ہے۔

الحدیث الثامن والثمانون فی محبتہ

حدیث نمبر ۸۸ بیان میں اللہ کی محبت کے جو حضرت

اللہ تعالیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے
وذالک ثابت فی کتب الحدیث	اور یہ کتب حدیث میں ثابت ہوئی ہے۔

(۶۸) احمد بن محمد احمد الحاکی الحسینی الشافعی نے کتاب التبر المذاب فی بیان ترتیب الاصحاب فضائل حضرت علی میں حدیث طیر کو لکھا ہے۔

(۶۹) عبدالرحمن بن عبدالسلام بن عبدالرحمن بن عثمان صفوری شافعی نے حدیث طیر کو نزہۃ المجالس و منتخب النفائس میں لکھا ہے۔

(۷۰) فضل اللہ بن روزبہان شیرازی نے ابطال الباطل میں حدیث طیر کو فضیلت عظیمہ مانا ہے۔

(۷۱) علامہ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی نے حدیث طیر کو کتاب جمع الجوامع میں بروایت زہری لکھا ہے۔ سیوطی نے ۹۱۱ھ میں وفات پائی۔

(۷۲) شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی متوفی ۹۷۳ھ نے حدیث طیر کا اثبات کتاب منح مکیہ شرح قصیدہ ہمزیہ میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۳۰۶

(۷۳) علی بن حسام الدین المتقی متوفی ۹۷۵ھ (کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۰)

(۷۴) میر زا مخدوم عباس ابن معین الدین شریف جرجانی متوفی ۹۹۵ھ انھوں نے کتاب نواقض الرفض فصل ثانی فضائل علی بن ابی طالب میں لکھا ہے۔

(۷۵) ابراہیم بن عبداللہ وصابی یمنی شافعی انھوں نے الاکتفا فی فضل الاربعۃ الخلفا میں حدیث طیر کو لکھا ہے۔

(۷۶) جمال الدین عطاء اللہ ابن فضل اللہ محدث شیرازی متوفی ۱۰۰۰ھ نے اربعین فی فضائل امیر المومنین میں اس حدیث کو لکھا ہے۔

(۷۷) مولانا محمد صالح حسینی ترمذی مخلص بہ کشفی انھوں نے مناقب مرتضوی ص ۳۳ میں لکھا ہے۔

(۷۸) شیخ بن علی بن محمد بن عبداللہ بن علی الجفری نے رسالہ کنز البرا ہین المکتبہ میں حدیث طیر کو لکھا ہے۔ انکا اکابر ثقات سے ہونا خلاصۃ الاثر سے معلوم ہو سکتا ہے انھوں نے ۱۰۶۳ھ میں وفات پائی۔

(۷۹) ابو مہدی عیسیٰ بن محمد ثعالبی جعفری متوفی ۱۰۸۰ھ نے مقالید الاسانید میں لکھا ہے۔

(۸۰) حسام الدین بن محمد بایزید بہار پوری نے مرفض الروض الباسل المتصل نہر میں حدیث طیر کو لکھا ہے۔

(۸۱) میرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی حارتی نے مفتاح النجا فی مناقب آل العبا میں لکھا ہے۔

(۸۲) محمد صدر عالم انھوں نے معارج العلی فی مناقب المرتضیٰ میں لکھا ہے۔

(۸۳) محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر یمنی صنعانی نے روضۃ الندیہ شرح تحفۃ العلویہ ص۶۱ میں نہایت تحقیق و تدقیق سے اس حدیث کو لکھا ہے۔

(۸۴) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ انھوں نے ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا ص۲۶۲ مقصد دوم میں حدیث طیر کو لکھا ہے نیز رسالہ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ص۱۴۱ میں لکھا ہے۔

(۸۵) مولوی محمد مبین فرنگی محلی نے رسالہ وسیلۃ النجاۃ ص۱۱۴ میں لکھا ہے۔

(۸۶) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ انھوں نے بستان المحدثین ص۱۴۱ میں لکھا ہے۔

اما حدیث طیر را طرق بسیار است کہ ذہبی	لیکن حدیث طیر کے بہت سے طرق ہیں ذہبی
در رسالہ جداگانہ جمع نمودہ از مجموع آن	نے ایک علیحدہ رسالہ میں جمع کیا ہے تمام سب
طرق ایں قدر ثابت میشود کہ حدیث را	طرق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث طیر کی

فی الجملہ اصلی ہست ۔ فی الجملہ کوئی اصل ہے۔

(۸۷) مولوی اسمٰعیل شہید بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (رسالہ منصب الامت صہ ۲۹)

(۸۸) مرزا حسن علی محدث لکھنوی (تفریح الاحباب فی الآل والاصحاب صہ ۳۰۵)

(۸۹) مولانا سید صدرالدین احمد علوی موسوی حنفی قادری بوہاروی (ذرائع المصطفےٰ من از ارالمرتضےٰ صہ ۱۰)

(۹۰) نورالدین بن اسمٰعیل سلیمانی انھوں نے رسالہ در تیمم میں بطرق متعدد روایت کیا ہے۔

(۹۱) مولوی ولی اللہ فرنگی محلی انھوں نے مرآۃ المومنین فی مناقب آل سید المرسلین میں بروایت خصائص نسائی و طبرانی و ابویعلیٰ و بزار لکھا ہے۔ اسکے علاوہ رسالہ تنبیہ الغافلین عن مناقب آل سید المرسلین صہ ۲۰ بروایت حضرت انس لکھا ہے۔

(۹۲) شیخ سلیمان رضوی حنفی نجی قندوزی (ینابیع المودۃ باب ذکر حدیث طیر صہ ۵۰)

(۹۳) مولوی حسن الزمان محمد ترکمانی حیدرآبادی (قول المتین فی غفران المتین صہ ۳۳)

بیان بعض طرق حدیث طیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے جتنے طریقوں سے یہ حدیث مروی ہوئی ہے وہ اور کسی صحابی سے مروی نہیں ہوئی صحابۂ کرام کے مرویات سے چند احادیث اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں

(۱) حدیث طیر بروایت حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ

علامہ حافظ محمد بن یوسف گنجی شافعی کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب

باب ۳۲ بیان حدیث طیر میں کہتے ہیں کہ

اخبرنا ابو بکر محمد بن سعید بن الموفق
اخبرنا ابو زرعۃ اخبرنا ابو بکر بن خلف
اخبرنا الحاکم ابو عبد اللہ اخبرنا علی بن
عبد الرحمن بن عیسٰی حدثنا محمد بن
ابراھیم العامری حدثنا محمد بن راشد
حدثنا عیسٰی ابن عبد اللہ ابن عمر بن علی
بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عمر
عن علی ابن ابی طالب قال اھدی لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی
بأحب خلقک الیک یاکل معی من ھذا الطیر فقال انس
کنت اردت ان یاکل رسول اللہ وحدہ
فجاء علی فقلت رسول اللہ نائم ثم قال
فرفع یدہ ثانیۃ وقال اللھم ائتنی باحب
خلقک الیک یاکل معی من ھذا الطیر فجاء علی
فقلت رسول اللہ نائم قال فرفع یدہ ثالثۃ
قال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من
ھذا الطیر فقال انس کما ارد علی رسول اللہ
عدو جاء فدخل علی فلما راٰہ

خبر دی ہمکو ابو بکر محمد بن سعید بن الموفق نے وہ
کہتے ہیں کہ خبر دی ہمکو ابو زرعہ نے وہ کہتے ہیں کہ خبر
دی ہمکو ابو بکر بن خلف نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہمکو
ابو عبد اللہ حاکم نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہمکو علی بن
عبد الرحمن بن عیسٰی نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی
ہم سے محمد بن ابراہیم عامری نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن راشد نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان
کی ہم سے عیسٰی بن عبد اللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب نے
انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے جد عمر سے انھوں
نے حضرت علی ابن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
کے حضور میں ایک پرند جسکو حبارے کہتے ہیں بطور ہدیہ
آیا انس بن مالک اس وقت موجود تھے جب وہ آنحضرت
کے روبرو رکھا گیا تو آنحضرت نے یہ دعا فرمائی کہ
خداوندا اپنے محبوب ترین خلق کو میرے پاس بھیج کہ جو
میرے ساتھ بیٹھکے کھائے انس کہتے ہیں کہ میری یہ
خواہش تھی کہ رسول اللہ اسکو تنہا نوش فرماتے اتنے میں
حضرت علی آئے میں نے کہدیا کہ رسول اللہ سو رہے
ہیں پھر آنحضرت نے دوبارہ یہی دعا فرمائی پھر حضرت
علی آئے میں نے حسب سابق ہمکر ان کو واپس کیا پھر تیسری
مرتبہ آنحضرت نے یہی دعا مانگی حضرت انس کہتے ہیں

قال الحمد و الی قال فلما کان
جمیعا قال انس فخرج فتبعت
فقلت استغفر لی یا ابا الحسن فان لی
الیک ذنبا و هو عندی لبشارة
فاخبرته بما کان
من رسول الله صلی الله علیه
وسلم فحمد الله و اثنی علیه و
غفر لی ذنبی عنده ببشارتی
ایاه۔

کہ جتنی مرتبہ میں حضرت علی کو واپس کرتا خدائے عزوجل
انکو بھیجتا پھر حضرت علی اندر آئے جب آنحضرت نے
انکو دیکھا تو فرمایا آؤ پھر دونوں نے ساتھ کھایا حضرت
انس کہتے ہیں کہ جب حضرت علی ابا بر نکلے میں انکے پیچھے
پیچھے چلا میں نے اُن سے کہا کہ اے ابوالحسن میرے لئے
استغفار کیجئے میں نے آپکا ایک گناہ کیا اور آپکے لئے
ایک بشارت رکھتا ہوں پھر میں نے سب واقعہ بیان کیا
حضرت علی نے خدا کی حمد و ثنا کی اور میرے اس گناہ کو
بوجہ میرے اس بشارت کے دینے کے بخشدیا۔

اور بروایت ابو حاتم حضرت علی سے یوں مروی ہے کہ

قال ان غلاما علی فاستخان فقال له انس
ان رسول الله علی اجتماعهم
اعاد رسول الله الدعاء فجاء علی
فرحبا به انس فرجع لم دعا الثالثة فجاء
فاستخان فقال رسول الله قال ما حبسک
یا علی قال هذه الثالثة خرجت
کرات یرجعنی انس یزعم
انک علی حاجة قال یا انس
ما حملک علی ما صنعت
قال سمعت دعائک
فاحببت ان یکون فی رجاء من

کہا حضرت انس نے کہ حضرت علی آئے اور اجازت چاہی
حضرت انس نے پہنچکر واپس کیا کہ آنحضرت کام میں ہیں
پھر وہ آنحضرت نے دعا کی پھر حضرت علی آئے پھر حضرت
انس نے واپس کیا پھر تیسری مرتبہ آنحضرت نے دعا کی
پھر حضرت علی آئے انھوں نے اندر آنے کی اجازت لی
جب آئے تو آنحضرت نے فرمایا اے علی تم دیر کو کیوں آئے
آپنے فرمایا کہ تیسری مرتبہ آیا ہوں یہ آخری ہے انس نے
مجھے لوٹا دیا اور کہا کہ آپ کسی کام میں مصروف ہیں آنحضرت
نے حضرت انس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا انھوں نے
کہا یا رسول اللہ میں نے آپکی دعا سنی تھی مجھے آرزو
ہوئی کہ یہ دعا میرے قوم کے کسی قوی کیلئے ہو

قومی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل یحب قومہ فاکل معہ ثم خرج علی فقال الی فقلت یا ابا الحسن استغفر لی فان لی الیک ذنبہ وان لی الیک بشارۃ فاخبرتہ بما کان من دعاء النبی صلی اللہ واستغفر لی ورضی عنی۔

آنحضرت نے فرمایا ہر شخص اپنی قوم سے محبت رکھتا ہے پھر حضرت علی شریک طعام ہوئے جب فارغ ہو کر باہر نکلے تو میں نے عرض کیا اے ابوالحسن میں نے آپکا قصور کیا ہے آپ مجھے معاف کریں میں آپکے لئے ایک بشارت رکھتا ہوں پھر آنحضرت کی دعا سے میں نے انکو خبر دار کیا اور وہ خدا کا شکر بجا لائے اور میرے لئے استغفار کی اور مجھ سے راضی ہو گئے۔

(۲) حدیث طیر بروایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

صدر الائمہ اخطب الخطباء ابو المؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی کی مناقب خوارزمی فصل تاسع صفحہ ۶۴ میں حدیث طیر بروایت حضرت ابن عباس یوں لکھتے ہیں کہ

اخبرنا عصام الائمۃ ابو عثمان عثمان بن احمد الصرام الخوارزمی اخبرنی عماد الدین ابو بکر محمد بن الحسن الشقی حدثنی الشیخ الفقیہ ابو القاسم ہبۃ اللہ بن علی المیمونی حدثنی الشیخ الزاہد ابو محمد اسمٰعیل بن الحسین حدثنی ابو الحسن الفاضی علی بن المحسن بن علی بن معروف ببغداد حدثنی یحیی بن صاعد حدثنی ابراہیم بن سعید الجوہری حدثنی ابو احمد الحسین بن محمد سلیمان بن قرم قال انشدنی محمد بن شبیب

خبر دی ہمکو عصام الائمہ ابو عثمان عثمان بن احمد صرام خوارزمی نے وہ کہتے ہیں خبر دی مجھکو عماد الدین ابو بکر محمد بن الحسن شقی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھسے شیخ فقیہ ابو القاسم ہبۃ اللہ بن علی میمونی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھسے شیخ زاہد ابو محمد اسمٰعیل بن الحسین نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھسے ابو الحسن قاضی علی بن المحسن بن علی بن معروف نے بغداد میں وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھسے یحیی بن صاعد نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو احمد حسین بن محمد سلیمان بن قرم نے انشد نے محمد بن شبیب سے

بن محمد بن سلیمان بن قرہ عن محمد بن
شعیب عن داؤد بن علی بن عبداللہ
عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما قال اتی النبی بطائر فقال
اللھم ائتنی باحب خلقک الیک وفی روایۃ
علی بن ابی طالب فقال اللھم وال الی

انھوں نے داؤد بن علی بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے باپ سے
انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
کے حضور میں ایک طائر لایا گیا آپ نے دعا فرمائی کہ خداوندا اپنے
محبوب ترین مخلوقات میں سے کسی کو میرے پاس بھیج اتنے
میں حضرت علی آئے آپ نے فرمایا آؤ اور آؤ۔

اور بروایت طبرانی اس طرح ہے کہ

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن
عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بطیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک
الیک وفی روایۃ علی فقال الی وکل

طبرانی معجم کبیر میں بروایت ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت
کے پاس کوئی مرغ بریاں لایا آنحضرت نے دعا کی خداوندا
اپنے خلق سے اپنے محبوب کو میرے پاس بھیج یا حضرت
علی حضر ہوئے آپ نے فرمایا آؤ اور میرے ساتھ کھاؤ۔

شیخ سلیمان حنفی نجی قندوزی ینابیع المودۃ باب ۵۶ میں اس طرح لکھتے ہیں کہ

عن ابن عباس قال کان عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طیر مشوی فقال
اللھم ائتنی باحب خلقک الیک والی
فجاء علی فاکل معہ۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت کے پاس ایک بھنی ہوئی
چڑیا تھی آنحضرت نے فرمایا اے اللہ میرے پاس اس شخص کو
بھیج جو تمام لوگوں میں میرا اور میرا محبوب ہو پھر حضرت علی آئے
پھر آپ کے ساتھ انھوں نے کھایا۔

(۳) حدیث طیر بروایت حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

تاج المحدثین ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی کتاب حلیۃ الاولیا میں ابی لیلیٰ کے حال میں
لکھتے ہیں کہ

حدثنا محمد بن المظفر قال حدثنا زید بن

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المظفر نے انھوں نے کہا حدیث

محمد قال حدثنا احمد بن محمد
الحمیم قال اخبرنا ابو المنذر
رجا بن الجارود قال حدثنا سلیمان
بن محمد المبارکی قال حدثنا
محمد بن جریر الصفانی
قال حدثنا شعبۃ عن الحکم
عن ابن ابی لیلی عن سعد بن ابی
وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی علی بن ابی طالب ثلاث
خصال لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ
ورسولہ وحدیث الطیر وحدیث غدیر خم

بیان کی ہم سے زید بن محمد نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن محمد بن الحکیم نے وہ کہتے ہیں خبر دی ہمکو
ابو المنذر رجا بن الجارود نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی
ہم سے سلیمان بن محمد مبارکی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن جریر صفانی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے انکے حکم نے ان سے ابن ابی لیلے
نے ان سے سعد بن ابی وقاص نے کہ آنحضرت نے
حضرت علی کی تین خصلتیں بیان فرمائیں ایک غزوہ خیبر
میں بوقت عطا علم دوسرے حدیث طیر سیوم حدیث غدیر
جو یہ ہے۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اس
کا بیان آیندہ آئے گا۔

(۴) حدیث طیر بروایت ابو الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع

ابو الحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی معروف بابن المغازلی کتاب المناقب میں بعد کثرت طرق
حدیث طیر حدیث شوریٰ مشتمل بر حدیث طیر اس طرح روایت کرتے ہیں کہ

اخبرنا ابو طالب محمد بن علی بن
احمد البیع البغدادی اخبرنا احمد بن
محمد بن سعید المعروف بابن عقدۃ الحافظ
اخبرنا جعفر بن محمد بن سعید الاحمسی
اخبرنا نصر وھو ابن مزاحم اخبرنا
الحکم بن سلیمان اخبرنا ابو الجارود زیاد بن

خبر دی ہمکو ابو طالب محمد بن علی بن احمد البیع بغدادی نے
وہ کہتے ہیں خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن سعید معروف بابن
عقدہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہمکو جعفر بن محمد بن سعید
احمسی نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہمکو نصر نے جو ابن مزاحم
ہیں وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہمکو حکم بن سلیمان نے وہ کہتے
ہیں خبر دی ہمکو ابو الجارود زیاد بن طارق نے انھوں نے عامر بن

طارق عن عامر بن واثلة وابو سالمان
وابو حمزة عن ابی اسحاق السبیعی
عن عامر بن واثلة قال کنت مع علی
فی البیت یوم الشوریٰ فسمعت علیا
یقول لهم انشدکم بالله هل فیکم احد
قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم
اللهم ائتنی باحب خلقک الیک والی
واشدهم محبة لک ولی یاکل معی هذا الطائر فاتاه فاکل
معه غیری قالوا اللهم لا

واثلہ ابو سالمان وابو حمزہ سے انھوں نے ابو اسحٰق سبیعی
سے انھوں نے عامر بن واثلہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں
حضرت علی کے ساتھ یوم شوریٰ اسی گھر میں موجود تھا
حضرت علی اصحاب شوریٰ سے بطور حجت فرما رہے تھے
کہ میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میں کوئی ایسا
ہے جس کے لئے آنحضرت نے یہ دعا کی ہو خداوندا جو
تیرے نزدیک اور میرے نزدیک محبوب ترین خلق ہو
اور جس کو میں اور تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اسکو
بھیج آکر وہ میرے ساتھ بیٹھ کر اس طائر کو کھائے کیا سوائے
میرے اور کوئی آیا تھا سب نے کہا نہیں۔

حدیث شوریٰ کو بہت سے محدثین نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بہت طویل ہے انھیں ابن المغازلی کی روایت سے مختصراً حسب ضرورت لکھی گئی ہے۔ اس حدیث طویل کو صدر الائمہ خطب الخطباء ابو المؤید موفق بن احمد خطب خوارزمی نے مناقب خوارزمی ص۲۱۶ میں بادنےٰ تغیر الفاظ ان سندوں سے روایت کیا ہے
افضل الحفاظ شیخ الامام شہاب الدین ابو النجیب سعد بن عبداللہ بن الحسن ہمدانی معروف بابن المرزبی حافظ علی الحسین بن احمد بن الحسن الحداد۔ شیخ الادیب ابو علی عبدالرزاق بن عمر بن ابراہیم۔ طرز المحدثین حافظ ابو بکر احمد بن موسےٰ ابن مردویہ اصبہانی سلیمان بن محمد عبدالواحد بن احمد یعلی بن سعد رازی محمد بن حمید۔ زافر بن محرث بن محمد ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ۔

(۵) حدیث طیر بروایت عمرو بن العاص

صدر الائمہ اخطب الخطباء ابو المؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی کی مناقب خوارزمی ص ۱۲۵ میں مکتوب عمرو بن العاص کا جو معاویہ ابن ابی سفیان کے نام ہے لکھتے ہیں جس سے حدیث طیر کا اثبات ہوتا ہے مختصراً مکتوب درج ذیل ہے۔

واما ما ذکرت ابا الحسن اخا رسول اللہ ووصیہ والبغی والحسد علی عثمان وسمیت الصحابۃ فنقمۃ ونعمت انہ اشلاء علی قتلہ فھذا الکذب والعدوان وعلیک یا معاویۃ اما علمت ان ابا الحسن بذل نفسہ بین یدی رسول اللہ وبات علی فراشہ وھو صاحب السبق الی الاسلام والی الجنۃ وقد قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا منہ وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وقال فیہ یوم غدیر خم الا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وھو الذی قال فیہ یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ

تم نے جو ابو الحسن رسول اللہ کے بھائی اور وصی کو حضرت عثمان پر حسد و بغاوت کی طرف منسوب کیا اور صحابہ کا نام لکھا اور اس امر پر گمان رکھتے ہو کہ وہ اُنکے قتل پر چڑھی تیر لئے ہوئے تھے تو یہ کج رہی ہے اے معاویہ تم پر افسوس ہو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ابو الحسن نے آنحضرت کے سامنے اپنی جان کی پروا نہیں کی فراش رسول اللہ پر سوئے وہ اسلام اور جنت میں سبقت کرنیوالے ہیں اُنکے لئے آنحضرت نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں اُنسے اور وہ میرے لئے ایسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے مگر نبوت میرے بعد نہیں اور یوم غدیر فرمایا آگاہ ہو جس کا میں مولا ہوں علی اُسکے مولا ہیں۔ خداوندا جو اُسے دوست رکھے اُسے دوست رکھ اور جو اُسے دشمن رکھے اُسے دشمن رکھ اور جو اُس کی مدد کرے اُس کی مدد کر اور جو اُسے رسوا کرے اُسے رسوا کر وہ شخص ہے جسکے متعلق آنحضرت نے یوم خیبر فرمایا کہ کل میں علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا

الله ورسوله وقال فيه يوم الطير
اللهم ائتني بأحب خلقك الي فلما جاء
اليه قال وإلي وإلي وقال
فيه يوم بني النضير على
قاتل الفجرة وامام البررة منصور
من نصره مخذول من خذله
وقال فيه علي ولي كل مؤمن بعدي وآكد
القول علي وعليك وعلى خاصة
جميع المسلمين وقال فيه الى
مخلفكم الثقلين كتاب الله و
عترتي وقد قال انا مدينة العلم
وعلي ابوابها

ہو اور اللہ اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہیں انھیں
کے لیئے یوم الطیر فرمائی تھی خداوندا اپنے محبوب
اور میرے محبوب کو میری طرف بھیج جب حضرت علی
آئے تو آنحضرت نے فرمایا اور آؤ اور آؤ اور یوم
بنی النضیر اُنکے لئے فرمایا علی امام البررۃ قاتل فجار ہیں
جسنے اُنکی مدد کی وہ منصور ہوا اور جسنے اُنکو رسوا کیا وہ
خود گمراہ ہوا اور یہہ فرمایا کہ علی میرے بعد تمھارا ولی
ہے اور تاکید کیا قول کو مجھپر اور تمپر اور خاص کر تمام
سب مسلمانوں پر اور فرمایا کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں
چھوڑنے والا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی اولاد اور
فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں

(۶) حدیث طیر روایت سفینہ مولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی زوائد المسند میں لکھتے ہیں کہ۔

حدثني ابي قال اخبرنا ابن مالك
قال حدثنا عبد الله بن عمر قال حدثنا
ميمون بن ابي رقية قال حدثنا مطير بن خالد
عن البهلول بن سفينة مولى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اهدت امرأة
من الانصار الى رسول الله طيرين

حدیث بیان کی مجھسے میرے والد نے اُنھوں نے کہا خبر
دی ہمکو ابن مالک نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن عمر
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میمون بن ابی رقیہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مطیر بن خالد
نے اُنھوں نے بہلول سے اُنھوں نے سفینہ سے جو رسول اللہ
کے مولے تھے کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک عورت آنحضرت
کیلئے دو چڑیاں ٹوکریوں میں رکھکر لائی میں نے اُنکو

رغیفین فقمت الیہ الطیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک وال رسولک فجاء علی فرفع صوتہ فقال رسول اللہ من ھذا فقلت علی فاقتحم فضرب الباب فقلت کما مع النبوۃ من الطیر حتی غنیا۔

پیش کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا وندا مخلوقات میں جو تجھکو اور تیرے رسول کو سب سے زائد محبوب ہو اُسے بھیج دے تب حضرت علی آئے اُنھوں نے پکارا آنحضرت نے پوچھا کون ہے میں نے کہا علی آنحضرت نے فرمایا دروازہ کھولدو چنانچہ دروازہ کھولدیا گیا آنحضرت نے آنحضرت کیساتھ کھایا یہاں تک کھانا ختم ہوا۔

حضرت سفینہ سے بھی یہہ حدیث کئی طریقہ سے مروی ہے محب الدین طبری نے ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ میں بروایت امام احمد مناقب سے لیکر لکھا ہے سبط ابن الجوزی نے بھی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۳ میں مناقب امام احمد سے لیکر لکھا ہے محمد بن اسمٰعیل نے روضۂ ندیہ صفحہ ۶۲ میں بروایت عبداللہ احمد بن حنبل لکھا ہے اور طبرانی نے بھی معجم کبیر میں اسے روایت کیا ہے۔

(۷) حدیث طیر بروایت حضرت انس بن مالکؓ

حضرت انس بن مالک سے روایت کی تو کوئی حد نہیں شروع میں ایک صحیت بحوالہ نسائی محدث کبیر ابو یعلی احمد بن المثنی تمیمی موصلی کی مروی یہ حدیث انکے مسند میں یوں ہے کہ

حدثنا القطان بن نصر حدثنا علی بن سلیمان الضبعی حدثنا عبداللہ بن موسیٰ عن عبداللہ بن الرقاد عن انس قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک

حدیث بیان کی ہم سے قطن بن نصر نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے حضرت سلیمان ضبعی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رقاد نے انھوں نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کے حضور میں ایک بھنا ہوا

الیہ یاکل معی من ھذا الطعام فقالت
عائشۃ اللھم اجعلہ الی وقالت
حفصۃ اللھم اجعلہ الی
قال انس فقلت انا اللھم اجعلہ سعد
بن عبادۃ فقال انس فھمت حرکۃ
الباب فاذا انا علی فسلم فقال
ان رسول اللہ علی حاجۃ فقلت
ثم فسمعت حرکۃ الباب فاذا
علی فسمعت رسول اللہ صوتہ
فقال انظر من ھذا فخرجت فاذا
علی فجئت الی رسول اللہ فاخبرتہ فقال
ائذن لہ فاخبرتہ فدخل فقال
رسول اللہ اللھم الی اللھم الی۔

مرغ بھیجا گیا آنحضرت نے فرمایا اے اللہ اپنے محبوب ترین خلق
کو میری طرف بھیج تاکہ وہ یہ کھانا میرے ساتھ کھائے
حضرت عائشہ کہنے لگیں اے اللہ میرے باپ اس دعا کے مستحق
ہوں حضرت حفصہ فرمانے لگیں خداوندا میرے والد ہوں
حضرت انس کہتے ہیں کہ میری دعا تھی اے اللہ سعد بن عبادہ
کو بھیج وہ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کی حرکت سنی پھر
کہ علی ہیں انھوں نے سلام کیا میں نے کہا کہ آنحضرت کسی
کام میں مصروف ہیں وہ پلٹ گئے پھر میں نے دروازہ کی
حرکت سنی انھوں نے مجھے سلام کیا آنحضرت نے انکی
آواز سنی اور کہا کہ دیکھو یہ کون ہے میں نے پھر حضرت علی
کو دیکھا جا کر رسول اللہ کو انکی خبر دی آپ نے فرمایا انکی
اجازت دو میں نے اجازت دی پھر حضرت علی اندر آئے
آنحضرت نے فرمایا کہ اور پھر آؤ اور پھر آؤ۔

ابو یعلی میں ہے کہ یہ روایت حضرت انس سے انکے بیٹے نے کی جس میں حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ و حضرت سعد بن عبادہؓ کا ذکر ہے حافظ کبیر امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری مستدرک علی الصحیحین جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ کتاب معرفۃ الصحابہ میں دو حدیثیں حسب ذیل روایت کرتے ہیں کہ۔

حدثنی ابو علی الحافظ انبا ابو العباس
محمد بن احمد بن یعقوب الصفار و
حمید بن یونس بن یعقوب الزیات
قالا حدثنا محمد بن اسماعیل بن عیاش

حدیث بیان کی مجھے ابو علی حافظ نے انکو خبر دی ابو العباس
محمد بن احمد بن ابو یعقوب صفار و حمید بن یونس بن یعقوب زیات نے
وہ دونوں کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن احمد
بن عیاش بن ابی طیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے

بن ابی طیبۃ حدثنا ابی حدثنا یحیی
بن حسان عن سلیمان ابن بلال بن سعید
عن انس بن مالک قال کنت اخدم
رسول اللہ فقدم رسول اللہ فرع
مشوی فقال اللھم ائتنی باحب خلقک
الیک یاکل معی من ھذا الطیر فقلت
اللھم اجعلہ رجلا من الانصار فجاء
علی فقلت ان رسول اللہ علی حاجۃ
ثم جاء فقلت ان رسول اللہ علی
حاجۃ ثم جاء فقال یا رسول اللہ
افتح فدخل فقال یا رسول اللہ ما حبسک
علی فقال ان ھذہ الصفرۃ کرات
یرد علی الیوم یزعم انہ علی حاجۃ
فقال لہ ما حملک علی ما صنعت فقلت یا
رسول اللہ سمعت دعاءک فاحببت
ان یکون رجلا من قومی فقال رسول
اللہ ان الرجل قد یحب قوم ھذا
حدیث صحیح علی شرط الشیخین و
لم یخرجاہ وقد روی عن انس
عشرۃ من اصحابہ زیادۃ علی
ثلاثین فثبتت صحۃ الروایۃ عن علی

باپ نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں حدیث سلیمان کی یحیی ابن حسان
نے ان سے سلیمان بن بلال نے ان سے یحیی ابن سعید نے
ان سے انس بن مالک نے کہ میں رسول اللہ کی خدمت
کرتا تھا آپ کے لئے بھنی ہوئی چڑیا آئی آپ نے دعا مانگی
اللہ اپنے محبوب ترین خلق کو میری طرف بھیج تا کہ وہ میرے
ساتھ اس طیر کو کھائے انس کہتے ہیں کہ میں نے دعا مانگی
کہ یا اللہ وہ کوئی مرد انصار سے ہو پھر حضرت علی آئے
میں نے کہا کہ رسول اللہ کسی کام میں ہیں پھر آئے پھر
میں نے یہی کہا کہ رسول اللہ کام میں ہیں پھر آئے
آنحضرت نے فرمایا دروازہ کھولو پھر یہ داخل ہوئے آنحضرت
نے فرمایا اے علی کس چیز نے تمکو روکا حضرت علی
فرمانے لگے کہ یہ تیسری بار میرا آنا ہوا انس نے مجھ سے پوچھا
کیا اس خیال سے کہ آپ کسی کام میں مصروف ہیں آنحضرت
نے حضرت انس سے فرمایا تمکو اس امر کے کہنے پر کس بات نے
مجبور کیا انس کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے آپکی دعا سنی میں نے
چاہا کہ میرے قوم سے کوئی شخص ہو آنحضرت نے
فرمایا کہ ہر شخص اپنی قوم کو دوست رکھتا ہے یہ حدیث
بر شرط شیخین صحیح ہے مگر ان دونوں نے اسکو نہیں
کیا اور حضرت انس سے ان کے اصحاب میں سے ایک جماعت
نے روایت کیا جنمیں تیس آدمیوں سے زائد تھے پھر
روایت کی صحت حضرت علی ابو سعید خدری وغیرہ کی

وابی سعید الخدری وسفینۃ وفی
حدیث ثابت البنانی عن انس زیادۃ
الفاظ کما حدثنا بہ الثقۃ المامون
ابو القاسم الحسن بن محمد بن الحسین
بن اسمٰعیل بن محمد بن الفضل بن
علیۃ بن خالد السکونی بالکوفۃ
من کتابہ حدثنا عبید بن کثیر
العامری حدثنا عبد الرحیم بن
حبیب وحدثنا ابو القاسم حدثنا احمد
بن عبد اللہ بن سلیمان الخرجی
حدثنا عبد اللہ بن عمر بن ابان
صالح قال حدثنا ابراہیم بن ثابت
البصری القصار حدثنا ثابت البنانی
ان انس بن مالک کان شاکیا فاتاہ
محمد بن الحجاج یعودہ وفی
اصحابہ الشیخ البدری فتحدثوا
ذکروا علیا فتنقصہ محمد بن الحجاج
فقال انزلوا عن ھذا اقعدونی فاقعدہ
فقال یا ابن الحجاج الا ارید ان اتنقص علی
بن ابی طالب الذی بعثہ محمد
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

مرتبات سے ہوئی اور ثابت بنانی کی حدیث میں بھی انس
سے مروی ہے بالفاظ زیادہ ہیں جیسا کہ ہم سے ثقہ مامون
ابو القاسم حسن بن عمر بن الحسین بن اسمٰعیل بن محمد بن الفضل
بن علیہ بن خالد سکونی نے کوفہ اپنی کتاب سے حدیث بیان
کی تھی وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عبید بن کثیر
عامری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی عبد الرحیم
بن حبیب نے اور حدیث بیان کی ہم سے ابو القاسم نے وہ کہتے
ہیں حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبید اللہ بن سلیمان بصری
نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمر بن
ابان بن صالح نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابراہیم
بن ثابت بصری قصار نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے
ثابت بنانی نے کہ انس بن مالک بیمار تھے محمد بن الحجاج ان کی
عیادت کو آئے۔ لوگوں میں حدیث کا ذکر ہوا یہاں تک کہ
حضرت علی کا ذکر چھڑ گیا۔ محمد بن الحجاج نے برائیاں
بیان کرنا شروع کیں حضرت انس بیٹھے گئے کوئی ہو مجھے
اٹھا کر بٹھائے چنانچہ بٹھائے گئے پھر محمد بن
الحجاج سے کہنے لگے میں کہتا ہوں کہ تم علی بن ابی
طالب کی برائیاں کرتے ہو قسم اس ذات کی جس نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امر حق پر مبعوث کیا میں آنحضرت
کے حضور میں انکا خادم تھا وستور یہ تھا کہ ہر روز صبح
ہر ایک شخص آنحضرت کی خدمت کیا کرتا تھا میں ایک دن

بما لحی لما کنت خادم رسول اللہ بین
یدیہ وکان کل یوم یجیئ بین یدی
رسول اللہ غلام من ابناء الانصار وکان
ذلک الیوم دوری فجاءت ام ایمن
مولاۃ رسول اللہ بطبیر فوضعتہ بین
یدی رسول اللہ فقال رسول اللہ یا
ام ایمن ما ھذا الطائر فقالت ھذا
الطائر اصابتہ فضعتہ ھدیۃ الیک فقال رسول
اللہ اللھم ائتنی بادخلقک الیہ وھو
الی یاکل معی من ھذا الطائر وضرب
الباب فقال رسول اللہ یا انس اذھب من
علی الباب قلت اللھم اجعلہ رجلا من
الانصار فذھبت فاذا علی بالباب قلت ان
رسول اللہ علی حاجۃ فرجعت حتی قضت
مقاضی علم الدبدان ضرب الباب فقال
یا انس انظر من علی الباب قلت اللھم اجعلہ رجلا
من الانصار فذھبت فاذا علی بالباب قلت
ان رسول اللہ علی حاجۃ فرجعت حتی قضت
مقاضی علم الدبدان ضرب الباب فقال رسول اللہ
یا انس اذھب فادخلہ فجئت بادول رجل
احب الی من رجل من الانصار فذھبت

میری باری تھی کہ ام ایمن بھنا ہوا مرغ لائیں اور
آنحضرت کے روبرو انھوں نے رکھدیا آنحضرت نے
پوچھا یہ کیا ہے ام ایمن کہنے لگیں مجھے یہ ملا گیا۔ میں
پکا کر آپکے لئے لائی ہوں اس کہتے ہیں کہ آنحضرت نے
یہ دعا مانگی کہ خداوندا مخلوقات سے جو مجھے اور تجھے عزیز ہے
اسے میرے پاس بھیج کہ میرے ساتھ مل کر کھائے۔
اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے مجھے
فرمایا کہ انس دیکھو کون ہے میں نے جاتے ہوئے یہ
دعا مانگی کہ خداوندا کوئی انصار میں سے ہو دروازہ پر
دیکھا کہ علی ہیں میں نے کہا کہ آنحضرت کام میں ہیں پھر
آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا پھر دروازہ کھٹکھٹایا متوجہ ہوا پھر
آنحضرت نے فرمایا دیکھو دروازہ پر کون ہے پھر میں یہی
کہتا ہوا گیا کہ یا اللہ انصار میں سے کوئی ہو پھر جاکر
علی ہی کو دروازہ پر دیکھا میں نے کہا کہ رسول اللہ
کسی کام میں مصروف ہیں۔ اور پھر آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا
پھر مجھے دیر نہ ہوئی تھی کہ دروازہ پر کسی نے کھٹکھٹایا۔
تو آنحضرت نے فرمایا اے انس اٹھ کر دروازہ کھول کر اسکو لے آؤ
تم پہلے انصار میں سے جو اپنی قوم کو دوست رکھتا ہے۔
پھر میں دوڑا گیا کہ اٹھ کر انکر یعنے علی کو اپنے ساتھ لاؤں
پھر آنحضرت نے فرمایا اے انس جو پرندا تمکے قریب رکھدے
میں نے آنحضرت کے روبرو کھدیا دونوں حضرتؐ نے ایک ساتھ

فاحملته فقال یا انس ائتنی بطیر یاکل معی من هذا الطیر
قال فوضعته بین یدی رسول اللہ فاکلنا
جمیعا قال محمد بن الحباب یا انس کان هذا
منذ عشرین سنة فقال اللهم اعط بما شئت من خلقک یاکل معی من هذا الطیر
یدعو فجاء علی فاکل معه

سب نے سنا فرمائی۔ محمد بن الحباب نے یہ سن کر پوچھا
اے انس یہ واقعہ تمہاری موجودگی میں ہوا۔ انھوں نے
کہا ہاں۔ کہنے لگے کہ میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ اب
علی کی برائی نہ کرونگا اور نہ کسی سے برائی سنونگا۔
بلکہ اس کے مدح پر اروں گا۔

ان روایات مختلفہ سے حدیث طیر کا پورے طور پر اثبات ہوتا ہے۔

شمس الدین جزری و ذہبی کا موضوع کہدینا ہرگز قابل وقعت نہیں سمجھا جا سکتا۔ جزری کی توضیح متعلق بہ وضع تو انکی کسی کتاب سے نہیں معلوم ہوتی۔ ذہبی خود تذکرۃ الحفاظ میں حال حاکم صاحب مستدرک میں لکھتے ہیں کہ حدیث طیر بہت سے طریقوں سے مروی ہوئی ہے سب سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس واقعہ کی اصلیت ہے زیادہ تر انکی عبارت جو تلخیص میں ہے وہ اثبات وضع میں صاف پیش کیجاتی ہے۔ کہ ولقد کنت زمانا طویلا اظن ان حدیث الطیر لم یصح لما کان یودعه فی مستدرکه فلما علقت هذا الکتاب رایت القول من الموضوعات الق فیه

اب پوری عبارت جو علامہ شمس الدین ذہبی تلخیص المستدرک میں بعد حدیث اول مرقوم حضرت انس لکھتے ہیں ملاحظہ ہو

قلت ابن عیض لا اعرفه ولقد کنت زمانا طویلا اظن ان حدیث الطیر لم یصح لما کان یودعه فی مستدرکه فلما علقت هذا الکتاب رایت القول من الموضوعات الق فیه فاذا حدیث الطیر بالنسبة الیها سماء قال وقد روی عن انس عن ثلاثین

میں کہتا ہوں کہ ابن عیض کو میں نہیں پہچانتا میں
بہت زمانہ تک اس گمان پر رہا کہ حدیث طیر صحت تک
میں پہنچنے کی بنا پر حاکم نے جس کی جہ میں نے اس
کتاب کی تعلیق کی تو میں نے اس قول پر جو اسکے
موضوع ہونے کے متعلق ہو اسپر توجہ کی تو حدیث طیر
بہ نسبت موضوع ہونے کے زیادہ بلند پائی گئی۔ کیونکہ اسکو
حضرت انس سے ایک جماعت نے جو تیس سے زائد ہیں

نفسہ صحت الروایۃ عن علی وابی سعید وصفیۃ۔ (جلد ۱ ص ۱۳۱)

روایت کیا ہے اور روایت کی تصحیح حضرت علی و ابو سعید و صفیہ سے بھی ہوئی ہے

انھیں محمد بن احمد بن عیاض کے حال میں علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں یوں لکھتے ہیں کہ۔

محمد بن احمد بن عیاض عن ابیہ ابی عثمان احمد بن عیاض عن ابی طیبۃ المصری عن یحیی بن حسان فذکر حدیث الطیر وقال الحاکم ھذا علی شرط البخاری ومسلم قلت الکل ثقات لاھلا فانا اعتمد بہ ثم ظھر لی انہ صدوق مرعی عنہ الطبرانی وعلی بن محمد الوحظ ومحمد بن جعفر الراعی وحمید بن یونس الرنبات وعدۃ یروی عن رجالہ وطبقتہ ویلوح بالعلائۃ مات فی سنۃ احدی وتسعین ومائتین وکان رأسا فی القرآن وقد روی ایضا عن مکی بن عبداللہ الرعینی ومحمد بن سلمۃ الرادی وعبداللہ بن یحیی بن سعید صاحب ابن لھیعۃ فاما ابو خلیفۃ الجمحی (جلد ۱ ص ۲۳۲)

احمد بن احمد بن عیاض انھوں نے اپنے باپ ابی عثمان احمد بن عیاض سے انھوں نے ابی طیبہ مصری سے انھوں نے یحیی بن حسان سے روایت کی پھر حدیث طیر کا ذکر کیا حاکم کا قول ہے کہ یہ بر شرط بخاری و مسلم ہے۔ میں کہتا ہوں اور ثقات ہیں مگر یہ میں نے اسی وجہ سے نہیں متہم کیا پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ یہ صدوق ہیں ان سے طبرانی و علی بن محمد وحظ و محمد بن جعفر رقمی و حمید بن یونس رنیات اور اکثر نے روایت کی۔ یہ جملہ اور ان کے طبقہ کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں انکی کنیت ابو علاثہ تھی انکا انتقال ۲۹۱ھ میں ہوا یہ قرآن کے بڑے عالم تھے انھوں نے مکی بن عبداللہ رعینی و محمد بن سلمہ رادی و عبداللہ بن یحیی بن سعید صاحب ابن لہیعہ سے بھی روایت کی ہے البتہ ابو خلیفہ جمحی کے باپ کو میں نہیں جانتا

یہ اقوال تو انکے قائل پر وضع ہونے کی پوری تردید کرتے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ واحکم واتقن واحکم

منشی عبدالمجید متفور تخلص عرشی کاکوروی نے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح میں کیا خوب قصیدہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

خواهم که ناله از دل مضطر برآورم
زآتش شرارهٔ شعله ز مجمر برآورم

آتش زنم بحشر و ز گردون زآهِ گرم
تا صد هزار شعله چو اختر برآورم

پر خون کنم دل فلک از یمِ آه دل
تا هر ستاره چون گل احمر برآورم

پامال دستبرد خزان گلستان شوق
گر همچو سبزه سر ز چمنے سر برآورم

در انتظار لخت جگر دیده بر تفاست
هر قطره را که از مژه تر برآورم

تو سن عنان کشیده و نم بر اوج چرخ
گرد از سواد و هر ستمگر برآورم

زین رخنه تا برعرش رود از فرق دو دل
خارے به پا فرو کنم از سر برآورم

تردامنم چنانکه به دو زخ هزار بار
دامان خود نیفگنم و تر برآورم

در تبکده به بحر ز ایمان برم سخن
زاهد را ز صومعه کافر برآورم

از تبکده[1] وشن بر بایم به نیم شب
آه از دل برهمن و آذر برآورم

مشعل دهم بدست نمازی پی تلاش
سجاده را ز صومعه کیسر برآورم

نی نی ازین چه فائده وایں روش چرا
دل از چنیں خیال مکدر برآورم

یاد کنم من از سر راه حریم او
وز جیب فکر هر دو جهاں سر برآورم

خود را ز خود ربایم و زرے فرط شوق
حسنے ز لب بوجنت حیدر برآورم

آں دلربا نگانه که خوانم چو مدح او
مشک از دهن چو عود ز مجمر برآورم

آوازهٔ جلالت او گر کنم بلند
صد را لحذر ز مرقد سنجر برآورم

مست خیال او چو نمایم سراغشم
وز جام زهر خند مکرر برآورم

خونم چو هم اغلش و در دم بر بحر
از هر حباب خضر و سکندر برآورم

تعریف رنگ و بوے گلستان خلق او
گر از زبان خویش مکرر برآورم

رنگے شده بغازهٔ وصابون کنم خیال
روئے عروس چون گل احمر برآورم

---

[1] یعنی بت ۱۲

بوئے شدہ بہ پیرہن یوسفی دوم
یعقوب را دو دیدہ منور برآورم

تا وارسد بہ درد درونم ابو الحسن
پہلو تہی نگاشتم و دل مضطر برآورم

ریزم ز دیدہ ہا دل و الم زدست چرخ
فریاد ازیں قتال عنتر برآورم

گویم کہ تا بہ چند دریں کارگاہ غم
خون جگر ز دیدہ برابر برآورم

تا چند از تظلم ایں ترک جور کیش
فریاد و یا ربا ز دل مضطر برآورم

تا چند ما بہ بے سر و برگی گشتم پوش
دل را بہ نقد داغ تو نگر برآورم

تا کے چو اسکبوس[1] خدنگ بلا خورم
تا کے ز دل شرارۂ آذر برآورم

تا چند از سجود ن ظلم و جفائے دہر
طوفان نوح از مژۂ تر برآورم

تا چند از بلوک[2] مے در خورم شرنگ[3]
خظل ز جام و زہر ز ساغر برآورم

تل تل بروئے بزم ریزم گل سرور
خم غم مے نشاط ز ساغر برآورم

آتش زنم بکال[4] سپہی سر[5] ائے را
دود از نہاد چرخ ستمگر برآورم

زیں بعد چوں طلوع کنم[6] سر زدرو[7] غرب
یا بو تراب از لب و حیدر برآورم

(حدیث) تسلیم الملائکۃ علیہ

یعنی فرشتوں کا حضرت علی مرتضےٰ کو سلام کرنا

علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی معروف بسبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۸ میں لکھتے ہیں کہ

قال احمد فی الفضائل حدثنا عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث حدثنا اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی

احمد نے فضائل میں کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث

---

[1] نام پہلوان ایران ۱۲ [2] یعنی صراحی ۱۲ [3] یعنی اندرائن ۱۲ [4] بمعنے ڈھیر ۱۲
[5] یعنی عزیز و رنج ۱۲ [6] یعنی دنیا ۱۲

حدثنا سعید بن الصلت ثنا ابو جارود
الحربی عن ابی اسحٰق الھمدانی عن الحرث
عن علی علیہ السلام قال لما کانت لیلۃ بدر
قال رسول اللہ من یستقی لنا من الماء فانجم
الناس فاصبت غرارۃ فاتیت
علیہا البیدر المقفر ظلما فاغدرت فیہ
فاوحی اللہ الی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
ان ھبطوا انتم و محمد صلی اللہ علیہ وسلم و خذوہ
فھبطوا من السماء علی مدوی یدفل
من لیمہ فلما حازوا القلیب وقفوا
وسلموا علی من عند اخرھم
اکراما لی تبجیلا لتعظیما و ذکرہ ابنا
المغازلی۔

بیان کی اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث
بیان کی سعید بن الصلت نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان
کی ابو جارود جیحی نے ان سے ابو اسحاق ہمدانی نے ان سے
حرث نے ان سے حضرت علی علیہ السلام نے کہ جب بدر
کی شب ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے جو ہمیں پانی
پلائے لوگ پانی کی تلاش کر کے لوٹ آئے آپ فرماتے
ہیں کہ پھر میں اپنا مشکیزہ لیکر چل دیا کہ ایک اندھے اور گہرے
کنویں کے پاس آیا اور کنویں میں اترا اللہ تعالے نے حضرت
جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کو حکم دیا کہ اتر و اور آنحضرت
اور انکے لشکر کی مدد کرو وہ اترے جس نے انکی پروں کی
آواز کو سنا و خوف زدہ ہو گیا جب یہ دونوں کنویں کے
قریب پہنچ کر گذرے تو ان دونوں نے بوجہ احترام و جلیل و تعظیم مجھ
سلام کیا ابن مغازلی نے اس واقعہ کو لکھا ہے۔

یہ روایت ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۲ میں بحوالہ مسند امام احمد و بروایت محمد بن الحنفیہ و امام جعفر صادق و ابن عباس موجود ہے۔ شاعر کا شعر ہے ؎

اعطی لی ان سلم علیہ جبرائیل	فی لیلۃ بدر و میکائیل و اسرافیل
یعنے وہ شخص جبرئیل بدر کی رات میں جبرئیل	و میکائیل و اسرافیل نے سلام کیا

وفی المناقب بالاسناد عن الاعمش عن سلیمان
ابی الجعد عن ابی حمزۃ عن علی قال الاصحاب
الشوری و کیف من سلم علیہ فی عشیۃ واحدۃ
ثلثۃ الاف من الملئکۃ فھبط جبرئیل و میکائیل

اور مناقب میں باسناد اعمش سے مروی ہے اور وہ سالم بن ابی
الجعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو حمزہ ثمالی سے کہ حضرت
علی نے اصحاب شوریٰ سے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے
جس پر ایک گھڑی میں تین ہزار ملائکہ نے سلام کیا ہو تمہیں

واسرافیل لیلۃ فی قلیب بدر فمثل انا لما
جئنا بالماء الی رسول اللہ قال لک لا تقتل
ایضا ابن سعد۔
اخرجہ احمد فی المناقب والمسند
عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وذکر
عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان
یسمع ویری جبرئیل فی بیتہ۔

میں جبرئیل و میکائیل و اسرافیل نے بدر کے کنویں کے
قریب جب میں رسول اللہ کے لیے پانی لایا تھا تب سے مجھے
نہیں ابن سعد نے بھی یہ منقول ہے
امام احمد مناقب و مسند میں بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ چند
آدمی حضرت علی کا ذکر کر رہے تھے ابن عباس کہنے لگے
تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے
گھر سے سنتا تھا۔

خصوصیت ندا ملک

فرشتہ کا حضرت علی مرتضےٰ کے حق میں لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی آواز بلند کرنا

علامہ ابو جعفر احمد الشہیر بالمحب الطبری رحمۃ اللہ علیہ ذخائر العقبیٰ فی المناقب العشرۃ جلد ۱ باب رابع فضل
سادس ص ۹۰ بیان خصائص میں لکھتے ہیں کہ

ذکر اختصاصہ بتنویہ الملک باسمہ
یوم بدر اخرجہ الحسن بن عرفۃ العبدی
عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من
السماء یوم بدر یقال لہ رضوان لا سیف
الا ذوالفقار ولا فتی الا علی فی کفایۃ
الطالب للشیخ محمد الگنجی قال ابن اسحٰق
فی سیرتہ وفی ھذا الیوم ای
بدر حدث سمع علی ھاتفا یقول
لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی

یوم بدر فرشتہ کا خصوصیت کے ساتھ آپ کا نام لیکر پکارنا
حسن بن عرفہ عبدی بروایت ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر)
روایت کرتے ہیں کہ بدر کے روز ایک فرشتہ نے جس کا نام
رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا ذوالفقار کے سوا کوئی
تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر جوان ہے یوسف
گنجی کی کفایۃ الطالب میں ہے کہ ابن اسحٰق سیرت میں کہتے
ہیں کہ بدر کے روز ایک مبارک چلنے سے حضرت علی نے یہ ہاتف
کہ الف کہہ رہا ہے ذوالفقار کے سوا تلوار نہیں اور علی کے
سوا کوئی بہادر نہیں۔

علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی معروف بہ سبط ابن الجوزی متذکرہ خواص الامۃ صفحہ ۱۴۲ میں تحت حدیث الرایۃ یوم خیبر اس واقعہ کے ہونے کو اس دلیل سے لکھتے ہیں کہ

وذکر احمد فی الفضائل ایضا انہم سمعوا تکبیر امن السماء فی ذلک الیوم وقال لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاستاذن جبرئیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینشد شعرا فاذن لہ فقال جبرئیل ناوی معلنا والنصر لیس یقبلی والملسون قال احمد قال سول اللہ لما سل لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاذا قیل فما فضل لفظ لا سیف الا ذو الفقار علی الذی ذکروہ ان الواقعۃ کانت فی یوم احد ونحن نقول انہا کانت فی یوم خیبر وکذا ذکر احمد بن حنبل فی الفضائل ولا کلام فی یوم احد فان ابن عباس قال ما نعرف علی علیہ السلام الا فی یوم احد حین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذو الفقار قالوا فاسناد ہذہ الروایۃ عیسی بن مہران تکلم فیہ

امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے بروز خیبر آسمان سے تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے لا سیف الا علی لا فتی الا ذو الفقار جبرئیل نے آنحضرت سے اجازت اشعار پڑھنے کی طلب کی آنحضرت نے اجازت دی انہوں نے اشعار پڑھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جبرئیل نے آواز بلند کہا غبار اس صف تک صاف نہیں ہوا تھا مسلمان آنحضرت کے گرد تیر چلا رہے تھے اور ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں اگر کہا جائے کہ لا سیف الا ذوالفقار بھی حدیث کی بعض لوگوں نے تضعیف کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ انہیں لوگوں نے اس کو احد کے دن کا واقعہ بتایا ہے مگر ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد نے مناقب میں اسی کو ذکر کیا ہے احد کے دن کے واقعہ سے متعلق ہم کلام نہیں کرتے کیونکہ ابن عباس کا قول ہے کہ جب حضرت علی نے احد کے دن مشرکین علمدار طلحہ بن ابن طلحہ کو قتل کیا تھا تو آسمان سے ایک چلانے والے نے چلا کر کہا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی۔ محدثین کا قول ہے کہ اس روایت میں ایک راوی عیسیٰ بن

وقال کان شیعیا امامیا وہو خبر
لم یطعن فیہ احد
من العلماء وقیل ان
ذلک کان یوم بدر
والاول اصح۔

مہاجرین میں سے کسی کے متعلق لوگوں نے کلام نہیں کیا ہے
تھے لیکن خبر دینے والے واقعہ کے متعلق علماء میں سے کسی نے
کلام نہیں کیا اور نہ کسی راوی کو مطعون کیا ہے۔
ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ بدر کے روز کا ہے۔
اول یعنی خبر دینے والا زیادہ صحیح ہے۔

تنبیہ: علامہ محب طبری ریاض النضرۃ ص۱۹۱ میں لکھتے ہیں کہ

ذوالفقار اسم سیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذوالفقار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام ہے

علامہ محمد یوسف گنجی شافعی کفایۃ الطالب ہیں اور نور الدین علی بن الصباغ مالکی فصول المہمہ ص۴۳ لکھتے ہیں کہ

کان السید منبہ بن الحجاج السہمی کان
معہ ابنہ العاص ومنبہ حیا یوم بدر
فقتلہ علی جاء بالسیف الی رسول اللہ
فاعطاہ علیا فقتل ذوالفقار یومئذ
احد وروی ان بلقیس اہدت
الی سلیمان سبعۃ اسیاف کان
ذوالفقار منہا وقد جاء فی بعض
الروایات عن علی قال جاء جبرئیل
الی النبی فقال ان صنما بالیمن
مقرفی حدیث فقالت علیہ
فلو قتلہ وہذا الحدید قال علی فمضانی
رسول اللہ وبعثنی الیہ فذہبت

ذوالفقار منبہ بن الحجاج سہمی کی تلوار تھی بدر کے روز اس
کے بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تھی جب حضرت علی نے
اسے قتل کیا تو اس کی تلوار لے کر آنحضرت کے پاس آئے
آپ نے وہ تلوار حضرت علی کو عنایت فرمائی آپ نے احد
کے دن اسی سے مشرکین کو قتل کیا ایک روایت میں
ہے کہ بلقیس نے حضرت سلیمان کو سات تلواریں تحفہ میں
بھیجی تھیں ذوالفقار انہی میں سے تھی بعض روایتوں میں
حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت سے حضرت جبرئیل
نے آکر بیان کیا کہ یمن میں ایک بت ہے جو لوہے میں
پوشیدہ ہے علی کو وہاں بھیجو کہ اکھاڑ کر اس کا لوہا
لے آئیں حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت نے مجھے بلا کر
مجھ بھیجا میں نے جا کر اس کو اکھاڑا اور اس کا

فدققت الصفر واخذت الحديد وجئت به
الى رسول الله فاستخرج منه السيفين
فسماهما ذو الفقار والاخر خذها
فقد نصرك الله واعطانى محمدا ثم
اعطانى بعده ذا الفقار وانا
اقاتل به يوم احد۔

تو آنحضرتؐ کے پاس لے آیا آنحضرتؐ نے اس کی دو تلواریں
بنائیں ایک کا نام محذم اور دوسرے کا نام ذوالفقار رکھا
پہلے آپ نے مجھے محذم عطا فرمائی پھر ذوالفقار بھی مجھے
عطا کر دی میں نے اُحد کے دن اسی سے جنگ کی۔

یہ روایت محض مناقب کی ہے۔ اس سے حضرت علیؑ کا قبل اُحد بھی یمن جانا معلوم ہوتا ہے لیکن تواریخ میں قبل اُحد یمن جانا ثابت نہیں ہوتا واللہ اعلم بالصواب۔

شیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد الشافعی زبدۃ الریاض میں ذوالفقار کے متعلق دو واقعہ بروایت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس لکھتے ہیں جو یہ ہیں۔

عن عبداللہ بن مسعود رضہ قال انہ لما
جیئ بذی الفقار من الجنۃ فقال یا رسول اللہ
ان اللہ یقرئک السلام ویقول یا محمد انی
لا اھدی ذا الفقار لاحد من نبی قبلک وانی
اسالک الا ان یکون ولایۃ عند وھو
یصیر امام امتہ فی حیوتہ وبعد مماتہ
مادست الحرب وقطع عاقب الکفرۃ
والمعاندین الساوقین علیہ وقال یا
جبرئیل من یقاتل علی فقاتل معہ رسول اللہ فعلیا
عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر
ومعہ ذو الفقار فقال یا فاطمۃ رایت

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیلؑ جنت سے
ذوالفقار لے کر آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدائے
تعالےٰ بعد سلام کے فرماتا ہے کہ نبی آدم میں کوئی
شخص بجز آپ کے ولی کے اس تلوار کو نہیں لے سکتا ہے یہ
تلوار آپ کے حکم میں رہے گی اس تلوار کو ایسے شخص کو دیجئے
جو سب میں کمال رکھتا ہو اور آپ کے دشمنوں کا
کاٹ سکے۔ آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ وہ کون شخص
ہے انھوں نے حضرت علیؑ کو بتایا آپ نے وہ تلوار حضرت
علیؑ کو دیدی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ جب بعد فتح خیبر
واپس آئے تو ذوالفقار انکے ہاتھ میں تھی۔ حضرت فاطمہ

ذوالفقار فان اللہ فتح بہ خیبر قال
فتحک فقال علی یا فاطمۃ ما اتعرفین فضل
ذوالفقار فقال انی عرضتہا قبل ان تعرضہ
فتعجب علی من قولہا ثم مضی الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ فقال اخبرینی
یا فاطمۃ کیف علمتہا من لساندہ
فاخبرتہ فقال من این لک ہذا فقالت
حین عرج بک الی السماء قال اللہ
لجبریل اطلع محمدا علی منزلہ فی
الجنۃ وبما اعددت لہ فیہا ولامتہ
من الغیم فدخلت الجنۃ وقال لک
جبریل کل ثمار الجنۃ وکلت حینئذ
عند شجرۃ تفاح احمر وفی اصلہا
ذوالفقار محزوم ومکتوب علیہ لا سیف
الا ذوالفقار ولا فتی الا علی

سے کہنے لگے کہ تم نے اسکے جوہر دیکھے خدا نے اسکے
ذریعہ سے خیبر کو فتح کرایا حضرت فاطمہ بن کر ہنس پڑیں
حضرت علی کہنے لگے کیا اسکی فضیلت تمہیں معلوم ہے؟
کہنے لگیں کہ میں تمہارے جانے سے پہلے سے جانتی ہوں اس
قول سے حضرت علی تعجب ہوئے اور آنحضرت کے پاس
آکر اسکا قول نقل کیا آنحضرت نے اکر حضرت فاطمہ سے
کہا تاؤ میں دریافت کرتا ہوں تمہیں یہ بات کہاں
سے معلوم ہوئی پہلے میں تمہاری زبان سے سن لوں
تب اسنے کہوں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ
آسمان پر تشریف لیگئے تھے تو خدا نے جبرئیل سے
فرمایا کہ انکو جنت میں اس جگہ لیجاؤ جو انکے اور انکی امت
کیلئے آراستہ کیگئی ہے چنانچہ وہ آپ کو لیگئے اور آپ سے
عرض کیا کہ ثمرات جنت سے کچھ نوش فرمائیے آپ ایک سرخ
سیب کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور اسکے جڑ میں ذوالفقار
دبی ہوئی تھی اس پر لکھا تھا کہ تلوار کوئی سوائے
ذوالفقار کے نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں۔

یہ روایات روایات سابقہ کے بالکل خلاف پڑتے ہیں ذوالفقار کے متعلق سبط
ابن الجوزی کی تحقیق بالکل علحدہ ہے اور محمد بن یوسف گنجی شافعی و ابن الصباغ مالکی کی تحقیق
علحدہ حقیقت حال کا علم جز عالم حقیقی اور کسیکو نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم بالصواب عندہ علمہ اکمل

رسوخ ایمانی

حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کا راسخ الایمان ہونا علامہ طبری ریاض النضرہ جلد ۲ باب رابع فصل تاسع صفحہ ۲۲۶ میں لکھتے ہیں کہ

وعن عمر بن الخطاب انہ قال اشہد علی رسول اللہ لسمعتہ وہو یقول لو ان السموات السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ رجح ایمان علی اخرجہ ابن السمان والحافظ السلفی فی المشیخۃ البغدادیۃ والفضائلی وعن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیاۃ النبی ان اللہ عز وجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ہدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت وانا اخو رسول اللہ ووصیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منہ اخرجہ احمد فی المناقب

عمر بن الخطاب سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر سات آسمان اور سات زمین ایک پلہ میں اور علی کا ایمان ایک پلہ میں رکھا جائے تو علی کا ایمان بھاری رہے گا ابن السمان اور حافظ سلفی نے مشیخہ بغدادیہ میں اور فضائلی نے اسکو روایت کیا ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی آنحضرت کی حیات میں کہتے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے کیا اگر پیغمبر رسول مر جائے یا قتل ہو جائے کیا تم لوگ پھر جاؤ گے خدا کی قسم جب اللہ نے ہمکو ہدایت دی ہے تو ہم کبھی نہ پھریں گے رسول اللہ خواہ انتقال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں جس امر پر وہ جہاد کرتے تھے میں بھی جہاد کرتا رہوں گا تاوقتیکہ میں مر نہ جاؤں میں انکا بھائی اور انکا ولی اور ان کا وارث اور چچازاد بھائی ہوں پھر کون زیادہ انکا حقدار ہو سکتا ہے۔

شیخ سلیمان رضوی حنفی مجتبیٰ قندوزی ینابیع المودۃ باب ۷۳ صفحہ ۴۶۷ میں لکھتے ہیں کہ

ابو الحسن المبرد ہو ابن المغازلی وصاحب المناقب (الخ) (بسندہما عن

ابو الحسن معروف بابن المغازلی وصاحب المناقب۔ (خوارزمی) بسند حضرت امام جعفری صادق سے اور وہ اپنے

جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین
قال قال رسول اللہ صلعم لعلی بن ابی طالب
یا ابا الحسن لو وضع ایمان الخلائق و
اعمالھم فی کفۃ میزان و وضع عملک
یوم احد علی کفۃ اخری لرجح عملک
علی جمیع ما عمل الخلائق و ان اللہ
باھی بک یوم احد ملائکۃ السماء بین
و رفع الحجب بین السماوات السبع و
اشرفت الیک الجنۃ و ما فیھا و ابتھج بعضھا
ببعض و ان اللہ تعالی یعوضک
ذلک الیوم ما یغبط کل نبی و رسول
و صدیق و شھید و فی الملتقی عن
جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال رسول
اللہ اقدمھم اسلاما و اکثرھم علما و اعظمھم
حلما و افضلھم یقینا و اکملھم عقلا و اجمعھم
کفا و اشجعھم قلبا علی و ھو الامام علی
امتی عن جعفر الصادق علیہ السلام قال
کان النبی صلعم اذا خرج
علیہ علیہ السلام خرج علی اثرہ بالسیف
فرآہ ذات لیلۃ فقال یا قنبر مالی و قال
جئت لامشی خلفک قال من اھل السماء

والد امام محمد باقر سے اور وہ امام زین العابدین سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے ابو
الحسن اگر تمام خلائق کے ایمان اور اعمال ترازو کے ایک
پلہ میں رکھے جائیں اور یوم احد والا عمل دوسرے پلہ میں
ہو تو تمہارا عمل تمام خلائق کے عمل سے بھاری ہوگا اللہ تعالیٰ
نے ملائکہ مقربین سے یوم احد تمہارے عمل پر بطور فخر فرمایا تھا
اور ساتوں آسمان کے حجابات اٹھائے گئے تھے اور جنت کو
اور جو کچھ اس میں ہے تیرے لئے مشرف کیا اور تمہارے
عمل سے ہر فرشتہ عالم بہت مسرور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس
دن کے عوض میں تمہیں وہ دیگا جس پر سب نبی و رسول و
صدیق و شہید کو غبطہ ہوگا اور ثاقب میں حضرت جابر بن
عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ
میری امت میں بحیثیت اسلام سب سے مقدم اور علم میں سب سے
زیادہ اور دین میں سب سے صحیح اور یقین میں سب سے افضل
اور حلم میں سب سے اکمل اور سب سے زیادہ کشادہ دست اور
سب سے زاہد مضبوط طبع کے علی ہیں اور وہ میری امت میں شیر
ہیں امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ قنبر جو حضرت علی
بہت زیادہ محبت تھی جب آپ کہیں باہر نکلتے تو وہ آپکے
پیچھے پیچھے ہو لیتا اور نکلتے ایک مرتبہ آپنے رات میں اسکو
اس حال میں دیکھا فرمایا اے قنبر کیوں آنحوں نے کہا کہ
میں اسلئے آیا ہوں تاکہ آپکے ساتھ رہوں آپنے فرمایا

تحرسني امن اهل الارض وان اهل
الارض لا يستطيعون لي شيئا الا
باذن الله من السماء فارحم فرحم وعن
زياد النخاس عن جعفر الصادق عليه السلام
قال ان امير المومنين جلس الى حائط مائل
يقضي بين الناس فقال له انقد فحه فقال
حرس امرء اعلم فلما قام سقط الحائط و
كان يقضي بين الصفين بصفين فقال الحسن
عليه السلام لابيه ما هذا زي الحرب
فقال يا بني ان اباك لا يبالي وقع
على الموت او وقع الموت
عليه فهذا من كلامه ما شككت في
الحق منذ سمعته قال وقال عجبت لمن
شك في الله وهو يرى خلق الله و
عجبت لمن انكر النشاة الاخرى
وهو يرى النشاة الاولى وعن موفق بن
احمد باسناده عن ابي عبيدة
قال ان عمر بن عبد العزيز راى
قوما يسبون عليا فصعد المنبر
فذكر فضل علي وسابقته ثم قال
حدثني الثقة كانه اسمعه من

کہ آسمان والوں سے مجھے بچاتے ہو زمین والوں کو اور زمین
والے بغیر اللہ کے علم کے کچھ قدرت ہی نہیں رکھتے تم لوٹ
جاؤ لوٹ گئے۔ زید شحام امام جعفری صادق سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت علی ایک دیوار کے نیچے فیصلہ کرنے
بیٹھے بیٹھے۔ لوگوں نے کہا کہ اسکے نیچے نہ بیٹھئے آپنے
فرمایا کہ انسان کی موت خود اسکی محافظ ہے جب آپ وہاں
سے اٹھے تو دیوار گری آپ صفین میں دونوں صفوں میں برابر
ٹہلا کرتے تھے حضرت امام حسن جب عرض کرتے کہ یہ جنگ
میں مناسب نہیں ہے آپ جواب میں فرماتے اے میرے
بیٹے تیرا باپ اس امر کی پروا نہیں کرتا خود موت پر پڑے
یا موت اس پر پڑے آپ فرماتے ہیں جبکہ میں حق کو دیکھ
لیتا ہوں مشکوک نہیں ہوتا اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو
اللہ میں شک کرتا ہے اور خلق اللہ کو دیکھتا ہوا اور مجھے اس
شخص پر تعجب ہوتا ہے جو موت کا انکار کرتا ہے اور پیدائش کو
دیکھتا ہے۔

موفق بن احمد باسناد ابی عبیدہ روایت کرتے ہیں کہ عمر و
ابن عبد العزیز نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جو حضرت علی پر
سب کرتے تھے عمر ابن عبد العزیز نے ممبر پر آکر حضرت علی
کی فضیلت اور سابقیت بیان کرکے کہنے لگے کہ مجھے ثقہ نے
حدیث بیان کی گویا کہ میں اسکو رسول اللہ سے سن رہا ہوں
مجھے حدیث بیان کی غزال بن ہلال غفاری نے انھوں نے

فی رسول اللہ حدثنی غزال بن
مالک الغفاری عن ام سلمۃ قالت
بینا رسول اللہ عندی اذا تاہ
جبرئیل فکلمہ فتبسم صلی اللہ
علیہ وسلم ضاحکا فلما رجع عنہ
قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما
اضحکک قال اخبرنی جبرئیل انہ
مریض وھو یرعی ذود اللہ
وھو نائم وقد ابدی بعض جسدہ
قال ردد علیہ فقلت بہ
فوجدت برد ایمانہ وقد وصل
الی قلبی قال موفق بن احمد
اخبرنا سید الحفاظ ابو منصور
بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی
بسندہ عن زید بن علی بن الحسین
عن ابیہ عن جدہ عن علی قال قلت
رسول اللہ یوم فتح خیبر لولا ان
تقول فیک طوائف من امتی ما قالت
النصاری فی عیسی بن مریم لقلت
فیک الیوم مقالا لا تمر علی ملأ
من المسلمین الا اخذوا من تراب

ام سلمہ کہ ایک روز آنحضرت میرے یہاں تشریف
رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل آئے اور وہ آنحضرت سے
باتیں کرنے لگے آنحضرت ہنستے جب وہ چلے گئے میں نے
کہا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ آپ کو
کس چیز نے ہنسایا آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے
خبر دی کہ علی پر گذرا وہ اونٹ چراتے ہوئے
سو گئے اُنکے جسم کا بعض حصہ کھل گیا تھا میں نے
اُس پر کچھ اڑا دیا تھا۔ اُنکے ایمان کی ٹھنڈک
میرے قلب کو محسوس ہوئی ابو موفق بن احمد نے
کہا ہمکو خبر دی سید الحفاظ ابو منصور بن شہردار بن
شیرویہ دیلمی نے باسناد زید بن علی بن الحسین کے انھوں نے
اپنے والد علی بن الحسین سے انھوں نے اپنے جد حضرت
علی سے کہ آنحضرت نے مجھے فرمایا جس دن میں نے
خیبر فتح کیا تو آنحضرت مجھے فرمانے لگے کہ اگر مجھے
اس امر کا خوف نہ ہوتا کہ میری امت کہیں تیرے حق
میں وہ بات نہ کہہ گذرے جو نصاریٰ حضرت عیسیٰ کے
حق میں کہہ گذرے ہیں میں بھی تیرے حق میں ایسی بات
کہتا کہ اگر تو مسلمانوں کے گروہ کے اوپر سے گذرتا تو
وہ تیرے پاؤں کی مٹی اُٹھاتے اور تیرے وضو کے پانی
سے شفا کے طلبگار ہوتے لیکن تیرے لئے یہ کافی ہے
کہ تو میرا بھائی ہے اور میں تمہارا ہوں اور تو میرا وارث ہے اور تو

رجالہ وفضل طولہ ولیستشفون بہ
ولکن حسبک ان تکون منی وانا منک
ترثنی وارثک وانت منی بمنزلۃ ھارون
من موسی کانہ لا نبی بعدی یا علی
انت تؤدی دینی وتقاتل علی سنتی وانت
فی الاخرۃ اقرب الناس منی وانک علی الحوض
خلیفتی تزود عنہ منافقی امتی وانت
اول من یرد علی الحوض وانت اول
داخل فی الجنۃ من امتی وان شیعتک
علی منابر من نور مروا ۔ مرویین
بیضا وجوھھم حولی اشفع لھم
فیکونون غدا فی الجنۃ جیرانی وان
اعدائک غدا ظماء مظمئین مسودۃ
وجوھھم مقمحین قد جفت
بالمقامع وھی سیاط من نار مقرنین
حربی وسلمک سلمی وسریرتک سریرتی
وعلانیتک علانیتی وصدرک صدری
وانت یا علی وان ولدک ولدی وان
ولدی ولدی وان دمک دمی وان لحمک
لحمی وان لحمک علی لحمی ودمک علی
دمی وان لحمک ودمک لیخالطان لحمی ودمی

میرے لئے ایسا ہو جیسے کہا ہارون موسے کیلئے تھے مگر
میرے بعد کوئی نبی نہیں اے علی تو میرا قرض ادا کرنے
والا ہے اور میرے طریقہ پر لوگوں سے مقابلہ کرنیوالا
اور آخرت میں سب سے زائد مجھسے قریب اور حوض کوثر پر
میرا خلیفہ ہوگا منافقوں کو حوض سے ہنکائے گا اور
تو سب سے پہلے حوض پر آئے گا اور میری امت میں سے
پہلے جنت میں داخل ہوگا اور تیرے محبین نور کے ممبر پر
حوض سے پوری طور پر سیراب ہونگے نورانی چہرہ والے
میرے ارد گرد جمع ہونگے میں انکی شفاعت کروں گا
وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے اور تیرے دشمن بہت بھوکے
اور پیاسے ہونگے انکے چہرے سیاہ اور ایڑیاں خشک ہونگے
اور رسی کی طرح لکڑیوں سے جکڑ ڈالے جائینگے اور آگ
کا کرتا ہوگا جس سے ہانکے جائینگے تجھسے لڑنا مجھسے لڑنا
اور تجھسے صلح کرنا مجھسے صلح کرنا اور تیرا راز میرا راز اور
تیرا علان میرا علان اور تیرے سینہ کا راز میرے سینہ
کا راز ہے اور تو میرے علم کا دروازہ ہے تیری اولاد
میری اولاد تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا
خون ہے جو تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر ہے اور تیرے
قلب میں ہے اور تیری دونوں آنکھوں کے درمیان ہے
ایمان تیرے گوشت اور خون میں اس طرح ملا ہوا ہے
جس طرح میرے گوشت و خون میں ہے خدا نے مجھے

کما شاء الله الحی وحی والله عزوجل
امرنی ان ابشرک انک وانت وعترتک
فی الجنة وعدوک فی النار لا یرد علی الحوض
مبغض لک ولا یغیب عنه محبک فقال
علی عزرت ساجدا لله تعالی وحمدته
علی ما انعم علی من الاسلام والقرآن و
حبیبی الی خاتم النبیین و سید المرسلین
صلی الله علیه وآله وسلم

حکم دیا ہے کہ میں تجھے بشارت دوں کہ تو اور تیری اولاد
جنت میں ہو اور تیرے دشمن دوزخ میں ہیں تیرا دشمن
حوض کوثر پر نہ آسکے گا اور تیرا محب اس سے کبھی
غائب نہ ہوگا حضرت علی کہتے ہیں کہ اس بشارت کو
سن کر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خدا نے جو مجھ پر
اسلام اور قرآن اور محبوبیت خاتم النبیین سید المرسلین
کا انعام فرمایا اس کی میں نے حمد کی۔

امتحان ایمان

حضرت علی مرتضےٰ کے قلب کا بجانب اللہ ایمان کے ساتھ امتحان کیا جانا۔

ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی کتاب الخصائص صـ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ

انبانا ابو جعفر محمد بن عبد المبارک
المخرومی قال حدثنا الاسود بن عامر قال انبانا
شریک عن منصور عن ربعی عن علی قال جاء
النبی صلی الله علیه وسلم اناس من قریش
فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاؤک وقد وفد
اناس من عبیدنا قد اتوک لیس فیهم رغبة
فی الدین ولا رغبة فی الفقه انما فروا من
ضیاعنا واموالنا فارددهم الینا فقال
لابی بکر ما تقول قال صدقوا انهم لجیراننا

خبر دی ہمکو ابو جعفر محمد بن عبد المبارک مخرومی نے انھوں
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسود بن عامر نے انھوں نے
کہا خبر دی ہمکو شریک نے انھوں نے منصور سے انھوں
ربعی سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کیا آپ فرماتے
ہیں کہ آنحضرت کے پاس قریش کے چند لوگ آئے اور
کہنے لگے اے محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں اور ہمارے
یہاں کے چند لوگ آپکے پاس آئے ہیں جن میں دین کی رغبت
ہے اور نہ فقہ کی خواہش ہے درحقیقت وہ ہمارا مال و سامان لیکر
بھاگے ہیں نہیں ہمیں واپس کر دو آنحضرت نے حضرت

وحلفاؤك فتغير وجه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال لعمر تقول فقال صدقوا انهم لخير انا وحلفاؤك فتغير وجه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال يا معشر قريش والله ليبعثن الله عليكم رجلا منكم قد امتحن الله قلبه بالايمان فليضربن اعناقكم على الدين او يضرب بعضكم قال ابو بكر انا هو يا رسول الله قال لا قال عمر انا هو يا رسول الله قال لا ولكن هو الذي يخصف النعل وكان اعطى عليا نعله يخصفها

ابوبکرؓ نے کہا اس بارہ میں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں یہ آپ کے ہمایہ اور ہم عہد ہیں یہ سنکر آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا تم کیا کہتے ہو انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ آپکے ہمایہ اور ہم عہد ہیں پھر آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا آپ فرمانے لگے اے جماعت قریش خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھیجے گا جس کے دل کو اس نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا اور تم میں سے بعض کو مارے گا حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں وہ ہونگا آپ نے کہا نہیں پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں ہونگا آپنے فرمایا نہیں لیکن وہ ہوگا جو جوتہ سی رہا ہے اس وقت آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا جوتہ دیا تھا جو سی رہے تھے

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب رابع فصل سادس ص ۱۹۱ بیان خصائص۔
(ذکر اختصاصہ بوم الحدیبیۃ بتحدید قریش ببعثہ علیھم یعنی آپکی اس خصوصیت کا ذکر ہے جو یوم حدیبیہ قریش کی تہدید کیلئے اور آپکو انپر بھیجنے کے بارہ میں ہے) میں بروایت ترمذی لکھا ہے جسمیں بعد اس نے تغیر الفاظ لفظ یخصفھا کے بعد اتنا اور زائد ہے۔

ثم التفت علي الي من عنده وقال ان رسول الله قال من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار اخرجه الترمذي وقال حسن صحيح

پھر حضرت علی نے حاضرین کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا اس نے دوزخ میں اپنا ٹھکانا کیا۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حسن صحیح ہے۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ ص۵۹ باب۱۱ میں لکھتے ہیں کہ

اخرج هذا الحديث ابو داؤد واحمد بن حنبل وموفق بن احمد باسنادهم عن ربعي بن حراش ايضا اخرجه الحافظ ابو نعيم والخطيب في التاريخ والسمعاني في الفضائل۔

اس حدیث کو ابو داؤد و احمد بن حنبل و موفق بن احمد نے اپنے اسناد کے ساتھ ربعی بن حرش سے روایت کیا اور حافظ ابو نعیم نے اور خطیب نے تاریخ میں اور سمعانی نے فضائل میں روایت کیا ہے۔

عطائے ہدایت قلب و ثبات لسان

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ہدایت قلب و ثبات زبان عطا ہونا۔ امام نسائی خصائص میں ص۳۲ میں لکھتے ہیں کہ

انبانا ابو جعفر عن عمرو بن علي البصري قال حدثني يحيى قال حدثنا الاعمش قال حدثنا عمرو بن مرة عن ابي البختري عن علي قال بعثني رسول الله الى اليمن وانا شاب حديث السن فقلت يا رسول الله تبعثني الى قوم يكون بينهم احداث وانا شاب حديث السن قال ان الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك فما شككت في قضاء بين اثنين۔

خبر دی ہمکو ابو جعفر نے انھوں نے عمرو بن علی البصری سے انھوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی یحیی نے کہا مجھے حدیث بیان کی اعمش نے کہا مجھے حدیث بیان کی عمرو بن مرہ نے انھوں نے ابی البختری سے انھوں نے حضرت علی سے آپ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت نے مجھکو یمن بھیجا اس وقت میں جوان و عمر سنا میں سے تھا عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو ایسی قوم میں بھیجتے ہیں جس میں واقعات برابر ہوتے ہیں اور میں جوان عمر ہوں کیسے فیصلہ کر سکونگا آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے تیرے قلب کو ہدایت کریگا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا جناب امیر کہتے ہیں کہ پھر مجھے دو آدمیوں کے قضیہ کے فیصلہ میں کبھی شک نہیں ہوا

باختلاف روات وتغیر الفاظ یہ خصائص نسائی میں پانچ حدیثیں اسی مضمون کی ہیں علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ میں بروایت امام احمد اس حدیث کو لکھتے ہیں علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۶ میں لکھتے ہیں کہ

قال احمد فی الفضائل حدثنا غیر واحد حدثنا الاعمش۔ الخ واخرجہ فی المسند ایضا۔	احمد نے فضائل میں کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی بہت سے نے انھوں نے کہا ہم سے اعمش نے آخر تک۔ اور امام احمد نے مسند میں بھی اسی روایت سے کی ہے۔

فضل اعمال

حضرت علی مرتضیٰ کی ایک ضربت کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا۔

امام المحدثین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری کتاب مستدرک میں لکھتے ہیں کہ۔

حدثنا ابو بن عبداللہ المقدسی فی قصر الخاتمۃ ببغداد حدثنا ابو الطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالوہاب المصری بدمشق حدثنا احمد بن عیسیٰ الخشاب بتنیس حدثنا عمرو بن ابی سلمۃ حدثنا سفیان الثوری عن عبد بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ لعلی بن ابی طالب لعمرو بن عبدود یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ	حدیث بیان کی ہم سے ابو بن عبداللہ مقدسی نے قصر خاتمہ بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو الطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالوہاب مصری نے دمشق میں وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عیسیٰ خشاب نے مقام تنیس میں وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے عبد بن حکیم سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے کہ آنحضرت نے یوم خندق حضرت علی سے وقت مقابلہ عمرو بن عبدود فرمایا کہ علی کی ایک ضربت تمام امت کے اعمال سے جو قیامت

(مستدرک حاکم و کفایت الطالب گنجی ص۳۲)

تک کرتے رہینگے افضل ہو۔

یہ روایت کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الاقوال جلد ۶ ص۱۵۸ میں بھی ہے۔

وفی المناقب عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمار بن یاسر یا علی ما لقیت من عمرو بن عبدود یوم الخندق خیر لک علی افضل من عمل امتی الی یوم القیمۃ (مناقب خوارزمی ص۱۳۱)

مناقب میں حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے یوم خندق حضرت علی سے عمرو ابن عبدود کے مقابلہ میں فرمایا تھا کہ علی کی ایک ضربت میری امت والوں کے عمل سے جو قیامت تک کرتے رہینگے افضل ہو۔

معیت جبرئیلؑ و میکائیلؑ ۱۴

جنگ میں حضرت علی مرتضےٰ کے داہنے و بائیں حضرات جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کا ہونا۔

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۵ میں لکھتے ہیں کہ

اخرج الدارقطنی والخطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن جعفر بن ربیعۃ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ فجاء الناس یستشرفون فلما اصبح قال این علی قالوا یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال

دارقطنی و خطیب امام مالک کے روایت سے و ابن عساکر جعفر بن ربیعہ سے اور وہ مالک بن انس سے اور وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے اور عمرؓ بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے یوم خیبر فرمایا کہ کل میں علم اسشخص کو دونگا جو اللہ اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور رسولؐ اسکو دوست رکھتے ہیں اسکے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل بائیں طرف ہونگے لوگوں نے رات اشتیاق میں بسر کی جب صبح ہوئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ بوجہ آنکھ کے مرض کے دیکھ نہیں سکتے ہیں آپ نے فرمایا

ایتونی بہ فلما دنی منہ قال النبی ای منی فدناہ منہ الخ

سیکڑوں لوگ لائے گئے تو فرمایا قریب آؤ وہ قریب آئے الخ

یہ حدیث بتمامہ بیان الغاب میں لفظ "کرار" میں آچکی مختصراً یہاں لکھی گئی ہے۔

امام نسائی کتاب الخصائص صفحہ ۲۰ میں لکھتے ہیں کہ۔

حدثنا اسحق بن ابراھیم بن راھویہ قال اخبرنا النضر بن شمیل قال اخبرنا یونس عن ابی اسحق عن ھبیرۃ بن مریم قال خرج الینا الحسن بن علی وعلیہ عمامۃ سوداء فقال لقد کان فیکم بالامس رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الاخرون وان رسول اللہ قال لاعطین الرایۃ غدا ایحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ویقاتل جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ۔

حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے ان سے ابو اسحاق نے ان سے ہبیرہ بن مریم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حسن بن علی آئے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے فرمانے لگے کہ کل تم میں ایک ایسا شخص تھا کہ نہ اس سے اگلے لوگ سبقت لے گئے اور نہ پچھلے اس کے درجہ تک پہونچ سکینگے اور آنحضرت نے فرمایا کہ کل ہم ایسے شخص کو علم دینگے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اور جبرئیل اور میکائیل داہنے و بائیں اسکے ساتھ مقاتلہ کرتے ہیں۔

علامہ محب طبری ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ میں لکھتے ہیں کہ۔

عن الحسن انہ قال کان رسول اللہ یبعثہ بالرایۃ جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ اخرجہ احمد وابو حاتم والدولابی اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ عن عثمان بن عبداللہ القرشی قال قال

حضرت حسن سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت جب انکو سریہ میں بھیجتے تو جبرئیل داہنے طرف اور میکائیل بائیں طرف ہوتے امام احمد اور ابو حاتم اور دولابی نے اسے روایت کیا اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا کہ عثمان بن عبداللہ قرشی کہتے ہیں کہ جس روز حضرت

علی فی اثناء خطبۃ خطبھا ابن مر
بویع عثمان للمھاجرین والانصار
انشدکم اللہ ھل تعلمون انی کنت
اخا فاقتلت عن عین النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاقتلت الملائکۃ عن
شمالہ قالوا اللھم نعم۔

عثمان کی بیعت ہوئی اس پر حضرت علی نے اثناء
خطبہ میں مہاجرین و انصار سے بیان فرمایا کہ میں تمہیں
خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ
جب میں آنحضرت کے داہنے کھڑے ہو کر جنگ کیا
کرتا تھا تو فرشتہ آنحضرت کے بائیں طرف ہوا کرتے تھے
سب نے کہا سچ ہے

جنگ سے بغیر فتح کے واپس ہونا

اخرجہ احمد عن عمر بن حبشی قال
خطبنا الحسین قتل علی فقال لقد فارقکم
رجل لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ خلا
یصرف حتی یفتح علیہ وفی روایۃ کان
رسول اللہ یمدہ بالملک جبرئیل عن
یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا یصرف
حتی یفتح علیہ (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۹)

امام احمد بروایت عمر بن حبشی لکھتے ہیں کہ بعد شہادت
حضرت علی حضرت امام حسن نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے کہا
فرمایا کہ آج تم سے ایسا شخص جدا ہوا کہ اگر رسول اللہ
انکو علم عطا کرتے تو وہ بغیر فتح واپس نہ ہوتے اور
ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ انکو کسی سریہ میں
بھیجتے تو جبرئیل داہنی طرف اور میکائیل بائیں طرف
ہوتے تا وقتیکہ بغیر فتح کے واپس نہ ہوتے۔

دنیا و آخرت میں صاحب علم ہونا

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب ۱۲ فصل سادس میں لکھتے ہیں کہ

عن علی قال کسرت یدعلی
یوم احد فسقط اللواء من یدہ فقال
رسول اللہ ضعہ فی یدہ الیسری

حضرت علی سے مروی ہے کہ جب احد کے دن میرا ہاتھ
زخمی ہو گیا اور علم میرے ہاتھ سے گر گیا تو آنحضرت
نے فرمایا کہ علم اسکے بائیں ہاتھ میں دو کیونکہ

قادہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ
اخرجہ الخضری۔

یہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہو خضری نے اسکی تخریج
اسکی ہے۔

تمام غزوات میں بجز تبوک صاحب علم ہونا

علامہ محب طبری ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۹۱ میں لکھتے ہیں کہ

ذکر اختصاصہ بحملہ رایۃ النبی صلعم
بدر وفی المشاھد کلھا عن ابن عباس قال
کان علیا اخذ ا رایۃ رسول اللہ یوم
بدر قال الحاکم وقد بدر ط المشاھد کلھا
اخرجہ احمد فی المناقب۔

حضرت علی کے خصوصیت کے ساتھ یوم بدر اور تمام مشاہد
میں آنحضرتؐ کے علم اٹھانے کا ذکر ابن عباس سے مروی ہے
کہ حضرت علی یوم بدر آنحضرت کا علم اٹھایا تھا حاکم کا
قول ہے کہ یوم بدر اور تمام مشاہد میں علم رہے امام احمد نے
مناقب میں اسے روایت کیا ہے۔

ابو عبداللہ معروف بہ حاکم مستدرک علی الصحیحین میں لکھتے ہیں کہ

حدثنی ابو عمرو محمد بن عبد الواحد
الزاھد حدثنا محمد بن عثمان بن ابی
شیبۃ حدثنا زکریا بن یحیی المصری
حدثنی المفضل بن فضالۃ حدثنی
سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس
قال لعلی اربع خصال لیست لاحد
ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول
اللہ وھو الذی کان لواءہ معہ
فی کل زحف والذی صابر معہ یوم
المھراس (ای یوم لا حد) وھو الذی

حدیث بیان کی مجھ سے ابو عمرو محمد بن عبد الواحد
نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عثمان بن ابی
شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی زکریا
بن یحیی مصری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی مفضل
بن فضالہ نے ان سے حدیث بیان کی سماک بن حرب نے
ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباسؓ نے کہ حضرت
علی میں چار خصلتیں ایسی تھیں کہ کسی ایک میں نہ تھیں وہ
تمام عرب و عجم میں سب سے اول ہیں جنھوں نے آنحضرتؐ کے
ساتھ نماز پڑھی اور تمام غزوات میں آنحضرتؐ کا علم انکے
ہاتھ میں رہا اور وہ ہیں جنھوں نے یوم اُحد آنحضرتؐ

غسلہ وما حنطہ وقبرہ (جلد ۳ صـ ۱۱۱)

کے ساتھ صبر کیا یعنی ثابت قدم رہے وہ یہ ہیں جنھوں نے آنحضرتؐ کو غسل دیا اور دفن کیا۔

اس روایت کو محب طبری ریاض النضرہ جلد ۲ صـ ۲۰۲ میں بروایت ابو عمرو لکھا جسمیں بجائے یوں ہے کہ ابو عمرو کے یوں مروی ہے (جس دن کہ ان سے انکے غیر جاگ گئے۔) ہوا اور بحوالہ ترمذی واستیعاب لابن عبدالبر بھی یہ واقعہ مرقوم ہے۔

حدیث فتح خیبر

اس حدیث کو قریب قریب تمام محدثین نے روایت کیا ہے یہ حدیث بھی اصح الاخبار واثبت الاسانید ومتفق علیہ ہے۔ اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب ذیل حضرات اسکے راوی ہیں۔

حضرت عمر بن الخطابؓ حضرت علی مرتضیٰؓ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت سلمہ بن الاکوعؓ حضرت عمران بن حصینؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت جابر بن عبداللہؓ حضرت ابولیلیٰؓ حضرت بریدہ بن الحصیبؓ حضرت حسن بن علیؓ حضرت ابورافعؓ مولیٰ آنحضرتؐ۔ حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابوبرزہؓ حضرت حسان بن ثابتؓ حضرت عامر بن سعدؓ جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۶ صـ ۳۲ میں لکھتے ہیں صح

قال رواہ جماعۃ من الصحابۃ غیر ھما وابو ہریرۃ وعلی وسعد بن ابی وقاص وزبیر بن العوام والحسن بن علی وابن عباس وجابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عمر وابو سعید الخدری وسلمۃ بن الاکوع وعمران بن حصین وابولیلیٰ	کہا اسکو صحابہ میں سے ایک جماعت نے علاوہ سہل وابوہریرہ وعلی وسعد بن ابی وقاص وزبیر بن العوام وحسن بن علی وابن عباس وجابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عمر وابوسعید خدری وسلمہ بن الاکوع وعمران بن حصین وابولیلیٰ انصاری وبریدہ وعامر بن ابی وقاص وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

کلاہ انصاری و ابریدہ و عامر بن ابی وقاص
و آخرون۔

(۱) ۔ بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آگے مرویہ حدیث بحوالہ کنز العمال "معیت جبرئیل و میکائیل" میں گذر چکی اس روایت کو موفق
ابن احمد مکی خطیب خوارزمی نے مناقب خوارزمی صہ ۱۳۱ میں بایں اسناد روایت کیا ہے۔

(۱) علامہ فخر خوارزم ابو القاسم محمود بن عمر زمخشری خوارزمی (۲) استاد الامین ابو الحسن علی
بن مردک رازی (۳) حافظ ابو سعد اسمٰعیل بن الحسین بن علی بن الحسین السمان (۴) ابو حاتم محمد
بن عبد اللہ احمد بن محمد خرقانی (۵) ابو محمد ابراہیم بن محمد بن اسد بن عبد الملک ستری الحافظ (۶) صالح
بن احمد بن یونس ہروی (۷) علی بن احمد بن عبد الرحمٰن دمشقی (۸) حمزہ بن ربیعہ (۹) مالک
بن انس (۱۰) ابن عمر (۱۱) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم۔

اخرجہ احمد عن اسمٰعیل بن صالح عن ابیہ عن عمر بن الخطاب
قال الفداوی علی بن ابیطالب علیہ السلام ثلاثا لان لی واحدۃ
احب الی من اعطاء حمر النعم وما رضی اللہ فی
المسجد وما رایتہ یمر خیر وانا تحتہ وزوجنی
ابنتہ (ینابیع المودۃ ص ۲۰۲)

امام احمد بروایت سہل بن صالح اور وہ صالح سے اور وہ عمر
ابن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کو
تین ایسی چیزیں عطا ہوئیں کہ اگر مجھے وہ عطا ہوئیں تو مجھے
سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتیں مسجد میں رسول اللہ کا مجھ
خیبہ کرنا اور علم عطا ہونا اور حضرت فاطمہ کا زوج ہونا۔

یہ روایت کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الافعال جلد ۶ صہ ۴۰۱ میں بحوالہ ابن ابی شیبہ
بروایت عبد اللہ بن عمر بھی مرقوم ہے۔

(۲) بروایت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

اخرجہ احمد وابو یعلی عن علی علیہ السلام

امام احمد ابو یعلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا

عینی فمسح رسول اللہ وجھی
وقال عینی ہی فرجع بصیرتہ
اعطاق الرایۃ۔

اخرج ابو یعلی عن علی قال قال لی رسول اللہ
حین رجعت من خیبر فوالذی لا الہ الا ہو لاحب الی ان ابلہ
جمیعا۔ (کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۱)

میری آنکھیں اس وقت نہیں دکھتی تھیں جب آنحضرت نے
میرے منہ پر مسح کیا اور میری آنکھ میں لعاب دہن لگا!
جبکہ خیبر میں مجھے علم عطا فرمایا تھا

ابو یعلی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے
مجھے ایک بات فرمائی جبکہ میں خیبر سے واپس ہوا تمام جہاں میں
وہ بات مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

امام نسائی کتاب خصائص ص ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ

انبانا محمد بن المثنی قال حدثنی یحیی
بن سلیم قال حدثنا عمرو بن میمون قال
حدثنا ابو عوانۃ قال حدثنی یحیی بن عوف
قال انی لجالس الی ابن العباس اذ اتاہ تسع
فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان نخلو بقوم
وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال نا
اقوم معکم فتحدثوا فلا ادری ما قالوا
فجاء وھو ینفض ثوبہ ویقول اف وتف
یقعون فی رجل لہ عشرۃ وقعوا فی رجل
قال رسول اللہ لابعثن رجلا یحب اللہ
ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ لیس بفرار
یمر بہ اللہ بدا فاشرف من اشتشرف

خبر دی ہمکو محمد بن المثنی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے
یحیی بن سلیم نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن
میمون نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عوف نے انہوں نے کہا ہم ابن
عباس کے یہاں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ابن نو آدمی آئے انہوں نے
کہا کہ ہمارے ساتھ تم آؤ یا ان لوگوں کو علیحدہ کر دو اسوقت
اچھے تھے نابینا نہیں ہوئے تھے ابن عباس کہنے لگے ہم تمہارے
ساتھ چلتے ہیں پھر ان لوگوں نے باتیں کیں راوی کا قول
ہے مجھے نہیں معلوم کہ کیا کہا ابن عباس کپڑے جھاڑتے اور
افسوس کرتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ اس بزرگ شخص کو یہ لوگ
برا کہتے ہیں حالانکہ آنحضرت نے فرمایا کہ کل میں ایسے کو بھیجوں گا جس کو
اللہ اور رسول دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ اور رسول کو دوست

فقال این علی قیل هو فی الرحی یطحن قال و ما
کان احدکم لیطحن من قبله فدعاه و هو
ارمد ما کان ان یبصر فتفل فی عینه ثم
هز الرایة ثلثا فدفعها الیه فجاء بصفیة
بنت حیی و بعث ابا بکر لیسورة التوبة
و بعث علیا خلفا فاخذها منه و قال
لا یذهب بها الا رجل من اهل بیتی هو
منی و انا منه و دعا رسول الله الحسن و الحسین
و علیا و فاطمة فقد علیهم شیا فقال اللهم
هؤلاء اهل بیتی و خاصتی فاذهب عنهم
الرجس و طهرهم تطهیرا و کان اول
من اسلم من الناس بعد خدیجة و لبس
ثوب النبی و هم یحیطون به و نبی
الله فجاء ابو بکر فقال یا نبی الله فقال علی
ان النبی قد ذهب یبرز من فاتبعه
فدخل معه الغار فکان المشرکون یرمون
علیا حتی اصبح و خرج بالناس فی غزوة
تبوک فقال علی اخرج معک فقال لا فبکی فقال
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی الا انه لا نبوة بعدی ثم قال انت
خلیفتی فی کل مؤمن من بعدی

رکھتے ہیں اللہ انکو کبھی ذلیل نہ کرنگا و عالی مرتبہ ہو لیس نے
اُسے بلند کرنا چاہا پس فرمایا کہ علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا
کہ وہ چکی میں دانہ دلتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کیا تم میں کوئی
ایسا نہیں جو انکے طرف سے دانہ دے پھر انکو بلایا انکی آنکھیں
دکھتی تھیں جب آپنے یہ دیکھا تو اپنا لعاب دہن لگایا پھر تین
مرتبہ علم کو ہلا کر انھیں دیا پھر آنحضرت کے پاس صفیہ بنت حیی آئیں
آنحضرت ابوبکر کو سورۂ توبہ دیکر بھیجا پھر حضرت علی کو انکے
پیچھے بھیجا آپنے ان سے لیا اور فرمایا آنحضرت نے کہ اسکو کوئی
نہیں لیجا سکتا مگر میرے اہلبیت سے جو میرا ہو اور میں اُسکا
ہوں پھر آنحضرت نے حسن و حسین و علی و فاطمہ کو بلایا اور انپر
کپڑا ڈالکر فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے
خاص ہیں اُن سے ناپاکی دور کر اور انھیں خوب پاک کر اور بعد
حدیث سب سے پہلے اسلام لانیوالے ہیں انھوں نے آنحضرت کا
بچھونا اوڑھا لوگ اس امر پر گمان کرتے ہیں کہ یہ نبی اللہ
ہیں پھر ابوبکر آئے انھوں نے کہا یا نبی اللہ حضرت علی نے
فرمایا کہ آنحضرت میرے طرف گئے ہیں پس ابوبکر ساتھ
ہوئے اور آنحضرت کے ساتھ غار میں داخل ہوئے مشرکین حضرت
علی پر صبح تک تیر پھینکتے رہے آپ لوگوں کے ساتھ آنحضرت
غزوۂ تبوک جانے لگے حضرت علی نے عرض کیا میں بھی آپکے
ساتھ جاؤنگا آپنے فرمایا نہیں حضرت علی رونے لگے تب آنحضرت
نے فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے

قال وعد ابو اسحٰق غیر مرۃ علیا قال
وکان یدخل المسجد وھو
جنب وھو طریقہ ولیس لہ
طریق غیرہ وقال من کنت ولیہ
فعلی ولیہ قال ابن عباس واخبرنا
اللہ عزوجل فی القرآن انہ
قد رضی اللہ عن اصحاب الشجرۃ فعلم
ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم قال
وقال رسول اللہ لعمر حین
قال ائذن لی فلاضرب عنق
یعنی حاطبا فقال وما یدریک
لعل اللہ قد اطلع علی اھل بدر
فقال اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم۔

ہارون سے سنی تھی مگر تم نہیں ہو پھر فرمایا کہ تم
میرے خلیفہ ہو یعنی ہر مومن کے لئے میرے بعد
کہا راوی نے اور مسجد کے سب دروازے بند کئے گئے پھر چچا
کے دروازہ کے اور وہ بحالت جنابت مسجد میں داخل ہوتے
وہی ایک انکا راستہ تھا اور کوئی دوسرا راستہ نہ تھا اور
آنحضرت نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں علی بھی اسکے
ولی ہیں ابن عباس نے کہا ہمکو قرآن میں اللہ عزوجل
نے خبر دی کہ درحقیقت اصحاب شجرہ سے اللہ راضی ہوا۔
(حضرت علی بھی اصحاب شجرہ سے ہیں) پس جانا حدیث بیان
کی جبکہ آپ غصہ ہوا راوی کا قول ہے کہ آنحضرت نے
حضرت عمر سے فرمایا جبکہ انھوں نے کہا تھا کہ یا
رسول اللہ مجھکو اجازت دیجئے کہ حاطب کی گردن مار دوں
آنحضرت نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر
کے حالات پر مطلع ہوا پھر فرمایا جو کچھ چاہو کرو اللہ
مغفرت کرے گا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے اس عنوان سے لکھا ہے کہ

ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ لعلی ان اللہ
عزوجل لا یغفر لہ ابدا۔

آنحضرت کے ارشاد کا ذکر حضرت علی سے کہ اللہ انکو کبھی
نہ بخشے گا۔

یہ حدیث مختصر اور بروایت امام احمد و نسائی و ابن جریر بھی موجود ہے امام نسائی کی مزید حدیث
کو موفق بن احمد خطیب خوارزم نے بھی مناقب خوارزمی صفحہ میں باسناد روایت کیا
جنکے اسما یہ ہیں (۱) ابو الحسن علی بن احمد عاصمی خوارزمی (۲) شیخ القضاۃ اسمٰعیل بن احمد واعظ

(۳) ابوبکر احمد بن حسین البیہقی (۴) ابو عبداللہ الحافظ (۵) احمد بن جعفر قطیعی (۶) عبداللہ بن احمد بن حنبل (۷) امام احمد بن حنبل (۸) یحییٰ بن معاذ (۹) ابو عوانہ (۱۰) ابو بلج (۱۱) عمر بن میمون حاکم نے مستدرک میں بھی جلد ۳ ص ۱۳۲ میں ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اس روایت میں بجائے "یحییٰ بن معاذ" کے "یحییٰ بن حماد" اور بجائے "ابو بلج" کے "ابو بلج" ہے۔ اس حدیث کے بعد حاکم اپنی رائے لکھتے ہیں کہ

هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه بهذه السياقة وقد حدثنا السيد الاوحد ابو علي حمزة بن محمد العلوي حدثنا ابو الحسن علي بن محمد بن مهرويه القزويني بقطان قال سمعت ابا حاتم الرازي يقول كان يجيء هؤلاء الفضائل من رواية احمد بن حنبل۔	یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس طریقہ پر شیخین نے اسکی تخریج نہیں کی اور ہم سے حدیث بیان کی سید اوحد ابو علی حمزہ بن محمد علوی نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوالحسن علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی قطان نے انھوں نے کہا کہ میں نے ابو حاتم رازی سے سنا کہ لوگ اس امر پر تعجب کرتے ہیں کہ ایسے فضائل امام احمد بن حنبل کی روایت سے پائے جاتے ہیں۔

علامہ ذہبی نے بھی تلخیص المستدرک میں اس حدیث کو صحیح لکھا ہے (جلد ۳ ص ۱۳۲)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

عن ابن عمر قال كنا نقول ابو بكر ثم عمر ولقد اعطي علي ابن ابي طالب ثلاث خصال لان يكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم زوجه رسول الله ابنته وولدت له وسد الابواب الا بابه واعطاه الراية يوم خيبر	کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ سب سے بہتر ابوبکر پھر عمر ہیں اور علی کو تین ایسی عطا ہوئی ہیں اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے ملتی تو وہ مجھے سرخ اونٹ زائد محبوب ہوتی آنحضرت کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا انکے دروازہ کے سوا سب کے دروازہ بند کرنا اور خیبر کے دن انکو علم دینا۔

یہ روایت کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الاقوال جلد ۶ صفحہ ۱۵۹ میں بحوالہ ابن ابی شیبہ مرقوم ہے۔

(۵) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

امام نسائی کتاب الخصائص صفحہ ۱۴ میں لکھتے ہیں کہ

ابنا قتیبۃ بن سعید قال ثنا یعقوب بن عبد الرحمن الزھری عن ابی حازم قال خبرنا سھل بن سعد ان رسول اللہ ﷺ قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا الی رسول اللہ کلھم یرجو ان یعطی فقال این علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ فی عینیہ ودعا لہ فبرء کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام

خبر دی ہمکو قتیبہ بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یعقوب بن عبد الرحمن زہری نے ان سے ابی حازم نے وہ کہتے ہیں مجھکو خبر دی سہل بن سعد نے کہ آنحضرت نے یوم خیبر فرمایا کہ ہم کل اسے شخص کو علم دینگے کہ اللہ اسکے ہاتھ پر فتح دے گا اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتا ہوا اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں سب لوگ صبح کو آنحضرت کے حضور میں اس امید پر حاضر ہوئے کہ علم کس کو عطا ہوتا ہے آنحضرت نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا لوگوں سے کہ کسیکو انکے پاس بھیجو چنانچہ وہ لائے گئے آنحضرت نے انکی آنکھ میں اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی وہ ایسے اچھے ہو گئے گویا کہ کبھی بیمار ہی نہ تھے پھر انکو علم عطا ہوا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں تک میں ان سے لڑوں کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں آنحضرت نے فرمایا اپنے رسل کے طریقہ پر جب میدان میں اتر تو انکو اسلام کیطرف بلاؤ اور اللہ کے

فی خبرهم بما یجب علیهم من حق الله	حقوق سے جو کچھ واجب ہو انکو خبردار کرو خدا کی قسم
تعالی فوالله لان یهدی الله بک رجلا	اگر کوئی ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت
واحدا خیر لک من حمر النعم۔	پائیگا وہ تمہارے لئے سرخ اونٹ سے زائد بہتر ہوگا۔

محب طبری نے ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ میں بروایت ابو حاتم اس حدیث کو لکھا ہے۔ اور ولی الدین خطیب نے مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۵۵ میں بروایت بخاری و مسلم بلفظ "متفق علیہ" لکھا ہے۔ ابن حجر ہیتمی کی صواعق محرقہ صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں کہ اخرج الشیخان عن سہل بن سعد (شیخین بخاری و مسلم نے بروایت سہل بن سعد لکھا) ایسا ہی مرزا محمد معتمد خاں بدخشی نے نزل الابرار صفحہ ۱۲ میں بھی لکھا ہے اور علامہ سبط ابن جوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں کہ۔

وقد خرجه البخاری ومسلم فی الصحیحین واتفقا	اور اسکو بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا اور دونوں
علیه من حدیث سهل بن سعد۔	نے حدیث سہل بن سعد پر اتفاق کیا ہے۔

اور محمد بن طلحہ شافعی مطالب السئول صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں کہ

وهو النقل فی الاسانید الصحیحة والاخبار الصریحة	صحیح مانی گئی یعنی نقل سانید صحیحہ و اخبار صریحہ میں مثل
مسند البخاری و مسلم وغیرها۔	مسند بخاری و مسلم وغیرہ کے۔

(۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

انبانا قتیبة بن سعید قال اخبرنا یعقوب	خبری ہم کو قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو
عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول	یعقوب نے ان کو سہیل نے ان کو انکے باپ نے ان کو ابوہریرہ
الله قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة	نے کہ رسول خدا نے روز خیبر فرمایا کہ ہم اس علم کو ایسے شخص
رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله	کو دینگے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ
ورسوله یفتح الله علیه قال عمر بن الخطاب	اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اسی کے ہاتھ پر اللہ فتح

ما احببت الامارة الا یومئذ فدعا رسول اللہ علی
بن ابی طالب فاعطاہ ایاہا وقال امش ولا
تلتفت حتی یفتح اللہ علیک فسار علی شیئا ثم وقف فصرخ
یا رسول اللہ علی ماذا اقاتل الناس قال قاتلہم
حتی یشہدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا
منک دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم
علی اللہ عزوجل (خصائص نسائی ص)

کہ کبھی حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں اس وزارت کے اور کبھی میں نے امارت کی خواہش نہیں کی آنحضرت نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور علم لشکر دے کر فرمایا جاؤ اور سیدھے متوجہ ہو یہاں تک کہ اللہ فتح عطا کرے حضرت علی چلے پھر توقف کر کے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میں کس بات پر ان سے مقاتلہ کروں آپ نے فرمایا مقاتلہ کرو یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھیں جب وہ ایسا کریں تو انھوں نے اپنا خون اور مال بچایا مگر ان کا حساب خدا کے ذمہ ہوا۔

اسکے علاوہ امام نسائی نے خصائص میں تین حدیثیں اور روایت ابوہریرہ کی ہیں جنمیں الفاظ کا فرق ہے مفہوم ایک ہے محب طبری نے بھی ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۵۵ میں بحوالہ مسلم و ابو حاتم اسی حدیث کو لکھا ہے۔

(۷) حضرت سلمہ ابن الاکوع رضی اللہ عنہ

وعن سلمۃ قال بعث رسول اللہ ابابکر الصدیق
برایتہ وکانت بیضاء الی بعض حصون خیبر
فقاتل ورجع ولم یکن فتح وقد جہد فقال
رسول اللہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا
یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ لیس
بفرار فدعا رسول اللہ علیا وہو ارمد فتفل

سلمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت ابوبکر کو علم کے ساتھ بھیجا وہ ویران زمین کی طرف تھے جو خیبر کے بعض قلعوں کی طرف ہے وہ وہاں لڑے اور بڑا جوکوشش فتح نہ ہو سکی تب آنحضرت نے فرمایا کہ کل ہم اپنے شخص کو علم دینگے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اسکے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا وہ بھاگنے والا نہیں پھر آنحضرت نے حضرت علی کو بلایا جس

ایک روایت میں اسقدر زائد ہے ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن فتح وقد جہد یعنی پھر دوسرے دن حضرت عمر کو بھیجا وہ بھی وہاں جاکر لڑے اور بہت کوشش کی فتح نہ ہونے سے وہ بھی واپس آگئے ۱۲

فی عینیہ ثم قال خذ ھذہ الرایۃ فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک فخرج واللہ بھا یھرول ھرولۃ وانا خلفہ ننتظر اثر ھوی رکزت رایتہ فی موضع من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من رأس الحصن فقال من انت قال انا علی بن ابی طالب فقال الیھودی علوتمونا وما انزل علی موسیٰ او کما قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ اخرجہ ابن اسحٰق (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

آشوب چشم تھا آنحضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگا کر علم دیا اور فرمایا کہ لو اور جا، یہاں تک کہ اللہ تمکو فتح دے، راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے میں انکے پیچھے پیچھے چلا رہا تھا یہاں تک کہ انھوں نے اپنا علم سخت پتھریلی زمین میں قلعہ کے نیچے نصب کیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے کہا تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا میں علی ابن ابی طالب ہوں وہ کہنے لگا خدا کی قسم تم غالب ہوگئے موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ نازل نہیں ہوا اسلئے کہتے ہیں کہ حضرت علی کو اللہ تعالیٰ نے جب فتح دی تب واپس ہوئے ابن اسحاق نے اسے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

ابناء ناعیۃ بن عبد العظیم العنبری قال شاذ عمہ بن عبد الوھاب قال شاذ معتمر بن سلیمان عن ابیہ عن منصور عن ربعی عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ او قال یحب اللہ ورسولہ یفتح علیہ ھذا علیا فاذا ھو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ (خصائص نسائی صفحہ)

خبر دی ہمکو عباس بن عبد العظیم عنبری نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عمر بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سلیمان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربعی سے انھوں نے عمران بن حصین سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم ایسے کو علم دینگے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہوگا کہا اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں پھر حضرت علی کو بلایا انکی آنکھیں دکھتی تھیں پھر اللہ نے انھیں فتح دی۔

حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

انبانا قتیبۃ بن سعید الثقفی و ہشام بن عمار الدمشقی قالا حدثنا حاتم عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال امر معاویۃ سعدا فقال ما یمنعک ان تسب ابا التراب فقال اما ما ذکرت ثلثا قالھن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان تکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ اخلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی و سمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ فتطاولنا لھا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ و دفع الرایۃ الیہ و لما نزلت ھذہ الآیۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ و حسنا

خبر دی ہمکو قتیبہ بن سعید ثقفی و ہشام بن عمار دمشقی نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی حاتم نے ان سے کبیر بن مسمار نے ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے انہ سعد بن ابی وقاص نے عامر کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو کہا کونسی چیز تمکو ابو تراب پر سب سے کہ روکتی ہو سعد نے فرمایا کیسا نہ کرونگا میں سب جو تین چیزیں یاد ہیں جو آنحضرت نے انکے لئے فرمائی ہیں میں ہرگز ان پر سب نہ کروں گا انہیں سو ایک بھی اگر میرے پاس ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹ سے زائد محبوب ہوتی میں نے رسول اللہ کو ان سے فرماتے ہوئے سنا ہے جبکہ بعض غزوات میں انہیں پیچھے چھوڑا ان سے حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں کیساتھ چھوڑے جاتے ہیں رسول اللہ نے ان سے فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں کہ میرے لئے ویسے ہو جیسے ہارون موسے کے لئے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپ سے سنا کہ یوم خیبر فرماتے تھے میں علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں پس ہم لوگ اسکے لئے بڑھے آنحضرت نے فرمایا میرے لئے علی کو بلاؤ وہ بحالت آشوب چشم آئے آپ نے لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا اور علم انکو دیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ درحقیقت اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے اے اہل بیت

وحسبنا قال اللھم ھؤلاء اھلی (خصائص نسائی ص)

ناپاکی دور کردے اور اسکو بہت اچھی طرح پاک کردے تو آنحضرت نے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت حسن و حضرت حسین کو بلایا اور فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہل ہیں۔

امام نسائی نے خصائص میں تین حدیثیں بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص لکھی ہیں یہ حدیث صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۷۰ میں بھی ہے۔ و محب طبری نے بحوالہ مسلم و ترمذی بروایت سعد ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۸۳ میں لکھی ہے۔ و خزینۃ الکمال جلد ۶ ص ۴۰۰ میں عن المستدرک و ابن جریر بھی موجود ہے۔

(۱۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابو عبداللہ الحافظ الحاکم نیشاپوری کتاب مستدرک علی الصحیحین کے جلد ۳ کتاب المغازی ص ۳۸ میں لکھتے ہیں کہ۔

حدثنا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار حدثنا زکریا بن یحیی بن مروان و ابراھیم بن اسمٰعیل السیوطی قالا حدثنا فضیل بن عبدالوھاب حدثنا جعفر بن سلیمان عن الخلیل بن مرۃ عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبداللہ قال کان یوم خیبر بعث رسول اللہ صلعم رجلا من جھینۃ یدعی محمد بن مسلمۃ فقال یا رسول اللہ لم اراک لوی رقبۃ مثل ھذا قط و سلم فقال رسول اللہ لا تعجبنی الطاعۃ العدی وھو لا یطاق العاصی فانہ لا یدری ما یبتلی من مھری اذا لقیتی معرضا لوانہ انتدب لی ھو و رجل من اصحابہ ثم سلا علی احدھما سیفہ حتی یقتلا جمیعا فلما لقیھم رجل من المشرکین شد علیہ احدھما فضربہ بسیفہ حتی قتلہ ثم شد علیہ الآخر فضربہ بسیفہ حتی قتلہ ثم قتل نفسہ۔

حدیث بیان کی ہم سے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے و کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے زکریا بن یحیی بن مروان و ابراہیم بن اسمٰعیل سیوطی نے و دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی فضیل بن عبدالوہاب نے و کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی جعفر بن سلیمان نے ان سے خلیل بن مرہ نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو آنحضرت نے ایک شخص کو بھیجا وہ شخص کہ وہ محمد بن مسلمہ آکر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں نے آج کا ایسا کوئی دن کبھی نہیں دیکھا عمرو بن مسلمہ تیرے آنحضرت نے فرمایا جس سے ملاقات کی آرزو کرو اسے عافیت چاہو تم نہیں جانتے ہو کہ کس چیز کے ساتھ مبتلا کیے

ثم قال رسول الله لابن عذار اجلس فاجلس
ثم رسول الله وبصاقه الى الدبر يقع الله
على يديه فتفرقا فجاء النصارى على
بن عذار احمد فقال له رسول الله ما قال يا
رسول الله ما ابصر موضعا فقال في
عينيه وعقد له ودفع اليه
الراية فقال على يا رسول الله على ما اقاتلهم
قال على ان يشهدوا ان لا اله الا الله وانى
رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد حقنوا
منى دماءهم واموالهم الا بحقها و
حسابهم على الله عز وجل قال
فلقهم على رسلك حتى ينزل الله عليك فوالله
الشيمان على اخراج حديث
الراية يعني لم يخرجا بهذه
السياقة

جائے گے جب اُن سے لڑو تو کہو اے پروردگار تو ہمارا اور انکا رب
ہے اور ہمارا ہی اللہ انکی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے پھر آنحضرت نے
فرمایا کہ کل میں علم اُس شخص کو دیجیگا جو شیر اور رسول کو دوست
رکھتا ہے اور وہ دونوں اُسکو دوست رکھتے ہیں پھر بیٹھیں پھیر بیٹھا
اللہ اُنکے ہاتھ پر فتح دیگا لوگ آنحضرت کے سامنے آئے
حضرت علی اُس رات اُس شب چشم میں مبتلا تھے آنحضرت نے اُنسے
فرمایا جاؤ اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ میں کسی جگہ کو نہیں دیکھ سکتا
آنحضرت نے لعاب دہن لگایا اور تلوار باندھی اور علم بھی حضرت
علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کس امر پر اُن سے مقاتلہ کروں
ارشاد ہوا اس امر پر کہ وہ گواہی دیں کہ سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہیں اور میں اُس کا رسول ہوں جب وہ ایسا کریں تو انکے
خون اور مال سے میں پاک سبیل اللہ پر اُنکا حق باقی ہو وہ
اُن سے حساب لیگا ہم کہتے ہیں جب اُن سے مقابلہ کیا تو اللہ نے
انکے ہاتھ پر فتح دی شیخین نے حدیث الرایہ کی تخریج پر اتفاق
کیا ہے مگر اس طریقہ پر انکی تخریج نہ کی۔

حضرت ابو لیلےٰ رضی اللہ عنہ

حدثنا احمد بن سليمان الرهاوي
قال حدثنا عبد الله قال ثنا ابن ابي ليلى
عن الحكم والحارث عن عبد الرحمن بن
ابي ليلى عن ابيه انه قال لعلي كان

حدیث بیان کی ہم سے احمد بن سلیمان رہاوی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن
ابی لیلےٰ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم اور حارث سے اور وہ
عبدالرحمن ابن ابی لیلےٰ سے اور وہ اپنے والد سے ناقل ہیں

یسیر معه ان الناس اذا کثروا علی مشی
انا هجر فی البرد فی البلاد و تهجر فی
الحر فی الشهور و الثوب الغلیظ فقال و لم تکن
معنا بعیر قال فکان رسول الله ﷺ بعث ابا بکر
و عقد له الرایة فهجر و بعثه و
عقد له لواء فهجر بالناس فقال الا تحملین
الراحلة رجلا یحب الله و رسوله و یحبه
الله و رسوله کراهیة لیهی خبرها فاهرسل
الی و انا ارمد فقلت انی ارمد فتفل
فی عینی و قال اللهم اذهب عنه اذی الحر و البرد
قال فما وجدت حرا بعد ذلک و لا برد

(مسند احمد بن حنبل ص ۱۱)

کہ وہ کثیر ہیں حضرت علی کے ساتھ تھے حضرت علی سے کہنے
لگے کہ لوگ آپ کے اس فعل کے منکر ہیں کہ آپ جاڑے میں بار بار کبھی
کبھی اور گرمی میں دوپہر اٹھ کر چلتے ہیں حضرت علی نے فرمایا کہ
کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے آنحضرت ﷺ نے پہلے حضرت ابوبکر
کو علم دے کر بھیجا وہ لوٹ آئے پھر حضرت عمر کو بھیجا وہ بھی لوٹ
آئے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم اپنے شخص کو علم دینگے جو اللہ اور
رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے
ہیں بار بار بھاگنے والا نہیں ہے پھر مجھے بلا بھیجا میں آشوب چشم
میں مبتلا تھا میں نے عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں آپ نے
اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا کر فرمایا اے اللہ اس کو
گرمی و سردی کی ایذا سے بچا اسکے بعد سے گرمی و سردی نے مجھے
تکلیف نہیں دی۔

(۱۲) حضرت بُرَیدہ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ

انبانا محمد بن علی بن حرب المروزی
قال انبانا معاذ بن خالد قال انبانا الحسین
بن واقد عن عبد الله بن بریدة قال سمعت ابی
یریدة یقول لما رجع خیبر و اخذ اللواء ابوبکر
فلم یفتح له و اخذ من الغد
عمر فانصرف و لم یفتح له و اصاب
الناس یومئذ شدة و جهد فقال رسول الله

مجھ سے محمد بن علی بن حرب مروزی نے انھوں نے کہا
مجھ سے معاذ بن خالد نے انھوں نے کہا مجھ سے حسین
بن واقد نے انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انھوں نے کہا کہ میں نے
اپنے والد بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا
حضرت ابوبکر نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی۔ دوسرے روز حضرت
عمر نے علم لیا وہ بھی لوٹ آئے اور فتح نہ ہوئی اس
دن لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

الی دافع لواء غدا الی رجل یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ لا یرجع حتی یفتح لہ و یتطاول لہ اعناق الفتح غدا فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قام قائما و دعا اللواء و دعا علیا و ہو یرمد فما انت لہ منازع عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہو یرجو ان یکون صاحب اللواء فدعا علی بن ابی طالب فبصق فی عینہ و مسح عنہ و دفع الیہ اللواء ففتح اللہ علیہ فقال ما فجئنی نطاق لہا۔

کلمہ میں ایسے شخص کو علم دونگا جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں وہ بغیر فتح کے واپس نہ ہوگا ہلوگ رات کو سرور ہو کر سوگئے کہ کلمہ فتح ہو جائے گی جب صبح ہوئی آنحضرت بشراق کی نماز پڑھکر مرفد کھڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ مختلف اندے کھڑے تھے ہم میں سے کوئی شخص توقع نہیں کرتا تھا کہ علم مجھ کو ملیگا آنحضرت کے حضور میں ہر اور علم حاصل کرنیکی خواہش نہ کرتا ہو پھر آنحضرت نے حضرت علی کو بلایا اُنکی آنکھوں میں آشوب تھا آنحضرت نے لعاب دہن لگایا اور اپنا ہاتھ پھیرا اور علم اُنکے سپرد کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو فتح دی بریدہ کہتے ہیں کہ میں بھی انمیں تھا جنہوں نے علم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اسکے علاوہ ایک حدیث اور بھی خصائص نسائی ص۱۱ میں ہے جسمیں جبریل اشعار زائد ہیں مضمون ایک ہی مرقومہ بالا حدیث ص۱۱ میں موجود ہے محب طبری نے ریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۸۲ میں بھی بروایت امام احمد حافظ دمشقی ان دونوں نے حدیثوں کو لکھا ہے۔

حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام

(۱۳)

اسکے متعلق حدیث بحوالہ خصائص امام نسائی معیت جبرئیل و میکائیل ص۹۹ میں گذر چکی۔ ناظرین ملاحظہ کریں۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری ریاض النضرہ باب ۱۲ فصل سادس ص۱۸۰ میں بروایت ابو رافع واقعات لکھتے

یہ حدیث بروایت امام احمد بلا علم عطا کرنیکا ذکر بھی ہے۔

(۱۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ میں لکھتے ہیں کہ

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ اخذ	ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت نے علم کو پکڑ کر بلایا پھر فرمایا
الرایۃ وھزھا ثلاثا من یاخذھا بحقھا فجاء	کہ کون ہے جو اسکو اسکے حق کے ساتھ پکڑے پھر علی شخص آیا
فلان فقال امنی فقال رسول اللہ وانا ادی	اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں۔ آپ نے فرمایا گذر و پھر فرمایا
کرھ وجہ محمد کما عطیھا رجلا لیس معہ	اس ذات کی قسم جس نے محمد کے چہرہ کو بزرگی بخشی میں یہ علم ایسے
یا علی فانطلق حتی فتح علیہ خیبر	شخص کو دونگا جو بھاگے گا نہیں اے علی تم لو پھر وہ پھر چلے
وقد اخرجہ احمد	یہانتک کہ انکے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا امام احمد نے اسکی تخریج کی ہے

(۱۶) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بردہؓ کی روایت بحوالہ امام احمد و نسائی و بزار و ابن جریر طبری مرقوم ہے یہ حدیث اور حضرت بریدہ والی حدیث جو نمبر ۱۳ میں گذر چکی ہیں لفظاً کوئی فرق نہیں ہے اسلئے مکرر اعادہ ضروری سمجھی گئی۔

(۱۷) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

علامہ بدر الدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۸ صفحہ ۶۳۲ میں لکھتے ہیں کہ

قال حسان یارسول اللہ تاذن لی ان اقول	حسان نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں
فی علی شعرا قال قل علی اسم اللہ	حضرت علی کی شان میں اشعار کہوں فرمایا کہو انہوں نے کہا
العین تبغی بدمعھا علی المحسن مدانی	علی کو آنکھ جو شیم تھا اور وہ اطلاش کرتے تھے کہ کوئی دوا
حبا رسول اللہ مصطفی بتقدیم فی دین	کرے لالہ یا رسول اللہ نے آنکھ اپنے لعاب دہن سے شفا دی

عن قیاد بورک لہ قیاد بن قال ساطعی الرایۃ	مبارک تھا وہ شخص جس پر یہ فرمان لکھا گیا اور یہ کہا گیا کہ
سارماہ بہذا الصحیح الرسول اما قیاد بن محب	اے فرات میں آج کے دن علم ہدیٰ شہسوار کو دوں گا جو رسول کو
النبی والا اللہ یحبہ بفیفق ماتیاد علی الرسول	دوست رکھتا ہو اور اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہو وہ شہسوار رسول کو دوست
المقتل الیاد فاضی بجادون الجنۃ کلما بن	رکھتا ہو اور وہ دونوں اس کو پس وہاں تک تلوں کو فتح کرے گا
علما وسماہ الوزیرا	جو لگاتار پیچھے نہ ہٹتا ہو گا یہ آنحضرت نے تمام خلق میں علی کو اور
المواخیا۔	انکا نام وزیر لکھا۔

اسکے علاوہ حضرت عامر بن سعد والی روایت بحوالہ ابن النجار کتاب ینبع الحیاۃ کتاب الفضائل من جمع الاتحاد جلد ۶ ص ۴۰۱ میں موجود ہے اس روایت میں اور نمبر ۹ حضرت سعد کی روایت میں سوائے اسکے اور کوئی فرق نہیں ہے کہ وہاں حضرت سعد نے معاویہ پر بطور محبت ان امور کو پیش کیا تھا جب معاویہ نے سب کا حکم دیا تھا اس روایت میں معاویہ اور انکی امر محبت کا کوئی ذکر نہیں ہے بعد شکر رسول اللہ کا تیہ ارشاد اور علم عطا فرمانے کا فعل نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نے کیا خوب کہا ہے۔

رباعی

ابو دیم بہ نہاد دولت سرہ	آشتیم ز ہر مذہب و مشرب آگاہ
کردیم بہ ہر طرف ز تحقیق نگاہ	دیدیم بجز مہر علی نیست پناہ

امت محمدیہ پر حضرت علی کا حق

علامہ محب طبری ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۷۳ میں لکھتے ہیں کہ

عن عثمان بن ابی رافع عن ابیہ قال قال اللہ	عثمان بن ابی رافع اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا
سق علی علی المومنین والمومنات والمسلمین	مسلمانوں پر علی کا حق ایسا ہے جیسا کہ باپ کا بیٹے پر ہونا چاہئے علی کی
والمسلمات کحق الوالد علی ولدہ وحق علی	نے بکل محبت کی آدمی حضرت جابر بن عبداللہ ابی ایوب انصاری
کالوالد فلا تحاول من اللہ حق علی علی	سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلعم نے کہ علی کا حق ہم

کنت اولی الدعا علی لہ۔ امت پر ایسا ہو جیسے کہ باپ بیٹے پر۔

شیخ سلیمان حنفی نقشبندی ینابیع المودۃ میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کو موفق خوارزمی نے تین طریقوں سے حضرت جابر بن عبداللہ و عمار بن یاسر و ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے اور حمیدی نے حضرت عمار و حضرت ابو ایوب و حضرت انس سے اور ابن المغازلی نے حضرت علی سے اور مناوی نے کنوز الدقائق میں بھی بحوالہ دیلمی اس حدیث کو لکھا ہے (باب ۳۳)

حضرت علی سے اللہ و رسول اور جبرئیل کا راضی ہونا

اخرج الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع عن ابی رافع ان رسول اللہ بعث علیا بمتاع فلما قدم قال لہ رسول اللہ ہل رأیت ربک فقال یا رسول اللہ ورأیت جبرئیل علیہ السلام وہو عنک راض۔

طبرانی معجم کبیر مسانید ابی رافع میں ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے حضرت علی کو ایک فوج میں بھیجا جب وہ واں سے واپس آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول اور جبرئیل تجھ سے راضی ہیں اور بخاری لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ آنحضرت نے وفات پائی اور حضرت علی سے خوش تھے۔

مباہات[1] حضرت علی

اخرج ابو القاسم عن ابن عباس ان رسول اللہ صف المہاجرین والانصار صفین ثم اخذ بید علی فمر بین الصفین فقال صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہل من الیوم کمثل ما رأیت یا رسول اللہ فداک ابی وامی قال ہبط علی

ابو القاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے دو صفیں مہاجرین و انصار کی بنائیں اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں صفوں میں سے ہو کر گذرے اور مجھ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں آپ نے فرمایا کہ

[1] مباہات کے معنی ہیں فخر کرنا ۱۲

جبرئیل بان اللہ باھی بالمھاجرین والانصار اھل السموات العلیٰ وباھی بی وبک یا علی حملۃ العرش۔

کہ جبرئیل نے آکر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین وانصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات کرتا ہے اور اے علی میرے اور تیرے ساتھ حاملان عرش بھی کرتے ہیں۔

یہ روایت ریاض النضرۃ جلد ۲ باب ۴ فصل تاسع میں بھی ہے جس میں حضرت علی کیساتھ ساتھ حضرت عباس کا ذکر بھی ہے اور یہ بھی کہ ابوالقاسم نے فضائل العباس میں اسے روایت کیا ہے

اخرج الطبرانی واحمد عن فاطمۃ بنت رسول اللہ قالت خرج رسول اللہ عشیۃ عرفۃ فقال ایھا الناس غفر لکم وغفر للعباس ولعلی خاصۃ والی رسول اللہ غیر محجوب قریب او بعید کل السعید من احب علیا فی حیاتہ وبعد مماتہ وان اشقی کل الشقی من بغض علیا فی حیاتہ وبعد مماتہ واخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وفیہ عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ ان اللہ عزوجل یباھی کل یوم ولیلۃ ملائکۃ المقربین حتی یقول بخ بخ لک یا علی (مناقب خوارزمی ص۴۸ وریاض النضرۃ جلد ۲ ص۱۱)

طبرانی اور احمد بروایت حضرت فاطمۃ الزہرا بنت الرسول روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ آنحضرت عرفہ کی رات کو باہر تشریف فرما ہوئے کہ اللہ تم پر مباہات کرتا ہے اور عام طور پر تمہاری اس نے مغفرت فرمائی اور علی بالخصوص اور عباس پر مباہات کرتا ہے اور اس نے بھی مغفرت فرمائی ہے خدا کا رسول ہی قرابتیوں کو نہیں ملانے والا نہیں درحقیقت سعید وہ ہے جو علی کو اسوقت اور بعد موت دوست رکھے اور بدبخت وہ ہے جو علی سے اسوقت اور بعد موت دشمنی رکھے دیلمی نے بروایت ابن عمر اسی کے مثل روایت کی اور دیلمی ہی نے بروایت جابر بن عبداللہ مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ خدا اور مقرب فرشتے ہر روز علی پر مباہات کرتے ہیں یہاں تک کہ کہتے ہیں شاباش اے علی۔

تکلم بہ شب معراج

اخطب الخطباء ابوالمؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی کی مناقب خوارزمی ص۴۸ میں لکھتے ہیں کہ

ابنا ابو محمد عبد الله ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد بن محمد الهمدانی قال اخبرنی ابو القاسم نصر بن محمد بن علی بن زیرک قال اخبرنی والدی ابو بکر محمد قال حدثنا ابو علی عبد الرحمن بن محمد بن احمد النیسابوری حدثنی احمد بن محمد بن عبد الله حدثنی محمد بن جریر الطبری حدثنی محمد بن حمید الرازی حدثنا العلاء بن الحسین الهمدانی حدثنی ابو مخنف لوط بن یحیی الازدی عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله وسئل ایای لغتخاطبک یا لیلة المعراج فقال خاطبنی بلغة علی فالهمنی ان قلت یا رب خاطبتنی انت امر علی فقال یا احمد انا شیء لا کالاشیاء لا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشباه خلقتک من نوری وخلقت علیا من نور فاطلعت علی سرائر قلبک احببت ان اخاطبک بلسان علی فما طابت بلسانک کما یطمئن قلبک المرسلین کما یخفی ان ابا مخنف یعنی بن لوط لم یرو

خبر دی مجھکو مہذب الائمہ ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد ہمدانی نے انھوں نے کہا خبر دی مجھکو ابو القاسم نصر بن محمد بن علی بن زیرک نے انھوں نے کہا مجھکو خبر دی میرے والد ابو بکر محمد نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو علی عبد الرحمن ابن محمد بن احمد نیشاپوری نے وہ کہتے ہیں مجھسے حدیث بیان کی احمد بن محمد بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن جریر طبری نے وہ کہتے ہیں مجھسے حدیث بیان کی محمد بن حمید رازی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث کی علاء بن حسین ہمدانی نے وہ کہتے ہیں مجھسے حدیث بیان کی ابو مخنف لوط بن یحیی الازدی نے انھوں نے روایت کی عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا لوگوں نے ان سے پوچھا کہ شب معراج میں اللہ نے آپ سے کس کی آواز میں کلام کیا تھا فرمایا کہ علی کی آواز میں میرے قلب میں یہ بات ڈالی کہ میں عرض کروں کہ خداوندا یہ بات تو مجھسے کہہ رہا ہے یا علی خدا نے فرمایا اے محمد میں ایک چیز ہوں نہ مثل اور چیزوں کے اور نہ لوگوں کے ساتھ میرا قیاس کیا جا سکتا ہے اور نہ کسیکے مشابہ میرا وصف کیا جا سکتا میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور علی کو تیرے نور سے میں تیرے دل کے بھید سے واقف ہوں کہ تیرے قلب میں علی سے زیادہ کسی کی محبت نہیں اسکی آواز سے تجھ سے ہم کلام ہوا کہ تیرے قلب کو تسکین رہے بخوارزمی کا قول ہے کہ یہ حدیث مرسل ہیں سے ہے اور یہ امر مخفی نہیں کہ

عمر فانظر سقوط الواسطة بينهما کما لا یخفی۔

عنعنہ یحییٰ بن لوط نے بن عمر کو نہیں دیکھا ان دونوں میں سقوط واسطہ پر نظر رکھنا چاہیئے جیسا کہ یہ امر مخفی نہیں۔

یہ روایت بلا ذکر اسناد اکثر کتابوں میں بھی ہے۔ اور بروایت حضرت علی بھی انہیں الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ دیگر محدثین کی روایات میں حضرت ابوبکر صدیق کا نام ہے جنکو بیشتر ارباب سیر نے لکھا ہے مرفوعہ بالا روایت کو بجز خوارزمی کے اور کسی نے نہیں لکھا علاوہ اسکے خود انھوں نے اسپر گفتگو بھی کی ہے۔ لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

النظر الی وجہ علی عبادۃ

حضرت علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے

حافظ الکبیر امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ میں لکھتے ہیں کہ۔

حدثنا علی بن احمد البجلی ثنا علی بن عبدالعزیز بن معاویۃ ثنا ابراھیم بن اسحٰق الحنفی ثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن البجلی ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن حمید بن عبدالرحمٰن عن ابی سعید الخدری عن عمران بن حصین[1] قال قال رسول اللہ النظر الی علی عبادۃ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

حدیث بیان کی ہم سے علی بن احمد بجلی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابراہیم بن اسحاق حنفی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بجلی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی شعبہ نے ان سے قتادہ نے انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے ابوسعید خدری سے انھوں نے عمران بن حصین سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے اس

[1] یہ روایت مناقب خوارزمی ص۲۵ میں اس طرح ہے کہ علی بن احمد عاصمی اسمٰعیل بن احمد ابوبکر احمد بن حسین بیہقی ابوعلی بن شاذان عبداللہ بن جعفر یعقوب بن سفیان عمران بن خالد بن طلیق محمد بن عمران بن حصین ۱۲۔

عن عبداللہ بن مسعود وھذا حدیث صحیح ۔ حدثنا عبد الباقی بن قانع الحافظ حدثنا صالح بن مقاتل بن صالح حدثنا احمد بن عبد بن عتبہ حدثنا عبداللہ بن محمد بن سالم حدثنا یحیی بن عیسی الرملی عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمہ عن عبداللہ قال قال رسول اللہ انظر الی وجہ علی عبادۃ ۔ تابعہ عمرو بن مرۃ عن ابراھیم النخعی وحدثنا ابن بکر محمد بن احمد بن یحیی القاری حدثنا المسیب بن زھیر الضبی حدثنا حفص بن علی حدثنا المسعودی عن عمرو بن مرۃ عن ابراھیم النخعی عن علقمہ عن عبداللہ بن مسعود نحوہ۔

حدیث کا اسناد صحیح ہیں اور اسکے شواہد عبداللہ بن مسعود سے صحیح ہیں یہی حدیث بیان کی ہم سے عبدالباقی بن قانع حافظ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی صالح بن مقاتل بن صالح نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی محمد بن عبد عتبہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن سالم نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یحیی بن عیسے رملی نے اُنسے اعمش نے اُنسے ابراہیم نے اُنسے علقمہ نے اُنسے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا علی کے چہرہ کیطرف دیکھنا عبادت ہے عمرو بن مرہ نے بروایت ابراہیم نخعی اسکی متابعت کی اور ہم سے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن احمد بن یحیی قاری نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی مسیب بن زہیر ضبی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی حفص بن علی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی مسعودی نے اُنسے عمرو بن مرہ نے اُنسے ابراہیم نخعی نے اُنسے علقمہ نے اُنسے عبداللہ بن مسعود نے اسکے مثل۔

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب ۴ فصل تاسع صـ ۲۱۹ میں لکھتے ہیں کہ

وعن جابر قال قال رسول اللہ لعلی عد عمران بن الحصین فانہ مریض فاتاہ وعندہ معاذ وابو ھریرۃ فاقبل عمران یحدثہم فنظر الی علی فقال لمعاذ لم

حضرت جابر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی کو فرمایا کہ عمران بن الحصین بیمار ہیں جاؤ اُنکی عیادت کر آؤ وہ اُنکے پاس آئے عمران کے پاس معاذ اور ابوہریرہ تھے عمران متوجہ ہوکر حضرت علی کو غور سے دیکھنے لگے معاذ

لہ ناقل خادم حافظ عمران سند سے ہو علی بن احمد مہدی سہیل بن احمد ابوبکر احمد بن الحسن بن یحیی ابوعبداللہ شیبانی حافظ ابوبکر محمد بن احمد بن یحیی الخ

تحد النظر اليه فقال سمعت رسول الله
يقول النظر الى علي عبادة قال معاذ
وانا سمعت من رسول الله وقال ابو هريرة
وانا سمعت من رسول الله اخرجه
ابن ابي الفوارس۔

وعن عائشة قالت رأيت ابا بكر
يكثر النظر الى وجه علي فقلت يا ابت
رايتك تكثر النظر الى وجه علي فقال
بنية سمعت رسول الله يقول النظر
الى وجه علي عبادة
اخرجه ابن السمان في الموافقة۔
وعنها قالت كان اذا دخل علينا علي
وابي عندنا يديل النظر اليه فقلت
له يا ابتاه اكثرت من النظر الى
علي فقال يا بنية سمعت رسول الله
يقول النظر الى علي عبادة اخرجه
الخجندي۔ وعن عبد الله بن
مسعود قال قال رسول الله النظر الى
وجه علي عبادة اخرجه
ابو الحسن الحربي وعن عمرو بن العاص
مثله اخرجه الاجري۔

نے اُنسے کہا تم غور سے اُنکی طرف کیوں دیکھتے ہو اُنھوں نے
کہا میں نے آنحضرت سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ علی کیطرف دیکھنا
عبادت ہے معاذ کہنے لگے میں نے بھی یہ آنحضرت سے سنا ہے
ابوہریرہ سے بھی یہی مروی ہے کہ میں نے بھی آنحضرت
سے سُنا ہے۔ ابن ابی الفوارس نے اسکی تخریج کی ہے۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر کو دیکھا
کہ آپ علی کے چہرہ کو کثرت سے دیکھتے ہیں نے اُنسے کہا
کہ اے میرے والد میں آپکو علی کے چہرہ کو کثرت دیکھنا
محسوس کرتی ہوں اُنھوں نے فرمایا اے میری بیٹی میں نے
آنحضرت کو فرماتے سُنا کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا
عبادت ہے۔ ابن السمان نے موافقت میں اسکی تخریج کی ہے۔
اور اُنھیں سے مروی ہے کہ جب میرے یہاں حضرت علی
آتے اور میرے والد حضرت ابوبکر میرے یہاں ہوتے
تو وہ اپنی نگاہ حضرت علی کے چہرہ کیطرف سے نہ ہٹاتے
میں نے اُنسے پوچھا کہ آپکی نظر علی کی طرف کیوں رہتی
ہے اُنھوں نے فرمایا اے میری بیٹی میں نے آنحضرت کو یہ
فرماتے سُنا ہے کہ علی کیطرف دیکھنا عبادت ہے خجندی
نے اسکی تخریج کی۔ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ
آنحضرت نے فرمایا علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے
ابوالحسن حربی نے اسکی تخریج کی اور عمرو بن العاص سے
اسکے مثل مروی ہے اجری نے اسکی تخریج کی ہے۔

ابوالمؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی مکی نے مناقب خوارزمی ص۲۵۲ میں حضرت عائشہ
رضی کی روایت جو بحوالہ ابن السمان مرقوم ہے۔ باسناد اس طرح روایت کی ہے۔ فخر خوارزم
ابوالقاسم محمود بن عمر زمخشری خوارزمی۔ استاد الائمہ حافظ ابوالحسن علی بن مردک رازی۔
ابوسعید اسمٰعیل بن علی بن الحسین السمان۔ عبیداللہ بن محمد بن بدر کرخی۔ احمد بن محمد بن عبداللہ
بن زیاد العطار۔ ابوالحسن علی بن شداخ المصری عبدالرزاق معمر۔ زہری۔ عروہ۔
حضرت عائشہؓ

وعن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان انس
بالنبی اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی
المرضیٰ واداوی الجرحیٰ فدخلت الی رسول اللہ
فی بیت عائشۃ وعلی خارج من
عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ
ان ھذا لاحب الرجال الی فاکرمہ علی
فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ
فلما اجری بینہ وبین علی بالبصرۃ
ما جری رجعت عائشۃ الی
المدینۃ فدخلت علیھا فقلت لھا یا
ام المومنین کیف خلفک الیوم بعدما
سمعتہ من رسول اللہ یقول لک فیہ
ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی
لرجل کان اذا دخل علی واتی عندنا
لا یمل من النظر الیہ فقلت لہ

معاذہ غفاریہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرتؐ کے ساتھ نہایت اُنس
تھا حضرتؐ کے ساتھ اکثر سفر میں رہا کرتی اور مریضوں کی
بیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی۔ ایک دفعہ
آنحضرتؐ کے حضور میں حضرت عائشہ کے گھر میں حاضر ہوئی
حضرت علی گھر کے باہر نکل رہے تھے میں نے آنحضرتؐ کو
حضرت عائشہ سے یہ فرماتے سنا کہ اے عائشہ یہ مردوں
میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور میرے نزدیک بہت کریم
النفس ہے اسکی حق کو پہچانو اور اسکی عزت کرو جب اجرائے
جمل جو بصرہ میں حضرت علی و ام المومنین کے درمیان تھا
گذر چکا اور وہ مدینہ آگئیں میں انکی خدمت میں حاضر ہوئی
میں نے اُنسے کہا اے ام المومنین آج آپکے دل کی کیا حالت
ہے جبکہ آپ سُن چکی تھیں کہ آپسے آنحضرتؐ نے حضرت علی
کے بارہ میں کیا کچھ فرمایا تھا وہ کہنے لگیں اے معاذہ میرے
دل کی حالت ایسے شخص کیلئے کیا ہوتی جب کبھی وہ ہمارے
پاس آتے اور میرے گھر میں پاس ہوتے اور اُنکے پہرہ سے

یا ابت انک لتدیم النظر الی علی فقال یا بنیۃ سمعت رسول اللہ یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ اخرجہ النجندی (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

اخرجہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ النظر الی وجہ علی عبادۃ۔

نگاہ بھیرتے ہیں میں نے اُنسے کہا تھا کہ آپ ہمیشہ حضرت علی کے چہرہ کو دیکھتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہو فرمانے لگے میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہو۔ نجندی نے اسکی تخریج کی ہے۔ دیلمی بروایت ابوہریرہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

صاحب مفتاح النجا میرزا محمد معتمد خاں بخشی نزل الابرار صفحہ ۳۹ میں لکھتے ہیں کہ

واخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود وعمران بن حصین وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ وانس وثوبان وعائشۃ کلہم ان النبی قال النظر الی علی عبادۃ وہذا الحدیث صححہ الحاکم وخالفہ ابن الجوزی فذکرہ فی الموضوعات وقال غیرہما ان طرقہ کلہا لا یخلو عن ضعف لکن بتعدد ہا الخ غیر ضعفہ یرتقی الی درجۃ الحسن۔

طبرانی اور حاکم ابن مسعود سے اور عمران بن حصین سے اور ابن عساکر حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عثمان بن عفان و معاذ بن جبل و جابر بن عبد اللہ و انس و ثوبان و حضرت عائشہ سے روایت کرتے کہ آنحضرت نے فرمایا علی کی طرف دیکھنا عبادت ہو۔ اس حدیث کی تصحیح حاکم نے کی ہے ابن الجوزی نے اسکی مخالفت کرکے اسکو موضوعات میں لکھا ہے۔ انکے علاوہ دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ اسکے تمام طرق ضعف سے خالی نہیں لیکن متعدد ہونے کی وجہ سے اس کا ضعف درجہ حسن تک ترقی کر جاتا ہے

شیخ علی متقی نے بھی کنز العمال کتاب الفضائل من قسم الاقوال جلد صفحہ ۱۵۲ میں اس حدیث کو بحوالہ طبرانی و حاکم بروایت ابن مسعود و عمران بن حصین لکھا۔

علامہ ابن حجر مکی کی صواعق محرقہ صفحہ ۷۵ میں بحوالہ طبرانی و حاکم بروایت ابن مسعود اس حدیث کے ختم پر لکھتے ہیں کہ اسنادہ حسن (انکی سند میں ٹھیک ہیں)

ذکر علی عبادۃ

حضرت علی کے ذکر کا عبادت ہونا

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صـ ۱۵۲ میں لکھتے ہیں کہ

ذکر علی عبادۃ (فر عن عائشۃ) (موضوع محرقہ صـ) حضرت علی کا ذکر عبادت ہے (فردوس الاخبار دیلمی حضرت عائشہ سے)

ابو المؤید موفق بن احمد خطیب خوارزم کی مناقب خوارزمی صـ ۲۵۲ میں لکھتے ہیں کہ

وبإسنادي الى الامام الحافظ صدر الحفاظ ابو العلاء الحسن بن احمد العطار الهمداني والامام الاجل ابو منصور محمد بن الحسين بن محمد البغدادي قالا اخبرنا الامام الشريف الكامل ضياء الحق ابو طالب الحسين بن محمد علي الزينبي حدثنا الامام محمد بن احمد بن علي بن الحسين بن شاذان حدثني القاضي المعافا بن زكريا حدثنا ابراهيم بن الفضل عن الفضل بن يوسف عن الحسن بن صالح عن وكيع عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله ذكر علي عبادة۔

اخبر دی مجھکو امام حافظ صدر الحفاظ ابو العلاء حسن بن احمد عطار ہمدانی اور امام اجل منصور محمد بن حسین بن محمد بغدادی نے دونوں کہتے [illegible] امام شریف [illegible] الہدیٰ ابو طالب حسین بن محمد علی زینبی نے بروایت امام محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان وہ کہتے ہیں صدر شہیان کی مجھسے قاضی معافا بن زکریا نے بروایت ابراہیم بن فضل سے انھوں نے فضل بن یوسف سے انھوں نے حسن بن صالح سے انھوں نے وکیع سے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ علی کا ذکر عبادت ہے۔

مولانا محمد صالح حسینی ترمذی تخلص کشفی مناقب مرتضوی صـ ۴۶ میں لکھتے ہیں کہ

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ۔ ورجح دیلمی وصوعق محرقہ و بحر المعارف ازام المسلمین عائشہ و فصل الخطاب

آنحضرت کا ارشاد ہو کہ علی کا ذکر عبادت ہے رجح دیلمی وصوعق محرقہ و بحر المعارف میں ام المسلمین عائشہ سے اور فصل الخطاب میں حضرت ابوبکر سے مروی ہے کہ آنحضرت

ازابی بکر رضی اللہ عنہ مروی است کہ گفت رسول فرمود ذکر مرتضےٰ عبادت است۔	نے فرمایا مرتضےٰ کا ذکر عبادت ہے۔

ذکر خیر علی کند ہمہ روز بعبادت کرا کہ پیغمبر	؎	ہر کہ ذکر خدا بس عادت شد گفت ذکر علی عبادت شد

مودت کا عبادت ہونا

اخرجہ الدیلمی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ علی باب علی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (ینابیع المودۃ ص۲۳۵)	دیلمی بروایت ابودرداء لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی میرے علم کا دروازہ ہیں انکی محبت ایمان ہے اور انکے بغض نفاق اور انکی مودت عبادت ہے۔

کسب فضل

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ باب ۱۱ فصل تاسع بیان فضائل ص۲۱۴ میں لکھتے ہیں کہ

ذکر انہ ما اکتسب مکتسب مثل فضلہ عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یھدی صاحبہ الی الھدی ویرد عن الردی اخرجہ الطبرانی۔	ذکر اس امر کا کہ کسی اکتساب کرنے والے نے اسکے مثل اکتساب نہیں کیا حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی اکتساب کرنے والے نے علی کے مثل اکتساب نہیں کیا۔ جو اپنے دوست کو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے اور انکار کرنیوالوں کو روکتا ہے طبرانی نے اسکی تخریج کی ہے

عنوان صحیفہ المومنین حبہ علیہ

شیخ محمد سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ باب ۴۲ ص۱۲۵ میں لکھتے ہیں کہ

؎ اکتساب کسی چیز کا کوشش سے حاصل کرنا اور اختیار کرنا اور جمع کرنا ۱۲

اخرج ابن المغازلی عن الزھری قال سمعت انس بن مالک یقول واللہ الذی لا الہ الا ھو سمعت رسول اللہ یقول عنوان صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب وفی المناقب للسبعین للسید علی الھمدانی الحدیث الاول عن انس نحوہ اورجہ صاحب الفردوس (ص ۲۳۱)

ابن المغازلی نے بروایت زہری لکھا کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ قسم اُس ذات کی کہ سوائے اُسکے کوئی معبود نہیں میں نے آنحضرت کو فرماتے سُنا ہے کہ مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے اور مناقب سبعین مؤلفہ سید علی ہمدانی میں پہلی حدیث حضرت انس سے اسکے مثل بحوالہ صاحب الفردوس (دیلمی) مروی ہے۔

علامہ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۶ میں بحوالہ خطیب بروایت حضرت انس اس حدیث کو لکھتے ہیں اور علامہ ابن حجر ہیتمی نے صواعق محرقہ صفحہ ۷۵ حدیث ۲۲ میں بحوالہ خطیب بروایت حضرت انس لکھی ہے۔ مولانا محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صفحہ ۴۹ میں بعد اس حدیث کے لکھتے ہیں ؎

نامۂ مشرکست آنکہ در او	نبود نام سرور غالب
ہست عنوان نامۂ مومن	دوستی علی بن طالب

اِنَّ عَلِیًّا وَلِیُّکُمْ بَعْدِیْ

اس حدیث کو حدیث ولایت کہتے ہیں۔ یہ حسب ذیل اصحاب سے مروی ہے جنہیں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت بریدہ بن الحصیبؓ حضرت عمران بن حصینؓ حضرت زید بن ارقمؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت سمرہ بن جندبؓ حضرت وہب بن حمزہؓ۔

بروایت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یا بریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا
فانہ یفعل ما یؤمر (الدیلمی عن علی)
وعن علی قال قال رسول اللہ سألت اللہ یا
علی فیک خمسا فاعطانی اربعا
ومنعنی واحدۃ ان یجمع
علیک امتی فقلت علی واعطانی فیک
ان اول من تنشق عنہ الارض
یوم القیامۃ انا وانت معی لواء
الحمد وانت تحملہ بین یدی
تسبق بہ الاولین والاخرین
واعطانی انک اخی فی الدنیا
والاخرۃ واعطانی ان بیتی بمقابلۃ
بیتک فی الجنۃ واعطانی وفی ترجمۃ
عبد الکریم بن موازن القشیری انک ولی المؤمنین
بعدی اخرجہ الراضی فی ترجمۃ ابراہیم بن
محمد بن عبدۃ ابو اسحٰق الرازی فی کتابہ تاریخ
قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ
بغداد بسند صحیح۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۶ وغیرہ)

اے بریدہ علی میرے بعد تمہارا ولی ہے اسکو دوست
رکھو وہ جو کچھ کرتا ہے حکم کے موافق کرتا ہے دیلمی نے حضرت
علی سے روایت کیا ہے حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت
فرماتے تھے اے علی میں نے تمہارے لئے پانچ چیزیں خدا سے
مانگی چار باتیں عطا ہوئیں ایک بات نامنظور ہوئی میں نے
عرض کیا تھا کہ میری امت کو تجھ پر مجتمع کردے اسے خدا
نے نامنظور کیا پھر میں نے تیرے لئے یہ مانگا کہ قیامت
میں پھٹے اور تجھ سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس
لواء حمد ہوگا تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا اور سب سے
پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھیگا۔
خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی پھر میں نے عرض کیا کہ علی
دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہو یہ بھی قبول ہوئی پھر میں
نے دعا کی کہ جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو
خدا نے منظور کیا اور عبد الکریم بن ہوازن قشیری کی روایت
میں ہے کہ تو میرے بعد تمام مومنوں کا سردار ہو یہ بھی نے
اسکو ابراہیم بن محمد بن عبدۃ ابو اسحاق رازی کے حال
میں اپنی کتاب تاریخ قزوین المسمی بالتدوین میں اور خطیب نے
تاریخ بغداد میں بسند صحیح روایت کیا ہے۔

بروایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

عن ابن عباس ان رسول اللہ قال لبریدۃ

ابن عباس کو مروی ہے کہ آنحضرت نے بریدہ سے فرمایا کہ

ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل مایؤمر۔ (قول المحسن ص۲۱۵)

روی ابو داؤد الطیالسی حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس ان رسول اللہ قال لعلی انت ولی کل مومن من بعدی اخرجہ الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب قال ابی عمر ھذا اسناد لا مطعن فیہ لاحد بصحتہ وثقۃ نقلتہ وھکذا ذکر ابن الحاج یوسف بن عبد اللہ النمری فی تہذیب الکمال (قول المحسن ص۲۱۶)

علی میرے بعد تمہارا ولی ہے علی کو دوست رکھو جس چیز کا اُسے حکم ہوتا ہے وہ وہی کرتا ہے۔

روایت کیا ابو داؤد طیالسی نے کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو عوانہ نے اُن سے ابو بلج نے اُنسے عمرو بن میمون نے اُنسے ابن عباس نے کہ آنحضرت نے حضرت علی فرمایا کہ تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو حافظ ابن عبد البر نے استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اسکو روایت کیا اور کہا کہ ابی عمر کا قول ہے کہ یہ ایسے اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونے کیوجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کر سکتا ہے۔ اسی طرح ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ نمری نے تہذیب الکمال میں لکھا ہے۔

بروایت حضرت بُریدہ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ

حدثنا احمد بن شعیب قال اخبرنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی عن ابی فضیل عن الاصبغ عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ الی الیمن معہ خالد بن الولید وبعثہ علیا علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما علی حدۃ فلقینا بنی زبید من اھل الیمن وظھر المسلمون علی المشرکین فقتلنا

حدیث بیان کی ہم سے احمد بن شعیب نے وہ کہتے ہیں ہمکو خبر دی واصل بن عبد الاعلی کوفی نے اُنسے ابو فضیل نے اُنسے اصبغ نے اُنسے عبد اللہ بن بریدہ نے اُنسے بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمکو آنحضرت نے یمن میں خالد بن الولید کے ساتھ بھیجا اور حضرت علی کو علیحدہ لشکر کے ساتھ بھیجا اور یہ فرمایا کہ اگر تم مجتمع ہو جاؤ تو سب پر علی امیر ہونگے اور اگر متفرق رہو تو تم دونوں اپنے اپنے لشکر کے امیر ہو گے۔ بریدہ کہتے ہیں کہ ہم نے زبید میں اہل یمن کے قبیلہ میں سے مسلمانوں نے مشرکوں

للقائد وسبي الذرية فاصطفى علي
جارية لنفسه فكتب بذلك خالد
بن الوليد الى النبي وامرني ان اُقبل
معه قال فدفعت الكتاب اليه
وملت مع علي فقرأه ورجهه ينتهر فقلت هذا مكان
العائذ بعثني مع رجل والزمتني طاعته
فبلغت ما ارسلت به فقال رسول الله
لي لا تقعن يا بريدة في علي فان
علي مني وانا منه وهو وليكم
بعدي۔ (خصائص نسائی صفحہ)

پرفتح پائی۔ ہلوگ لڑے اور انکے بال بچوں کو گرفتار کر لیا۔
حضرت علی نے انہیں سے ایک لونڈی اپنے لئے منتخب کر لی
یہ دیکھ خالد بن الولید نے آنحضرت کو لکھا اور مجھسے کہا میں
جاکر اسے پیش کروں۔ میں نے آکر حضور میں پیش کیا آنحضرت
علی کی شکایت بھی کی۔ آنحضرت کا چہرہ غصہ کیوجہ سے متغیر
ہوگیا میں نے عرض کیا کہ میں آپکے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں
آپنے مجھے ایک شخص کے ماتحت کر کے بھیجا تھا اور اسکی اطاعت
کو لازم گردانا تھا جو کچھ حضور نے فرمایا میں نے حضور میں
عرض کر دیا۔ آپنے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑو وہ
میرا ہے اور میں اسکا ہوں وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

یہ روایات مختصر اکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ ابن بحوالہ ابن ابی شیبہ بھی مرقوم ہے اور ریاض
النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ میں مرقومہ بالا حدیث بروایت حضرت بریدہؓ بحوالہ امام احمد مرقوم ہے۔ اسی
کے ساتھ دوسری حدیث مختصراً بروایت بخاری بھی مرقوم ہے جسمیں یہ الفاظ موجود نہیں۔
بعض کتابوں میں اس روایت کے بعد یوں ہے کہ

اخرجه احمد والنسائي وفي اسنادهما
اجلح الكندي وهو شيعي لكن وثقه
ابن معين كما ذكره ابن حجر العسقلاني في
تقريب التهذيب۔

روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے اور ان دونوں کے
اسناد میں اجلح کندی بھی ہے اور وہ شیعی ہو لیکن اُس کی
توثیق ابن معین نے کی ہے کما کہ ابن حجر عسقلانی نے تقریب
التہذیب میں لکھا ہے۔

مولوی حسن الزمان محمد ترکمانی حیدرآبادی کتاب قول المستحسن فی شرح فخر الحسن صفحہ ۲۱۴
میں لکھتے ہیں کہ

وفي حديث بريدة عند ائمتي السنة احمد

اور حدیث بریدہ میں ائمہ اہل سنت امام احمد و امام نسائی

والنسائی فی خصائصہ وغیرہما لا تقعوا بابریۃ
فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم
بعدی وانہ منی وانا منہ وھو
ولیکم بعدی وقول ابن حجر الہیثمی فی سندہ
الاجلح وھو ان وثقہ ابن معین لکن
ضعفہ غیرہ علی انہ شیعی وعلی
تقدیر الصحۃ فیحتمل انہ رواہ
بالمعنی لعقیدتہ لیس بشیئ فانہ
معروف ان الاجلح قد صح توثیق
جماعۃ لہ وضعفت تضعیفہ
فرقۃ لہ بعلۃ تشیعہ قد ورد مثلہ
فی روایات اخری صحیحۃ ایضاً

نے خصائص وغیرہ میں لکھا ہے لے بریدہ علی کے پیچھے
نہ پڑو وہ میرا ہے اور میں اُس کا ہوں اور وہ میرے بعد
تمہارا ولی ہے اور وہ بیشک میرا ہے اور میں اُس کا ہوں
اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے اور ابن حجر ہیثمی کے
قول میں کہ اسکی سند میں اجلح ہے اور اُس کی توثیق اگرچہ
ابن معین نے کی ہو لیکن اور لوگوں نے اُسکے شیعی ہونے
پر اسکی تضعیف کی ہو اور بالفرض صحت اس امر کا احتمال ہے
کہ انھوں نے اپنے عقیدہ کے موافق بالمعنی اسکو روایت کیا
ہو تو یہ کوئی چیز نہیں باوجود اجلح کے راوی ہونے ایک جماعت
نے اس حدیث کی توثیق صحت ثابت کی ہو اور دوسرے فرقہ
کی تضعیف بوجہ اسکے تشیع کے ضعیف قرار پاگئی ہے اور
اسیکے مثل اور دوسری صحیح روایتیں بھی وارد ہوئی ہیں

بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

وعن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ
سریۃ واستعمل علیہا علیا قال فمضی علی
السریۃ فاصاب جاریۃ فانکر وا علیہ وتعاقدوا
اربعۃ من اصحاب النبی وقالوا اذا لقینا رسول اللہ
لنخبرنہ بما صنع علی وکان المسلمون اذا اقفلوا
من سفر بدء برسول اللہ وسلم علیہ ثم
انصرف الی رحلہ فلما قدمت السریۃ سلموا

اور مروی ہے عمران بن حصین سے کہ آنحضرت نے ایک لشکر
بھیجا اور حضرت علی کو اُس پر سردار کیا وہ لشکر کے ساتھ گئے
ایک لونڈی انکو مال و تصرف میں لائے۔ لوگوں کو یہ بات
بُری معلوم ہوئی۔ صحابہ میں سے چار آدمیوں نے باہم عہد
کیا کہ جب رسول اللہ سے ملاقات ہوگی تو آپ سے حضرت علی
کے اس فعل کی خبر دینگے جب مسلمان سفر سے واپس
ہوتے وہ سب سے پہلے آنحضرت کے سلام کو حاضر ہوتے پھر اپنی

علیہ رسول اللہ فقام احدا ثلاثہ بعد
فقال یا رسول اللہ الم تران علیا صنع کذا
وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال
مثل مقالتہ فاعرض عنہ ثم قام الرابع
فقال مثل ما قالوا فاقبل الیہ رسول اللہ
والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون
من علی ثلاثا ان علیا منی وانا منہ
وھو ولی کل مومن بعدی اخرجہ
الترمذی وقال حسن غریب و
ابو حاتم واخرجہ احمد وقال
فیہ فاقبل رسول اللہ علی الرابع
وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا
دعوا علیا علی منی وانا منہ وھو ولی کل
من بعدی (ریاض النضرۃ باب ۱۲ فضل ۱۲ ص ۱۷۱)

اپنی جگہ پر واپس ہوتے جب تیسرا شخص واپس آیا لوگوں نے آنحضرت
کو سلام کیا ان چاروں میں سے ایک شخص نے کھڑے
ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ نہیں دیکھتے کہ علی نے یہ کیا
آنحضرت نے منہ پھیر لیا پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر پہلے
کی طرح کہا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر تیسرے نے بھی اسی طرح
کہا آپ نے منہ پھیر لیا پھر جو چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی اسی طرح
کہا آنحضرت سارے متوجہ ہوئے غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر
تھا تین مرتبہ فرمایا کہ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو علی میرا ہے اور
میرا اس کا ہوں اور وہ میرے بعد تمام مسلمانوں کا ولی ہے
ترمذی نے اس کی تخریج کی اور کہا کہ حسن غریب ہے اور ابو حاتم
نے اور احمد نے یوں روایت کیا ہے کہ چوتھی مرتبہ جب آنحضرت
متوجہ ہوئے تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا گیا آپ نے فرمایا
علی کو چھوڑ دو علی کو چھوڑ دو علی میرا ہے اور میرا اس کا ہوں اور
وہ میرے بعد ہر شخص کا ولی ہے۔

امام نسائی نے کتاب الخصائص ص۴ میں اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے۔ احمد بن شعیب قتیبہ بن سعید جعفر بن سلیمان یزید الرشک مطرف بن عبد اللہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہم۔

امام المحدثین ابو عبد اللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری نے کتاب المستدرک جلد ۳ ص۱۱۰ میں اسطرح روایت کیا ہے ابو عبد اللہ محمد یعقوب الحافظ و محمد بن نعیم قتیبہ بن سعید جعفر بن سلیمان الضبعی الخ
شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۴ میں مختصر اس روایت کو بحوالہ ابن شیبہ لکھتے ہیں
مولوی حسن الزمان محمد قول المحسن شرح فخر الحسن ص۲۱۴ میں اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں کہ۔

اخرجه الترمذی فی جامعه وقال حسن
غریب وابن حاتم الرازی وابن حبان فی
صحیحه قلت وقال ابو یعلی فی مسنده
اخبرنا عبد الله حدثنا جعفر بن سلیمان
اخبرنا یزید الرشک عن مطرف بن
عبد الله عن عمران بن حصین فذکره
بنحوه وقال النسائی فی خصائص عنه
اخبرنا قتیبة بن سعید حدثنا جعفر
فذکره بنحوه وقال احمد حدثنا
عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا
جعفر بن سلیمان فذکره وقال
الترمذی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه
الا من حدیث جعفر بن سلیمان قلت هو من
زهاد الشیعة ثقة کثیر العلم احتج
به البخاری فی الادب ومسلم والاربعة
وصحح له الترمذی فحسبک به هذا
غریب وقد حدث عنه سفیان
الثوری ومع تقدمه فابن المبارک وسیار
بن حاتم وقتیبة ومسدد ویحیی بن یحیی
وابن مهدی وابن المدینی وهما لا یحدثان
الا عن ثقة وعبد الرزاق وقال رأیته فاضلا

روایت کیا اُسکو ترمذی نے اپنی جامع میں اور کہا کہ حسن
غریب ہے اور ابو حاتم رازی وابن حبان نے اپنی صحیح میں
اور کہا ابو یعلی نے اپنی مسند میں خبر دی ہمکو عبد اللہ
نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن سلیمان
نے وہ کہتے ہیں ہمکو خبر دی یزید الرشک نے اُن کو مطرف
بن عبد اللہ نے اُنکو عمران بن حصین نے پھر اُس کا ذکر
ایسکے مثل کیا اور کہا نسائی نے خصائص میں خبر دی ہمکو
قتیبہ بن سعید نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے جعفر نے
پھر اُس کا ذکر کیا اور کہا احمد نے ہم سے حدیث بیان کی
عبد الرزاق وعفان نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے
حدیث بیان کی جعفر بن سلیمان نے پھر اُس کا ذکر کیا اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اسکو بجز حدیث جعفر
بن سلیمان کے اور کسیوجہ سے نہیں پہچانتے ہیں کہتا ہوں
کہ وہ زہاد شیعہ سے ثقہ کثیر العلم تھے بخاری نے
کتاب الادب میں اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابو داؤد
اور ابن ماجہ ترمذی نے اُنکی تصحیح کی اور اُسکی اس طرح تحسین
کی کہ یہ غریب ہے اور اُن سے سفیان ثوری نے باوجود تقدم رتبہ
حاصل کی اور ابن المبارک اور سیار بن حاتم اور قتیبہ اور مسدد اور
یحیی بن یحیی اور ابن مہدی اور ابن المدینی نے اور یہ دونوں
سوائے ثقہ کے اور کسی سے حدیث روایت نہیں کرتے اور
عبد الرزاق نے اور اُنھوں نے کہا کہ میں نے اُنکو فاضل

حسن الحدیث واھل صنعاء واھل العراق و
خلق وقال احمد لا بأس بہ وقال ابن معین
ثقۃ وکان یحیی بن سعید یستضعفہ ای
وھو عندہ غیر مقبول لو قلدہ ابن سعد
فقال کان ثقۃ یتشیع ویضعف وکان استضعفہ
یحیی فتشیعہ قال ابن حبان فی کتاب الثقات
کان من المتقنین فی الروایات غیر انہ
کان یمیل الی اھل البیت وقال ابن
عدی ھو حسن الحدیث معروف وبالتشیع
رماہ البصرۃ مع حفظ عنھم وقد روی ایضا
فی فضل الشیخین وھو عندی ممن یجب
ان یقبل حدیثہ وقال الذہبی کان
شیعیا صدوقا وقال یزید عابد ثقۃ قال
ابن حجر احتج بہ الائمۃ الستۃ وکذا
طعن فیہ وقد صرح الحافظ ابن حجر فی الاصابۃ
بان سندہ قوی وعزاہ الی الطیالسی والنسائی
فی الکبری وابی الحسن بن سمیان فی فوائدہ وابی
نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی والحاکم
فی مستدرکہ وفی جمع الجوامع اخرجہ
ابن ابی شیبۃ بسند صحیح وابن جریر وصححہ
ولفظہ ما علی وانا من علی وعلی ولی کل

اور خوش خصلت اور نیک اور صنعا والوں اور عراق والوں میں
وبھلا امام احمد کا قول ہے کہ ان میں کوئی مضائقہ نہیں ابن معین
کا قول ہے کہ یہ ثقہ ہیں یحیی بن سعید نے انھیں ضعیف کرنا چاہا
یہ قبول نا کا غیر مقبول ہے اسکی تقلید ابن سعد نے بھی کی اور
کہا کہ یہ ثقہ تو ہیں مگر انہیں ضعف ہے اور یحیی کا انہیں ضعیف
کرنا اسلئے تھا کہ یہ شیعہ تھے ابن حبان نے کتاب الثقات
میں کہا کہ یہ ثقات سے تھے روایات میں بہت مضبوط یہ اسکے
کہ وہ اہل بیت کیطرف بہت مائل تھے انھیں کیطرف اپنے کو
منسوب کرتے ابن عدی کا قول ہے کہ یہ حدیث میں بھی ہیں اور
شیعیت میں مشہور بصرہ کے زاہدوں سے ہیں اور ان لوگوں میں
حافظ تھے تفضیل شیخین میں بھی انھوں نے حدیثیں روایت
کیں میرے نزدیک ضروری ہے کہ انکی حدیث نقل کیجائے
ذہبی کا قول ہے کہ یہ شیعی تھے صدوق تھے اور یزید عابد
اور ثقہ تھے ابن حجر کا قول ہے کہ ائمہ صحاح ستہ نے ان سے
حدیثیں لی اور اسی طرح معترف بھی ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی
نے اصابہ میں اسکی تصریح کی انکی سند قوی ہے اور طیالسی اور
سنن کبری اور نسائی اور فوائد حسن بن سفیان اور فضائل
صحابہ ابو نعیم اور طبرانی اور مستدرک حاکم کی طرف منسوب ہے
اور جمع الجوامع میں ہے کہ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح اسکو
روایت کیا اور ابن جریر نے اسکی تصحیح کی اور ان دونوں میں
ہے کہ علی میرے ہیں اور میں علی کا ہوں اور علی ہیں

مومن بعدی هذه الجملة عند الدیلمی
فی مسند الفردوس عن ابی ذر الغفاری والحاکم
فی مستدرکه والضیاء فی مختارہ۔

بعد تمام مسلمانوں کے ولی ہیں اور یہ جملہ دیلمی کا مسند الفردوس
میں بروایت ابوذر غفاری ہے اور حاکم کے مستدرک میں بھی اور
ضیاء کے مختارہ میں بھی ہے۔

شیخ محمد سلیمان حنفی نجی قندوزی ینابیع المودۃ باب ۵۳ میں اس حدیث کو بحوالہ
ترمذی و مشکوۃ بروایت حضرت عمران بن حصین لکھتے ہیں۔
بعض کتابوں میں بعد ختم حدیث حسب ذیل تحریر ہے کہ۔

اخرجه النسائی فی الخصائص وابن بطة فی مسند
وابن جریر فی تهذیب الآثار وصححه، وقال الحب
الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة
وقال اخرجه الترمذی وقال حسن غریب
ابن حبان فی صحیحه وقال ابن حجر فی اصابه
فی تمییز الصحابة اخرجه الترمذی باسناد
قوی وقال الحاکم فی المستدرک وهذا حدیث
صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه واخرجه
ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل
الصحابة والخوارزمی فی المناقب وابن
الاثیر فی اسد الغابة فی معرفة الصحابة
وابن اسبوع الاندلسی فی الثقات والحافظ
الذهبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال
والسیوطی فی جمع الجوامع وصححه واخرجه
ملخصا ابو داؤد الطیالسی فی مسنده وابن ابی

اس حدیث کو نسائی نے خصائص میں اور ابو یعلی نے مسند
میں اور جریر نے تہذیب الآثار میں روایت کیا اور اسے صحیح
مانا محب طبری ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ میں کہتے ہیں
کہ ترمذی نے اسے روایت کر کے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے
ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ابن حجر نے
اصابہ فی تمییز الصحابہ میں لکھا کہ ترمذی نے باسناد قوی اسے
روایت کیا اور حاکم کا قول مستدرک میں ہے کہ یہ حدیث بر
شرط مسلم صحیح ہے اگرچہ انھوں نے اسکی تخریج نہ کی اور ابن عدی
اور طبرانی اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں اور ابن المغازلی نے
مناقب میں اور ابن الاثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ میں
اور ابن اسبوع اندلسی نے ثقات میں اور حافظ ذہبی
نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں اور سیوطی نے
جمع الجوامع میں لکھا اور اسکی تصحیح کی اور اسکو مختصراً ابو داؤد
طیالسی نے اپنے مسند میں اور ابن ابی سفیان نے اپنے فوائد
میں اور ابراہیم بن عبد اللہ وصابی نے اکتفا فی فضائل الاربعہ

سفیان فی فوائدہ و ابراھیم بن عبد اللہ الموصلی فی الاکتفاء فی فضائل الخلفاء و قال السیوطی فی قول الجلی فی فضائل العلی اخرجہ ابن ابی شیبۃ و صححہ و ایضا صححہ المتقی فی کنز العمال

الخلفا میں روایت کیا اور سیوطی نے قول الجلی فی فضائل العلی میں لکھا کہ ابن ابی شیبہ نے اسکی تخریج کی اور اسکی تصحیح کی اور یہی متقی نے کنز العمال میں اس کی تصحیح کی ہے۔

شیخ محمد صالح کشفی مناقب مرتضوی صـ۱۱۱ میں لکھتے ہیں کہ

در مسند حنبل و مسند جوزی و مستدرک حاکم و صحیح ترمذی و مصابیح و مشکوۃ و صواعق محرقہ بروایت عمران بن حصین مسطور است کہ رسول گفت چہ میخواہید از علی بدرستیکہ کہ علی از من است و من ازاویم و او حاکم و ولی ہر مومن است

مسند حنبل اور مسند جوزی اور مستدرک حاکم اور صحیح ترمذی اور مصابیح اور مشکوۃ اور صواعق محرقہ میں بروایت عمران بن حصین مرقوم ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علی کے لئے تم کیا چاہتے ہو وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

علی آمد ولی ہر مومن سرود انبیا چنیں فرمود		اقتدا کن چو مومنان بولی کہ علی از من است و من ز علی	

بروایت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن ھبیرۃ بن مریم و سعید بن وھب و زید بن ارقم قالوا نشدنا علیا ناشدتک باللہ من سمع النبی صلی اللہ علیہ و سلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ فقام بضع عشر فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ

طبرانی معجم کبیر میں ہبیرہ بن مریم اور سعید بن وہب اور زید عرنی اور زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے لوگوں کو قسم دے کر کہا کہ جسنے آنحضرت سے یہ حدیث جس کا میں ولی ہوں علی بھی اسکے ولی ہیں جسنے سنا ہو وہ کھڑے ہو کر بیان کرے چنانچہ دس سے کچھ زائد لوگوں نے کھڑے ہو کر اپنا آنحضرت سے سننا بیان کیا۔

بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

وعن ابن مسعود وقال نارأیت رسول اللہ ﷺ اخذ بید علی وقال ھذا ولی ولی واناولی ایکم ولیت من والاہ وعادیت من عاداہ خرجہ الحاکمی وفی روایۃ قال ھذا ولی کل مومن (ریاض النضرۃ ص۱۰۲)

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو حضرت علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے فرماتے یہ سُنا کہ یہ میرا ولی ہے اور میں اس کا ولی ہوں جسنے اسے محبوب رکھا مجھے محبوب رکھا جس نے اسے دشمن رکھا اُسنے مجھے دشمن رکھا حاکمی نے اسکی تخریج کی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ تمام مومنوں کا ولی ہے

بروایت حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

اخرجہ الدیلمی عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ ﷺ من کنت نبیہ فعلی ولیہ۔

دیلمی بروایت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا میں نبی ہوں علی اُسکے ولی ہیں۔

بروایت حضرت وہب بن حمزہ رضی اللہ عنہ

فی الاصابۃ وھب بن حمزۃ قال سافرت مع علی ابن ابی طالب فرأیت منہ بعض ما اکرہ فشکوتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تقولن ھذا لعلی فانہ ولیکم بعدی (ریاض النضرۃ ص۱۰۲)

اصابہ میں ہے کہ وہب بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کے ساتھ سفر کیا میں نے اُنمیں بعض ایسی باتیں دیکھیں جو مجھے کرہ معلوم ہوئیں میں نے اسکی شکایت آنحضرتؐ سے کی آپنے فرمایا کہ یہ علی کیلئے مت کہو وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

یہ روایت بتغیر الفاظ معجم کبیر طبرانی وابن مندہ وابونعیم وابن مردویہ واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر وجمع الجوامع للسیوطی وکنز العمال للمتقی میں بھی ہے۔

حدیث غدیر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (مسند احمد)
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اُس کے مولا ہیں ؎

قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ	خطبہ الغدیر اثبت الفضل علی ما امین
آنحضرت کا ارشاد جسکا میں مولا ہوں علی بھی اسکے مولا ہیں	اُنکی منقبت کو ظاہر کرتا ہے اور جسمیں فضل کو یقین ہو سکتا ہے نہیں موجود ہے

یہ حدیث اسقدر طرق کثیرہ کیساتھ روایت ہوئی ہے کہ بعض محدثین نے اسکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کیں۔ ہم حوالہ ہوں اسامی و حالات متعلق بہ کتاب حدیث غدیر۔

(۱) امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری متوفی ۳۱۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک۔ انکے متعلق شیخ سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ ص۳۵ میں لکھتے ہیں کہ۔

اخرج محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ	روایت کیا محمد بن جریر طبری صاحب تاریخ نے حدیث غدیر خم
خبر غدیر خم من خمسۃ و سبعین طریقا	کو پچہتر طریقے سے اور علٰحدہ ایک کتاب الولایہ کے
و افرد لہ کتابا باسماہ کتاب الولایۃ	نام سے لکھی ہے۔

مولوی حسن الزمان محمد حیدر آبادی قول الحسن فی شرح فخر الحسن ص۲۱۳ میں لکھتے ہیں کہ

و ذکر الحافظ عماد الدین بن کثیر فی تاریخہ	حافظ عماد الدین بن کثیر نے تاریخ کبیر میں امام محمد بن جریر
الکبیر فی ترجمۃ الامام محمد بن جریر الطبری	طبری شافعی کے حال میں ذکر کیا کہ انکی کتاب ضخیم جلدوں
الشافعی ان لہ کتابا فی مجلدین ضخمین جمع	میں ہے جسمیں اُنھوں نے احادیث غدیر خم جمع کئے ہیں
فیہ احادیث غدیر خم۔	

ابن جریر طبری کے متعلق حافظ سیوطی کتاب التنبیہ من بعیث اللہ علی رأس کل مأۃ میں لکھتے ہیں کہ

قال ابن خزیمۃ ما علمت علی الارض	ابن خزیمہ کا قول ہے کہ میں ابن جریر سے زیادہ عالم و نہیں

من جریر۔ | نہیں جانتا۔

انھوں نے حدیث غدیر کو پچھتر طریقوں سے روایت کرکے ایک مستقل رسالہ لکھا اور اس کا نام کتاب الولایہ رکھا ہے جس کے کثرت طرق کو دیکھ کر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ لکھتے ہیں کہ

رأیت مجلدا من طرق الحدیث لابن جریر فاندھشت لکثرۃ تلک الطرق۔ | اس حدیث کے کثرت طرق کے متعلق محمد بن جریر طبری کا ایک رسالہ دیکھا میں اسکے کثرت طرق کو دیکھکر مبہوت ہوگیا

روضۃ الندیہ صفحہ ۲۷ میں بھی یہہ واقعہ موجود ہے۔

(۲) حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن نہار بن عبد اللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بعقدہ جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد میں دیکر لکھتے ہیں کہ ۳۳۰ھ میں اس حدیث کے متعلق انھوں نے ایک مبسوط رسالہ لکھا اور اس کا نام حدیث الموالات رکھا اور ایک سو اٹھائیس طریقوں سے اس حدیث کو روایت کیا۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی ینابیع المودۃ صفحہ ۳۶ میں لکھتے ہیں کہ

اخرج خبر غدیر خم ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ فی کتاب افرد لھا کتابا سماہ الموالات وطرقہ من مائۃ و خمسۃ طریق | حدیث غدیر خم کو ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے روایت کیا ہے اور علیحدہ کتاب لکھی جس کا نام موالات رکھا جسمیں ایک سو پانچ طریقہ ہیں۔

مولوی حسن الزماں محمد حیدر آبادی قول المستحسن صفحہ ۲۱۱ میں لکھتے ہیں کہ

وقد جمع ابن عقدۃ فی کتاب الموالات فاخرج عن عمار بن یاسر و ابن عباس والحسن بن علی والحسین و غیرھم ما ذکرھا مجتمعا الی الان لا یحصل ھذا الکتاب۔ | اور ابن عقدہ نے کتاب الموالات میں جمع کیا اور اسکو عمار بن یاسر و ابن عباس و حسن بن علی و حسین بن علی وغیرہم سے روایت کیا جس کا ذکر طوالت کو چاہتا ہے جس کی یہہ کتاب متحمل نہیں۔

میرزا احمد معتمد خاں بدخشی نزل الابرار ص۲۱ میں لکھتے ہیں کہ۔

وقد استوعبها ابن عقدة في كتاب مفرد وقد نص الذهبي على كثير من الطرق وروى من الصحابة عدد كثير۔	ابن عقدہ نے ایک کتاب میں اسکے طریقوں کو جمع کیا ہے اور ذہبی نے اکثر طرق کی تصریح بھی کی اور بہت سے صحابہ نے اسے روایت بھی کیا ہے۔

(۳) علامہ ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی المتوفی ۴۷۰ھ نے اس حدیث کے اسناد کو ایک بڑا جزء کے رسالہ میں جمع کرکے اس کا نام دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ رکھا۔

(۴) علامہ ابو سعید سعود بن ناصر السجزی السجستانی المتوفی ۴۷۷ھ نے اس حدیث کو ایک سو بیس صحابہ سے روایت کرکے ستر جزء کا رسالہ لکھا جس کا نام درایہ فی حدیث الولایہ رکھا۔

(۵) حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ نے ایک رسالہ میں اس حدیث کے طریقوں کو جمع کیا چنانچہ تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص۲۴۵ میں ہے کہ

وله حديث من كنت مولاه فعلي مولاه طرقه جيدة وقد افردت ذلك ايضاً۔	لیکن حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے بہت سے مستحکم طریقے ہیں جنکو بھی میں نے علحدہ رسالہ میں لکھا ہے۔

انکے علاوہ بعض ائمہ حدیث نے تو ان سے بھی بڑھکر اس حدیث کے طریقوں کے جمع کرنے میں اہتمام بلیغ کیا چنانچہ ینابیع المودۃ ص۳۶ میں ہے کہ

حكى العلامة علي بن موسى وعلي بن محمد ابن المعالي الجويني الملقب بامام الحرمين استاذ ابي حامد الغزالي يتعجب ويقول ان عقد حمدان في بغداد في يد صاحب فيه روايات خبر غدير ملك باعلى المجلدة الثامنة والعشرين من طرق قوله صلى الله عليه وسلم من كنت مولاه فعلي مولاه ويتلو المجلدة التاسعة والعشرين	علامہ علی بن موسیٰ و علی بن محمد ابن المعالی جوینی ملقب بامام الحرمین استاذ ابی حامد غزالی سے روایت کرتے ہیں کہ ابن المعالی تعجب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے بغداد میں ایک صاحب حمدان کے ہاتھ میں اس حدیث کی روایتوں کے متعلق ایک ضخیم کتاب دیکھی اس پر لکھا ہوا تھا کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے متعلق یہ اٹھائیسویں جلد ہے اس کے بعد انتیسویں جلد لکھی جارہی ہے۔

قول المحسن صفحہ ۲۱۳ میں اور عروۃ الوثقیٰ صفحہ ۵۵۱ میں یہ واقعہ تاریخ ابن کثیر کے حوالہ سے مرقوم ہے۔ اسکے علاوہ مولوی حسن الزماں محمد لکھتے ہیں کہ۔

و الشیخ محمد بن الجزری الشافعی المقری المحدث رسالۃ ذکر فیھا تواترہ من عدۃ طرقا فی طریقا و عن ابی علی العطاء الھمدانی انہ کان یقول اروی ھذا الحدیث بثمانی طریق و خمسین طریقا۔	شیخ محمد بن جزری شافعی مقری محدث نے ایک رسالہ لکھا ہے جسمیں اسکے تواتر کو اسی طریقوں سے ذکر کیا ہے اور ابو علی عطاء ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو دو سو پچاس طریقوں سے روایت کیا ہے۔

اسامی صحابہ و تابعین رواۃ حدیث غدیر

ابن عقدہ کتاب الموالاۃ میں لکھتے ہیں کہ یہ اسماء حضرات کے ہیں جنھوں نے حدیث غدیر کو روایت کیا۔

(۱) حضرت ابو بکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی مرتضےٰ (۵) حضرت طلحہ (۶) حضرت زبیر (۷) حضرت عبد الرحمن بن عوف (۸) حضرت سعد بن ابی وقاص (۹) حضرت عباس بن عبد المطلب (۱۰) حضرت امام حسن (۱۱) حضرت امام حسین (۱۲) حضرت عبد اللہ عباس (۱۳) حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب (۱۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود (۱۵) حضرت عمار بن یاسر (۱۶) حضرت ابو ذر غفاری (۱۷) حضرت سلمان فارسی (۱۸) حضرت سعد بن زرارہ انصاری (۱۹) حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری (۲۰) حضرت ابو ایوب انصاری (۲۱) حضرت سہل بن حنیف (۲۲) حضرت عثمان بن حنیف (۲۳) حضرت حذیفہ بن الیمان (۲۴) حضرت عبد اللہ بن عمر (۲۵) حضرت براء بن عازب انصاری

(۲۶) حضرت رفاعہ بن رافع انصاری (۲۷) حضرت سمرہ بن جندب (۲۸) حضرت سلمہ بن الاکوع (۲۹) حضرت زید بن ثابت انصاری (۳۰) حضرت ابو علی انصاری (۳۱) حضرت ابو قدامہ انصاری (۳۲) حضرت سہل بن سعد انصاری (۳۳) حضرت عدی بن حاتم طائی (۳۴) حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہ (۳۵) حضرت کعب بن عجرہ انصاری (۳۶) حضرت ابو الہیثم بن تیہان انصاری بدری (۳۷) حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص زہری (۳۸) حضرت مقداد بن عمر کندی (۳۹) حضرت عمر بن ابی سلمہ (۴۰) حضرت عبداللہ بن اسید مخزومی (۴۱) حضرت عمران بن حصین خزاعی (۴۲) حضرت بریدہ بن الحصیب اسلمی (۴۳) حضرت ابو سعید خدری (۴۴) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری۔ (۴۵) حضرت جریر بن عبداللہ بجلی (۴۶) حضرت زید بن ارقم انصاری (۴۷) حضرت حذیفہ بن اسید (۴۸) حضرت عمر بن الحق۔ (۴۹) حضرت زید بن حارثہ انصاری (۵۰) حضرت مالک بن الحویرث (۵۱) حضرت ابو سلیمان جابر بن سمرہ (۵۲) حضرت عبداللہ بن ثابت انصاری (۵۳) حضرت حبشی بن جنادہ سلولی (۵۴) حضرت ضمیرۃ الاسیدی (۵۵) حضرت عبداللہ بن عازب انصاری (۵۶) حضرت عمر بن مرہ (۵۷) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی (۵۸) حضرت زید بن شرحبیل انصاری (۵۹) حضرت عبیداللہ بن بشر مازنی (۶۰) حضرت نعمان بن عجلان انصاری (۶۱) حضرت عبدالرحمن بن نعیم دیلمی (۶۲) حضرت ابو بکرہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۶۳) حضرت ابو فضالہ انصاری (۶۴) حضرت عطیہ بشر مازنی (۶۵) حضرت عامر بن ابی لیلیٰ غفاری (۶۶) حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ کنانی (۶۷) حضرت عبدالرحمن بن عبد رب انصاری (۶۸) حضرت حسان بن ثابت انصاری (۶۹) حضرت سعد بن جنادہ عوفی (۷۰) حضرت عامر بن عمیر عوفی (۷۱) حضرت عبداللہ بن یامیل (۷۲) حضرت حبہ بن جوین عرنی (۷۳) حضرت عقبہ بن عامر جہنی (۷۴) حضرت ابو ذویب شاعر (۷۵) حضرت ابو شریح خزاعی (۷۶) حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ (۷۷) حضرت ابو امامہ باہلی (۷۸) حضرت عامر بن حمزہ (۷۹) حضرت

جندب سفیان بجلی (۸۰) حضرت اُسامہ بن حارثہ کلبی (۸۱) حضرت وحشی بن حرب (۸۲) حضرت قیس بن ثابت انصاری (۸۳) حضرت عبدالرحمن بن مدلج (۸۴) حضرت حبیب بن بدیل خزاعی (۸۵) حضرت انس بن مالک انصاری (۸۶) حضرت ابوہریرہ (۸۷) حضرت جبلہ بن عمر انصاری (۸۸) حضرت ابوبرزہ انصاری (۸۹) حضرت ابورافع مولی رسول اللہ (۹۰) حضرت ابوعمرہ بن عمر بن محصن انصاری (۹۱) حضرت ناجیہ بن عمر خزاعی (۹۲) حضرت یعلی بن مرہ ثقفی (۹۳) حضرت سعید بن سعد بن عبادہ انصاری (۹۴) حضرت ابوسریحہ انصاری (۹۵) حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (۹۶) ام المومنین حضرت عائشہ (۹۷) ام المومنین حضرت ام سلمہ (۹۸) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب (۹۹) حضرت فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب (۱۰۰) حضرت اسماء بنت عمیس (۱۰۱) حضرت ابوزینب بنت عوف انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ثم ذکر بن عقدۃ ثمانیۃ وعشرین رجلا من الصحابۃ ولم یذکر اسماءھم۔	پھر ابن عقدہ نے اٹھائیس صحابیوں کا اور ذکر کیا جنکا نام نہیں لکھا۔

ابن عقدہ کا طویل حال علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صـ۵ میں لکھکر آخر میں یہ لکھا ہے کہ

ما علمت ابن عقدۃ اتھم بوضع حدیث انما الاسانید فلا ادری وھذہ فرد ترجمتہ فی جزوۃ فعرلی حدیثہ بعلو۔	کہ میں اس امر کو نہیں جانتا کہ ابن عقدہ حدیث میں متہم ہوئے ہیں انکے اسانید کو میں نہیں جانتا میں نے اُن کا حال علحدہ جزو میں لکھا جو اُن سے مجھے اعلیٰ حدیثیں حاصل ہوئیں۔

اسامی ائمہ محدثین مخرجین حدیث غدیر

اس حدیث کو بجز بخاری و مسلم و ابوداؤد و واقدی ہر طبقہ کے محدثین کی جماعت کثیر نے روایت کیا ہے۔ جنکے اسامی درج ذیل ہیں۔

(۲) محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ (مستدرک ج۳ صـ۱۱۹) (۳) یوسف اسرائیل بن یونس السبیعی خصائص نسائی صـ۴ (۴) قاضی شریک بن عبداللہ (خصائص نسائی صـ۴) (۴) محمد بن جعفر مدنی معروف

(۴) غندر (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۰۲) (۵) وکیع بن الجراح (ابن ماجہ صفحہ ۲) (۶) عبداللہ بن نمیر ہمدانی (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۳۵۵)
(۷) عبدالرزاق بن ہمام صنعانی (مناقب خوارزمی صفحہ ۴۷) (۸) حسین بن مروزی (قول المحسن صفحہ ۳۰)
(۹) ابو نعیم فضل بن دکین کوفی (مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۱۱) (۱۰) عفان بن مسلم صفار (خواص الامہ صفحہ ۱۳۵) (۱۱)
سعید بن منصور خراسانی (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۵) (۱۲) علی بن حکیم الاودی (قول المحسن صفحہ ۳۰۲) (۱۳) علی بن
محمد طنافسی (ابن ماجہ صفحہ ۱۲) (۱۴) عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی (قول المحسن صفحہ ۳۰۲) (۱۵) عبیداللہ
بن عمر قواریری (قول المحسن صفحہ ۳۰۵) (۱۶) اسحاق بن ابراہیم حنظلی معروف بہ ابن راہویہ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۶)
(۱۷) عثمان بن محمد بن ابی الحسن بن ابی شیبہ (قول المحسن صفحہ ۳۰۲) (۱۸) قتیبہ بن سعید سلفی (خصائص نسائی صفحہ ۱۰)
(۱۹) امام احمد بن حنبل (مسند جلد ۱ صفحہ ۱۰) (۲۰) ہارون بن عبداللہ ابو موسیٰ حمال (قول المحسن صفحہ ۳۰۲)
(۲۱) محمد بن بشار عبدی (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۵) (۲۲) ابو موسیٰ محمد بن المثنی عنزی (نسائی صفحہ ۱۰)
(۲۴) اسمٰعیل بن عبداللہ اصفہانی الملقب بسمویہ (قول المحسن صفحہ ۳۰۲) (۲۵) محمد بن یحییٰ ذہلی (نسائی صفحہ ۱۰)
(۲۶) محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی صاحب السنن (ابن ماجہ صفحہ ۲) (۲۷) ابن ابی قتیبہ عبداللہ بن مسلم
دینوری (کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد ۲ صفحہ ۹۳) (۲۸) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب السنن (ترمذی
شریف جلد ۱ صفحہ ۲۰۲) (۲۹) ابن ابی عاصم احمد بن عمر شیبانی (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۵) (۳۰) زکریا ابن یحییٰ
الساجزی الخیاط (نسائی صفحہ ۱۰) (۳۱) عبداللہ بن امام احمد بن حنبل (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۵) (۳۲) احمد بن
عمر بن عبدالخالق البزار (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۶) (۳۳) محمد بن شعیب نسائی صاحب السنن (خصائص نسائی صفحہ ۱)
(۳۴) حسن بن سفیان (مناقب خوارزمی صفحہ ۱۱) (۳۵) محمد بن جریر طبری (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۰۹) (۳۶) ابو القاسم
عبداللہ بن محمد بغوی (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹) (۳۷) محمد بن علی حسین بن بشر ابو عبداللہ الزاہد الحکیم
الترمذی (قول المحسن صفحہ ۳۰۲) (۳۸) احمد بن محمد طحاوی (قول المحسن صفحہ ۳۰۴) (۳۹) ابو عمر احمد بن محمد بن
عبدربہ القرطبی (عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۴۰۰) (۴۰) حسین بن اسمٰعیل المحاملی (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۵) (۴۱) ابو
العباس احمد بن محمد معروف بابن عقدہ (قول المحسن صفحہ ۳۰۲) (۴۲) وعلج بن احمد السجزی (مستدرک جلد ۳ صفحہ ۶۰۹)
(۴۳) محمد بن حبان بستی (قول المحسن صفحہ ۳۰۰) (۴۴) سلیمان بن احمد طبرانی (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۵) (۴۵) احمد

بن جعفر الغطیعی (مستدرک جلد ۳ ص ۱۰۹) (۴۶) علی بن عمر الدارقطنی (قول المتین ص ۲۰۶) (۴۷) محمد بن عبد الرحمن المخلص الذہبی (ریاض النضرۃ جلد ۱ ص ۱۳۶) (۴۸) ابو عبد اللہ حاکم صاحب مستدرک (مستدرک جلد ۱ ص ۱۰۹) (۴۹) احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصفہانی (نزل الابرار ص ۳۰) (۵۰) ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی (کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۲) (۵۱) ابن الحمال اسمٰعیل بن علی رنجویہ رازی (ریاض النضرۃ جلد ۱ ص ۱۰۱) (۵۲) احمد بن حسین بیہقی (مناقب خوارزمی ص ۳۱) (۵۳) ابن عبد البر یوسف بن عبد اللہ نمری قرطبی (استیعاب جلد ۲ ص ۲۵۳) (۵۴) احمد بن علی المعروف بہ خطیب بغدادی (کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۲) (۵۵) ابو الحسن علی احمد واحدی (مطالب السئول ص ۱۰) (۵۶) احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی (نواصر اللہ ص ۱۰) (۵۷) علی بن محمد جلالی معروف بہ ابن المغازلی (ینابیع المودۃ ص ۳۲) (۵۸) علی بن الحسن بن الحسین خلعی (کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۲) (۵۹) ابو منصور شہر دار بن شیرویہ دیلمی (مناقب خوارزمی ص ۳۰) (۶۰) احمد بن محمد عاصمی (زین الفتی فی) (۶۱) ابو المؤید موفق بن احمد معروف بہ اخطب خوارزم کی (مناقب خوارزمی ص ۳۰) (۶۲) علامہ فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر (روائح المصطفے ص ۱۰) (۶۳) ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد معروف بہ ابن اثیر جزری (جامع الاصول جلد ۱ ص ۱۱) (۶۴) ابو الحسن علی بن محمد معروف بابن اثیر جزری (اسد الغابہ جلد ۱ ص ۲۰) (۶۵) محمد بن عبد الواحد مقدسی حنبلی (کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۲) (۶۶) محمد بن طلحہ نصیبی شافعی (مطالب السئول ص ۱۶) (۶۷) ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی (تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۰) (۶۸) محمد بن یوسف گنجی شافعی (کفایۃ الطالب البلخی) (۶۹) ابو جعفر محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری (ریاض النضرۃ جلد ۱ ص ۱۶) (۷۰) ابراہیم بن محمد حموینی (ینابیع المودۃ ص ۳۰) (۷۱) شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ ص ۲۴۶) (۷۲) نظام الاعرج نیشاپوری صاحب تفسیر (روائح المصطفے ص ۱۲) (۷۳) ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴) (۷۴) محمد بن یوسف زرندی۔ (ینابیع المودۃ ص ۳۰) (۷۵) عبد اللہ بن سعد یمنی شافعی (مرآۃ الزمان جلد ۸ ص ۱۰) (۷۶) اسمٰعیل بن عمر دمشقی معروف بہ ابن کثیر صاحب تاریخ (قول المتین ص ۲۱۳) (۷۷) علی بن شہاب الہمدانی (مودۃ القربیٰ مشمولہ ینابیع المودۃ ص ۴۶۹) (۷۸) محمد بن محمد معروف بہ خواجہ پارسا (فصل الخطاب بابلی باب ۱۰ ینابیع المودۃ ملحقہ فصل الخطاب) (۷۹) محمد بن محمد شمس الدین جزری صاحب حصن حصین (قول المتین ص ۲۱۳) (۸۰) احمد بن علی معروف بہ ابن حجر عسقلانی

(تہذیب التہذیب جلد ۶ ص۳۳۵) (۸۱) نورالدین علی بن محمد معروف بابن الصباغ مالکی (فصول المہم ص۱۹) (۸۲) محمد بن احمد عینی حنفی شارح بخاری (عمدۃ القاری معروف بعینی جلد ۱ ص۲۳۴) (۸۳) حسین بن معین الدین یزدی میبندی (فوائح رحمی) (۸۴) نورالدین علی بن عبداللہ سمہودی شافعی صاحب جواہر العقدین (ینابیع المودۃ ص۳۳۵) (۸۵) عبدالرحمن بن ابی بکر معروف بجلال الدین سیوطی (ینابیع صفحہ ۳۵۰ و صبح الکواکب و تاریخ الخلفاء نحو) (۸۶) عطاء اللہ بن مفضل اللہ شیرازی معروف بجمال الدین محدث (ابین در دفتہ الاحباب جلد ۱ ص۳۳۴) (۸۷) احمد بن محمد معروف بابن حجر ہیتمی مکی (صواعق محرقہ ص۹۸) (۸۸) علی متقی بن حسام الدین (کنز العمال جلد ۱ ص۳۰) (۸۹) شیخ محمد صالح کشفی (مناقب مرتضوی ص۳۰) (۹۰) ملا علی قاری ہروی (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ ص۵۵) (۹۱) محمد بن عبدالرؤف مناوی (کنوز الحقائق مشہور بہ ینابیع المودۃ ص۱۸۱ و فیض القدیر شرح جامع صغیر ج۲ ص۴۴۲) (۹۲) محمد بن محمد بن علی شیخانی قادری مدنی (صراط السوی فی مناقب القرنین ص۹۳) احمد بن الفضل باکثیر مکی (وسیلۃ المآل فی عد مناقب الآل فی) (۹۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی (اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص۴۲۵) (۱) محمد بن عبدالرسول مدنی برزنجی (رسالۃ الاشاعۃ فی) (۹۶) حسام الدین بن محمد بایزید بہاریپوری صاحب مرافض الروافض (عمدۃ الوفی ص۳۰۰) (۹۵) مرزا احمد معتمد خاں بدخشانی (نزل الابرار ص۱۲) (۹۶) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ازالۃ الخفا مقصد دوم ص۲۶۱) (۹۷) محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر یمانی صنعانی (روضہ ندیہ ص۱۰۵) (۹۸) محمد بن علی الصبان (اسعاف الراغبین ص۱۵۲) (۹۹) مولوی رشید الدین خاں (ایضاح لطافۃ المقال فی) (۱۰۰) ملا محمد مبین فرنگی محلی (وسیلۃ النجاۃ ص۱۳۵) (۱۰۱) سید صدرالدین احمد (روائح المصطفے ص۱۵۰) (۱۰۲) شیخ سلیمان حنفی قندوزی (ینابیع المودۃ ص۳۳۰) (۱۰۳) مولوی ولی اللہ فرنگی محلی (مرآۃ المومنین و سبیل الغافلین ص۵۲۰) (۱۰۴) مولوی شاہ تقی علی قلندر علوی کاکوروی (روض الازہر ص۱۰۱) (۱۰۵) مولوی شاہ حسن بخش علوی کاکوروی (تفریح الاذکیا جلد ۱ ص۳۵۵) (۱۰۶) مولوی حسن الزماں ترکمانی حیدرآبادی (قول الحسن ص۲۱۱) (۱۰۷) مولوی حافظ شاہ علی انور قلندر علوی کاکوروی (شہادت نامہ ص۱۲) (۱۰۸) مولوی حکیم مظہر الحق قنوجی (شمس التواریخ جلد ۱ ص۳۰۰) (۱۰۹) حافظ عبدالرحمن پنجابی (المرتقی ص۳۰) و غیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ائمہ محدثین مرقومہ بالا حضرات کے حالات سے کتب اکابر قوم ملوہین۔ من شاء فلیطلب الی من لقاء القوم وعلم الشامخ فی سیوکا کابر۔

حدیث غدیر کے صحیح و متواتر ہونے کا بیان

میرزا محمد محسن خاں بدخشی رسالہ نزل الابرار ص۲۱ میں بعد ذکر حدیث غدیر لکھتے ہیں کہ

هذا حديث صحيح مشهور لم يتكلم في صحته الا متعصب جاحد لا اعتبار بقوله فان الحديث كثير الطرق جدا۔

یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت میں متعصب منکر کے سوا کسی نے کلام نہیں کیا اور ایسے شخص کی بات قابل اعتبار نہیں اس حدیث کے بہت سے طریقے ہیں

(۲) قال شمس الدين محمد بن محمد الجزري صاحب الحصن الحصين في اسنى المطالب في ذكر حديث الغدير ولا عبرة بمن حاول تضعيفه ممن لا اطلاع له في هذا العلم۔

شمس الدین محمد بن محمد جزری صاحب حصن حصین اسنی المطالب میں فصل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والے کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے یہ ہوتا ہے کہ اسکو علم حدیث پر ذرا بھی اطلاع نہیں۔

(۳) قال جمال الدين عطاء الله بن فضل الله بن عبد الرحمن الشيرازي في الاربعين هذا الحديث متواتر روي عن النبي صلى الله عليه وسلم اثنا وعشرون صحابيا رواه كثير وحسن غفير من الصحابة۔

جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی اربعین میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرتؐ سے متواتر روایت ہوئی ایک جماعت کثیر و جم غفیر صحابہ نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۴) وقال العلامة ضياء الدين صالح بن المهدي المقبلي في كتابه العلم الشامخ بابحاث المسدة في فنون المتعددة ومن شواهد ذلك ما روي في حق علي في الجنة [illegible] ۱۲

علامہ ضیاء الدین صالح بن المہدی مقبلی اپنی کتاب ابحاث المسدہ فی فنون المتعددہ میں لکھتے ہیں کہ انہیں احادیث کی قسم میں سے وہ حدیث ہے جو حضرت علی کے جنتی ہونے کی نسبت آرہی ہے اور معنا بات خود متواتر ہے اور

لہ جو شخص چاہے تو انکے حالات علما کی کتابوں اور علم تاریخ اور سیر اکابر کی کتابوں میں دیکھ لے ۱۲

حدیث متواتر ہے اور مشہور روایت حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔	حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ روایتاً مشہور ترین حدیث ہے۔

ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد ۵ صفحہ ۵۶۸ میں لکھتے ہیں کہ۔

(۵) ان ھذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل ھو من الحفاظ عدہ متواترا فی روایۃ احمد انہ سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیا۔	بیشک یہ حدیث صحیح ہے جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔ بلکہ بعض حفاظ حدیث نے اسکو متواترات میں شمار کیا ہے اسلئے کہ امام احمد سے مروی ہے کہ آنحضرت سے اسکو تیس صحابیوں نے سنا ہے۔

علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۴۴۲ میں لکھتے ہیں کہ

(۶) من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ احمد والنسائی عن البراء واحمد عن بریدۃ وحسنہ احمد نقلت بل قال الدارقطنی لہ طرق حدیث متواتر۔	حدیث غدیر کو امام احمد اور نسائی نے براء ابن عازب سے اور امام احمد نے بریدہ سے روایت کیا ہے امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ مؤلف کا قول ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔

(۷) شیخ علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ میں لکھتے ہیں کہ۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ حدیث متواتر	حدیث غدیر حدیث متواتر ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی شروح مشکوۃ مثل لمعات و اشعۃ اللمعات میں حسب ذیل عبارت لکھتے ہیں کہ۔

عبارت لمعات	عبارت اشعۃ اللمعات
ھذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ وقد اخرجہ جماعۃ کالترمذی والنسائی واحمد وطرقہ کثیرۃ جدا وارستہ عشر صحابیا	ایں حدیث صحیح است بے شک روایت کردہ اند آں را جماعتے مانند ترمذی و احمد و طرق وے کثیر است روایت کردہ اند آں را شانزدہ صحابی و در روایتی

وفی روایۃ احمد اخری عنہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون من اصحابہ یشھدون بہ لعلی لما نوزع فی ایام خلافتہ وکثیر من اسانید ھذا الحدیث صحاح وحسان وکلھا ثقات علی قدم فی صحتہ۔

مرحمد را آمدہ کہ شنیدہ اند از آنحضرت سی صحابی وگواہی دادند بدان مر علی را در وقتی کہ نزاع وخلاف کردہ شد بوے در ایام خلافت وی وبسیارے از اسانید آن صحاح وحسان است وباقی ثقات نیست بقول کسے کہ سخن کردہ است در صحت وی (طبقات ۴۱۵)

(ترجمہ) یہ حدیث صحیح ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت مثل ترمذی ونسائی وامام احمد نے اسکی تخریج کی اور اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں سولہ صحابیوں نے اسکو روایت کیا ہے امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اس حدیث کو آنحضرت سے تیس صحابیوں نے سنا ہے اور زمانۂ خلافت حضرت علی میں وقت منازعت لوگوں نے اس حدیث کی گواہی دی تھی اور اسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں جس شخص نے اس کی صحت میں کلام کیا اُس کا قول قابل اعتبار نہیں ہے۔

(۹) سید محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر یمانی صنعانی روضۃ الندیہ شرح تحفۃ العلویہ ۶۲ میں لکھتے ہیں

وحدیث الغدیر متواتر اخرج ذلک اثنا عشر الحدیث

(۱۰) وھذا الحدیث اخرجہ السیوطی فی الفوائد المکاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وفی الکاثر الازھار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وعلی المتقی فی مختصرہ قطف الازھار

(۱۱) وقال الحافظ نور الدین علی بن ابراھیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابہ المسمی بالانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون ھذا حدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان وکلھا ثقات علی قدم فی صحتہ کابی داؤد وابی حاتم الرازی۔

(۱۲) وقال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی ھذا الحدیث تلقتہ الامۃ بالقبول وھو موافق للاصول

اور حدیث غدیر اکثر ائمہ حدیث کے نزدیک متواتر ہے۔

اس حدیث کو سیوطی نے فوائد المتکاثرہ فی الاخبار المتواترہ اور ازہار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ میں لکھا اور علی متقی نے بھی منتخب قطف الازہار میں لکھا ہے

حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی حلبی شافعی کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح وحسان سے روایت ہوئی ابو داؤد وابو حاتم کے اقوال جنھوں نے اس حدیث کی صحت میں قدح کی ہے وہ قابل التفات نہیں۔

احمد بن محمد عاصمی زین الفتی میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو امت نے قبول کیا اور یہ حدیث اصول کے مطابق ہے

(۵) وقال الحافظ محمد بن محمد بن علي الشيخاني القادري الحلبي في صراط السوي قال الحافظ الذهبي هذا حديث حسن اتفق على ما ذكرنا جمهور اهل السنة والجماعة۔

حافظ محمد ابن محمد بن علی شیخانی قادری حلبی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے جمہور اہل سنت و الجماعت کا اتفاق ہے۔

(۶) وقال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حديث صحيح عن رسول الله وقد روى عنه نحو مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تقدح في بعض الفضيلة لم يشركه احد اخرجه الفقيه ابن المغازلي في المناقب۔

حافظ ابوالقاسم فضل بن محمد کا قول ہے کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کیساتھ روایت ہوئی اور سو صحابیوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے جنمیں عشرۂ مبشرہ بھی ہیں اور یہ نہایت ہے۔ میں کسی قسم کی علت یا سقم اس روایت میں نہیں پاتا۔ حضرت علی اس فضیلت میں متفرد ہیں کوئی صحابی ہیں اُن کا شریک نہیں ہے فقیہ ابن المغازلی نے مناقب میں اسے لکھا ہے۔

(۷) وقال میر زاهد مخدوم بن میر عبد الباقي في مواهق الروافض في المتن عن حديث الغدير المتواتر ذكره المخلص الذي ذكر مفيدهم۔

میرزا محمد مخدوم بن میر عبدالباقی نوقض الروافض میں لکھتے ہیں کہ اگر تم مجھ سے حدیث غدیر کے تواتر کے متعلق سوال کرتے ہو تو میں تم سے اس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

(۸) وقال محمد صدر عالم في معارج العلى ثم اعلم ان حديث المولاة متى اتر عند السيوطي كما ذكره في قطف الازهار فاورد تسعة واسوق طرقه ليتضح المتن اتر فاق الخ اخرجه احمد والحاكم عن ابن عباس وابن ابي شيبة واحمد عنه وعن بريدة واحمد وابن ماجة عن البراء والطبراني وابن جرير وابن نعيم عن جندب الانصاري وابن قانع عن حبشي بن جنادة والترمذي عنه وقال

محمد صدر عالم معارج العلی میں لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ حدیث غدیر حافظ سیوطی کے نزدیک متواترات میں سے ہی جیسا کہ قطف الازہار میں مذکور ہے۔ اس صیت کے طریقوں کو شمار کرکے دکھا آہوں تاکہ اس کا متواتر ہونا واضح ہو جائے پس میں کہتا ہوں کہ امام احمد و حاکم نے ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے اُن سے اور بریدہ سے اور احمد اور ابن ماجہ نے براء سے اور طبرانی اور ابن جریر اور نعیم نے جندب انصاری سے اور ابن قانع نے حبشی بن جنادہ سے اور ترمذی

حسن غریب والنسائی والطبرانی والضیاء المقدسی
عن ابی الطفیل وعن زید بن ارقم وحذیفۃ
بن اسید الغفاری وابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابی
ایوب وابن ابی شیبۃ وابن عاصم الضیاء عن سعد بن
ابی وقاص والشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن
مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ
عن یحییٰ بن جعدۃ وعن زید بن ارقم وابن
عقدۃ فی کتاب الموالاۃ عن حبیب بن بدیل بن
ورقاء وقیس بن ثابت وزید بن شراحیل الانصاری
واحمد عن علی وثلثۃ عشر جلا وابن ابی
شیبۃ عن جابر قالوا قال رسول اللہ من کنت مولاہ
فعلی مولاہ۔

نے بھی اُن سے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے
اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء مقدسی نے ابو الطفیل سے اور زید
بن ارقم اور حذیفہ بن اسید غفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور
طبرانی نے ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن عاصم اور ضیا نے
سعد بن ابی وقاص سے اور شیرازی نے الالقاب میں حضرت
عمر سے اور طبرانی نے مالک بن الحویرث سے اور ابو نعیم نے
فضائل صحابہ میں یحییٰ بن جعدہ اور زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ
نے کتاب الموالاۃ میں حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن
ثابت وزید بن شراحیل الانصاری سے اور امام احمد نے حضرت
علی اور دیگر تیرہ صحابیوں سے اور ابن ابی شیبہ نے جابر سے
اور یہ سب کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا جسکا میں مولا ہوں
علی بھی اُسکے مولا ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی کتاب صواعق محرقہ صـ۷۵ میں لکھتے ہیں کہ۔

(۱۹) الحدیث الرابع قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم
غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال
من والاہ وعاد من عاداہ الحدیث رواہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیف وثلاثون صحابیا وان
کثیرا من طرقہ صحیح او حسن۔

چوتھی حدیث آنحضرت کی یوم غدیر خم فرمانی کہ جسکا میں مولا ہوں
علی بھی اُسکے مولا ہیں اے اللہ جو اُسے دوست رکھے اُسے تو
بھی دوست رکھ اور جو اُس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی
عداوت رکھ اور اسکو آنحضرت سے تیس صحابیوں نے روایت
کیا ہے اسکے طریقوں میں سے اکثر طریقے صحیح ہیں یا حسن ہیں۔

(۲۰) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول صـ۱۰۱ میں لکھتے ہیں کہ

ایں حدیث بدرجۂ صحت بلکہ تواتر رسیدہ از وے
کس از صحابہ منہم علی بن ابی طالب وابو ایوب

یہ حدیث بدرجۂ صحت بلکہ بدرجۂ تواتر پہونچی ہے
صحابہ میں سے تیس آدمیوں نے جن میں حضرت علی اور ابو ایوب

وزید بن ارقم و براء بن عازب و عمرو بن مرہ و ابو ہریرہ و ابن عباس و عمارہ بن زید و سعد بن ابی وقاص و ابن عمر و انس و جریر و مالک بن حویرث و ابو سعید خدری و طلحہ و ابو الطفیل و حذیفہ بن اسید و غیرہم مروی گشت جمہور محدثین ایں حدیث را در صحاح و سنن و مسانید روایت کردہ اند۔

انصاری اور زید بن ارقم اور براء بن عازب اور عمرو بن مرہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور عمارہ بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور انس بن مالک اور جریر اور مالک بن حویرث اور ابو سعید خدری اور طلحہ اور ابو الطفیل اور حذیفہ بن اسید وغیرہ سے مروی ہے اور جمہور محدثین نے اس حدیث کو صحاح اور سنن اور مسانید میں روایت کیا ہے۔

مولوی حسن الزماں محمد ترکمانی حیدرآبادی قول المحسن فی شرح فخر المحسن صفحہ ۲۰۱ میں لکھتے ہیں کہ۔

اما حدیث غدیر خم فقد اخرجہ الامام احمد فی المسند و ابن ابی عاصم فی السنۃ عن علی و ثلاثۃ عشر رجلا من الصحابۃ و النسائی فی خصائصہ عن علی و اضعفہ عشر و فی روایۃ خمسۃ عشر و فی اخری ستۃ عشر و الطبرانی فی الاوسط عن علی و ثمانیۃ عشر رجلا من الصحابۃ و ابن راہویہ و ابن جریر و ابن ابی عاصم و الحاملی فی امالیہ و ابن عقدۃ فی کتاب الموالاۃ و الطحاوی فی شرح مشکلات الآثار عن سعد و الترمذی و النسائی فی خصائصہ و الطبرانی و الحاکم عن زید بن ارقم و النسائی و الطبرانی عن ابی ایوب الانصاری و ابن زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ عن ابن عمر و ابن ابی شیبۃ

لیکن حدیث غدیر خم اسکو امام احمد نے مسند میں اور ابو عاصم نے سنت حضرت علی سے اور تیرہ صحابیوں سے روایت کیا اور نسائی نے خصائص میں حضرت علی سے اور دس صحابیوں سے زیادہ اور ایک روایت میں پانچ سے اچھ سے اور دوسری روایت میں چھ سے اور طبرانی نے اوسط میں حضرت علی سے اور اٹھارہ صحابیوں سے اور ابن راہویہ اور ابن جریر اور ابن ابی عاصم اور محاملی نے امالی میں اور ابن عقدہ نے کتاب الموالاۃ میں اور طحاوی نے شرح مشکلات الآثار میں سعد سے اور ترمذی اور نسائی نے خصائص میں اور طبرانی اور حاکم نے زید بن ارقم سے اور نسائی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے اور ابو زید عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی سنن میں ابن عمر سے اور ابن ابی شیبہ نے اپنے سنن میں جابر بن

فی سننہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری وابو
نعیم فی فضائل الصحابۃ عن جندب الانصاری وعن
مالک بن الحویرث وابن قانع عن حبشی بن جنادہ
والطبرانی عن جریر بن عبد اللہ البجلی وابن
عقدہ عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وعن قیس
بن ثابت وعن زید بن شرحبیل الانصاری و
احمد وھو بہ فی فی امنہ وعثمان بن ابی شیبۃ
والنسائی فی خصائصہ وابن جریر فی تھذیبہ
والطبرانی فی الصغیر وابن حبان والحاکم فی صحیحیھما
وابو نعیم فی فضائلھم عن بریدۃ وغیرھم کلھم
باسانید غالبھا صحیحۃ وبعضھا حسنۃ وبعضھا
مقارب بلفظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ وفی
روایۃ صحیحۃ من کان اللہ ورسولہ مولاہ
ھذا مولاہ وفی روایۃ کما فی نعیم فی فضائلہ
عن زید بن ارقم والبراء بن عازب الا ان اللہ ولی
ولی وانا ولی کل مومن من کنت مولاہ فعلی مولاہ

عبد اللہ انصاری سے اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں
جندب انصاری اور مالک بن الحویرث سے اور ابن قانع نے حبشی
بن جنادہ سے اور طبرانی نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے اور ابن
عقدہ نے حبیب بن بدیل بن ورقاء اور قیس بن ثابت اور
زید بن شرحبیل انصاری سے اور احمد اور سویہ نے اپنے فوائد
میں اور عثمان بن ابی شیبہ نے اور نسائی نے اپنے خصائص میں
اور ابن جریر نے تہذیب الآثار میں اور طبرانی نے معجم صغیر میں
اور ابن حبان اور حاکم نے اپنی صحیح میں اور ابو نعیم نے فضائل
صحابہ میں بریدہ سے روایت کی اور اسکے علاوہ اور میں باسناد
سے اکثر اسکے صحیح اور بعض اسکے حسن ہیں اور بعض اسکے لفظ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے قریب ہیں اور روایات
صحیحہ میں ہے کہ جس شخص کا مولا اللہ اور اس کا رسول ہے یہ بھی اس
کا مولی ہے اور ابو نعیم فضائل میں بروایت زید بن ارقم
اور براء بن عازب لکھتے ہیں آگاہ ہو کہ اللہ میرا ولی اور
میں ہر مومن کا ولی ہوں جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس
کے مولے ہیں۔

اقوال مذکورہ بالا سے حدیث غدیر کا تواتر اور اس کا صحاح وحسان میں ہونا مثل روز
روشن واضح ولائح ہے۔

بیان بعض طرق حدیث غدیر

مسند امام احمد بن حنبل

حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی حدثنا

حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث

ابن نمیر حدثنا عبد الملک عن ابی عبد
الرحیم الکندی عن زاذان بن عمر
قال سمعت علیا فی الرحبۃ وھو ینشد
الناس من شھد رسول اللہ یوم
غدیر خم وھو یقول ما قال فقام ثلاثۃ
عشر رجلا فشھدوا انھم
سمعوا رسول اللہ وھو یقول من
کنت مولاہ فعلی مولاہ (مسند
امام احمد جلد ۱ صفحہ ۸۴)

(۲) حدثنا عبد اللہ حدثنا علی بن حکیم
الاودی انبانا شریک عن ابی اسحاق عن سعید
بن وھب وعن زید بن یثیع قالا نشد علی الناس
فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ یقول یوم غدیر خم
الا قام فقال فقام من قبل
سعید ستۃ ومن قبل زید
ستۃ فشھدوا انھم
سمعوا رسول اللہ یقول لعلی
یوم غدیر خم الیس اولی
بالمومنین قالوا بلی قال اللھم من
کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم والی من
والاہ وعاد من عاداہ۔

بیان کی ہم سے عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان
کی ہم سے ابن نمیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی
عبد الملک نے ان سے ابو عبد الرحیم کندی نے ان سے زاذان
بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو کوفہ کی مسجد
کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ یوم خم غدیر
جو شخص کہ آنحضرت کے حضور میں موجود تھا وہ گواہی دے
کہ آنحضرت نے کیا فرمایا تھا پس تیرہ آدمی کھڑے ہوئے
اور انھوں نے گواہی دی کہ ہم نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا
کہ جس کا میں مولا ہوں علی بھی اسکے مولا ہیں۔

حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث
بیان کی علی بن حکیم اودی نے وہ کہتے ہیں ہمکو خبر دی شریک نے
انکو ابو اسحاق نے انکو سعید بن وہب نے اور زید بن یثیع نے
ان دونوں نے کہا کہ حضرت علی نے مسجد کوفہ میں لوگوں
سے قسم دیکر فرمایا کہ یوم خم غدیر جسنے آنحضرت سے سنا ہو
کھڑا ہو جائے ابو اسحاق کہتے ہیں کہ سب کی طرف سے چھ
آدمیوں نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ انھوں نے آنحضرت
کو حضرت علی سے یوم خم غدیر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا اللہ
تمام مومنین کا مولی نہیں ہے سب نے کہا ہاں ہے آنحضرت نے
فرمایا اے پروردگار میں کا میں مولی ہوں علی بھی اسکے
مولی ہیں اے اللہ جو اسے دوست رکھے اسکو دوست رکھ
اور جو دشمن رکھے اسے دشمن رکھ۔

(۳) حدثنا عبد الله حدثنا علی بن حکیم انبانا شریک عن ابی اسحٰق عن عمر ذی مر بمثل حدیث ابی اسحٰق یعنی عن سعید وزید وزاد وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ (طبرانی ص۱۱)

ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی علی بن حکیم نے وہ کہتے ہیں ہمکو خبر دی شریک نے اُن سے ابو اسحاق نے اُن عمر ذی مر نے مثل حدیث ابو اسحاق کے یعنی سعید اور زید سے اور زیادہ کیا اور اُسکی مدد کر جو اُسکی مدد کرے اور اُسکو رسوا کر جو اُسے رسوا کرے۔

(۴) حدثنا عبد اللہ حدثنی علی انبانا شریک عن الاعمش عن حبیب ابن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ (طبرانی ص۱۱)

حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے علی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمکو خبر دی شریک نے اُن کو حبیب بن ابی ثابت نے اُنکو ابو الطفیل نے اُنکو زید بن ارقم نے اُنکو آنحضرتؐ نے اسی کے مثل۔

(۵) حدثنا عبد اللہ حدثنی عبید اللہ بن عمر القواریری حدثنا یونس بن ارقم حدثنا یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال شہدت علیا فی الرحبۃ ینشد الناس من سمع رسول اللہ یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ لما قام فشہد قال عبد الرحمٰن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدہم فقالوا نشہد انا سمعنا رسول اللہ یقول یوم غدیر خم الستم اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم فقلنا بلی یا رسول اللہ قال فمن

حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر قواریری نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یونس بن ارقم نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یزید بن زیاد نے اُن سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے حضور میں حاضر تھا آپ لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے تھے کہ جسنے آنحضرتؐ سے یوم غدیر خم سنا ہو جس کا میں مولی ہوں علی بھی اُسکے مولا ہیں وہ کھڑے ہو کر شہادت دے عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ بارہ بدری صحابہ کھڑے ہوئے گویا کہ میں آج بھی ہر ایک کو دیکھ رہا ہوں اُن سب نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے آنحضرتؐ کو یوم غدیر خم فرماتے ہوئے سنا ہے کیا میں مومنوں کو اُنکی جانوں سے بہتر نہیں ہوں اور میری بیبیاں اُنکی مائیں نہیں ہیں

كنت مولاه
فعلي مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه
(جلد ۵ صفحہ ۱۱۹)

(۹) حدثنا عبد الله حدثنا احمد بن عمر
الركيعي حدثنا زيد بن الحباب حدثنا
الوليد بن عقبة بن نزار العبسي حدثني
سماك بن عبيد بن الوليد
العبسي قال دخلت على عبد الرحمن
بن ابي ليلى فحدثني انه شهد عليا
في الرحبة قال انشد الله رجلا سمع
رسول الله ﷺ يشهد يوم غدير
خم الا قام ولا يقوم الا من قد
رآه فقام اثنا عشر رجلا فقالوا قد
رأيناه وسمعناه حيث اخذ
بيده يقول اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه وانصر من
نصره واخذل من خذله فقام
الا ثلاثة لم يقوموا فاخذ ما
عليهم فاصابهم دعوته
(جلد ۵ صفحہ ۱۱۹)

حاضرین نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ہیں پھر آپنے
فرمایا جس کا میں مولی ہوں علی بھی اُس کے مولی ہیں۔
خدایا جسکے دوست رکھ جو اُسے دوست رکھے اور اُسے دشمن
رکھ جو اُسے دشمن رکھے۔

حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث
بیان کی احمد بن عمر رکیعی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان
کی زید بن الحباب نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ولید
بن عقبہ بن نزار عبسی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان
کی سماک بن عبید اللہ عبسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمن
بن ابی لیلےٰ کے یہاں آیا انھوں نے مجھسے حدیث بیان
کی کہ میں حضرت علی کے پاس حاضر تھا آپنے خدا کی قسم دے کر
لوگوں سے فرمایا کہ جسنے آنحضرتؐ سے سُنا ہو اور یوم
غدیر خم حاضر ہوا ہو کھڑا ہو جائے اور وہی کھڑا ہو
جسنے دیکھا ہو پھر بارہ آدمی کھڑے ہوئے انھوں
نے کہا ہم نے اسکو دیکھا اور سنا جبکہ آنحضرتؐ حضرت
علی کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے تھے کہ خدایا اسکو دوست رکھ
جو اُسے دوست رکھے اور اُسے دشمن رکھ جو اُسے دشمن
رکھے اور اُسکی مدد کر جو اُسکی مدد کرے اور اُسکو رسوا کر
جو اُسے رسوا کرے پھر سب کھڑے ہوئے سوائے تین
کے کہ وہ نہیں کھڑے ہوئے پھر آپنے بد دعا کی کہ اُن کو
مصیبت پہونچی۔

(۱) حدثنا عبد الله حدثني حجاج بن الشاعر حدثنا شبابة حدثني نعيم بن حكيم حدثني ابو مريم ورجل من جلساء علي عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه قال فزاد النسائي وال من والاه وعاد من عاداه (صفحہ ۱۵۲)

حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی حجاج بن الشاعر نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی شبابہ نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی نعیم بن حکیم نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی ابو مریم اور ایک مرد ہمنشین حضرت علی نے حضرت علی سے روایت کرکے کہ آنحضرت نے یوم غدیر خم فرمایا جس کا میں مولی ہوں علی بھی اسکے مولی ہیں پھر لوگوں نے زیادہ کیا اسکو دوست رکھ جو اسکے دوست رکھے اور اسکو دشمن رکھ جو اسکے دشمن رکھے۔

خصائص امام نسائی

(۱) انبانا محمد بن المثنى قال حدثنا ابو احمد قال حدثنا عبد الملك بن ابي عيينة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال حدثني بريدة قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم مع علي الى اليمن فرايت معه جفوة فلما شكوته تنقص الى النبي صلى الله عليه وسلم فرفع راسه الي وقال يا بريدة من كنت مولاه فعلي مولاه (خصائص نسائی صفحہ ۲۵)

خبر دی ہمکو محمد بن المثنی نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو احمد نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عبدالملک بن ابی عیینہ نے ان سے حکم نے ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس نے انھوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھکو آنحضرت نے حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا میں نے ان سے برائی دیکھی جب میں واپس ہوا تو میں نے انکی شکایت آنحضرت سے کی آپ نے سر مبارک بلند کرکے فرمایا اے بریدہ جس کا میں مولی ہوں علی بھی اسکے مولی ہیں۔

(۲) انبانا ابو داؤد قال حدثنا ابو نعيم قال حدثنا عبد الملك بن ابي عيينة

خبر دی ہمکو ابو داؤد نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبدالملک

قال حدثنا الحکم عن سعید بن جبیر عن
ابن عباس عن بریدۃ قال غزوت
مع علی الی الیمن فرایت منہ
جفوۃ فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت علیا فتنقصتہ
فجعل رسول اللہ یتغیر وجھہ وقال
یا بریدۃ الست اولی بالمومنین من
انفسھم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت
مولاہ فعلی مولاہ (خصائص نسائی ص ۶۹)

بن ابی عیینہ نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حکم نے
اُن سے سعید بن جبیر نے اُن سے ابن عباس نے اُن سے
بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف
گیا میں نے اُن میں بعض برائیاں دیکھیں میں آنحضرتؐ کے
حضور میں حاضر ہوا میں نے علی کا ذکر کیا اور اُنکی برائیاں
بیان کیں آنحضرتؐ کا اس سے چہرہ متغیر ہو گیا آپ نے فرمایا
اے بریدہ کیا میں مومنین میں اُنکی جانوں سے بہتر نہیں ہوں
میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہیں آپ نے فرمایا جس شخص کا میں
مولیٰ ہوں علی بھی اُسکے مولیٰ ہیں۔

(۳) اخبرنی زکریا بن یحیی قال حدثنا نصر بن
علی قال انبانا عبد اللہ بن داؤد عن عبد
الواحد بن ایمن عن ابیہ ان سعدا
قال قال رسول اللہ من کنت مولاہ فعلی
مولاہ (خصائص نسائی ص ۶۹)

مجھکو خبر دی زکریا بن یحیی نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث
بیان کی نصر بن علی نے انھوں نے کہا ہمکو خبر دی عبد اللہ
بن داؤد نے اُن سے عبد الواحد بن ایمن نے اُن سے اُنکے
والد نے کہ سعد نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ
ہوں علی بھی اُسکے مولیٰ ہیں۔

(۴) انبانا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا
ابن ابی عدی عن عوف عن میمون بن
ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ (ص)

ہمکو خبر دی قتیبہ بن سعید نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث
بیان کی ابن ابی عدی نے اُن سے عوف نے اُن سے میمون بن
ابی عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا میں
مولیٰ ہوں علی بھی اُسکے مولیٰ ہیں۔

(۵) انبانا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا ابن
ابی عدی عن میمون بن ابی عبد اللہ قال
قال زید بن ارقم قام رسول اللہ محمد اللہ

ہمکو خبر دی قتیبہ بن سعید نے انھوں نے کہا ہم سے حدیث
بیان کی ابن ابی عدی نے اُن سے میمون بن ابی عبد اللہ
نے انھوں نے کہا کہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کھڑے

وانثنی علیہ ثم قال الستم تعلمون
انی اولی بکل مومن من نفسہ
قالوا بلی فمن کنت اولی بکل مومن
من نفسہ قال فانی من کنت مولاہ فھذا
مولاہ واخذ بید علی (صفحہ)

(۶) ابنا ناحمد بن یحیی بن عبد اللہ نیشاپوری
واحمد بن عثمان بن حکیم قالا حدثنا
عبید بن موسی قال ابنا ناھانی بن ایوب
عن طلحۃ الایامی قال حدثنا عمیر بن
سعد انہ سمع علیا وھو ینشد
فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ یقول من
کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام بضعۃ
عشر فشھدوا (صفحہ)

(۷) ابنا ناحمد بن المثنی قال حدثنا
شعبۃ بن ابی اسحق قال سمعت سعید
بن وھب قال خمسۃ
او ستۃ من اصحاب النبی
فشھدوا ان رسول اللہ قال من کنت
مولاہ فعلی مولاہ (صفحہ)

(۸) ابنا ناعلی بن محمد بن علی قاضی
المصیصۃ قال حدثنا خلف قال حدثنا

ہوے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو
کہ میں ہر مومن و مومنہ کیلئے اُسکی ذات سے بہتر ہوں سب نے
کہا یا رسول اللہ ہاں آپ ہر مومن کیلئے اُسکی ذات سے بہتر ہیں
آپنے فرمایا جس کا میں مولی ہوں یہ بھی اُس کا مولی ہے اور
حضرت علی کا ہاتھ پکڑا۔

ہمکو خبر دی محمد بن یحیی بن عبد اللہ نیشاپوری اور احمد بن
عثمان بن حکیم نے وہ دونوں کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان
کی عبید بن موسی نے اُنھوں نے کہا ہمکو خبر دی ہانی بن
ایوب نے اُنکو طلحۃ ایامی نے اُنھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان
کی عمیر بن سعد نے اُنھوں نے حضرت علی سے سُنا ہو کہ آپ مسجد
کوفہ میں فرماتے تھے کہ کس نے آنحضرت سے حدیث من کنت
مولاہ فعلی مولاہ سُنی ہی پھر اُس سے زائد آدمی
کھڑے ہوے اور اُنھوں نے گواہی دی۔

خبر دی ہمکو محمد بن المثنی نے کہا ہم سے حدیث
بیان کی محمد نے اُنھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی شعبہ
بن ابی اسحاق نے اُنھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن وہب
کو کہتے ہوے سُنا کہ آنحضرت کے اصحاب میں سے پانچ یا چھ
شخصوں نے شہادت دی کہ آنحضرت نے فرمایا من کنت مولاہ
فعلی مولاہ

ہمکو خبر دی علی بن محمد بن علی قاضی مصیصہ نے اُنھوں
نے کہا ہم سے حدیث بیان کی خلف نے اُنھوں نے کہا

اسرائیل عن ابی اسحٰق قال حدثنی سعید بن وھب انہ قام ستۃ وقال زید بن یثیع وقام ستۃ یلیہ وقال زید بن یثیع وقام ستۃ یلیہ فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (۲۷)

ہم سے حدیث بیان کی اسرائیل نے اُن سے ابی اسحاق نے اُنھوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن وہب نے کہ اُنکے پاس سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے کہا کہ میرے پاس بھی چھ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنھوں نے شہادت دی کہ آنحضرتؐ کو اُنھوں نے یہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

(۹) ابانا ابو داؤد قال اخبرنا عمران بن ابان قال حدثنا شریک قال حدثنا ابو اسحٰق زید بن یثیع قال سمعت علی بن ابی طالب یقول علی المنبر الکوفۃ انی منشد اللہ رجلا لا انشد الا اصحاب محمد ھل سمع رسول اللہ یوم غدیر خم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ من جانب المنبر وستۃ من الجانب الاخر فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ یقول ذلک قال شریک فقلت لابی اسحٰق ھل سمعت البراء بن عازب

خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُنھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عمران بن ابان نے اُنھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی شریک نے اُنھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو اسحٰق نے اُن سے زید بن یثیع نے اُنھوں نے کہا کہ ہم نے حضرت علی کو ممبر کوفہ پر فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی قسم دینے والا ہوں اور سوائے آنحضرتؐ کے اصحاب کے اور کسیکو قسم نہیں دیتا ہوں کیا اُنھوں نے آنحضرتؐ سے یوم غدیر خم سُنا ہے کہ فرماتے تھے جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں اے اللہ جو اُسکو دوست رکھے اُسے دوست رکھو اور جو اُس سے بغض رکھتا ہو اُن سے بغض رکھو پھر کہا ایک جانب سے چھ آدمی اور دوسری جانب سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اُنھوں نے گواہی دی کہ اس کو اُنھوں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے شریک کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحٰق سے کہا کہ کیا تم نے براء بن عازب سے

یحدث بھذا عن رسول اللہ قال نعم (صدق)	سُنا کہ وہ اس حدیث کو آنحضرتؐ سے روایت کرکے بیان کرتے تھے اُنھوں نے کہا ہاں سُنا ہے۔

مُستدرک علی الصحیحین للحاکم نیشاپوری

حدثنا ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم الحنظلی ببغداد حدثنا ابو قلابۃ عبد الملک بن محمد الرقاشی حدثنا یحیی بن حماد و حدثنی ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ و ابو بکر احمد بن جعفر البزار قالا حدثنا اللہ بن احمد بن حنبل حدثنی ابی حدثنا یحیی بن حماد و حدثنا ابو نصر احمد بن سہل الفقیہ ببخارا حدثنا صالح بن محمد الحافظ البغدادی حدثنا خلف بن سالم المخرمی حدثنا یحیی بن حماد حدثنا ابو عوانۃ عن سلیمان الاعمش قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم قال لما رجع رسول اللہ من حجتہ الوداع و نزل غدیر خم امر بدوحات	حدیث بیان کی ہم سے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم حنظلی نے بغداد میں وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابو قلابہ عبدالملک بن محمد رقاشی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یحیی بن حماد نے اور مجھ سے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ اور ابوبکر احمد بن جعفر بزار نے وہ دونوں کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یحیی بن حماد نے اور ہم سے حدیث بیان کی ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی صالح بن محمد حافظ بغدادی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی خلف بن سالم مخرمی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی یحیی بن حماد نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابوعوانہ نے اُن سے سلیمان اعمش نے اُنھوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حبیب بن ابی ثابت نے اُن سے ابوالطفیل نے اُن سے زید بن ارقم نے اُنھوں نے کہا جب آنحضرتؐ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور خم غدیر پر اترے تو سایہ دار درختوں کے نیچے ٹھہرنے کا حکم دیا لوگ ٹھہرے آنحضرتؐ

فتمسن فقال کانی قد دعیت
فاجبت انی قد ترک فیکم الثقلین احدھما
اکبر من الاخر کتاب اللہ تعالی و عترتی
فانظروا کیف تخلفونی فیھما
فانھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض
ثم قال ان اللہ عز و جل مولای و انا
ولی کل مؤمن فاخذ بید علی رضی
اللہ عنہ فقال من کنت ولیہ فھذا
ولیہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ
و ذکر الحدیث بطولہ ھذا حدیث
صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاہ
بطولہ لہ شاھد حدیث سلمۃ بن
عن ابی الطفیل ایضا صحیح علی شرطھما
حدثنا ابو بکر بن اسحق و علی بن احمد
العنزی قالا ثنا محمد بن ایوب حدثنا
الازرق بن علی حدثنا ثابت ابن ابراھیم
الکرمانی حدثنا محمد بن سلمۃ
بن کھیل عن ابی الطفیل عن ابن واثلۃ
انہ سمع زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
یقول نزل رسول اللہ بین مکۃ و المدینۃ
عند شجرات خمس دوحات عظام

نے فرمایا گویا میں بلایا گیا ہوں میں نے دعوت قبول کر لی
ہے میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان
دونوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ تعالیٰ کی
کتاب اور میری عترت پس دیکھو کہ ان دونوں سے تم
میرے بعد کیا برتاؤ کرتے ہو یہ ایک دوسرے سے
جدا نہ ہونگے یہانتک کہ حوض پر وارد ہوں پھر فرمایا کہ اللہ
عزوجل میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں پھر حضرت
علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں یہ بھی اس کا
ولی ہے اے اللہ جو اسکو دوست رکھے اسے دوست رکھ اور
جو اس سے دشمنی رکھے اسے دشمن رکھ۔ طوالت کیساتھ اس حدیث
کا ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث بشرط شیخین صحیح ہے مگر ان
دونوں نے بوجہ طوالت اسکی تخریج نہیں کی اسی کے مطابق
حدیث سلمۃ بن کھیل کی بروایت ابوالطفیل بھی مروی ہے جو بھی
بشرط شیخین صحیح ہے وہی حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر
بن اسحق اور علی بن احمد عنزی نے وہ دونوں کہتے ہیں
خبر دی ہمکو محمد بن ایوب نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان
کی ازرق بن علی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ثابت
بن ابراہیم کرمانی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی محمد
بن سلمۃ بن کھیل نے ابوالطفیل سے انھوں نے ابن واثلہ سے
انھوں نے زید بن ارقم سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت
درمیان مکہ و مدینہ پانچ بڑے درختوں کے نیچے اترے

فكنى الناس اما تحت الشجرات ثم ر ا ح
رسول الله عشية فصلى ثم قام خطيبا
فحمد الله واثنى عليه وذكر وعظ
فقال ما شاء الله ان يقول ثم قال ايها الناس
انى تارك فيكم امرين لن تضلوا ان
اتبعتموهما وهما كتاب الله واهل بيتى عترتى
ثم قال اتعلمون انى اولى بالمؤمنين
من انفسهم ثلاث مرات قالوا نعم
فقال رسول الله من كنت مولاه فعلى
مولاه وحديث بريدة الاسلمى صحيح على
شرط الشيخين وحدثنا محمد بن
صالح بن هانى حدثنا احمد بن نصر واخبرنا
محمد بن على الشيبانى بالكوفة
حدثنا احمد بن حازم الغفارى وابنا نا
محمد بن عبد الله العمرى حدثنا محمد
بن اسحق حدثنا محمد بن يحيى واحمد
بن يوسف قالوا حدثنا ابن نعيم
حدثنا ابن ابى غنية عن الحكم عن سعيد
بن جبير عن ابن عباس عن بريدة
الاسلمى قال غزوت مع على الى اليمن
فرايت منه جفوة فقدمت على

اور لوگ اور درختوں کے نیچے اترے پھر آنحضرتؐ نے
صبح تک آرام فرمانیکے بعد نماز پڑہی اور خطبہ کیلئے کھڑے
ہوے تو اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی پھر
فرمایا اللہ چاہتا ہے کہ یہ کہا جائے پھر فرمایا اے لوگو میں
تم میں دو باتیں چھوڑنے والا ہوں اگر ان دونوں کی پیروی
کروگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ دونوں کتاب اللہ اور میرے
اہلبیت یعنی میری عترت ہیں پھر آپنے تین بار فرمایا کیا تم
جانتے ہو کہ میں مومن کے نزدیک اُنکی جانوں سے بہتر ہوں
سب نے کہا یا رسول اللہؐ ہاں جانتے ہیں پھر آپنے فرمایا کہ جس کا
میں مولا ہوں علی بھی اُسکے مولا ہیں اور حدیث بریدہ اسلمی
برشرط شیخین صحیح ہے اور ہم سے حدیث بیان کی محمد بن صالح
بن ہانی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی احمد بن نصر
نے اور ہمکو خبر دی محمد بن علی شیبانی نے کوفہ میں وہ کہتے
ہیں ہمسے حدیث بیان کی احمد بن حازم غفاری نے اور ہمکو
خبر دی محمد بن عبد اللہ عمری نے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان
کی محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی محمد بن یحیی
واحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابو نعیم
وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی ابن ابی غنیہ نے اُن سے
حکم نے اُن سے سعید بن جبیر نے اُن سے حضرت ابن عباس نے
اُن سے بریدہ اسلمی نے اُنھوں نے کہا کہ میں حضرت علی کے
ساتھ یمن کیطرف غزوہ میں گیا میں نے اُن سے ایک کدورت

رسول اللہ فذکرت علیا فتنقصت فرأیت وجہ رسول اللہ یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ وذکر الحدیث ۔ ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ (مستدرک الحاکم علیہ از صفحہ ۱۰۹ تا صفحہ ۱۱۰)

بات دیکھی میں آنحضرتؐ کے حضور میں حاضر ہوا حضرت علی کا میں نے تذکرہ کیا انکی بُرائیاں کیں میں نے آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک کو متغیر پایا آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا میں مؤمنین کیلئے انکی جانوں سے بہتر نہیں ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہاں آپ ہیں جناب نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اسکے مولا ہیں اور اس حدیث کو ذکر کیا ۔ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے ۔ مگر انھوں نے اسکی تخریج نہیں کی ہے ۔

علی بن شہاب الدین الہمدانی اپنی کتاب مودۃ القربیٰ میں لکھتے ہیں کہ

عن عمر بن الخطاب قال لضرب رسول اللہ علیا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھید علیھم قال عمر بن الخطاب یا رسول اللہ وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ بیعۃ فقال الرجل لیس من ولد آدم ملک جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما قلت فی علی (مودۃ القربیٰ شمارہ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۴۹)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کو بُلا کر کے ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اُس کے مولا ہیں اے اللہ جو اُسے دوست رکھے اسکو دوست رکھ اور جو اُس سے دشمنی رکھے اسکو دشمن رکھ جو اُسے رسوا کرے اُس کو رسوا کر اور جو اُسے نصرت دے اُسکی مدد کر اے اللہ تو اس امر پر گواہ رہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت خوشبو والا کھڑا تھا مجھ سے اُس نے کہا اے عمر رسول اللہ نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے جسکو سوائے منافق کے اور کوئی نہیں کھولیگا پھر آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ وہ اولاد آدم سے نہ تھا بلکہ جبرئیل تھے میرے اس کہنے پر تمکو تاکید کرنے کیلئے آئے تھے جو میں نے علی کے بارہ میں کہا تھا ۔

وعن سعد بن ابی وقاص قال ابو بکر و عمر امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مؤمن و مؤمنۃ اخرجہ الدارقطنی

وعن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب لعلی امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مؤمن و مؤمنۃ اخرجہ احمد فی المناقب

وابن ماجۃ فی سننہ وابن نعیم والبیہقی

مروی ہے حضرت سعد بن وقاص سے کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر کہنے لگے اے ابن ابی طالب تم ہر مومن مرد و عورت کے مولیٰ بن گئے دارقطنی نے اسکو روایت کیا ہے اور براء بن عازب سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اے ابن ابی طالب تمہیں مبارک ہو کہ تم ہر مومن مرد و عورت کے مولا بن گئے۔ امام احمد نے مناقب میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور ابو نعیم اور بیہقی نے اسکی تخریج کی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی مروی حدیث حاکم کی مستدرک جلد ۳ صـ۱۱۶ میں بھی ہے جسمیں اولاً یہ ہے کہ ایک شخص حضرت سعد سے کہنے لگا کہ حضرت علی کو تم سے شکایت ہے کہ تم نے ان سے بیعت نہیں کی۔ اسکو حضرت سعد نے یہ جواب دیا کہ انہ رای رایا اخطاء فیہ (یہ ایک رائے تھی جو میں نے سوچی تھی لیکن میری رائے خطا پر تھی) پھر آپنے حضرت علی کے فضائل مثل حدیث غدیر و حدیث منزلت و سکونت مسجد بیان فرمائے اسی مضمون کی حدیث خصائص نسائی صـ۹ میں بھی مختصراً موجود ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی حدیثیں متعلق بہ واقعۂ خم غدیر بروایت حضرت سعد کتاب الخصائص نسائی و سنن ابن ماجہ و تاریخ ابن کثیر میں بتغیر الفاظ موجود ہیں جنمیں حضرات شیخین کے اقوال نہیں ہیں۔ حدیث مروی حضرت براء بن عازب مشتمل بر قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی حنفی تذکرہ خواص الامہ فی معرفۃ الائمہ صـ۱۸ میں لکھتے ہیں کہ

وقال احمد فی الفضائل حدثنا عفان حدثنا حماد بن سلمۃ حدثنا علی بن زید عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ

امام احمد نے فضائل میں کہا ہم سے حدیث بیان کی عفان نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی علی بن زید نے ان سے عدی بن ثابت نے ان سے براء بن عازب سے انھوں نے

فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلوٰة
جامعة وكسح لرسول الله بين شجرتين
فصلى الظهر واخذ بيد علي وقال الستم
من كنت مولاه فهذا مولاه قال فلقيه
عمر بن الخطاب بعد ذلك فقال هنيئا لك
يا ابن ابي طالب اصبحت وامسيت مولاي
ومولى كل مومن ومومنة في رواية اللهم
فانصر من نصره واخذل من خذله وانصر
من احبه وابغض من ابغضه وكل هذه
الروايات خرجها احمد بن حنبل في الفضائل
بزيادات فان قيل فهذه الروايات التي
فيها قال عمر اصبحت مولاي ومولى كل
مومن ومومنة ضعيفة قالجواب
ان هذه الروايات صحيحة وانما الضعيف
حديث رواه ابو بكر احمد بن
ثابت الخطيب عن عبد الله بن علي بن
محمد بن بشر عن علي بن عمر
والدارقطني عن ابي نصر خيشون بن
موسى بن ايوب الخلال رفعه
الى ابي هريرة وقال في اخره لما قال
النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہم آنحضرت کیساتھ خم غدیر میں اترے ہم میں نماز جماعت
کی منادی کرادی گئی اور دونوں درختوں کے درمیان
آنحضرت کیلئے زمین میں جھاڑو دیگئی پھر آنحضرت نے نماز ظہر
پڑھی اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر ارشاد فرمایا اے لوگو جس
کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اسکے مولیٰ ہیں۔ براء بن عازب کہتے
ہیں کہ اسکے بعد پھر حضرت عمر سے اور حضرت علی سے ملاقات
ہوئی انھوں نے فرمایا اے ابن ابی طالب تمکو مبارک ہو کہ تم
نے اس حال میں صبح و شام کی کہ تم میرے اور تمام مومن
مرد و عورت کے مولا ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ
اسکی مدد کر نیوالوں کی مدد کر اور اسکے رسوا کرنیوالوں کو
رسوا کر اور اسکے محبین کو دوست رکھ اور اسکے مبغضین سے بغض
رکھ۔ یہ تمام روایتیں ہیں کہ جنکو امام احمد نے فضائل میں
زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے اگر یہ کہا جائے کہ اس
روایت میں جسمیں حضرت عمر کا یہ قول کہ "تم نے اس حال میں صبح
و شام کی کہ تم میرے اور تمام مومن مرد و عورت کے مولا ہوئے"
ضعیف ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت صحیح ہے درحقیقت
ضعیف وہ حدیث ہے جس کو ابو بکر احمد بن ثابت خطیب نے
عبداللہ بن علی بن محمد بن بشر سے اور انھوں نے علی بن عمر
سے روایت کیا ہے۔ اور دارقطنی نے بروایت ابی نصر خیشون
بن موسیٰ بن ایوب الخلال مرفوعاً اسکو حضرت ابی ہریرہ
تک پہونچایا ہے اور اسکے آخر میں یہ بھی کہا ہے کہ جب آنحضرت

من کنت مولاہ فعلی مولاہ نزل قولہ
تعالی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی الآیۃ قالوا و قد انفرد
بھذا الحدیث خیثون بل بالحدیث
الذی رواہ احمد فی الفضائل عن
البراء بن عازب و اسنادہ صحیح و روایۃ
حدیث خیثون مضطربۃ لانہ قد ثبت
فی الصحیحین ان قولہ تعالی الیوم اکملت
لکم دینکم الآیۃ نزلت عشیۃ
عرفۃ فی حجۃ الوداع علی ان الازھری قد
روی عن خیثون و لم یضعفہ فان سلمت
روایۃ خیثون احتمل ان الآیۃ نزلت
مرتین مرۃ بعرفۃ و مرۃ یوم الغدیر
کما نزلت بسم اللہ الرحمن الرحیم مرتین
مرۃ بمکۃ و مرۃ بالمدینۃ و اللہ الموفق
للصواب الکلام علی الحدیث اتفق علماء السیر
علی ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن
عشر من ذی الحجۃ و کان معہ من الصحابۃ
و من الاعراب و ممن لیکن حول مکۃ

نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تب ہی
یہہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم
و اتممت علیکم نعمتی الخ لوگوں کا قول
ہو کہ اس حدیث میں خیثون منفرد (تنہا) ہیں ہم یہہ
کہتے ہیں کہ ہم خیثوں کی حدیث پر استدلال نہیں کرتے
ہیں بلکہ اس حدیث پر استدلال کرتے ہیں جس کو احمد
نے فضائل میں براء ابن عازب سے روایت کیا ہو اور اسکے
سند ہیں صحیح ہیں اور حدیث خیثوں کی روایت میں اختلافات
ہیں اسلئے کہ صحیحین سے یہہ ثابت ہو کہ آیت الیوم
اکملت لکم دینکم الخ عرفہ کے دن بوقت شام
حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی ہے۔ باوجود اسکے
ازہری نے خیثون سے روایت لے لی اور اسکی تضعیف
نہ کی اگر خیثوں کی روایت تسلیم کر لیجائے تو اس امر کا
احتمال ہو کہ یہہ آیت دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ عرفہ
میں اور دوسری مرتبہ یوم غدیر میں جس طرح کہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ
میں اور دوسری مرتبہ مدینہ میں اور اللہ صواب پر توفیق دینے
والا ہے اس حدیث کے متعلق یہہ بات ہے کہ علمائے سیر اس امر
پر متفق ہیں کہ واقعہ غدیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حجۃ الوداع سے واپسی پر اٹھارہ ذی الحجہ کو واقع ہوا۔

لہ آج کے دن تمہارے دین کو تمہارے لئے میں نے پورا کر دیا اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دی ۱۲

والمدینۃ ماءۃ الف وعشرون الفا فیھم
الذین شھدوا معہ حجۃ الوداع وھم الذین سمعوا
منہ ھذہ المقالۃ من کنت مولاہ فعلی
مولاہ الحدیث فقد صلی اللہ علیہ
وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون
التلویح والاشارۃ۔

آپکے ساتھ صحابا اور اعراب (دیہی لوگ) اور وہ لوگ جو
مکہ اور مدینہ کے گردپیش تھے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے
اور یہ سب حجۃ الوداع میں حاضر تھے اور انھوں نے آنحضرتؐ
سے اس ارشاد من کنت مولاہ فعلی مولاہ الی آخر
کو سنا تھا۔ آنحضرتؐ نے صاف الفاظ اور عبارت میں اسکی
تصریح فرمادی ہے کنایات اور اشارات سے بیان نہیں فرمایا ہے

علی بن شہاب الدین الہمدانی اپنی کتاب مودۃ القربیٰ میں لکھتے ہیں کہ

عن ابی ھریرۃ قال من صام یوم الثامن عشر
من ذی الحجۃ کان کصیام ستین شھرا وھو
الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ بید علی فی
غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ
واخذل من خذلہ وروی الامام الباقر
عن اباءہ علیھم السلام مثل ذلک بل
روی کثیر من الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ
ھذا الخبر (مودۃ القربیٰ شمولہ ینابیع المودۃ ص۲۴۵)

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے اٹھارہ ذی الحجہ کو روزہ
رکھا اسکے نامۂ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا
ثواب لکھا جائیگا۔ اور وہ خم غدیر کا دن ہے جبکہ آنحضرتؐ نے
حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا جس کا میں مولی ہوں
علی بھی اسکے مولا ہیں اے اللہ جو اسے دوست رکھے اسکو
دوست رکھ اور جو اسکی مدد کرے اسکی مدد کر اور جو اسے
رسوا رکھے اسکو رسوا رکھ حضرت امام باقر نے اپنے
آبائے کرام سے اسی کے مثل روایت کی ہے بلکہ اکثر صحابہ
نے مختلف جگہوں میں اس خبر کو روایت کیا ہے۔

یہ روایت بحوالہ مناقب فقیہ ابن المغازلی و کتاب الخصائص للابراہیم نطنزی و توضیح الدلائل لمولانا شہاب الدین احمد بروایت مجاہد و کتاب صالحانی بھی مرقوم ہے۔

اخرجہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ
المحدث فی الاربعین عن زر بن حبیش قال خرج علی
من القصر فاستقبلہ رکبان متقلدی السیوف

جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ محدث اربعین میں بروایت
زر بن حبیش لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت علی قصر سے برآمد
ہوئے آپکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لٹکائے ہوئے چند

علیهم العمائم حدیثی محمد بسفر فقالوا السلام
علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام
علیهم من هؤلاء من اصحاب رسول الله فقال
اثنا عشر رجلا منهم خالد بن
زید و ابو ایوب الانصاری و خزیمة
بن ثابت و ثابت بن قیس بن شماس
و عمار بن یاسر و ابو الهیثم
بن تیهان و هاشم بن عتبة و سعد
بن ابی وقاص و حبیب بن بدیل بن ورقاء
فشهدوا انهم سمعوا رسول الله یوم غدیر
خم من کنت مولاه فعلی مولاه فقال
علی لانس بن مالک و البراء بن عازب ما منعکما
ان تقوما فتشهدا فقد سمعتما کما
سمع القوم فقال اللهم ان انسا ما معاندة
فالجمها فاما البراء بن عازب فعمی فکان یسئل
عن منزله فیقول کبیر شدت من ادرکته
الدعوة و اما انس فقد برصت قدما
و قیل لما استشهد علی قول النبی من
کنت مولاه فعلی مولاه اعتذر بالنسیان
فقال علی اللهم ان کان کاذبا
فاضربه ببیاض او برص لا تواری

سوار آئے جو عمامہ اندھے ہوئے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا
کہ ابھی سفر سے واپس آئے ہیں انھوں نے حضرت علی سے
کہا السلام علیک یا مولانا حضرت علی نے ان کو جواب سلام
دیکر فرمایا کہ رسول اللہ کے اصحاب میں سے کون شخص اس جگہ
موجود ہے پس کہا بارہ آدمیوں میں سے جنمیں خالد بن زید
اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت اور ثابت بن قیس
بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن تیہان اور ہاشم بن
بن عتبہ اور سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقاء
بھی تھے گواہی دی کہ میں نے آنحضرتؐ کو یوم خم غدیر فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولی ہوں علی بھی اسکے مولی ہیں
پھر حضرت علی نے انس بن مالک و براء بن عازب سے فرمایا
تم دونوں کو گواہی دینے سے کس نے روکا جواب دو لوگوں
نے سنا وہی تمنے بھی سنا تھا اور فرمایا اے اللہ اگر انھوں نے عناد
کیلئے چھپایا ہو تو انھیں بلائے آگاہی نہ دے تو اکر بھر براء
ابن عازب اندھا ہو گئے ایسا کہ اپنے گھر کا راستہ لوگوں سے
پوچھا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ بھلا وہ شخص کیونکر راستہ
دیکھ سکتا ہے جس کو بد عا لگی ہو اور انس بن مالک کا یہ حال
ہوا کہ انکے پاؤں پر برص پیدا ہو گیا۔ اور یہ بھی روایت ہے
کہ جب حضرت علی نے آنحضرتؐ کے ارشاد من کنت مولاہ
فعلی مولاہ پر لوگوں سے شہادت طلب کی تو انس بن
مالک نے نسیان کا عذر کیا حضرت علی نے فرمایا اے اللہ اگر

العمامة فبرص وجهه فسل
بعد ذلك برقعا على وجهه -
عن طلحة بن عمير قال شهدت عليا على
المنبر ناشد اصحاب رسول الله ص و
فيهم ابو سعيد و ابو هريرة و انس
و هم حول المنبر و اثنا عشر
بدريا من المهاجرين و الانصار و علي
على المنبر فقال عليه نشدتكم بالله هل
سمعتم رسول الله يقول من كنت مولاه
فعلي مولاه فقاموا كلهم و انس
بن مالك في القوم لم يشهد فقال له
امير المومنين ما منعك يا انس ان
تشهد و قد سمعت ما سمعوا قال
يا امير المومنين كبرت و نسيت فقال
امير المومنين اللهم ان كان كاذبا
فاضربه ببياض او برص لا تخبئه العمامة
فقال طلحة بن عمير فاشهد بالله لقد
رايته بيضا بين عينيه اخرجه ابو نعيم
و ابن مردويه -
عن زيد بن ارقم قال قال علي انشد الله رجلا
سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان كنت

یہ جھوٹ کہتا ہو تو اسے برص کے مرض مبتلا کر کہ عمامہ اسکو نہ
چھپا سکے - اسکے بعد انس بن مالک اپنے منہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھے
طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو منبر پر دیکھا
کہ آنحضرت کے اصحاب کو قسم دے رہے تھے انہیں ابو سعید
خدری و ابو ہریرہ و انس بن مالک بھی منبر کے گرد بیٹھے
ہوئے تھے اور بارہ بدری مہاجرین و انصار میں سے تھے
اور حضرت علی منبر پر بیٹھے حضرت علی نے فرمایا میں تمکو خدا
کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم نے آنحضرت کو یہ فرماتے ہوئے
من کنت مولاہ فعلی مولاہ سنا ہے سب لوگ کھڑے
ہوئے انہیں لوگوں میں انس بن مالک بھی تھے جنھوں نے
گواہی نہیں دی حضرت امیر المومنین (علی) نے ان سے
فرمایا اے انس تمکو شہادت سے کس چیز نے منع کیا جو
اوروں نے سنا وہی تم نے بھی سنا تھا یہ کہنے لگے اے
امیر المومنین میں بوجہ کبر سنی اسے بھول گیا حضرت علی
نے فرمایا اے پروردگار اگر یہ جھوٹ کہتے ہوں تو انھیں
برص کے مرض میں مبتلا کر کہ اسے عمامہ سے نہ چھپا سکیں
طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے
انس بن مالک کی پیشانی پر دو سفید دھبہ اپنی آنکھوں سے
دیکھا ہے اسکو ابو نعیم و ابن مردویہ نے روایت کیا ہے -
زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضرت علی نے لوگوں کو قسم دیکر
پوچھا کہ بتاؤ کس نے آنحضرت کو فرماتے سنا ہو کہ

مولاہ فعلی مولاہ اللھم والِ من والاہ وعاد
من عاداہ فقاموا ثنی عشر بدریا فمن جانب
الایسر ومن جانب الایمن فشھدوا بذلک
قال زید بن ارقم کنت فیمن سمع ذلک فکتمہ
فذھب اللہ بصری کان بہ دم
علی ما فاتہ من الشھادۃ وکان یستغفر لہ
ابو بکر بن مردویہ والفقیہ بن المغازلی
واخرجہ الطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند
زید بن ارقم

عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر
فنشد رجلا سمع رسول اللہ یقول غدیر خم
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم والِ
من والاہ وعادِ من عاداہ فقام
وشھدوا تحل المنبر انس بن
مالک والبراء بن عازب وجریر
بن عبد اللہ البجلی فاعادھا فلم یجبہ
فقال اللھم من کتم ھذہ الشھادۃ وھو
یعرفھا فلا تخرجہ من الدنیا حتی
یعمی بآیۃ یعرفھا فما برح الشیخ
حتی عمی البراء وجرح
جریر اعرابیا بعد ھجرتہ فاتی الشراۃ

جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُسکے مولیٰ ہیں اے اللہ اُسے
دوست رکھ جو اُسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو اُسکو دشمن
رکھے پھر بارہ بدری اصحاب کھڑے ہوگئے کچھ داہنی طرف
اور کچھ بائیں طرف اور اُنھوں نے گواہی دی زید بن ارقم
کہتے ہیں میں بھی اُن میں تھا جنھوں نے آنحضرتؐ سے سُنا
تھا میں نے اُسے چھپایا اللہ نے میری بصارت لے لی زید
اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے اور استغفار کیا
کرتے تھے ابو بکر بن مردویہ فقیہ بن المغازلی نے اور طبرانی
نے معجم کبیر مسند زید بن ارقم میں اسے روایت کیا ہے۔

عمیر بن سعد ناقل ہیں کہ حضرت علی نے ممبر پر چڑھ کر لوگوں کو
قسم دی کہ جس شخص نے یوم خم غدیر آنحضرتؐ سے من
کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم والِ من والاہ
وعادِ من عاداہ کو سنا ہو وہ کھڑا ہو جائے اور گواہی
دے، لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی انس بن مالک
و براء بن عازب و جریر بن عبد اللہ بجلی بیٹھے رہے حضرت
علی نے مکرر ان سے فرمایا انھوں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے
فرمایا خداوندا جسنے باوجود علم اسکو چھپایا ہے اسکو اسوقت
تک موت نہ دے جبتک کہ کوئی نشان ظاہر نہ ہو کہ جس سے وہ
دنیا میں پہچانا جائے عمیر بن سعد کہتے ہیں کہ انس برص
میں مبتلا اور براء نابینا ہوگئے اور جریر بجلی لوگوں کی طرح
کہتے ہوئے واپس ہوئے اور اپنے گھر میں انتقال کر گئے

فمات فی بدیته اخرجه ابو الحسن احمد بن یحیی البلاذری فی الانساب الاشراف	ابوالحسن احمد بن یحیی بلاذری نے کتاب انساب الاشراف میں اسے روایت کیا ہے۔

بحوالہ دارقطنی و تاریخ ابن کثیر عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بھی اس مضمون کی حدیث مرقوم ہے جسمیں آخر میں اس طرح ہے کہ۔

وکتم قوم ما خرجوا من الدنیا حتی عمی او برص	ایک گروہ نے چھپایا وہ اپنے انتقال سے پہلے اندھے یا برص میں مبتلا ہو گئے

اور بحوالہ ابوموسیٰ و اسد الغابہ لابن اثیر و روایت ابن سمعون بعد "و برص" اسقدر زائد ہے کہ

واصابتهم افة منهم یزید بن وديعة وعبد الرحمن بن مدلج	ان لوگوں کو آفت پہونچی جسمیں یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی تھے۔

حضرت حسان بن ثابت نے یوم خم غدیر بعد ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم چند اشعار پڑھے تھے جسکو علامہ سبط بن الجوزی مذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۰ میں لکھتے ہیں کہ

وقد اکثر الشعراء فی یوم غدیر خم فقال حسان بن ثابت ؎	اور شعرا نے یوم خم غدیر سے اشعار لکھے حضرت حسان بن ثابت نے فرمایا ؎

ینادیهم یوم الغدیر نبیهم	بخم فاسمع بالرسول منادیا
غدیر خم کے روز انکے نبی نے انکو	غدیر خم کے مکان پر پکارا
وقال فمن مولاکم وولیکم	فقالوا ولم یبدوا هناک التعامیا
اور فرمایا تمہارا کون مولیٰ اور ولی ہے	ان لوگوں نے بھی اس مقام پر کوتاہی نہیں کی تھی کہا
الهک مولانا وانت ولینا	ولم تلق منا فی الولایة عاصیا
تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے	اور نہ ہوگا ہم میں سے کوئی شیری عصبت میں نافرمان
فقال له قم یا علی فانی	رضیتک من بعدی اماما وهادیا
پس آنحضرت نے علی سے فرمایا اے علی اٹھ کھڑے ہو میں نے تجھے	تجھے اپنے بعد امام و ہادی پسند کیا

فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ	فکونوا لہ انصار صدق موالیا
پس جس کا میں مول ہوں یہ اُس کا ولی ہو	تو لوگ اسکے سچے مددگار بنجاؤ
ھناک دعا اللھم وال ولیہ	وکن للذی عاد علیا معادیا
وہیں آپنے دعا کی خداوندا علی کے دوست کو دوست رکھ	اور علی کے دشمن کو دشمن رکھیو

وبروی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما	اور مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے جب حسان کو یہ اشعار
سمعہ ینشد ھذہ الابیات قال لہ	پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا اے حسان ہمیشہ تو روح
یا حسان لا تزال مؤیدا برح القدس ما	القدس سے مدد پاتا رہیگا کہ تو نے ہماری مدد کی اور اپنی
نصرتنا او نا فحت عنا بلسانک	زبان سے ہمکو آرام پہونچایا۔

یہ اشعار بحوالہ ابوبکر بن مردویہ و ابونعیم و مناقب خوارزمی و کتاب الازاربما عقدہ الاشعار من الاشعار للسیوطی و کفایۃ الطالب محمد بن یوسف گنجی شافعی و فرائد السمطین للحموینی و خصائص العلویہ للنطنزی بروایت حضرت ابوسعید خدری اس طرح مرقوم ہے کہ جب بمقام خم غدیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا تو حضرت حسان ابن ثابت عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑھنے کی اجازت ہو آپنے اجازت دی حضرت حسان نے قریش کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے ارشاد کی تائید میں سنو پھر وہ اشعار پڑھے مناقب خوارزمی صفحہ میں اسکے رواۃ حسب ذیل ہیں۔

ابو منصور شہردار بن شیرویہ دیلمی۔ عبدوس ابن عبداللہ ہمدانی۔ عبداللہ بن احمد بغوی حسن بن علیل عنوی۔ بن عبدالرحمن قیس بن حفص۔ علی بن حسین ابوالحسن عبدی۔ حضرت ابوہریرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم۔

سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ میں حضرت قیس ابن سعد بن عبادہ کے اشعار لکھتے ہیں کہ

وقال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے یہ چند اشعار

وانشدها بین یدی علی علیہ السلام بصفین	بمقام صفین حضرت علی کے سامنے پڑھے تھے ۔

۵

قلت لما بلغ العدو علینا	حسبنا ربنا و نعم الوکیل
جب ہمارا دشمن ہم پر باغی ہو گیا	ہمارا پروردگار ہمارے لئے کافی ہے اور وہی اچھا وکیل ہے
و علی اسمائنا و امام	لسوانا بہ الی التنزیل
اور علی ہمارے امام اور ہمارے سوا سب کے	امام ہیں ایسی آیات کیلئے قرآن نازل ہوا ۔
یوم قال النبی من کنت مولاہ	فہذا مولاہ خطب جلیل
جس روز آنحضرتؐ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں	پس اسکا یہ بھی مولیٰ ہے اگر یہ بڑا خطاب عطا فرمایا !
وان ما قالہ النبی علی الامۃ	ختم ما فیہ قال و قیل
آنحضرتؐ نے اسلئے امت کے سامنے اس ارشاد کو فرمایا	تاکہ جو کچھ اس میں گفتگو ہے وہ ختم ہو جائے

تنبیہ ۔ حدیث غدیر میں لفظ "مولیٰ" مستعمل ہوا ہے ۔ لفظ "مولیٰ" کے معنی متعین کرنے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول لفظ "مولیٰ" جن معنوں میں مستعمل ہوا ہے ۔ اور جنکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے وہ بیان کر دیئے جائیں اور استعمال معنے میں بھی کافی بحث کر دی جائے تاکہ صحیح معنے متحقق ہو جائیں ۔

تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۹ ۔ فصول المہمہ صفحہ ۲۷ میں ہے کہ لفظ "مولیٰ" مختلف مقامات مختلف معنوں میں مستعمل ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے یہ ملتا ہے ۔

(۱) جار ۔ بمعنی ہمسایہ

(۲) معتق ۔ بکسر تا ۔ آزاد کنندہ

(۳) معتق ۔ بفتح تا ۔ آزاد کردہ شدہ

(۴) حلیف ۔ بمعنے ہم عہد ۔ قسم کا شریک ۔

وما کان عبد اللہ فی علی	ولکن عبید اللہ صلی الی حین
اور نہ تھا عبد اللہ علیہ ہو کر	اور لیکن عبید اللہ غلاموں کے ہوتے ہیں

والحليف عند العرب مولی۔ | اہل عرب کے نزدیک حلیف مولی کو کہتے ہیں۔

(۵) ابن عم۔ یعنی چچا زاد بھائی۔ شاعر کا شعر ہے ؎

محلا بنو عمنا مو الینا	الموالی حتفو اعلینا
آگاہ ہو ہمارے بنو عم ہمارے	غلام ہیں اور غلام جیتے ہیں

(۶) عصبہ۔ قال اللہ تعالی وانی خفت الموالی من ورائی۔ | اللہ نے فرمایا درحقیقت میں ڈرتا ہوں اپنے وارثوں (عصبہ) سے جو میرے بعد ہیں۔

(۷) وارث۔ قال اللہ تعالی ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون ای ورثۃ | اللہ نے فرمایا اور ہر شخص کے ہم نے وارث مقرر کئے جو کچھ کہ چھوڑ گئے ماں باپ قرابتی یعنی وارث۔

(۸) صدیق۔ قال اللہ تعالی لا یغنی مولی عن مولی شیئا۔ ای صدیق من صدیق | اللہ نے فرمایا جس کہ کفایت کریگا کوئی دوست کسی دوست سے کچھ یعنی دوست دوست سے۔

(۹) ناصر۔ قال اللہ تعالی ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم۔ | اللہ نے فرمایا یہ سبب اس کے ہے کہ اللہ کارساز ہے اُن لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں اور جو کافر ہیں اُنکا کارساز نہیں ہے یعنے اُن کا مددگار نہیں ہے۔

(۱۰) مالک۔ قال اللہ تعالی ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیئ وھو کل علی مولاہ ای علی مالکہ ورقہ | اللہ نے فرمایا کہ بیان کی اللہ نے ایک مثال غلام پرائے بس میں کی نہیں قدرت پاتا وہ کسی چیز پر وہی بوجھ ہے اوپر مالک اپنے کے یعنی مالک ہے اپنے غلام کا۔

(۱۱) سید مطاع۔ مولی۔ قال فی الصحاح کل من ولی امر احد فھو ولیہ۔ | صحاح میں ہے کہ جو شخص کسی ایک کا کوئی کام کرے وہ اُس کا سردار ہے۔

(۱۲) اولی۔ قال اللہ تعالی فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا ماواکم النار ھی مولاکم ای ھی اولی بکم | اللہ تعالی نے فرمایا بس آج نہ لیا جاویگا تم سے بدلہ اور نہ اُن لوگوں سے جو کافر ہوئے اُنکی جگہ آگ ہے وہی تمہاری رفیق ہے یعنی تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہ ارشاد منافقین کے حق میں ہے۔

اس حدیث میں لفظ "مولی" کے معانی متعین کرنے میں جو علما کو اختلاف ہے اُسکے متعلق جاننا چاہیئے کہ۔

(۱) اس حدیث میں "مولی" کے لفظ سے "جار" یعنی ہمسایہ کے معنی مطلق نہیں لئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہیں تھے۔

(۲) معتق بکسر تا یعنی آزاد کنندہ کے معنی اس حدیث کے مفہوم سے خارج ہیں۔ کیونکہ جس وقت آنحضرتؐ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ اُس وقت آپکا منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہ تھا۔

(۳) معتق بفتح تا یعنی آزاد کردہ شدہ کے معنی بھی کسی نہج سے چسپاں نہیں ہوسکتے ہیں اسلئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حُر و آزاد تھے۔

(۴) حلیف یعنی ہم عہد کے معنی بھی کسیطرح نہیں لئے جاسکتے۔ کیونکہ ان روایات میں مطلق کسی عہد و پیماں کا ذکر نہیں۔ اور نہ آنحضرتؐ اُس وقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے۔ کہ حلیف کے معنی مراد ہوسکیں۔

(۵) ابن عم کے معنی تو کسیطرح چسپاں نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کل مومنین کے ابن عم نہ تھے۔

(۶) عصبہ کے معنی بھی نہیں لئے جاسکتے اور نہ ہوسکتے ہیں کیونکہ آنحضرتؐ کل مومنین کے یا کل مومنین آنحضرتؐ کے عصبہ نہ تھے۔

(۷) وارث کے معنی بھی بفحوائے حدیث نبوی انا معاشر الانبیاء لانرث ولانورث[1] کسی نہج سے چسپاں ہی نہیں ہوسکتے۔

(۸) صدیق کے معنی بھی درست نہیں ہوتے۔ اسلئے کہ یہ تو مسلمہ ہے کہ جس کسی کے آنحضرتؐ

[1] ہم انبیاء کے گروہ سے ہیں نہ ہم کسیکے وارث اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے ۱۲

دوست تھے حضرت علی بھی اُسکے دوست تھے۔ اگر اس قضیہ کا عکس کریں تو یہ کہا جائے کہ ممکن ہے اس حدیث کے یہ معنی ہوں کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہے۔ آنحضرتؐ نے انکی تنبیہ کیلئے ایسا ارشاد فرمادیا ہوگا تو بھی بجا ہے۔ کیونکہ بعض اشخاص آنحضرتؐ کو تو دوست رکھتے تھے مگر حضرت علی سے اختلاف رکھتے تھے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ معنی موجہ معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ معنی ہرگز اس حدیث کے مفہوم میں سے نہیں ہیں کیونکہ اس حدیث میں لفظ مولیٰ مضاف واقع ہوا ہے نہ کہ مضاف الیہ یعنی جسکا میں مولیٰ ہوں پس علی بھی اُس کا مولیٰ ہے۔ نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بھی مولیٰ ہے اسلئے صدیق کے معنی بھی نہیں لئے جاسکتے ہیں۔

(۹) ناصر کے معنی بھی ٹھیک نہیں ہوتے کیونکہ حضرت علی ہر طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع تھے جس کسی کی نصرت آنحضرتؐ فرماتے اُسکی نصرت حضرت علی پر بھی واجب تھی اس کے اظہار کی کیا ضرورت تھی۔

(۱۰) مالک کے معنی بھی اس حدیث میں مراد نہیں ہیں کیونکہ ان روایات میں مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۱) سید مطاع کے معنی البتہ لئے جاسکتے ہیں۔ یا

(۱۲) اولیٰ کے۔

مولیٰ بمعنی اولیٰ کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکے چند شواہد تفاسیر اور کتب لغت سے لکھے جاتے ہیں ابن حیان تفسیر بحر المحیط میں تحت تفسیر آیہ کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المومنون لکھتے ہیں کہ۔

ای ناصرنا و حافظنا قالہ الجمھور و قال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت فی الحیوۃ و قیل مالکنا و سیدنا۔	یعنی ہمارا مددگار اور محافظ جمہور کا یہ قول ہے اور کلبی کا قول ہے کہ ہم میں ہماری جانوں سے زندگی اور موت میں بہتر اور یہ بھی کہا گیا ہمارا مالک اور ہمارا سردار۔

لہ کہہ کہ ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو اللہ نے ہمارے واسطے لکھا تو ہی ہمارا کارساز ہے اور چاہیئے کہ ایمان والے اللہ پر توکل کریں ۱۲

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ

وفی لفظ المولیٰ ھھنا اقوال احدھما	لفظ مولیٰ میں یہاں کئی قول ہیں اول ابن عباس کا قول
قال ابن عباس ھو اولیٰ بکم ای	ہے کہ مولیٰ سے مراد جائے بازگشت ہو (یعنی تمہارا مولیٰ
مصیرکم وتحقیقہ ان المولیٰ	تمہاری جائے بازگشت ہو) اور اسکی تحقیق یہ ہے کہ
موضع الولی وھو القرب الثانی	مولیٰ بجائے ولی کے ہے اور وہی قرب ہے اور دوسرا یہ کہ کلبی
قال الکلبی اولیٰ بکم وھو قول الزجاج	کا قول ہو کہ اسکے معنی اولیٰ بکم کے ہیں اور یہی زجاج اور فراء
والفراء وابی عبیدۃ۔	اور ابی عبیدہ کا قول ہے۔

امام ثعلبی اور واحدی اور بغوی اور جوہری اور علامہ مروزی نے بھی اولیٰ بکم کے معنی لکھے ہیں اس سب کے علاوہ قرینہ الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم سے بھی اولیٰ کے معنی کا پایہ بھاری معلوم ہوتا ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ معلوم کیا جائے کہ اسکو آنحضرتؐ نے کیوں فرمایا۔ اور کون ایسی بات واقع ہوئی جس سے آنحضرتؐ کو ایسا ارشاد فرمانے کی ضرورت معلوم ہوئی۔ اسباب اور واقعات معلوم ہو جانے پر لفظ "مولیٰ" کے جو کچھ معنی ہونگے وہ خود بخود ظاہر ہونگے۔

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ اس حج کے بعد آنحضرتؐ نے کوئی حج نہیں کیا۔ اسکے بعد آنحضرتؐ اسی یا نوے روز بقید حیات رہے۔ تمام ارباب سیر اس امر پر بھی متفق ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے آنحضرتؐ نے حضرت علی کو ایک لشکر کا سردار کر کے یمن کیطرف بھیجا تھا۔ اور خالد بن الولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن کیطرف بھیجا تھا۔ اور بوقت روانگی دونوں لشکروں کو یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک اپنے اپنے لشکر کا علیحدہ امیر ہوگا۔ اور اگر دونوں لشکر جمع ہو جائیں۔ تو دونوں لشکروں کے امیر علی ہونگے خالد ابن الولید انکی ماتحتی میں کام کریں گے۔

لہ کیا مومنین کیلئے میں انکی ذاتوں سے بہتر نہیں ہوں ۱۲

چنانچہ دونوں لشکر یمن میں بنی زبید پر جاکر ملے۔ وہاں جنگ ہوئی لشکر اسلام فتحیاب ہوا۔ کافرین کے بال بچہ قید ہوئے۔ اُنہیں ایک لونڈی نہایت خوبصورت تھی۔ حضرت علی نے اُسے اپنے لئے لے لیا۔ یہہ امر لوگوں پر شاق گذرا جب دونوں لشکر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہونچے۔ اور حجۃ الوداع میں شریک ہوئے۔ تو چند آدمیوں نے آنحضرتؐ سے حضرت علی کی شکایت کی کہ انھوں نے یہہ کیا اور یہہ کیا بعضوں کو تو آنحضرتؐ نے اُسی وقت جواب دیدیا کہ "تم علی کے پیچھے مت پڑو علی سیرا ہے میں علی کا ہوں وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے"۔ پھر جب آنحضرتؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام جحفہ میں خم غدیر پر پہنچے تو بقیہ لوگوں کے رفع شکوک کیلئے خطبہ میں آپنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُسکے مولیٰ ہیں۔ تم لوگ جو اس کنیز پر تصرف کرنے میں علی کی شکایت کرتے ہو تو وہ میری طرح سے تمام مومنین کے امیر اور اولیٰ بالتصرف ہیں۔ کتب سیر و رجال و تاریخ و احادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت ملتی ہے۔ امام احمد بن حنبل و علامہ نسائی کی روایت جو حضرت بریدہ بن الحصیب اسلمی سے مروی ہے وہ اور بلفظ القاب "مولی المومنین" اور حدیث "ان علیا ولیکم بعدی" میں گذر چکی ہے علامہ ابن حجر نے بھی اس حدیث کے ارشاد کی یہی وجہ لکھی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ۔

فسبب ذلک کما نقلہ الحافظ	اس حدیث کے ارشاد فرمانے کا یہہ سبب ہے کہ جس کا ذکر حافظ
شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن	شمس الدین بن محمد جزری نے (اسنی المطالب) میں ابن
اسحق ان علیا کان فیہ لبعض من کان	اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگوں نے جو حضرت
معہ فی الیمن فلما قضی	علی کے ساتھ یمن گئے تھے واپس آکر آنحضرتؐ سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم	علی کی شکایت کی تھی جب آنحضرتؐ حج سے فارغ ہوئے تو
حجہ شنیا علی قدرہ ورد	واپسی پر حضرت علی کی شان اور منزلت پر لوگوں کو مطلع

علی من تکلم فیہ
کبریدۃ کما فی البخاری ان کان
یبغضہ فنصیب ذالک
ما صححہ الذہبی انہ
خرج معہ الیمن فرای منہ
جفوۃ فنقصہ للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فجعل
یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ
الست اولی بالمومنین من انفسھم
قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت
مولاہ فعلی مولاہ۔

کرنے کیلئے اُن لوگوں کے لئے جو شکایت کرتے تھے مثل
بریدہ وغیرہ کے جسکا ذکر امام بخاری نے بھی ان الفاظ کیا
ہے کہ بریدہ ابتدا میں حضرت علی سے بغض رکھا کرتے تھے۔ ان
لوگوں کی تردید کیلئے آنحضرتؐ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا بغض
کیونکہ یہ تھی جسکی صحت حافظ ذہبی نے بھی کی ہے کہ بریدہ حضرت علی
کیساتھ یمن گئے تھے۔ راستہ میں باہم کچھ شکر رنجی ہوگئی تھی اس
وجہ سے بریدہ آنحضرتؐ کے حضور میں حضرت علی کی شکایت کرنے
لگے۔ آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک غصہ سے متغیر ہوگیا آپ فرمانے لگے
اے بریدہ کیا میں مومنین کیلئے اُنکی جان سے بہتر نہیں ہوں
اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور اولیٰ ہیں تب
آپنے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

اب مبصرین خود چشم بصارت کھول کر ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ "اولیٰ" کے سوا اس حدیث میں مولیٰ کے اور کون معنی ہو سکتے ہیں بعض محدثین نے اس حدیث کے ارشاد کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ۔

وقیل کان سبب ذالک ان اسامۃ بن زید
قال لعلی لست مولای انما مولای رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ نقلہ شمس
الدین مظفر الخلخالی فی المفاتیح شرح
المصابیح۔

کہا جاتا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ اسامہ بن زید نے
حضرت علی سے کہا تھا کہ آپ میرے مولا نہیں ہو سکتے میرے
آنحضرتؐ کے اور کوئی میرا مولیٰ نہیں آنحضرتؐ کو جب معلوم
ہوا تو آپنے فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اُسکے مولیٰ
ہیں شمس الدین مظفر خلخالی نے مفاتیح شرح مصابیح
میں اسے نقل کیا ہے۔

ان دونوں وجہوں میں جو وجہ صحیح ہو اُسکا علم خدا کو ہے لیکن وجہ اول زیادہ تر

صحیح معلوم ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ ارشاد دو مرتبہ فرمایا ہو۔ ایک مرتبہ اس ارشاد کے محرک اسامہ ابن زید ہوئے ہوں۔ اور دوسری مرتبہ بریدہ ابن الحصیب اسلمی کیوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ ارشاد علیٰ رؤس الاشہاد بیان فرمایا ہو۔

بہر حال اسکے متعلق یہہ کہنا کہ حضرت علیے کرم اللہ وجہہ حجۃ الوداع میں شریک نہ تھے یا یہہ حدیث متواتر نہیں ہے۔ یا مولیٰ کے معنی متعین کرنے میں چوں وچرا کرنا۔ یہہ بالکل سفسطہ اور شدت محض ہے۔ جو اکثر تعصب کے بڑہجانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز یہہ کہنا کہ اگر اولیٰ کے معنی لیے جائیں۔ تو "اولیٰ" بغیر "من" کے استعمال نہیں ہوتا۔ تو آیت واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض میں لفظ "اولیٰ" بغیر "من" کے استعمال ہوا ہے۔ ایسی تسویلات سے لوگوں کو فریب دیکر راہ حق سے بے راہ کرنا اور بغیر تحقیق کچھ کہنا محض تعصب ہے۔

مولانا جلال الدین رومی نے مثنوی شریف دفتر سادس میں کیا خوب فرمایا ہے ؎

زین سبب پیغمبر با اجتہاد	نام خود راوان علی مولا نہاد
گفت ہر کس را منم مولیٰ و دوست	ابن عم من علی مولائے ماست
کیست مولیٰ آنکہ آزادت کند	بند رقیت ز پایت بر کند
چوں بہ آزادی نبوت ہادیست	مومنان را از نبی آزادیست
اے گروہ مومنان شادی کنید	مجلس سرور و سوسن آزادی کنید
لیک می گوئید ہر دم شکر آب	بے زباں چوں گلستان خوش خطاب
بیزبان گوید سرود و سبزہ زار	شکر آب و شکر عدل تو بہار
جملہا پوشیدہ و دامن کشاں	مست در رقاص و خوش و عیش فشاں

ف ۱ اور قرابت والے بعض کے نزدیک تر ہیں بعضوں سے ۱۲

ف ۲ اس مقام پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ اولیٰ بعض میں اگر چہ میں نہیں آیا ہو لیکن اسکے کلیے اب حدیث مذکور ہوئے کا بھی یہی ہے کہ مولا کے معنی اولیٰ کے قرار دیئے گئے ہیں اور وہی اولیٰ ہے کا مفہوم اولیٰ ببعض میں بھی موجود ہے۔ سو طرفداری میں بھی دوستی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ

جزو جزو آبستن از شاہ بہار	جسم شان چوں درج پُر دُرِّ شمار
مرمیان بے شوے آبستن از مسیح	خامشان بے لاف و گفتار فصیح
ماہ ابے نطق خوش برنافتہ است	ہر زبان نطق از فر او یافتہ است
نطق بینے از سر مریم بود	نطق آدم پرتو آن دم بود
تا زیادت گردد از شکرائے ثقات	پس نبات دیگر است اندر نبات
عکس او اینجاست دل من فتح	اندر ایں طور است عزمن طمع
در جوال نفس خود چندیں مرو	از خریداران خود غافل مشو
تا ندانی تو پریشان حال ازاں	آں چناں فرمود آن صاحبدلاں

بندہ احقر ابن الانور عفر لہ اللہ العلی الاکبر نے بھی شدت ذوق میں چند اشعار اسی قسم کے نظم کئے تھے جنکو وہ سرمایۂ سعادت دارین سمجھکر درج کتاب کئے ہیں! ورناظرین سے متدعی ہے کہ اگر شاعرانہ اصول سے ہیں کوئی غلطی ہو۔ تو معاف کریں۔ اسے دعوائے ہمہ دانی نہیں۔ شاعری وفن عروض وقافیہ سے واقفیت نہیں اور علوم میں بجز حسرت ناکامی اور کچھ حاصل نہیں ہے۔ سوائے اسکے اور کیا کہا جائے کہ

ولیس انشاد الاشعار شعاری ولا	نہ اشعار کا پڑھنا میرا طریقہ ہے اور نہ شعر کہنا میرا
من بیت الشعر اعنادی بل بیت التطہیر	میرا تعلق ہے۔ بلکہ خاندان اہل تطہیر میں پیدا ہوا
منشائی وانی بالعلا ربیت مصیری	ہوں اب ولایت میری جائے پناہ وجائے بازگشت
ومطمائی ومن خم غدیر خمرتی وفی الولاء سکری	ہر خم غدیر والی شراب میری شراب ہے اور مست شراب انسانیت ہے

ے

میں جرعہ نوش بادۂ خم غدیر ہوں	مست شراب عشق جناب امیر ہوں
لطف وعطائے ساقی کوثر نہ پوچھیے	صہبائے پُرسرور سے گردوں سریر ہوں
حُبِّ علی نے دی وہ مجھے رفعت بیان	مدح ابو تراب میں حسان نظیر ہوں

اے زینت سریر ولایت پناہ خلق
میں تیرہ بخت دامِ بلا میں اسیر ہوں

آزاد کیجئے مجھے اپنا بنائیے
آشفتہ حال تابعِ نفسِ شریر ہوں

افرادِ اہلِ بیت ہیں محبوب کبریا
لطف آشنائے حبِّ صغیر و کبیر ہوں

اے آفتابِ فضل و کرامت ہو جلوہ گر
امیدوار تابشِ مہرِ منیر ہوں

ہو جائے تیری چشمِ کرم میری چارہ ساز
خواہاں فضل و موہبتِ ای دستگیر ہوں

نامہ سیاہ پر گنہ و بے نوا سہی
مداحِ اہلبیتِ بشیر و نذیر ہوں

تعمم[1] بروز یوم غدیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز غدیر خم حضرت علی مرتضےٰ کے عمامہ باندھا تھا۔

عن عبد الاعلےٰ بن عدي النهرواني ان
رسول اللہ دعا عليا يوم غدير خم فعممه
و ارخى عذبته من خلفه (رياض النضرة طبع ۲ ص ۲۱۶)
اخرجه الديلمي و الخطيب و صاحب كنوز الحقائق
و ابن داعي و الطيالسي و المتقي و ابن ابي
شيبة و محب الطبري و السيوطي و ابن الصباغ
المالكي و علي قال قال رسول اللہ ان اللہ عز و جل
امدني يوم بدر و يوم حنين بملائكة
متعممين هذه العمامة
و العمامة حاجز بين المسلمين

عبدالاعلیٰ بن عدی نہروانی سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی کو یوم خم غدیر بلایا اور انکے سر پر عمامہ باندھا جس کا شملہ پشت کیطرف چھوڑا۔

دیلمی و خطیب اور صاحب کنوز الحقائق اور ابو داؤد طیالسی اور متقی اور ابن ابی شیبہ اور محب طبری اور سیوطی اور ابن الصباغ المالکی اور علی سے روایت حضرت علی کہتے ہیں کہ آنحضرت نے مجھے فرمایا کہ خدا نے بدر و حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتوں سے کی تھی جو اس طرح عمامہ پوش تھے عمامہ ہی مسلمانوں اور مشرکوں میں فرق کرنیوالی چیز ہے حضرت علی فرماتے ہیں یہ مجھسے آنحضرتؐ نے بروز خم غدیر ارشاد

[1] عمامہ باندھنا منتخب اللغات ص ۱۰۱۲

و المشركين قال رجعلي لما عمم بي معذيرخم بعمامة سدل طرفها على منكبه (فصول المهمة ص۲۶)
قال علي بن برهان الدين الشافعي وكان لرسول الله عمامة تسمى السحاب كسيها علي ابن ابي طالب فكان رما طلع عليه علي يقول صلى الله عليه وسلم اتاكم علي في السحاب يعني عمامته التي وهبها له۔

فرمایا تھا جب کہ آپنے میرے سر پر عمامہ باندھا تھا جس کا شملہ میرے کندھے کی طرف لٹکا ہوا تھا۔
علی بن برہان الدین شافعی کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے پاس ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا آپنے اسکو حضرت علی کے سر پر باندھا تھا جب کبھی حضرت علی اس عمامہ کو پہنے ہوئے آنحضرتؐ کے حضور میں حاضر ہوتے تو آپ فرماتے کہ علی سحاب میں تمھارے پاس آرہے ہیں یعنی اُس عمامہ میں جو آنکو دیا گیا ہے۔

صاحب السرّ

حضرت علی مرتضےٰ کا راز دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونا سید علی ہمدانی رسالہ مودۃ القربےٰ مشمولہ ینابیع المودۃ ص۲۳۵ میں لکھتے ہیں کہ

الحديث الخامس والعشرون عن سلمان قال قال رسول الله لكل نبي صاحب سر و صاحب سري علي بن ابي طالب رواه الديلمي صاحب الفردوس۔

پچیسویں حدیث حضرت سلمان فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر نبی کا ایک راز دار ہے اور میرا راز دار علی بن ابی طالب ہے دیلمی صاحب الفردوس نے اسے روایت کیا ہے۔

اختصاص اقربیت عہد

حضرت علی مرتضےٰ کا آنحضرتؐ کے ساتھ وقت وفات اقرب بعہد ہونا۔

عن ام سلمة قالت والذي احلف به ان كان علي لاقرب الناس عهدا برسول الله

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ اُس ذات کی قسم کہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے حضرت علی آنحضرتؐ کے ساتھ سب سے

فالت غدا رسول اللہ غداۃ بعد غداۃ
یقول جاء علی مرارا و اظنہ کان بعثہ
لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ
حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند
الباب فکنت من ادناھم الی البا
فاکب علیہ علی فجعل لیسارہ و یناجیہ
ثم قبض و مو یومہ ذالک صلی اللہ علیہ وسلم
فکان من اقرب الناس بہ عہدا اخرجہ
احمد (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۰۱)

قریب الہد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم سب ازواج آنحضرتؐ کی
عیادت کو جایا کرتے تھے آپنے کئی بار فرمایا کہ کیا علی آئے ہیں
مجھکو خیال ہوا کہ کسی ضرورت سے بھیجے گئے ہونگے جب آگئے تب
ہم لوگوں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ کو کوئی ضروری بات
کہنا ہے ہم لوگ حجرہ سے نکلکر باہر دروازہ میں بیٹھ گئے دروازہ
میں سب سے قریب میں ہی تھی آنحضرتؐ حضرت علی کیطرف جھک
گئے اور سرگوشی کرنے لگے پھر آپنے اسی روز وفات فرمائی
لہذا وہی سب لوگوں میں آنحضرتؐ کے ساتھ قریب الہد تھے
امام احمد نے ایسے روایت کیا ہے۔

اخرجہ العقیلی عن ابی الطفیل قال کنت علی
الباب یوم الشوری فارتفعت الاصوات
فسمعت علیا یقول افیکم احد کان اخر عہدہ
رسول اللہ حین وضعہ فی حفرتہ غیری

عقیلی بروایت ابوالطفیل لکھتے ہیں کہ میں یوم شوریٰ دروازہ
پر تھا لوگوں میں شور برپا تھا میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے
سنا کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو سب کے بعد آنحضرتؐ سے جدا
ہوا ہو جس وقت وہ قبر میں رکھے گئے سوائے میرے اور کوئی نہیں

ادخال بہ ثوب نبی

آنحضرتؐ کا حضرت علی کو وقت وفات اپنی چادر میں لے لینا۔

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ لما
حضرتہ الوفات ادعو الی حبیبی فدعوا
لہ ابا بکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ
ثم قال ادعو الی حبیبی فدعی لعمر
فلما نظر الیہ وضع راسہ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرتؐ کی وفات کا وقت قریب
آیا تو فرمانے لگے میرے حبیب کو بلاؤ میں نے حضرت ابوبکر کو
بلا بھیجا جب وہ آئے تو آنحضرتؐ نے سر اٹھا کر انکو دیکھا پھر نیچا کیا
پھر سر کھڑا کر دیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے حضرت عمر کو بلایا جب وہ
آئے تب بھی آنحضرتؐ نے یہی کیا اور پھر فرمانے لگے میرے

ثم قال ادعو الی حبیبی فدعوا له	حبیب کو بلاؤ پھر حضرت علی بلائے گئے جب آنحضرت نے
علیا فلما رآه ادخله معه فی الثواب	اُنکو دیکھا تو خود کپڑا آپ اوڑھے ہوئے تھے اُٹھا دیا
الذی کان علیه فلم یزل یحدثه	اور اُنکو اُس کپڑے میں لے لیا وفات کے وقت تک حضرت
حتی قبض ورأسه علیه اخرجه	علی چادر کے اندر رہے اور آنحضرت کا ہاتھ اُنپر رہا۔ رازی
الرازی (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)	نے اسے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث بحوالہ دارقطنی بھی موجود ہے اور بحوالہ معجم کبیر طبرانی بروایت حضرت ابن عباس اس طرح ہے کہ۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ جب بیماری سے صاحب
لما ثقل وعند عائشة اذ دخل علی	فراش ہوگئے تو آپکے پاس حضرت عائشہ و حضرت حفصہ بیٹھی
فلما رآه رفع رأسه ثم قال	ہوئی تھیں کہ حضرت علی آئے اُنھیں دیکھکر آنحضرت نے
ادن منی فاستند الیه فلم یزل عنده	سر اٹھایا اور فرمایا کہ میرے قریب آؤ پھر آپنے اُنکی ٹیک
حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم۔	لگائی پھر حضرت علی وفات تک آنحضرت کے حضور میں رہے

خصوصیت بہ غسل آنحضرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات غسل دینے کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنہ میں لکھتے ہیں کہ۔

عن علی قال ان رسول اللہ لا یفیضه	حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میرے
غیری فانه لا یری احد عورتی الا	تمہارے اور کوئی مجھے غسل نہ دے اور کوئی میرے ستر
طمست عیناه عن جعفر بن محمد قال	عورت کو نہ دیکھے ورنہ اُسکی آنکھیں جاتی رہینگی امام
کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ	جعفر صادق سے مروی ہے کہ آنحضرت کی پلکوں میں غسل کا
علیه وسلم وکان علی یشربه ویقول	پانی جمع ہوگیا تھا حضرت علی نے اُسے پی لیا۔ لوگوں نے

عن علی عن سبب فہمہ و حفظہ قال لما نزلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع الماء فی جفنی فوضعت یدی فمصصتہ بلسانی فازدد فہما و حفظا فما حفظت شیئا بعدہ۔

ایک مرتبہ حضرت علی سے اُنکی فہم و حافظہ کا سبب پوچھا تو آپنے فرمایا کہ جب میں نے آنحضرت کو غسل دیا تو اُنکی پلکوں میں پانی جمع ہو گیا تھا اُسے میں نے چوس لیا اسوجہ سے مجھ میں قوت حافظہ زیادہ ہے۔

حضرت علی کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

اخرج ابن المغازلی فی المناقب عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی ہذہ الامۃ کمثل الکعبۃ ینظر الیہا عبادۃ و الحج الیہا فرض۔ و اخرج الدیلمی فی فردوس الاخبار عن ابن عباس و اخرج ابن الاثیر فی اسد الغابۃ عن علی قال قال رسول اللہ انت بمنزلۃ الکعبۃ تؤتی و لا تاتی فان اتاک ہؤلاء القوم فسلموا لک ہذا الامر فاقبل منہم و ان لم یاتوک فلا تاتہم حتی یاتوک۔

ابن المغازلی مناقب میں بروایت ابی ذر لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اس امت میں علی مثل کعبہ کے ہے کہ اُسکی طرف دیکھنا عبادت اور اُس کا حج فرض ہے۔ اور دیلمی فردوس الاخبار میں بروایت ابن عباس اور ابن اثیر اسد الغابہ میں بروایت علی لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی تم مثل کعبہ کے ہو لوگوں کو تمہارے پاس آنا چاہیئے نہ یہ کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ اگر یہ لوگ تمہارے پاس آکر امر خلافت تمہارے سپرد کریں تو قبول کر لو اور اگر نہ آئیں تو خود انکے پاس نہ جانا تاوقتیکہ وہ تمہارے پاس نہ آئیں۔

آپکا بمنزلہ قل ھو اللہ کے ہونا

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۵ رسالہ مناقب اسبعین باب ۵ میں ہے کہ

المحدث الثامن و العشرون عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ مثل علی بن ابی طالب فی الناس مثل قل ہو اللہ احد فی القرآن رواہ صاحب الفردوس۔

اٹھائیسویں حدیث حذیفہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لوگوں میں علی ایسے ہیں جیسے قرآن میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہے دیلمی صاحب الفردوس نے اسے روایت کیا ہے۔

اور باب ۴۲ ص ۱۲۵ میں ہے کہ

اخرج موفق عن ابن عباس قال قال رسول اللہ یا علی ما مثلک فی الناس الا مثل سورۃ قل ھو اللہ احد فی القرآن من قرأھا مرۃ فکانما قرأ ثلث القرآن ومن قرأھا مرتین فکانما قرأ ثلثی القرآن ومن قرأھا ثلاث مرات فکانما قرأ القرآن کلہ واخرج ابن المغازلی عن النعمان ابن بشیر قال قال رسول اللہ انما مثل علی فی ھذہ الامۃ کمثل سورۃ قل ھو اللہ احد۔

موفق بن احمد بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی لوگوں میں تم ایسے ہو جیسے قرآن میں سورۂ قل ھو اللہ احد ہے جس نے اس صورت کو ایک مرتبہ پڑھا گویا اس نے تہائی حصہ قرآن کا پڑھا جس نے دو مرتبہ پڑھا گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ پڑھا اس نے گویا کل قرآن پڑھا۔ اور ابن المغازلی بروایت نعمان بن بشیر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اس امت میں علی ایسے ہیں جیسے قل ھو اللہ احد ہو۔

مکالمت حضرت علی با شمس

شیخ سلیمان حنفی بلخی قندوزی ینابیع المودۃ ص ۱۴۰ میں لکھتے ہیں کہ

الباب التاسع والاربعون فی تکلم الشمس علیا اخرج الحمویني فی فرائد السمطین ومن موفق بن احمد الخی ارزمی عن الامام الحسن العسکری عن ابیہ عن اٰبائہ عن امیر المومنین علی قال قال رسول اللہ یا ابا الحسن کلم الشمس فانما تکلمک قلت السلام علیک ایھا العبد المطیع للہ عز وجل فقالت الشمس وعلیک السلام یا امیر المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین قال

اڑتالیسویں باب میں حضرت علی کی شمس سے مکالمت کا بیان ہے حموینی فرائد السمطین میں اور موفق بن احمد خوارزمی امام حسن عسکری سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے آبائے کرام سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوالحسن آفتاب سے باتیں کرو وہ تم سے باتیں کریگا میں نے اس سے کہا اے اللہ کے مطیع بندے تم پر سلام ہے۔ آفتاب نے جواب میں کہا اے مومنین کے امیر و متقین کے امام اور روشن چہرے والوں کے پیشوا تم پر سلام حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے

فانکبت للہ ساجدا شکرا للہ فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حبیبی یا اخی یا ھی اللہ بک اھل ملاء السماء۔

سجدۂ شکر ادا کیا آنحضرتؐ نے مجھے فرمایا اے میرے بھائی اور میرے محبوب اٹھو۔ اللہ تعالیٰ آسمان والوں پر تمہارا افتخار ظاہر کرتا ہے۔

یہ حدیث مناقب خوارزمی لاخطب الخطبا ابو المؤید موفق بن احمد اخطب خوارزمی مکی صفحہ ۶۰ میں باسناد اس طرح ہے شہر دار ابن شیرویہ عبدوس بن عبداللہ۔ ابو الفرج محمد بن سہل۔ ابو العباس احمد بن ابراہیم۔ ابو القاسم زکریا بغدادی۔ محمد بن زکریا۔ حسن بن موسیٰ بن محمد بن عباد۔ عبدالرحمن بن القاسم ہمدانی۔ ابو حاتم محمد بن محمد طالقانی۔ ابو مسلم حسن بن علی الخالص۔ علی بن محمد الناصح۔ محمد بن علی بن موسیٰ ثقہ۔ علی بن موسیٰ رضا۔ موسیٰ بن جعفر ابن جعفر بن محمد صادق۔ محمد بن علی الباقر۔ علی بن الحسین زین العابدین الزکی۔ امام حسین بن علی امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

و اخرج ابن شیرویہ الدیلمی و عبدوس الھمدانی و الخطیب الخوارزمی فی کتبھم بطرق متعددۃ عن سلمان و عمار و ابی ذر و ابن مسعود و ابن عباس و علی انھم قالوا لما فتح اللہ مکۃ تھیاء الی غزوۃ ھوازن قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی قم فانظر کرامۃ اللہ علی اللہ عزوجل و کلم الشمس فقام علی و قال السلام علیک ایھا العبد الدائر فی طاعۃ ربہ فاجابت تقبل لھا و علیک السلام یا اخا رسول اللہ

اور ابن شیرویہ دیلمی اور عبدوس ہمدانی اور خطیب خوارزمی نے اپنی کتابوں میں متعدد طریقوں سے سلمان فارسی و عمار بن یاسر و ابو ذر غفاری و عبداللہ ابن مسعود و عبداللہ بن عباس و حضرت علی سے روایت کی وہ سب کہتے ہیں کہ جب اللہ نے مکہ کو فتح کرایا تو غزوۂ ہوازن کی آمادگی شروع ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی کھڑے ہو اور اپنی بزرگی جو خدا کے یہاں ہے اسے دیکھو اور آفتاب سے کلام کرو حضرت علی کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے بندے اپنے رب کی طاعت میں دوڑ کرنے والے تم پر سلام ہے آفتاب نے بھی جواب میں کہا اے رسول اللہؐ کے بھائی اور

وو صیہ و حجۃ اللہ علی خلقہ و انکب علی ساجدا شکرا للہ عز و جل فاخذ رسول اللہ براسہ فیقیمہ و یمسح وجہہ و یقول یا حبیبی ابشر لان اللہ باھی بک حملۃ العرش و اھل سماواتہ ثم قال الحمد للہ الذی فضلنی علی سائر الانبیاء و ایدنی بعلی سید الاوصیاء و اخرج صاحب المناقب عن ابی جعفر الباقر عن جابر بن عبد اللہ قال ان الشمس تکلمت بعلی سبع مرات۔

اُنکے وصی اور مخلوقات پر اللہ کی حجت تم پر بھی سلام۔ حضرت علی نے سجدۂ شکر ادا کیا پھر آنحضرت نے اُن کا سر مبارک اُٹھایا اور انکے مُنہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے محبوب میں تجھے بشارت دیتا ہوں کہ اللہ حاملان عرش و اہل سماوات پر تیرا افتخار ظاہر کرتا ہے پھر فرمایا سب تعریفیں کا مستحق اللہ ہے جسنے تمام نبیوں پر مجھکو فضیلت دی اور میری تائید علی سید الاوصیاء سے کرائی۔ صاحب المناقب نے بروایت امام محمد باقر حضرت جابر سے روایت کی کہ آفتاب نے حضرت علی سے سات بار گفتگو کی۔

شیخ محمد صالح کشفی نے مناقب مرتضوی صـ۸۲ میں اس واقعہ کو حبیب السیر سے لیکر لکھا ہے۔

مکالمت باصحاب کہف

اس حدیث کو شیخ سلیمان حنفی قندوزی نے ینابیع المودۃ باب ۷۹ صـ۱۴۱ میں "حدیث البساط" کے عنوان سے لکھا ہے۔ بساط بچھونے کو کہتے ہیں۔

اخرج الثعلبی عن ابان عن انس و ایضا عن مجاھد عن ابن عباس قال اھدی لرسول اللہ بساطا من خندف فقال یا انس ابسط ھذا فبسطتہ ثم قال لی ادع العشرۃ من الاصحاب فدعوتھم فلما دخلوا امرھم بالجلوس علی البساط ثم دعا علیا

ثعلبی نے ابان سے انھوں نے انس سے اور بھی مجاہد سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ آنحضرت کیلئے ایک بچھونہ نرم بھیجا گیا آپنے حضرت انس سے فرمایا کہ اسے بچھا دو پھر میں نے بچھا دیا پھر آپنے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ میں نے انکو بلایا جب وہ لوگ داخل ہوئے تو آپنے بچھونے پر بیٹھنے کا حکم دیا

فناجاه علی یلا ثم امره بالجلوس علی
وسط البساط فجلس علی علی وسطه
فقال یا ریح احملینا فحملتنا الریح فقال
انی هاذا البساط یدوننا فاوحشنا
قال یا ریح ضیعتنا فی موضع
وقال علی هل تدرون انتم فی ایی
مکان قلنا لا ندری قال هذا موضع
اصحاب الکهف فمشوا علی علی اخوانکم
فسلمنا علیهم فلم یردوا علینا السلام
فقام علی وقال السلام علیکم ایها
الصدیقون فقالوا وعلیک السلام
ورحمة الله وبرکاته قال انی قال
لهم علی ما بالکم لم تردوا السلام علی
اخوانی قالوا انا نحن معشر الصدیقین
لا نکلم الانبیاء والاوصیاء فصاروا
الی رقدتهم انی خروج القائم
المهدی فیبعثهم الله تعالی عند
خروجه ثم جلسنا علی البساط
وقال علی یا ریح احملینا فحملتنا
یدوننا بادفاشم قال یا ریح ضیعتنا
فی ضیعتنا فی الحرج فقال علی ندرک

پھر حضرت علی کو بلایا اُن سے دیر تک چپکے چپکے باتیں
کیں پھر وسط بچھونے پر بیٹھنے کا حکم دیا حضرت علی
درمیان میں بیٹھے فرمایا اے ہوا ہمکو اُٹھا پھر ہوا نے
ہمیں اُٹھایا حضرت انس کہتے ہیں کہ بچھونے نے ہمارے
ساتھ چلنا شروع کیا پھر فرمایا اے ہوا ہمکو رکھ اُس نے
ہمیں ایک جگہ رکھدیا حضرت علی نے پوچھا کیا تم جانتے
ہو کہ کس مکان ہو ہم نے کہا ہم نہیں جانتے اُنھوں نے
کہا یہ اصحاب کہف کے رہنے کی جگہ ہے کھڑے ہوا اور
اپنے بھائیوں کو سلام کرو ہمنے اُنکو سلام کیا اُنھوں نے
سلام کا جواب نہیں دیا حضرت علی نے کھڑے ہو کر
کہا اے صدیقین تم پر سلام ہے۔ اُن لوگوں نے جواب
دیا کہ تم پر بھی سلام اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتیں بھی۔
انس کہتے ہیں کہ حضرت علی نے اُن سے کہا تمہارا کیا
حال ہے جو تم نے ہمارے بھائیوں کے سلام کا جواب
نہیں دیا اُن لوگوں نے کہا کہ ہم صدیقین کے گروہ سے
ہیں ہم سوائے نبی کے یا اُسکے وصی کے اور کسی سے کلام
نہیں کرتے ہیں پھر سونے کیلئے چلے گئے حضرت امام مہدی
کے خروج تک کیلئے۔ وقت خروج اللہ تعالیٰ اُنکو زندہ
کریگا پھر ہم لوگ بچھونے پر بیٹھے حضرت علی نے ہوا
سے کہا کہ ہمکو اُٹھا اُسنے اُٹھایا ہمارے ساتھ وہ
اوپر چلتا جاتا تھا پھر فرمایا اے ہوا ہمکو اُتار اُسنے ہمیں

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر رکعۃ و اتینا و لحقنا فی اخر رکعۃ۔ و اخرج ھذا الحدیث ابن المغازلی عن معمر عن انس بن مالک و اخرجہ صاحب المناقب عن ثابت عن انس و ایضاً عن الزھری عن انس ایضاً عن قتادۃ البصری عن انس۔

کنکر ہیں زمین پر اُتارا حضرت علی فرماتے ہیں ہم نے آنحضرتؐ کو آخر رکعت میں پایا ہم اگر آپ سے آخر رکعت میں ملے۔ اور اس حدیث کو ابن المغازلی نے معمر سے اُنھوں نے انس بن مالک سے روایت کیا اور صاحب المناقب نے ثابت سے اُنھوں نے انس سے اور بھی زہری سے اُنھوں نے انس سے اور بھی قتادہ بصری سے اُنھوں نے بھی انس سے روایت کیا ہے۔

حدیث الماء والمندیل

شیخ محمد سلیمان حنفی ینابیع المودۃ باب ۷۹ صـ۱۴۲ میں لکھتے ہیں کہ۔

اخرج ابن المغازلی الشافعی و صاحب المناقب بالاسناد عن الاعمش عن ابی سفیان عن انس بن مالک قال صلی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صلوٰۃ العصر و ابطاء فی رکوعہ فی الرکعۃ الاولٰی حتی ظننا انہ یصلی ثم رفع راسہ و اخبر فی صلوٰتہ و سلم ثم اقبل علینا فنادی یا علی اُدن منی فما زال یتخطی الصفوف من الصف الاخر حتی دنا فقال لہ ما الذی خلفک عن الصف الاول قال کنت علی غیر وضوء فاتیت بقلۃ ماء فجد

اور ابن المغازلی شافعی نے اور صاحب المناقب نے بإسناد اعمش سے اُنھوں نے ابی سفیان سے اُنھوں نے انس بن مالک سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے نماز عصر پڑھی پہلی رکعت کے رکوع میں اپنے بہت دیر کی ہم لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ آپ بھول گئے پھر آپ نے سر اُٹھایا اور نماز کو ختم کر کے سلام پھیرا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر حضرت علی کو بلایا اور فرمایا کہ مجھ سے قریب ہو وہ آخری صف میں تھے صفوں کو طے کرتے ہوئے قریب ہوئے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ تم صف اول سے پیچھے کیوں رہے اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو نہ تھا میں گھر میں آیا مجھے پانی نہ ملا میں نے حسن و حسین

فی ماء فنادیت یاحسن و یاحسین فلم یجبنی احد فاذا هاتفٌ یهتف یا ابا الحسن فاذا رأیت بطن من ذهب فیه ماء علیه مندیل فشققت بالماء و هو احد من السکاکین فلا ادری من اتاهما من اخذهما حتی فتبسم رسول اللّٰه و فهمنی الی صدره و قبل ما بین عینی ثم قال ان السطل و الماء و المندیل من الجنة و الله اتانی بالسطل بالماء جبرائیل و الذی اتانی بالمندیل میکائیل و الذی فقد حمید کان مازال اسرافیل قابضًا علی رکبتی حتی سمعت بلی الصلوٰة علی ان اللّٰه و ملائکته یصلون علی اخرجه هذا الحدیث موفق بن احمد الخوارزمی بالاسناد عن حمید الطویل عن انس بن مالک بلفظه۔

کو پکارا کسی ایک نے مجھے جواب نہ دیا ناگاہ آواز دینے والے نے آواز دی اے ابوالحسن پھر میں نے دیکھا کہ ایک سونے کا طشت ہے جس میں پانی اور ایک دستار ہے میں نے پانی سے وضو کیا وہ پانی مشک سے زیادہ پاکیزہ تھا مجھے نہیں معلوم ہوا کہ ان دونوں کو کون لایا اور کون مجھ سے لے گیا پھر آنحضرتؐ ہنسے اور آنکھ اپنے سینہ سے لگا لیا اور ان دونوں آنکھوں کے بوسہ لیا پھر فرمایا کہ طشت اور پانی اور دستار جنت سے آیا ہے جو شخص طشت کا پانی کے ساتھ لایا وہ جبرئیل تھے اور جو دستار کے ساتھ آئے وہ میکائیل تھے قسم اس کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اسرافیل میرے ہاتھ کو گھٹنوں پر روکے رہے یہاں تک کہ تم نمازیں آکر لے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں اس حدیث کو موفق بن احمد خوارزمی نے اسناد کے ساتھ حمید طویل سے انھوں نے انس بن مالک سے انھیں الفاظ سے روایت کیا ہے۔

مناقب خوارزمی صـ۲۴۱ میں رواۃ حسب ذیل ہیں۔ مہذب الائمہ ابوالمظفر عبدالملک بن علی بن محمد ہمدانی۔ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی بن عثمان و یوسف وقاق۔ ابوالمظفر ہناد بن ابراہیم نسفی۔ ابوالحسن علی بن یوسف بن محمد بن الحجاج طبری۔ ابوعبداللہ حسین بن جعفر بن محمد جرجانی۔ ابوعیسےٰ اسمٰعیل بن اسحٰق بن سلیمان النصیبی۔ محمد بن علی حمید بن زیاد الطویل انس بن مالکؓ۔

احادیث متعلق بہ مراتب اخروی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

انکا نبیؐ یا علیؑ

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا ما فیھا اما واحد فھو یکتانی بین یدی عز وجل حتی یفرغ من الحساب الخ

(ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲)

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو پانچ چیزیں ایسی دیگئی ہیں کہ وہ دنیا و ما فیہا سے مجھے بہتر ہیں اول یہ کہ جب خدا کے سامنے حساب کیلئے کھڑا ہوں گا تو وہ میرا تکیہ ہونگے حتیٰ کہ حساب سے فراغت ہو۔

پوری حدیث نمبر ۶۲ "القبا" "بیان" "الساقی" میں ہو چکی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اخرجہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین فی مناقب الاصحاب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ یعنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب۔

نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین مناقب الاصحاب میں بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے اس حال میں مبعوث کریگا کہ میں علی پر تکیہ کئے ہوئے ہوں گا۔

دخول بہ معیت آنحضرتؐ

عن ابن عمر بن ابید قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی یدلک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث دخل اخرجہ الحافظ الدمشقی فی الاربعین (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ حضرت علی سے فرماتے تھے کہ اے علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیکر قیامت کے روز جہاں کہ میں داخل ہوں داخل ہونا حافظ دمشقی نے اربعین میں سے اسے روایت کیا ہے

شہادت نبی امن اہل الجنۃ سیدنا علیؑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ حضرت علی مرتضےٰ اہل جنت میں سے ہیں۔

سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صـ۲۹ میں لکھتے ہیں کہ

اخبرنا جدی ابو الفرج (ابن الجوزی) انبا قال اخبرنا محمد بن عبد الباقی بن محمد القاضی الانصاری و ابو القاسم ہبۃ اللہ بن الحصین قالا ابانا القاضی ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ الطبری حدثنا ابی احمد محمد بن الغطریف الجرجانی سنۃ احدی و سبعین و ثلاث مائۃ حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی حدثنا عیسےٰ بن مسلم الاحمر حدثنا محمد بن معاویہ عن یحییٰ بن سابق عن زید بن اسلم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت فی الجنۃ ثلاثا و ہذا الحدیث من جزء ابن الغطریف الذی انفرد بہ جدی ابی الفرج برویاتہ و سمعنا علیہ

خبر دی ہمکو ہمارے جد ابو الفرج (ابن الجوزی) نے وہ کہتے ہیں ہمکو خبر دی محمد بن عبد الباقی بن محمد قاضی انصاری اور ابو القاسم ہبۃ اللہ بن الحصین نے وہ دونوں کہتے ہیں خبر دی ہمکو قاضی ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ طبری نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابو احمد بن الغطریف جرجانی نے ۳۷۱ھ میں وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن الجبار صوفی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عیسےٰ بن مسلم احمر نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی محمد بن معاویہ نے ان سے یحییٰ بن سابق نے ان سے زید بن اسلم نے ان سے حضرت ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی تم جنت میں ہو اسے تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث ابن الغطریف کے جزو سے ہے جس کو میرے جد ابو الفرج نے روایت کیا اسمیں وہ منفرد ہیں اور ہمکو انھوں نے

حاشیہ صفحہ گذشتہ ۳۳۳ اکثر کتابوں میں بحوالہ معجم کبیر طبرانی و ابو بکر الشافعی و ابو نعیم و ابن عساکر و دیلمی بروایت عبد اللہ بن عمر یوں ہے کہ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے شوق کیلئے حکم دیا تو حضرت حفصہ انکے بیٹے عاصم کے پاس جا کر کہنے لگیں کہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ تجھ آدمی حضرت علی نے راضی ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کیا کام مجھے تو یہ کافی ہے کہ آنحضرت حضرت علیؑ سے فرماتے تھے الخ۔

بغداد سنة ست وتسعين وخمس مائة وهو جزء مشهور بين المحدثين۔

بغداد میں ۵۹۶ھ میں سنایا اور یہ جزو محدثین میں بہت مشہور ہے۔

رفاقت آنحضرتؐ بہ جنت

عن زيد بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی رفیقی اخرجہ احمد فی المناقب (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۳۹)

زید بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں ہوگے میری بیٹی فاطمہؓ بھی ساتھ ہوگی تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہوگے امام احمد نے مناقب میں روایت کیا ہے۔

دیگر روایات مسند امام احمد و دیلمی و طبرانی و ابن السری و حضرمی و شرف النبوہ لابوسعد میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اہل بیت یعنی حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرات حسنین کے متعلق متعدد بار فرمایا کہ تم جنت میں میرے ساتھ ایک مکان میں ہوگے۔ ایسے احادیث کا ذکر حصۂ اول السیرۃ العلویہ فی ذکر المآثر المرتضویہ موسومہ بہ احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب بیان اہل بیت میں ہو چکا ہے۔

اہل جنت پر مثل ستارۂ صبح چمکنا

عن انس قال قال رسول اللہ علی یزہر باھل الجنۃ کما یزہر الکوکب الصبح باھل الدنیا اخرجہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار (ینابیع المودۃ ص ۲۳۰)

انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؓ جنت کے لوگوں پر اس طرح چمکیں گے جیسے صبح کا ستارہ دنیا والوں پر چمکتا ہے حاکم نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے فضائل الصحابہ میں اور دیلمی نے فردوس الاخبار میں ایسے روایت کیا ہے۔

سب سے پہلے دروازہ جنت کھٹکھٹانا

اخرجه الامام علی بن موسی الرضا فی مسند اهل البیت عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله انک اول من یقرع باب الجنة فتدخل فیها بغیر حساب۔ (ینابیع المودۃ ص۲۹۰)

حضرت امام علی بن موسیٰ رضا اپنی کتاب مسند اہلبیت میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے اے علی تم سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگے۔

قول آنحضرتؐ برائے مغفرت

ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی کتاب الخصائص ص۲۶ میں لکھتے ہیں کہ

اخبرنی هارون بن عبد الله الحمال البغدادی قال حدثنا محمد بن عبد الله بن زبیر الاسدی قال حدثنا علی بن صالح عن ابی اسحٰق عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله الا اعلمک کلمات اذا قلتهن غفر لک مع انک مغفور لک تقول لا الٰه الا الله العلیم الکریم لا الٰه الا الله العلی العظیم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضین السبع ورب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین۔

مجھکو خبر دی ہارون بن عبداللہ حمال بغدادی نے انھوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن زبیر اسدی نے انھوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن صالح نے اُن سے ابواسحٰق نے ان سے عمرو بن مرہ نے اُن سے عبداللہ بن سلمہ نے اُن سے حضرت علی نے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے علی ہم تمھیں ایسے چند کلمات کیوں نہ بتائیں کہ جب تم انھیں پڑھو تو اللہ تمھیں باوجودیکہ تم بخشے ہوئے ہو بخشدے کہو لا الٰه الا الله العلیم الکریم لا الٰه الا الله العلی العظیم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضین السبع ورب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین۔

امام نسائی نے اس حدیث کو بطرق متعدد روایت کیا ہے جسمیں روایت مختلف ہیں الفاظ و مضمون یکساں ہے بعض کتابوں میں یہہ روایت بحوالہ کتاب المناقب للامام احمد بن حنبل بھی مرقوم ہے۔

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا

اخرجہ ابن مردویہ عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر اصحابنا الجنۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اول اھل الجنۃ دخولا انا وعلی بن ابی طالب (رواہ الحافظ ابو نعیم)

ابن مردویہ بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ لکھتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ کر رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے علی بن ابی طالب ہیں۔

سب سے پہلے حوض پر وارد ہونا

اخرجہ الطبرانی والدیلمی عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن وھذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض۔

طبرانی اور دیلمی بروایت حضرت سلمان فارسی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کے متعلق فرمایا کہ یہہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لانے والے ہیں اور سب سے پہلے قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے مصافحہ کرینگے۔

اس قسم کے احادیث جنمیں "حضرت علی کا سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہونا موجود ہے" وہ ریاض النضرہ جلد ۲ باب رابع فضل رابع ص ۱۵۷ میں موجود ہیں اور کتاب احسن الانتخاب میں "بیان اولیت اسلام" میں گذر بھی چکی ہیں ناظرین ملاحظہ کریں۔

قیامت میں صاحب حوض ہونا

اخرجہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ قال قال

دیلمی بروایت ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

رسول اللہؐ علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ اکاوب کعدد نجوم السماء و سعۃ حوضی مابین جابیۃ[1] الی صنعاء[2] (مناقب خوارزمی ص۲۲۴)

علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے مالک ہونگے اُس پر پیالے آسمان کی ستاروں کی تعداد کے موافق ہونگے اور میرے حوض کی وسعت اتنی ہوگی جتنی کہ مقام جابیہ سے مقام صنعاء تک ہے۔

منافقین کو حوض سے ہنکانا

اخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہؐ یا علی معک یوم القیمۃ عصی من عصی الجنۃ تذود بھا المنافقین عن الحوض۔

طبرانی بروایت ابوسعید خدری لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے اے علی قیامت کے روز تمہارے پاس جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا جس سے تم منافقین کو حوض سے علیحدہ کروگے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہؐ لعلی انت امامی یوم القیمۃ فمن دفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (ینابیع المودۃ ص۱۳۲)

ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا قیامت کے روز تم میرے آگے آگے ہوگے مجھے لواء الحمد ملیگا میں تمہیں دوں گا تم لوگوں کو میرے حوض سے ہنکاؤگے۔

جنت میں آنحضرتؐ کے گھر کے مقابل آپکا گھر ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہؐ یا اصحاب محمد لقد رانی اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی

عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے میرے اصحابات کو مجھے تمہارے گھر دکھائے گئے کہ میرے گھر سے کسقدر فاصلہ پر ہیں اے علی

---

[1] جابیہ دمشق میں ایک گاؤں کا نام ہے ۱۲

[2] صنعا یمن میں ایک قصبہ ہے جہاں درخت بہت ہیں اور تپہ بھی بہت ہیں ۱۲

ان منزلتک مقابل منزلتی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر۔

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہارا گھر میرے گھر کے مقابل ہوگا۔ طبرانی نے معجم کبیر میں اسے لکھا ہے

آپکا گھر آنحضرتؐ اور حضرت ابراہیمؑ کے گھر کے درمیان ہونا

عن حذیفۃؓ قال قال رسول اللہ قصر علی بن ابی طالب بین قصری و قصر ابراھیمؑ (ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱)

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی بن ابی طالب کا قصر میرے قصر اور ابراہیمؑ کے قصر کے درمیان ہے۔

اسکے متعلق دو حدیثیں اوپر بیان "القاب" میں لفظ "الحبیب" کے تحت میں بھی گذر چکی ہیں۔

ذکر حور جنت

عن انس قال قال رسول اللہ لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی و اقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ و ناولنی تفاحۃ فکلت اقلبھا اذا انفلقت و خرجت منھا حوراء لم ار احسن منھا فقالت السلام علیک یا احمد قلت و علیک السلام من انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلای من عنابر و وسطی من کافور و اسفلی من مسک عجنی بماء الحیوان ثم قال لی

انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مجھکو آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے درجوں میں سے ایک درجہ پر بٹھایا اور ایک سیب میرے ہاتھ میں دی میں اسکو الٹنے پلٹنے لگا کہ اس میں سے ایک خوبصورت حور نکلی میں نے اس سے بہتر کبھی نہ دیکھی تھی نکلی اسنے مجھے سلام کیا میں نے جواب سلام دیکر پوچھا تو کون ہے اسنے کہا میں راضیہ المرضیہ ہوں خدا نے مجھے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی کافور کا اور نیچے کا حصہ مشک کا ہے میرے عنصر کو آبحیات سے

فلکنت خلقتنی لاخیاک و ابن عمک و علی بن ابی طالب اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

خمیر کیا اور فرمایا کہ نجابت تجھ کو ملی مجھے خدا نے آپکے ابن عم علی بن ابی طالب کیلئے پیدا کیا ہے۔ اسکو امام علی بن موسیٰ رضا نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

ذکر ناقۂ جنت

عن انس قال قال رسول اللہ لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبہا و رکبتاک مع رکبتی و فخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ اخرجہ احمد فی المناقب (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علی تم کو قیامت کے روز جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ ملے گا اور تم اس پر سوار ہوگے اور تمہارا گھٹنہ میرے گھٹنہ سے اور تمہاری ران میری ران سے ملی ہوئی ہوگی یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہوگے امام احمد نے مناقب میں اسے روایت کیا ہے۔

سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامہ میں اس حدیث کو معہ رواۃ مختصراً اس طرح روایت کیا ہے کہ۔

قال احمد فی الفضائل حدثنا علی بن الحسین القمی حدثنا محمد بن عبد اللہ بن عقیل حدثنا عبد العزیز بن المختار حدثنا عیسیٰ عن داؤد بن ابی ہند عن ابی جعفر عن رجل عن انس قال قال رسول اللہ لعلی تموت یوم القیامۃ بناقۃ من نوق الجنۃ فترکبہا و رکبتاک

احمد نے فضائل میں کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن الحسین قمی نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن عقیل نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عبد العزیز بن المختار نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی عیسیٰ نے ان سے داؤد بن ابی ہند نے انسے ابو جعفر نے ان سے ایک مرد نے ان سے انس نے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم قیامت کے روز جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہوگے

معرکتبی حتی تدخل الجنۃ جمیعا فان قیل جمالۃ الراوی عن انس توجب ضعفا فی الحدیث قلنا الحدیث مشہور ولم یطعن فیہ احد وھذہ عادۃ الرواۃ یروون عن رجل ولم یسموہ وقد فعل ذلک جماعۃ من المحدثین منھم الحمیدی فانہ ذکر فی اٰخر الجزء من الجمع بین الصحیحین مثل ھذا فقال عن رجل (ص۲۳)

جنت میں داخل ہوتے وقت تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے سے ملا ہوا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم جنت میں تمام تر داخل ہوگے۔ اگر یہ کہا جائے کہ راوی کی نام کی ناواقفیت انس کی روایت میں حدیث کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے تو اس کا جواب ہم یہ دینگے کہ یہ حدیث مشہور ہے کسی ایک نے اس پر گفتگو نہیں کی ہے اور یہ روات کے عادت سے ہے کہ کسی مرد سے روایت کرتے ہیں اور اس کا نام نہیں لیتے ہیں ایک جماعت محدثین نے ایسا کیا ہے انھیں میں سے حمیدی ہیں۔ جنھوں نے آخر جزو جمع بین الصحیحین میں اسی طرح لکھا کہ ایک مرد سے مروی ہے۔

اشتیاق انبیاء واہل سماء

اخرج الملا (عمر) فی سیرتہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ما مررت بسماء الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب وما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی ابن ابی طالب (ریاض النضرہ جلد ۲ ص۲۳۰)

ملا (عمر) اپنی سیرت میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہم شب معراج میں کسی آسمان پر سے ہو کر نہیں گذرے کہ اس آسمان کے رہنے والے علی کی ملاقات کے مشتاق نہ دیکھے ہوں اور جنت میں کوئی ایسا نبی نہیں جو علی کا مشتاق نہ ہو۔

جنت میں باغوں کے ملنے کا وعدہ

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند

طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابن عباس کی مسند میں خود

ابن عباس عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فی حیطان المدینۃ فمررنا بحدیقۃ فقال علی ما احسن هذه الحدیقۃ یا رسول اللہ فقال حدیقتک فی الجنۃ احسن منها ثم اومی بیده الی راسه ولحیته ثم بکا فقیل ما یبکیک قال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونها لک حتی تفقدونی۔

وعن علی قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طرق المدینۃ فمررنا علی حدیقۃ فقلت یا رسول اللہ ما احسن هذه الحدیقۃ قال لک فی الجنۃ احسن منها حتی اتینا علی سبع حدائق اقول یا رسول اللہ ما احسنها قال لک فی الجنۃ احسن منها اخرجه احمد فی المناقب وفی روایۃ فلما خلا الطریق اعتنقنی واجهش بالبکا فقلت یا رسول اللہ ما یبکیک فقال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونها لک الا من بعدی فقلت فی سلامۃ من دینی فقال فی

حضرت ابن عباس کی مرویہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ میں اور آنحضرتؐ اور حضرت علی مدینہ کے باغوں میں نکلے اور ایک باغ میں ہو کر گذرے حضرت علی نے کہا یہ باغ بہت اچھا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارا جنت والا باغ اس سے بہتر ہے پھر آنحضرتؐ حضرت علی کے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کر کے رونے لگے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ ایک قوم کے دل میں کھوٹ بھرا ہوا ہے وہ میرے بعد تم پر اسے ظاہر کریں گے۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ مدینہ کی بعض گلیوں میں گذر کر ایک باغ میں آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ باغ کیا اچھا ہے آپ نے فرمایا تمہارے لئے جنت میں اس سے بہتر باغ ہے پھر ہم نے دوسرے باغ میں آکر یہی کہا پھر آنحضرتؐ نے یہی فرمایا یہاں تک کہ ہم سات باغوں میں ہو کر گذرے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ بہت اچھا ہے آپ نے فرمایا جنت میں تمہارے باغ اس سے عمدہ ہیں امام احمد نے مناقب میں اسے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب خالی رستہ پر پہونچے تو آنحضرتؐ مجھ سے معانقہ فرما کر رونے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں روتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک قوم کے دلوں میں بغض بھرا ہے جو میرے بعد اسے ظاہر کریں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا اس فتنہ میں میرا

سلامۃ من دینک (ذخائر العقبیٰ جلد ۱ ص ۲۱) | دین سلامت رہیگا آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں سلامت رہیگا

سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ ص ۲۷ میں اس حدیث کو باسناد مختصر روایت کرکے اس کے صحیح ہونے میں حسب ذیل بحث کرتے ہیں کہ

الحدیث فی الحدائق قال احمد فی الفضائل حدثنا علی بن المنذر عن حرمی بن عمارۃ عن ابی عثمان الھندی عن علی قال کنت امشی مع رسول اللہؐ فی بعض طرق المدینۃ فمر رحنا علی حدیقۃ فقلت یا رسول اللہ ما احسن ھذا فقال لک ومثلھا فی الجنۃ حتی اتینا علی سبع حدائق۔

فان قیل قد تکلم فی ھذا الحدیث فالجواب ان الحدیث الذی تکلموا فیہ فیہ زیادۃ ولہ طریقان اما الزیادۃ قال فبکا رسول اللہؐ فقلت ما یبکیک قال ضغائن فی صدور رجال علیک لم یبدوھا لک وسوف یبدوھا من بعدی واما الطریقان ففی احدھما الفیض بن وثیق وفی الثانی یوسف بن خباب وھما متروک کان قال یحییٰ بن معین الفیض

یہ حدیث باغ کے بیان میں ہے احمد نے فضائل میں کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن المنذر نے اُنسے حرمی بن عمارہ نے اُن سے ابی عثمان ہندی نے اُن سے حضرت علی نے وہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ بعض مدینہ کی گلیوں میں گذرا ایک باغ پر آئے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا اچھا یہ باغ ہے آپنے فرمایا ایسا ہی تمھارا باغ جنت میں ہے یہاں تک کہ ہم سات باغوں میں گذرے۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس حدیث میں گفتگو کی گئی ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ جس حدیث میں گفتگو کی گئی ہے اُسمیں زیادتی ہے اور اُس میں دو طریقے ہیں۔ زیادتی یہ ہے کہ اُسمیں ہے کہ پھر آنحضرتؐ روئے میں نے عرض کیا آپ کیوں روتے ہیں آپنے فرمایا لوگوں کے قلوب میں تمھاری طرف سے بغض بھرا ہوا ہے جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے عنقریب میرے بعد ظاہر کرینگے اور دو طریقہ یوں ہیں کہ ایک میں تو فیض بن وثیق ہے اور دوسرے میں یوسف بن خباب اور یہ دونوں متروک

ف خواص الامہ میں یہاں پر یوسف بن خباب اور دارقطنی کے قول میں یونس ہے اور طبرانی میں یوسف غلطی کتابت معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم

کذا بحدیث و قال الدارقطنی یونس کان لیس بعثمانی و احمد بن حنبل ماروی الحدیث من طریق ما جل عن الثقات و لم یذکر الزیادۃ ایضاً و قد قال ابن عدی انما دخل الخلل فی ھذا الحدیث من الزیادۃ۔

یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ یونس کذاب اور خبیث ہو اور دارقطنی کا قول ہے کہ یونس حضرت عثمان پر سب کرتا ہے! اور امام احمد نے ان دونوں سے حدیث روایت نہیں کی بلکہ ثقات سے روایت کی ہے اور زیادتی کو بھی نہیں ذکر کیا ہے۔ ابن عدی کا قول ہے کہ اس حدیث میں خلل بوجہ زیادتی کے پڑا ہے۔

جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ یا علی ان لک کنزا فی الجنۃ و انت ذو قرنیھا اخرجہ احمد (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۲۱)

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے علی تمہارے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے جس کے مالک تم ہو امام احمد نے اسے روایت کیا ہے۔

اس کے متعلق تفصیلی بحث "القاب" میں لفظ "ذوالقرنین" کے بیان میں ہو چکی ہے۔

بیشمار نعمتوں کا جنت میں عطا ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ مالو قسم علی اھل الارض لی سعھم (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۲۱)

ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی جنت میں تمہارے لئے وہ چیز ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے لوگوں پر تقسیم کی جائے تو بھی بچ رہے۔

بقیہ صفحہ گذشتہ ص ۳۴۳ اسلئے کہ یہ حدیث بروایت حضرت انس بحوالہ ابن شیبہ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۰ میں ہے جس میں شیخ علی متقی لکھتے ہیں کہ "اس یحییٰ بن یعلیٰ اسلمی یونس بن خباب سے راوی ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں" اسلئے میں نے بجائے یوسف بن خباب کے یونس بن خباب لکھا ہے ۱۲

سب سے پہلے حلہ جنت پہننا

اخرج للمخلص الذهبی عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسا نفرا من اصحابہ و لم یکس علیا فکان ذلک واقع فی وجہ علی فقال یا علی امانرضی ان اللہ تعالی اذا کسیت و قعطیا اذا عطیت (ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۳۰۲)

مخلص ذہبی بروایت ابوسعید لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے جب ایک صحابی کو کپڑے پہنائے اور حضرت علی کو نہیں پہنایا۔ تو آپ نے ان کا متغیر چہرہ دیکھکر فرمایا اے علی کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جب مجھ کو لباس پہنایا جائے تب تم کو پہنایا جائے اور جب مجھ کو دیا جائے تم کو دیا جائے۔

اخرج الدیلمی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ اول من یکسی من القیمۃ ابراھیم خلۃ ثم انا صفوتی ثم علی۔

دیلمی بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو بوجہ خلت لباس پہنایا جائے گا پھر مجھے بوجہ صفوت پھر علی کو۔

ایسی ہی دو حدیثیں بروایت حضرت علی کنز العمال جلد ۶ ص ۳۰۳ میں بحوالہ ابن شاہین و معجم اوسط طبرانی و فضائل الصحابہ لابی نعیم و ابوالحسن ہیثمی و کتاب العلل للدارقطنی و الحاکم موجود ہیں۔ دارقطنی کی روایت میں ہے کہ "حضرت علی کو سبز حلہ پہنایا جائے گا اور وہ داہنی جانب کھڑے کئے جائینگے"۔

قیامت میں لواء الحمد ہاتھ میں ہونا

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ کتاب الفضائل من قسم الاقوال ص ۴۰۲ میں لکھتے ہیں کہ

قال شاذان ابنانا ابن طالب عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ الکاتب

شاذان نے کہا ہمکو خبر دی ابوطالب عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کاتب بکری نے وہ کہتے ہیں ہم کو

البکری انبانا ابو القاسم عبد اللہ
بن محمد بن غیاث الخراسانی حدثنا
احمد بن عامر بن سلیم الطائی حدثنا
علی بن موسی الرضا
حدثنی ابو موسی حدثنی
ابی جعفر حدثنی ابی محمد
حدثنی ابی علی حدثنی الحسین
حدثنی ابی علی بن ابی طالب
قال قال رسول اللہ یا علی لیس
فی القیامۃ الا بعیر نا و نحن اربعۃ
فقام رجل من الانصار فقال فداک
ابی و امی فمن هم قال انا علی البراق
و اخی صالح علی ناقتہ
التی عقرت و عمی حمزۃ
علی ناقتی الغضباء
و اخی علی علی ناقۃ من نوق
الجنۃ بیدہ لواء الحمد
ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فیقول الاذنیون ما هذا الا ملک مقرب
او نبی مرسل او حامل عرش فیجیبهم
ملک من لبنان العرش یا معشر الاذنین

خبر دی ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن غیاث خراسانی
نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی احمد بن عامر بن
سلیم طائی نے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی علی بن
موسیٰ رضا نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی ابو
موسیٰ نے وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کی ابو جعفر نے
وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی ابو محمد نے وہ کہتے
ہیں مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد ابی علی نے
وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی حسین نے وہ کہتے
ہیں مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد علی ابن ابی طالب
نے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی قیامت کے
روز سوائے ہمارے اور کوئی سوار نہ ہوگا اور ہم چار شخص
ہونگے انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کون ہیں فرمایا
میں براق پر ہوں گا اور میرے بھائی صالح اُس اونٹنی
پر ہوں گے جس کی کوچیں کاٹی گئی تھیں اور میرے چچا
حمزہ اُس اونٹنی پر ہونگے جس کا نام غضبا ہوا اور میرے
بھائی علی جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ پر ہونگے
اُنکے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا وہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پکارتے ہونگے اور کہ کہینگے یہ کوئی فرشتہ
مقرب یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے۔ عرش کے نیچے
کے فرشتہ یہ کہینگے اے لوگو نہ یہ ملک مقرب ہے اور نہ

لیس هذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش هذا الصدیق الاکبر علی بن ابی طالب۔

نبی مرسل اور نہ حامل عرش یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

قلت قال الشیخ جلال الدین السیوطی هکذا وقع لنا فی هذا الاسناد احمد بن عامر من روایته عن غیر ابیه عنه وقد قال الذهبی عبد الله بن احمد بن عامر عن ابیه عن اهل بیت له نسخة باطلة فما اتهم الابن دون الاب وهذا الطریق من روایته عن غیر الابن والاب من ثق فاما ان تکون النسخة للابن فیخرج عن التهمة فان هذه النسخة وغیرها من النسخ الکلیة مبطلا انما لیست کلها باطلة بل غالبها وفیها احادیث لها اصل۔

میں کہتا ہوں کہ شیخ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ ہمکو یہہ حدیث انھیں سندوں سے پہونچی جس میں احمد بن عامر اپنے باپ سے روایت نہیں کرتے ہیں ذہبی کا قول ہے کہ عبداللہ بن احمد بن عامر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اہل بیت کے یہاں کا اُنکے پاس ایک نسخہ باطلہ ہے پس میں اُنکے بیٹے کو متہم کرتا ہوں باپ کو متہم نہیں کرتا۔ اور یہہ طریقہ اس روایت سے بغیر بیٹے اور باپ کے مستند ہے اگر یہہ بیٹے کے ذریعہ سے مروی ہوتا تو وجہ تہمت خارج کیا جاتا۔ یہہ نسخہ اور اسکے علاوہ اور جو نسخے ہیں جنکے بطلان کا حکم دیا گیا ہے یہہ تمام تر باطل نہیں ہیں بلکہ اکثر احادیث اُس میں ایسے ہیں جنکی اصل ہے۔

علامہ محب طبری ریاض النضرہ باب رابع فضل سادس صفحہ ۲۰ میں لکھتے ہیں کہ

عن هذه وج بن زید الذهلی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انک اول من یدعی یوم القیمة فاکسی حلة خضراء من

مخدوج بن زید ذہلی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی سے فرمایا اے علی کیا تم نہیں جانتے کہ قیامت میں سب سے پہلے میں بلایا جاؤں گا میں عرش کے سایہ میں داہنی طرف ہوں گا مجھے جنت کا سبز حلہ پہنایا جائے گا پھر اور انبیا کیے بعد دیگرے بلائے جائینگے اور وہ دو صفوں میں عرش کے داہنے جانب

حلل الجنة ثم يدعى بالنبيين
بعضهم على اثر بعض فيقومون
سماطين عن يمين العرش ويكسون
حللا خضراء من حلل الجنة
الا واني اخبرك يا علي ان امتي
اول الامم يحاسبون يوم
القيمة ثم بشر اول من يدعى
بك لقرابتك مني فيدفع اليك
لواء وهو لواء الحمد لتسير
السماطين ادم وجميع خلق الله
تعالى يستظلون بظل لواء حتى يوم
القيمة طول لواءه مسيرة الفسنة
سنانه ياقوتة حمراء قيفته قفته
بيضاء زجه درة خضراء له ثلاث ذوائب
من نور ذؤابة في المشرق وذؤابة
في المغرب والثالثة في وسط الدنيا
مكتوب عليه ثلاث اسطر الاول بسم الله الر
حمن الرحيم الثاني الحمد لله رب العالمين الثالث
لا اله الا الله محمد رسول الله طول كل
سطر الفسنة وعرضه مسيرة الف
سنة فتسير بالواء والحق عن يمينك

کھڑے ہونگے اُن کو بھی جنت کے سبز کپڑے
پہنائے جائینگے اے علی میں تجھیں خبردار کرتا ہوں کہ
قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت کا
حساب ہوگا تمھیں بشارت دیتا ہوں کہ میری قرابت
کی وجہ سے تم سب سے پہلے بلائے جاؤ گے تمکو میرا لوا
دیا جائے گا جو لوا الحمد ہوگا تم اُس کو اُٹھا کر دونوں
صفوں کے درمیان میں سیر کرتے ہوگے قیامت کے
روز تمام خلق اللہ اور حضرت آدمؑ میرے علم کے
سایہ میں ہونگے جس کا طول ہزار برس کی راہ کا ہوگا
اوپر کا حصہ سرخ یاقوت کا ہوگا قبضہ سفید چاندی
کا اور نیچے کا حصہ سبز مروارید کا اُسکے تین حصہ نورانی
ہونگے ایک حصہ مشرق میں اور ایک حصہ مغرب میں اور
تیسرا حصہ وسط دنیا میں ہوگا اُس پر تین سطریں
ہونگی پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری میں
الحمد للہ رب العالمین تیسری میں لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ لکھا ہوگا ہر سطر ہزار سالہ راہ کے طول
میں ہوگی اور اُسکی چوڑائی بھی اتنی ہی ہوگی تم علم
لے کر سیر کروگے حسن تمھارے داہنی جانب اور حسین
بائیں جانب ہونگے یہاں تک کہ تم میرے اور حضرت
ابراہیم کے درمیان میں آکر عرش کے نیچے کھڑے ہوگے
پھر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور منادی عرش

والحسین عن یسارہ حتی تقف بدینی
وبین ابراھیم فی ظل العرش فخر تکسی
حلۃ الجنۃ ثم ینادی منادی من تحت
العرش نعم الاب لک واما ابراھیم ونعم الاخ
اخوک علی البشر یا علی انا دعوتک اذا کسیت
وندعی اذا دعیت وتحیی اذا حییت اخرجہ
احمد فی المناقب وفی روایۃ اخرجہ
للدلائی فی سیرتہ قیل یارسول اللہ وکیف
یستطیع علی ان یحمل لواء الحمد
فقال رسول اللہ وکیف لا یستطیع ذلک
وقد اعطی خصالا ثنتی صبر کصبری
وحسنا کحسنی وسخاء کسخائی وقوۃ کقوتہ جبرئیل

کے نیچے بلا کرے گا واہ کیا اچھے ہیں تمھارے باپ
ابراہیم اور بھائی علی تمکو اے علی میں بشارت دیتا
ہوں کہ جب تجکو لباس پہنایا جائے گا تمکو بھی پہنایا
جائے گا اور جب میں بلایا جاؤں گا تم بھی بلائے
جاؤ گے اور جب مجھ پر سلام بھیجا جائے گا تم پر
بھی بھیجا جائے گا امام احمد نے اسے مناقب میں روایت
کیا ہے ایک روایت میں ہے جس کو ملا عمر نے اپنی
سیرت میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا
کہ علی لواء الحمد اٹھانے کی کیسے طاقت رکھتے ہیں آپنے
فرمایا طاقت کیسے نہیں رکھتے ان کو مستعد اوصاف
عطا ہوے ہیں میرا ایسا صبر یوسف کا ایسا حسن جبرئیل
کی ایسی قوت۔

بندۂ صغیر افراد بشر ابن الانور حشرہ اللہ تعالیٰ فی زمرۃ موالی البشیر کہتا ہے کہ مذکورۂ بالا حدیث سے حضرت علی کو جنت میں لباس پہنائے جانیکا وعدہ فرمایا گیا ہے

لہ اس حدیث کو سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامہ ص۱۳ میں مناقب امام احمد بن حنبل سے اپنا دلیل روایت کیا ہے کہ مجھ سے حدیث
بیان کی حسن بن علی البصری نے انھوں نے بواسطہ حسین بن راشد طفاوی کے انھوں نے ابوبشر صباح بن عبداللہ نے ان سے قیس بن الربیع نے ان سے
سعد خفاف نے ان سے علیؓ نے ان سے مخنف بن زید باہلی نے الخ اگر یہ کہا جائے کہ یہ حدیث موضوعات میں مروی ہوئی ہے تو اس کا
ہم یہ جواب دینگے کہ موضوعات میں وہ حدیث ہے جس کو دارقطنی نے بطریق میسر بن حبیب ہندی عن منہال عن زاذان عن ابن ظہیر حضرت علی سے روایت کیا
ہے پھر انھیں نے میسر بن حبیب اور منہال کی تضعیف بھی کی ہے اور ہمارا یہ قول ہے کہ ہم جو حدیث لکھتے ہیں اسکو امام احمد نے فضائل میں روایت کیا ہے
جس میں نہ میسر ہیں اور نہ منہال امام احمد کی روایت اس باب میں قابل تقلید ہے کیونکہ وہ جب کسی حدیث کو روایت کرتے ہیں تو اسکے رواۃ کو خوب
جانچ لیتے ہیں اسلیئے وہ اپنے زمانے کے امام اور اپنے وقت کے عالم اور اپنے وقت کی حجت ہیں بہت بڑا درجہ ان کا ہے اور بہت اونچا مرتبہ ان کا ہے جو ان کی

اسکے ساتھ یہہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس حدیث کا بھی تذکرہ کر دیا جائے۔ جو حدیث خرقہ کے نام سے مسلسل بروایت صوفیہ کبار حضرات چشت اہل بہشت مروی ہوئی ہے اور جس پر ایک عظیم الشان فرقہ کا استناد بھی ہے اگرچہ متشددین محدثین نے اسپر بہت کچھ کلام کر ڈالا ہے۔ حدیث خرقہ کے متعلق مولانا حسن الزماں محمد حیدرآبادی قول المستحسن صفحہ ۲۷۹ میں لکھتے ہیں۔ کہ

وقد شهد اهل الكشف والشهود لهذا الخبر بالورود وانتشر معناه فيما بينهم واشتهر منهم اماما سلطان المشائخ نظام الملة والدين محبوب الالهي حبيب الله محمد بن احمد بن علي البخاري الدهلوي العالم الفقيه المحدث قدس سره العزيز كما هو مبين في اخبارهم وغيره واحد من ائمة مشائخ السلاسل بزيادة فيه هي انه صلى الله عليه وسلم لما رجع قال لابي بكر ان البستكها فما ذا كنت تصنع قال الصدق والطاعة والعطاء فقال لعمر كذلك فقال العدل والانصاف فقال لعثمان فقال الانفاق والسخاء فقال لعلي فقال السر على عباد الله عز وعلا فاعطاها اياه وقال امرني ربي عز وجل

اہل کشف و شہود نے اس حدیث کے ورود کی شہادت دی اور معنا اسکو شایع کیا اور پھیلایا ان میں سے ہمارے پیشوا سلطان المشائخ نظام الدین الٰہی حبیب اللہ محمد بن احمد بن علی بخاری دہلوی ہیں جو عالم و فقیہ و محدث تھے جیسا کہ انکے لفوظ سے واضح ہے اور انکے علاوہ اور بھی ائمہ مشائخ سلاسل نے اس سے زیادہ روایت کیا ہے وہ یہہ ہے کہ آنحضرتؐ جب معراج سے واپس ہوئے تو آپنے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اگر یہہ خرقہ میں تمہیں پہناؤں تو تم کیا کروگے عرض کیا کہ صدق و طاعت و عطا اختیار کروں گا پھر آپنے حضرت عمرؓ سے یہی فرمایا انھوں نے کہا عدل و انصاف اختیار کروں گا پھر آپنے حضرت عثمانؓ سے فرمایا انھوں نے فرمایا سخاوت اختیار کروں گا پھر آپنے حضرت علیؓ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ ستاری اختیار کروں گا پھر آنحضرتؐ نے خاص کر حضرت علیؓ کو خرقہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا تھا کہ یہہ میں اُس

اعطیها من قال ذلک وهذا۔ | شخص کو دوں جو یہہ جواب دے۔

مولانا سید محمد مبارک علوی کرمانی معروف بہ امیر خورد خلیفہ حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین چشتی دہلوی کتاب سیر الاولیاء صـ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ

وایں مدح وثنا در باب اولیا از برکت آں بود کہ سرور انبیاء در شب معراج بہ خلعت خرقۂ فقر مشرف گشت وآں خرقہ از پیش تخت فرقد فرسائے معلے ومزکے سلطان الانبیاء بخیتم الخلفاء الراشدین ووصی رسول رب العالمین امیر المومنین قطب الاولیاء اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رسید چنانچہ کیفیت وشرح منقول است از سلطان المشائخ۔ واز حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ منعنعًا باولیاء نامدار ومشائخ کبار بدیں واسطہ متواصلاً اللہ چنانچہ تحریر می یابد۔ خواجہ حسن بصری منقول است کہ ایں بزرگ خرقۂ ارادت از امیر المومنین علی پوشیدہ۔

یہہ مدح وتعریف اولیاء اللہ کی اسلئے ہے کہ آنحضرت شب معراج میں خلعت خرقۂ فقر سے مشرف ہوئے اور خرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے حضرت خاتم الخلفاء ووصی رسول اللہ امیر المومنین قطب الاولیاء اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو پہونچا ہے جیسا کہ اس کی مشرح کیفیت سلطان المشائخ سے منقول ہے۔ اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے مسلسل اولیائے نامدار ومشائخ کبار کو ہاتھوں ہاتھ پہونچا جیسا کہ تحریر کیا جاتا ہے خواجہ حسن بصری کے حال میں منقول ہے کہ انھوں نے اس خرقہ ارادت کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے پہنا۔

شیخ الہدیہ بن شیخ عبد الرحیم عثمانی سیر الاقطاب صـ۱ میں لکھتے ہیں کہ

خرقہ از گلیم بود کہ در شب معراج بپیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم عنایت شدہ وآں سرور بحکم الٰہی بمرتضی علی رضی اللہ عنہ پوشانیدہ وآں امیر المومنین بآں قطب الاقطاب (خواجہ حسن بصری) عنایت

خرقہ کملی کا تھا کہ شب معراج میں آنحضرت کو عطا ہوا اور آنحضرت نے بحکم الٰہی حضرت مرتضی علی کو پہنایا اور انھوں نے حضرت قطب الاقطاب (خواجہ حسن بصری) کو

فرمودہ۔ | عنایت فرمایا۔

بندگی مولانا شیخ محمد اکرم صابری قدوسی حنفی بر اسوی کتاب اقتباس الانوار صفحہ میں لکھتے ہیں کہ

اے عزیز در باب خرقہ خلافت و فقر جمیع ارباب تصوف متفق اند چنانچہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا در راحت القلوب و سیر الاولیا از خواجگان قدس اللہ اسرارہم روایت کردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در شب معراج خرقہ از حضرت رب العزت یافتہ بود چوں از معراج باز آمد آں خرقہ را بموجب فرمان الٰہی بہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ عطا فرمود و آں خرقہ گلیم سیاہ بود و از حضرت علی مرتضےٰ منتقل شدہ واسطہ بواسطہ بہ پیران چشت رسید اینجا خرقہ چشتی نام یافت آخر آں خرقہ بہ حضرت سلطان المشائخ رسید و وے قدس سرہ آں را ہمراہ خود در گور برد بہیچ کس عطا نفرمود۔

اے عزیز خرقۂ خلافت و فقر کے بارہ میں تمام ارباب تصوف متفق ہیں چنانچہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا نے راحت القلوب[1] میں اور سیر الاولیاء میں حضرت خواجگان سے روایت کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے شب معراج میں حضرت رب العزت سے خرقہ پایا اور جب معراج سے واپس ہوئے تو اُس خرقہ کو بحکم الٰہی حضرت علی کو عطا فرمایا اور وہ خرقہ سیاہ کملی کا تھا اور حضرت علی سے منتقل ہوتا ہوا واسطہ بواسطہ پیران چشت کو پہونچا جہاں اُس کا "خرقۂ چشتی" نام ہوا۔ آخر میں وہ خرقہ حضرت سلطان المشائخ کو پہونچا آپ اُس کو اپنے ہمراہ قبر میں لے گئے کسی کو آپ نے عطا نہیں فرمایا۔

صفحہ ۱۰۱ میں بحوالہ مرآۃ الاسرار مصنفہ مولانا شیخ عبد الرحمن چشتی مداری حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی خلیفۂ ارشد حضرت سلطان المشائخ کے حال میں یوں لکھتے ہیں کہ

چوں وقت نقل شیخ نصیر الدین محمود نزدیک | شیخ نصیر الدین محمود کا وقت انتقال جب قریب آیا

[1] ملاحظہ ہو راحت القلوب صفحہ ۱۲

رسید ہر دو خواہر زادہ شیخ زین الدین و شیخ
کمال الدین را پیش طلبید و گفت کہ من سجادگی
خویش بہ ہیچ یکے از یاران خود ندادہ
ام پس بر شما باد کہ چوں مرا در گور آرید باید کہ
ایں خرقہ پیرمن بر سینۂ من فرو گذارید و ایں
کاسۂ چوبیں را بجائے خشت زیر سر من بدارید
و ایں تسبیح را بر سر انگشت من بپیچید و ایں نعلین
و عصا را بر بدن در گور بنہید آخر الامر مرا انچہ
وے گفتہ بود معمول گردید و میر سید محمد گیسو
دراز حضرت شیخ را غسل داد و ازاں ریسماں
چہار پائی را کہ بر آں غسل دادہ بود کشید
و بگردن خود انداخت و گفت کہ خرقہ ما
ہمیں است بالجملہ سید مذکور را قبولیتے کہ رونمود
از برکت ایں اخلاص بود و ہم در کتاب مراۃ
الاسرار می نویسد کہ ایں فقیر چوں مرتبہ ثانی
در حضرت دہلے رسید تمام روز پنجشنبہ و
شب جمعہ در آستانۂ منبرکہ شیخ نصیر الدین محمود
گنج نبات قدس سرہ العزیز سعادت حاصل نمود و چوں
حضور باطن و حانیت پاک آں حضرت پیدا شد
گستاخانہ عرض نمودہ معروض داشت کہ اکثر خلفاء
مریدان حضرت صاحب مقامات و صاحب

تو آپنے اپنے دونوں بھانجوں شیخ زین الدین و شیخ
کمال الدین کو بلایا اور کہا کہ میں نے اپنی سجادگی
اپنے دوستوں میں سے کسی کو نہیں دی ہے تم پر
یہ لازم ہے کہ جب مجھکو قبر میں رکھو تو یہ میرے
پیر کا خرقہ میرے سینہ پر رکھدو اور یہ لکڑی کا سر
بجائے اینٹ کے میرے سر کے نیچے رکھدو اور
اس تسبیح کو میری انگلیوں میں لپیٹ دو اور ان
نعلین اور عصا کو قبر میں میرے برابر رکھدو۔
بالآخر جو کچھ کہا گیا تھا وہ کر دیا گیا۔ میر سید محمد گیسو
دراز نے حضرت شیخ کو غسل دیا جس چارپائی پر
کہ غسل دیا گیا تھا اس کے بان نکال کر اپنے گلے میں
ڈال لئے اور کہا کہ ہمارا یہی خرقہ ہے۔ غرضکہ
سید مذکور کو جو قبولیت کہ حاصل ہوئی وہ اسی
اخلاص کی برکت سے تھی۔ اور یہی کتاب مراۃ
الاسرار میں یہ لکھتے ہیں کہ یہ فقیر جب دوسری
مرتبہ دہلی میں پہونچا تو جمعرات کو تمام دن اور شب
جمعہ میں آستانۂ منبر کہ شیخ نصیر الدین محمود
حاضر رہا اور بہت سے فیوض حاصل کئے جب آپ
کی روحانیت سے حضوری ہوئی تو میں نے
گستاخانہ عرض کیا کہ آپکے اکثر خلفا اور مرید
صاحب مقامات و کرامات ہوئے ہیں آپنے

کرامات بودند چرا خرقہ خلافت حضرت سلطان المشائخ بہ یکے از ینہا مرحمت نہ کردند فرمود الحق بعضے مریدان من صاحب کرامات بودند اما چوں اثر تعصب قدرے در باطن آنہا دران وقت ماندہ بود ازاں جہت مقتضاء دیانت نبود کہ خرقۂ پیر خود بمردے بدہم کہ از قید تعصب نجات نیافتہ باشد بنابراں خرقہ حضرت پیر دستگیر ہمراہ خود گرفتم و خرقہ خود بعضے مریدان را دادہ ام کہ سلسلہ پیران چشت جاری باشد غالب است کہ آخر آنہا از حجاب تعصب برآمدہ بہ مرتبۂ توحید مطلق رسیدہ باشند۔

خرقۂ خلافت حضرت سلطان المشائخ کو عطا نہیں فرمایا۔ آپنے فرمایا کہ ہاں میرے بعض مرید صاحب کرامات ہوے ہیں۔ مگر تعصب کا تھوڑا سا اثر اُن میں باقی رہ گیا تھا اس وجہ سے دیانت کا مقتضا یہہ نہ تھا کہ میں پیر کا خرقہ ایسے کو دیتا کہ جو قید تعصب سے نجات پائے ہوے نہ ہونا اسی وجہ سے میں نے حضرت پیر دستگیر کے خرقہ کو لے لیا اور اپنا خرقہ بعض مریدوں کو دے دیا تاکہ سلسلہ پیران چشت جاری رہے۔ اب اس امر کی امید ہی کہ وہ حجاب تعصب سے نکلکر مرتبۂ توحید مطلق پر پہونچگئے ہونگے۔

روایات مذکورۂ بالا سے یہہ امر مثل روز روشن ثابت ہی ہے۔ کہ الباس خرقہ کی اصلیت ہی۔ اور اس کے وجود کو حضرات چشت (جو عالم علوم ظاہر و باطن و محدث و فقیہ و متکلم گذرے ہیں) برابر ثابت کرتے چلے آے ہیں۔ اور اس پر عامل بھی رہے ہیں۔ متاخرین میں اگر اختلاف پایا جاتا ہے۔ تو اس قدر کہ بعض اس کو حضرت سلطان المشائخ پر ختم کرتے ہیں اور بعض حضرت نصیر الدین چراغ دہلی پر۔ یہہ محض اختلاف روایت ہے اس سے نفس خرقہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ ختم خواہ حضرت سلطان المشائخ پر صحیح سمجھا جاے۔ خواہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی پر۔ بہر صورت الباس خرقہ کا اثبات پورے پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اور احادیث متعلق بفضائل و منقبت حضرت ہارون منزلت جناب امیر صلوۃ اللہ

وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ مورد آیت تطہیر مثل احادیث اہلبیت اسلام و اوّل من صلّی و سید ابن اب و فضائل اہل بیت و احادیث شعر و قائع زمان خلافت و الحق مع علی و القرآن مع علی و قتال ناکثین و قاسطین و مارقین اور قاتل کا اشقی الآخرین ہونا اور سبقت فضائل و حدیث مدینۃ العلم و احادیث دربارہ اعلمیت و شرافت نسب مثل فضائل بنی ہاشم و عبد المطلب و احادیث مواخات و نیابت و احادیث تمثیل تمثیل با انبیا تمثیل با آنحضرت تمثیل ظاہری و باطنی و مراتب و حدیث شجرہ و حدیث نور مع متعلقات تفصیلاً جلد اول و دوم میں بضمن حالات و فضائل ہم لکھ آئے ہیں۔ ناظرین وہاں ملاحظہ کریں۔

وعید متعلق بہ مبغضین

متعلق بہ مفارقت

جس نے حضرت علی کو چھوڑا اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۶ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔

من فارق علیا فارقنی و من فارقنی فقد فارق اللہ (طبرانی عن ابن عمر)	جس نے علی کو چھوڑا اُس نے مجھکو چھوڑا اور جس نے مجھکو چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا (طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا)
من فارقک یا علی فقد فارقنی و من فارقنی فقد فارق اللہ (طبرانی عن ابن عمر و الحاکم عن ابی ذر)	اے علی جس نے تجھکو چھوڑا اُس نے مجھکو چھوڑا اور جس نے مجھکو چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا (طبرانی نے ابن عمر سے اور حاکم نے ابو ذر سے روایت کیا۔)

یہ دونوں حدیثیں بروایت مناقب امام احمد و نقاش ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۷ میں بھی ہیں اور بروایت بزار بحوالہ جمع الفوائد ینابیع المودۃ صفحہ ۹۱ میں بھی ہے۔

متعلق بہ عداوت

حضرت علی سے دشمنی کرنے والے سے اللہ دشمنی کرتا ہے چنانچہ کنز العمال جلد ۶ صہ ۱۵۲ میں ہے کہ

عادی اللہ من عادی علیا (ابن مندہ) عن رافع مولی عائشۃ۔	خدا اُس شخص سے دشمنی کرتا ہے جو علی سے دشمنی کرتا ہے (ابن مندہ نے رافع مولیٰ حضرت عائشہ سے روایت کی

متعلق بہ منقصت

جس نے حضرت علی کی شان گھٹائی اُس نے آنحضرتؐ کی شان گھٹائی۔

اخرج الدیلمی فی فردوس الاخبار عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ من ینقص علیا فقد ینقصنی۔	دیلمی فردوس الاخبار میں بروایت بریدہ اسلمی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اُس نے میری شان گھٹائی۔

متعلق بہ حسد

جس نے حضرت علی سے حسد کیا اُس نے آنحضرتؐ سے حسد کیا۔

اخرج ابن مردویہ عن انس قال قال رسول اللہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر۔	ابن مردویہ بروایت حضرت انس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا اُس نے مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

یہ روایت کنز العمال جلد ۶ صہ ۱۵۹ میں بھی ہے۔

متعلق بہ اطاعت

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صہ ۱۵۶ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ عزوجل ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصی علیا فقد عصانی (الحاکم عن ابی ذر)	جسنے میری اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی جسنے میری نافرمانی کی اُسنے اللہ کی نافرمانی کی جسنے علی کی اطاعت کی اُسنے میری اطاعت کی جسنے علی کی نافرمانی کی اُسنے میری نافرمانی کی (حاکم نے ابوذر سے اسے روایت کیا)

ریاض النضرۃ جلد ۲ صـ ۱۶۷ میں یہہ حدیث بحوالہ معجم ابو بکر اسمٰعیلی و مجتبدی مرقوم ہے اور مستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد ۳ صـ ۱۲۱ میں اسکے رواۃ یہہ ہیں ابو احمد محمد بن محمد شیبانی علی بن سعید بن بشیر رازی حسن بن حماد حضرمی یحییٰ بن یعلی بسام صیرفی حسن بن عمرو فقیمی معاویہ بن ثعلبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم بعد ختم حدیث حافظ کبیر امام المحدثین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری لکھتے ہیں کہ۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ	یہہ حدیث سندوں کی وجہسے صحیح ہے (بخاری و مسلم نے) اسکی تخریج نہیں کی۔

حافظ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد ذہبی تلخیص المستدرک میں اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں کہ "صحیح" یعنی یہہ صحیح ہے۔

متعلق بہ نصرت

کنز العمال جلد ۶ صـ ۱۵۴ و صـ ۱۵۵ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ (طبرانی عن حبشی)	اے اللہ جو اُسے (حضرت علی کو) دوست رکھے اُسکو دوست رکھو جو اُسے دشمن رکھے اُسے دشمن رکھ اور جو اُس کی مدد کرے اُس کی مدد کر (طبرانی)

بن جناده)

و انصر من نصره و اخذل من خذله و اعن من اعانه (طبرانی عن عمرو بن مرة و زید بن ارقم معا)

اللهم اعنه و اعن ذریته و ارحمه و ارحم ذریته و انصره و انصر ذریته یعنی علیا (طبرانی عن ابن عباس)

نے جنبشی بن جنادہ سے روایت کیا ہے۔)

جو اُس کی (حضرت علی) مدد کرے اُسکی مدد کر جو اُسکو رسوا کرے اُسے رسوا کر جو اُسکی اعانت کرے اُسکی اعانت کر (طبرانی نے عمرو بن مرہ و زید بن ارقم دونوں سے روایت کیا ہے۔

اے اللہ اُسکی (علی کی) مدد کر اور اُسکے مدد کرنے والوں کی مدد کر اور اُس پر رحم کر اور اُس پر رحم کرنے والوں پر رحم کر اور اُس کی نصرت کر اور اُس کے نصرت کرنے والوں کی نصرت کر (طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا۔)

اور بحوالۂ دیلمی یوں مرقوم ہے کہ۔

عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول اللہ اللھم انصر من نصر علیا اللھم اکرم من اکرم علیا اللھم اخذل من خذل علیا۔

عمرو بن شرحبیل لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا خدایا جو علی کی مدد کرے اُس کی مدد کر اور جو اُس کی بزرگی کرے اُس کو بزرگ رکھ اور جو اُسکو رسوا کرے اُسے رسوا کر۔

خطب الخطباء ابو المؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی کی بھی مناقب خوارزمی فصل رابع عشر صفحہ ۸۰ بیان حدیث غدیر میں لکھتے ہیں کہ مجھکو خبر دی سید الحفاظ ابو منصور شہر دار بن شیرویہ شہر داردیلمی نے اُنکو ابو الفتح عبدوس بن عبداللہ بن عبدوس ہمدانی نے اُنکو عبداللہ بن اسحٰق نعوی نے اُن کو حسن بن علیل عنوی نے اُن کو محمد بن عبدالرحمٰن نے اُن کو قیس بن حفص نے اُنکو علی بن محسین نے اُن کو ابو الحسن عیدی نے اُن کو ابو ہریرہ نے اُن کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بعد ختم حدیث غدیر فرمایا۔

وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔	جو اُس کی مدد کرے اُسکی مدد کر اور جو اُسے رسوا کرے اُسے رسوا کر۔

متعلق بہ جنگ

جو نے حضرت علی مرتضےٰ سے جنگ کی اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۸۹ میں لکھتے ہیں کہ۔

عن زید بن ارقم ان رسول اللہ قال لعلی و فاطمۃ و الحسن و الحسین انا حرب لمن حاربتم سلم لمن سالمتم اخرجہ الترمذی و عن ابی بکر الصدیق قال رایت رسول اللہ خیمۃ و ھو متکئ علی قوس عربیۃ و فی الخیمۃ علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین فقال معشر المسلمین انا سلم لمن سالم اھل الخیمۃ حرب لمن حاربھم ولی لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب المولد و لا یبغضھم الا شقی	زید بن ارقم سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرات حسین کے بارہ میں فرمایا کہ جو ان سے لڑے اُس سے میں لڑنے والا ہوں اور جو ان سے صلح کرے اُس سے میں صلح کرنے والا ہوں ترمذی نے اسے روایت کیا ہے حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو ایک خیمہ میں دیکھا جو آپکے لئے قائم کیا گیا تھا اور آپ عربی کمان کی ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اے گروہ اہل اسلام میں اُن سے صلح کرنے والا ہوں جو اس خیمہ والوں سے صلح کرے اور اُس سے لڑنے والا جو ان سے لڑے جو ان کو دوست رکھے میں اُس کا دوست ہوں اور ان کو بجز حلالی نیکبخت کے اور کوئی دوست نہ رکھے گا اور ان سے سوائے حرامی بدبخت

الجد ردی الولاء۔ | کے اور کوئی بغض نہ رکھیگا۔

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صـ ۲۱۶ میں لکھتے ہیں کہ

انا حرب لمن حاربتم و سلم لمن سالمتم (ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن زید بن ارقم)

میں اس سے لڑنے والا ہوں جس سے تم لڑو اور اس سے صلح کرنے والا ہوں جس سے تم صلح کرو (ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے)

انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔ قالہ لعلی و فاطمۃ و الحسن و الحسین (امام احمد و الطبرانی و الحاکم عن ابی ہریرۃ)

میں اُن سے لڑنے والا ہوں جن سے تم لڑو اور اُن سے صلح کرنے والا ہوں جن سے تم صلح کرو۔ یہہ آنحضرتؐ نے حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین کے لیئے فرمایا (امام احمد و طبرانی و حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے)

بغض حضرت علیؑ علامت نفاق ہونا

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صـ ۱۵۲ میں لکھتے ہیں کہ

لا یحبک الا مومن و لا یبغضک الا منافق قالہ لعلی (ترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن علی)

نہ دوست رکھے گا تجھ کو مگر مومن اور نہ بغض رکھیگا تجھ سے مگر منافق اس کو حضرت علی کیلئے فرمایا (ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے حضرت علی سے روایت کیا ہے)

ریاض النضرۃ جلد ۲ صـ ۲۱۴ میں یہہ روایت بحوالہ مسند امام احمد حضرت ام سلمہ سے مروی ہے۔ اور خصائص نسائی صـ ۸۵ ذکر فرق بین المومن و المنافق میں ہے کہ

انبانا احمد بن شعیب قال اخبرنا ابن کریب محمد بن العلاء الکوفی قال

خبر دی ہمکو احمد بن شعیب نے انھوں نے کہا ہمکو خبر دی ابو کریب محمد بن العلاء کوفی نے انھوں نے کہا ہمسے

حدثنا معاویۃ عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن حبیش عن علی قال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق۔

حدیث بیان کی معاویہ نے اُن سے اعمش نے اُن سے عدی بن ثابت نے اُن سے زر بن حبیش نے اُن سے حضرت علی نے آپ نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جو دانہ کو پھاڑ کر درخت کو ظاہر کرتا ہے اور آدمی کو پیدا کرتا ہے مجھ سے آنحضرتؐ نے عہد کیا ہے کہ مجھے سوائے مومن کے اور کوئی دوست نہیں رکھیگا اور سوائے منافق کے اور کوئی مجھ سے بغض نہیں رکھیگا۔

اسی مضمون کی دو حدیثیں اور بتغیر اسناد و الفاظ خصائص نسائی میں موجود ہیں۔ اور ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ میں بحوالہ صحیح مسلم و سنن ابو حاکم و سنن ترمذی میں موجود ہیں۔ اور اسمیں ترمذی کا یہ قول بھی کہ "یہ حدیث حسن صحیح ہے" موجود ہے۔ اور بحوالہ ابن قانع حارث ہمدانی بھی حضرت علی سے یہی روایت کرتے ہیں کہ آپنے اپنے خطبہ میں بر سر منبر بعد حمد و صلوۃ یہ فرمایا تھا۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ بروایت ابن ابی شیبہ و طبرانی وغیرہ بھی موجود ہے۔ اور صفحہ ۳۹۴ میں بروایت حمیدی و ابن ابی شیبہ و امام احمد و عدنی و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و حلیۃ الاولیا لابی نعیم و ابن ابی عاصم بھی موجود ہے۔

ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ میں ہے کہ

وعن جابر بن عبد اللہ قال ما کنا نعرف المنافقین الا ببغضہم علیا اخرجہ احمد فی المناقب واخرجہ الترمذی عن ابی سعید و لفظہ قال انا کنا نعرف المنافقین نحن معشر الانصار ببغضہم علی بن ابی طالب وعن ابی ذر قال ما کنا نعرف

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ منافقین کو ہم محض حضرت علی کے بغض سے پہچانتے تھے اسے امام احمد نے مناقب میں روایت کیا ہے اور ترمذی نے ابو سعید سے ان الفاظ کے ساتھ کہ ہم گروہ انصار منافقین کو حضرت علی سے بغض کی وجہ سے جانتے تھے اور ابو ذر غفاری کہتے ہیں کہ ہم منافقین کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں

للمنافقين على عهد رسول الله لاثلاث بتلك بهم الله ورسوله صلى الله عليه وسلم بغضهم علي ابن ابي طالب اخرجه ابن شاذان۔	تین باتوں سے جانتے تھے اللہ اور رسول کو جھٹلانے سے اور نماز چھوڑ دینے سے اور حضرت علی سے بغض ظاہر کرنے سے ابن شاذان سے اسے روایت کیا ہے۔

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ میں لکھتے ہیں کہ

اخبرني احمد بن عثمان بن يحيى المقري حدثنا ابو بكر بن ابي العوام الرياحي حدثنا ابو زيد سعيد بن اوس الانصاري حدثنا عوف بن ابي عثمان النهدي قال قال سلمان ما اشد حبك لعلي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من احب عليا فقد احبني ومن ابغض عليا فقد ابغضني هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔	مجھکو احمد بن عثمان بن یحیی مقری نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے ابوبکر بن ابی العوام ریاحی نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہمسے ابو زید سعید بن اوس انصاری نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عوف بن ابی عثمان نہدی نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمان فارسی سے کہا کہ تم علی کو بہت زیادہ کیوں دوست رکھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو علی کو دوست رکھیگا وہ مجھکو دوست رکھیگا اور جو علی سے بغض رکھیگا وہ مجھ سے بغض رکھیگا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے ان دونوں نے اسکی تخریج نہیں کی ہے۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ میں ہے کہ

حبك حبيبي وبغضك مبغضي قال لعلي (طبراني) عن سلمان۔	تیرا محب میرا محب اور تیرا مبغض میرا مبغض ہے یہ آنحضرت علی کیلئے فرمایا (طبرانی نے سلمان فارسی سے روایت کیا ہے)
اخرج ابن خالويه عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله لعلي حبك ايمان	ابن خالویہ بروایت ابو سعید خدری لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے حضرت علی سے فرمایا کہ تمہاری محبت ایمان ہے اور

و بغضك نفاق و اول من يدخل الجنة عبد حبك و اول من يدخل النار مبغضك	تمہارا بغض نفاق ہے جنت میں سب سے پہلے تمہارے محب داخل ہونگے اور دوزخ میں سب سے پہلے تمہارے دشمن داخل ہوں گے۔

شیخ سلیمان حنفی قندوزی نے ینابیع المودۃ باب سادس صہ۴۷ بیان بغض علی من علامات النفاق میں بحوالہ مسند امام احمد و ترمذی و نسائی و طبرانی و زوائد المسند لعبداللہ بن احمد و ابن ماجہ و ابونعیم و مشکوٰۃ المصابیح احادیث مرقومہ بالا لکھ کر ابونعیم کا یہ قول لکھا ہے کہ

قال ابو نعيم هذا حديث صحيح رواه اربعة عشر رجلا و قال ابن عبد البر في الاستيعاب و روت طائفة من الصحابة ان رسول الله قال لعلي لا يحبك الا مؤمن و لا يبغضك الا منافق۔	ابونعیم کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کی ایک جماعت نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی سے فرمایا کہ سوائے مومن کے تمہارا کوئی دوست نہیں رکھیگا اور سوائے منافق کے تم سے کوئی دشمنی نہیں رکھیگا۔

متعلق بہ اذیت

علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ صہ۳۶ میں لکھتے ہیں کہ

حديث في قوله عليه السلام من اذى عليا فقد اذاني قال احمد في الفضائل حدثنا يعقوب حدثني ابي عن محمد بن اسحٰق عن الفضل بن معتل بن سنان عن عبيد الله بن دينار الاسلمي عن عمرو	حدیث آنحضرت کے اس ارشاد میں کہ جسنے علی کو تکلیف دی اس نے مجھکو تکلیف دی۔ امام احمد نے فضائل میں کہا ہم سے حدیث بیان کی یعقوب نے ان سے انکے والد نے ان سے محمد بن اسحٰق نے ان سے فضل بن معتل بن سنان نے ان سے عبیداللہ بن دینار اسلمی نے

بن شاس قال خرجت مع علي الى اليمن
فجفاني جفوة فلما قدمت المدينة اظهرت
شكايته في المسجد فبلغ ذلك رسول الله ۳
فدخلت يوما المسجد وهو جالس في
جماعة من اصحابه فجعل يحدّ بي
النظر ثم قال اما ان الله لقد اذيتني فقلت
اعوذ بالله ان اذيت يا رسول الله فقال
ما علمت ان من اذى عليا فقد
اذاني وهذا حديث سالم من الطعن
وقد روى سعيد بن المسيب
عن عمر انه سمع رجلا يذكر عليا
بشيء فقال وما لك ولهذا عرفت من في هذا
القبر واشار الى قبر رسول الله ۳
فسكت الرجل فقال عمر فيه محمد بن
عبد الله بن عبد المطلب فاذا اذيت
عليا فقد اذيته ۳

ان سے عمرو بن شاس نے کہ میں حضرت علی کے ساتھ
یمن کی طرف گیا مجھ کو ان سے رنج پہونچا جب میں مدینہ
واپس آیا تو مسجد میں تشکر میں نے شکایت کی اس کی خبر
آنحضرت کو پہونچی ایک روز میں مسجد میں آیا تو آنحضرت
جماعت صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے آپ نے بہت تیز نظر
مجھ پر ڈالی پھر فرمایا آگاہ ہو خدا کی قسم تم نے مجھے تکلیف دی
میں نے عرض کیا کہ آپ کو یا رسول اللہ تکلیف دینے سے
میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کیا
تم نہیں جانتے ہو کہ جس نے علی کو تکلیف دی اُسنے مجھ کو
تکلیف دی یہ حدیث طعن سے سالم ہے اور سعید بن المسیب
سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت
علی کی بُرائی کر رہا تھا آپ نے فرمایا افسوس کیا تو اس قبر
والے کو پہچانتا ہے اور آنحضرت کی قبر مبارک کی طرف
اشارہ کیا وہ مرد چپ ہو رہا حضرت عمر نے فرمایا کہ اس
میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں جب تجھے علی کو تکلیف
دی تو درحقیقت آنحضرت کو تکلیف دی۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ میں بھی عمرو بن شاس والی حدیث بحوالہ ابن ابی شیبہ وابن سعد
وامام احمد وتاریخ بخاری وطبرانی وحاکم موجود ہے۔
مستدرک الحاکم جلد ۳ صفحہ ۱۲۲ میں یہ حدیث بھی بہ تغیر رواۃ والفاظ موجود ہے جس
کے آخر میں ہے کہ۔

هذا حديث صحيح الاسناد

یہ حدیث سندوں کے جو صحیح ہے بخاری ومسلم نے

والم یخرجاہ۔ اس کی تخریج نہیں کی۔

اسکے ذیل میں علامہ ذہبی تلخیص المستدرک میں لکھتے ہیں "صحیح"۔ ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ میں بھی بروایت امام احمد و ابو حاتم موجود ہے۔ اور بعض کتابوں میں بحوالہ استیعاب لابن عبد البر و امام احمد موجود ہے اور بروایت ابو یعلی و بزاریوں ہے کہ

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ من اذا علیا فقد اذانی۔

سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جسنے علی کو اذیت دی اسنے مجھکو تکلیف دی۔

وعن عروۃ الزبیر ان رجلان وقع فی علی بن ابی طالب فقال عمر اتعرف صاحب ھذا القبر من ھذا احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب وعلی بن ابی طالب بن عبد المطلب لا تذکر علیا الا بخیر فانک ان تنقصہ اذیت صاحب ھذا فی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ احمد فی المناقب وابن السمان فی الموافقۃ (ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر کی موجودگی میں حضرت علی کو برا کہا حضرت عمر نے فرمایا کیا تم ان صاحب قبر کو جانتے ہو یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں اور یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں تم علی کا ذکر بجز خیر کے اور نہ کیا کرو اگر تم نے انکی تنقیص کی تو تمنے ان صاحب قبر رسول اللہ کو اذیت دی۔ امام احمد نے مناقب اور ابن السمان نے کتاب الموافقہ میں اس کی تخریج کی ہے۔

اخرج ابن السبوع فی الشفاء عن مصعب بن ابی وقاص قال کنت انا و رجلان فی المسجد فتنا و لا علیا فاقبل رسول اللہ غضبان احمر وجھہ الغضب فقلنا نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ فقال الی کلکم من اذی علیا فقد اذانی۔

ابن السبوع شفاء میں بروایت مصعب بن ابی وقاص لکھتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں تھا وہ دونوں حضرت علی کے ساتھ لڑنے لگے اتنے میں آنحضرت غصہ کی حالت میں تشریف لائے ایسا کہ آپکے چہرۂ اقدس کو غصہ کے آثار نمایاں تھے ہم کہنے لگا کہ ہم اپنے رسول کے غضب سے مجھ پناہ میں لیتے ہیں میرے اور تمہارے لئے آنحضرت نے فرمایا جسنے علی کو اذیت دی اسنے مجھکو اذیت دی

متعلق بہ سبّ

جس نے حضرت علی پر سبّ کی اُس نے آنحضرت پر سبّ کی۔ سبّ کے معنی لغت میں دشنام یعنی گالی دینے کے ہیں ملاحظہ ہو منتہی الارب جلد ۲ صفحہ ۲۸۸

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من سبّ علیا فقد سبّنی و من سبّنی فقد سبّ اللہ (احمد و الحاکم عن ام سلمۃ)	جس نے علی پر سبّ کی اُس نے مجھ پر سبّ کی اور جس نے مجھ پر سبّ کی اُس نے خدا پر سبّ کی (امام احمد و حاکم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے)

ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی کتاب الخصائص صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں کہ

انبانا احمد بن شعیب قال اخبرنا العباس بن محمد الدوری قال حدثنی یحییٰ بن ابی بکر قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی عبد اللہ الجدلی قال دخلت علی ام سلمۃ فقالت لتسبن رسول اللہ قلت سبحان اللہ او معاذ اللہ قالت سمعت رسول اللہ یقول من سبّ علیا فقد سبّنی۔	ہمکو احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمکو عباس بن محمد دوری نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے یحییٰ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی اُن سے ابو اسحٰق نے اُن سے ابو عبد اللہ جدلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ کے یہاں آیا وہ مجھ سے فرمانے لگیں کیا تم رسول اللہ پر سبّ کرتے ہو اس سے بچو میں نے سبحان اللہ یا معاذ اللہ کہا (تعجب میں یہ کلمہ کہا جاتا ہے) ام سلمہ فرمانے لگیں میں نے آنحضرت کو فرماتے سنا ہے جس نے علی پر سبّ کی اُس نے مجھ پر سبّ کی۔

اس حدیث کو حاکم نے مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ میں ان سندوں سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابو جعفر احمد بن عبید ہمدانی۔ احمد بن موسےٰ بن اسحٰق تمیمی۔ جندل بن والق۔ بکیر بن عثمان بجلی۔ ابو اسحٰق تمیمی۔ ابو عبد اللہ جدلی۔ اس روایت میں کچھ الفاظ زائد ہیں۔ آخر میں اتنا اور ہے۔ کہ من سبنی فقد سب اللہ تعالیٰ یعنی جس نے مجھ کو گالی دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی۔

دوسری حدیث یوں ہے کہ احمد بن کامل قاضی۔ محمد بن سعد اوفی۔ یحیٰی بن کثیر الخ۔ حاکم اس روایت کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اسناداً صحیح ہے بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ ذہبی نے بھی تلخیص میں اس حدیث کو "صحیح" لکھا ہے۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۱ میں یہ روایت بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ مرقوم ہے۔ اور ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ میں بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل موجود ہے۔

خصائص امام نسائی صفحہ ۳۰ میں ہے کہ

ابانا احمد بن شعیب قال اخبرنا عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ الکوفی قال حدثنا جعفر بن عون عن شقیق بن ابی عبد اللہ قال حدثنی جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رایت سعد بن مالک بالمدینۃ فقال ذکر لی انکم تسبون علیا فقلت قد فعلنا قال العلاک سبیتم قلت معاذ اللہ قال لا تسبہ فلو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیا ما اسبہ بعد ما سمعت من رسول اللہ ﷺ الترغیب فی موالاتہ و الترھیب من معاداتہ۔	خبر دی ہمکو احمد بن شعیب نے وہ کہتے ہیں ہمکو خبر دی عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ کوفی نے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی جعفر بن عون نے انسے شقیق بن ابی عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی جعفر بن ابی بکر بن خالد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن مالک کو مدینہ میں دیکھا انھوں نے مجھ سے کہا کہ لوگوں نے معاملے متعلق مجھ سے ذکر کیا کہ تم حضرت علی کو برا کہتے ہو میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگے کہ تم حضرت کو بھی برا کہتے ہو گے میں نے کہا معاذ اللہ مجھ سے ایسا فعل سرزد نہیں ہو سکتا چاہے میرے سر پر آرہ بھی چلایا جائے اس بارہ میں کہ میں حضرت علی پر سب کروں تو میں ہرگز ایسا نہ کروں گا میں نے آنحضرت سے انکی دوستی کے متعلق ترغیب کے بارہ میں اور انکی دشمنی کے متعلق ترہیب کے بارہ میں سنا ہے۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۵ میں اس مضمون کی دو حدیثیں بحوالہ ابن جریر و ابن ابی شیبہ و یحیٰی بن مخلد موجود ہیں

وعن ابی هریرة و زید بن خالد قالا قال رسول الله لا تسبوا علیا فانه کان مسبوبا فی ذات الله اخرجه الدیلمی۔

وعن ابن عباس قال قال رسول الله من سب علیا فقد سبنی و من سبنی فقد سب الله و من سب الله ادخله الله النار علی وجهه عذابا مخلدا فیها اخرجه الدیلمی۔

وعن ابن عباس انه مر بعد ما حجب بصره بمجلس من مجالس قریش وهم یسبون علیا فقال لقائد ما سمعت هؤلاء یقولون قال سبوا علیا قال فردنی الیهم فرد قال ایکم الذی بالله قالوا سبحان الله من سب الله فقد اشرک قال ایکم الذی بالرسول الله قالوا سبحان الله من سب رسول الله فقد کفر قال فایکم الذی بعلی قالوا اما هذا فقد کان قال فانا اشهد بالله لسمعت رسول الله یقول من سب علیا فقد سبنی و من

ابو ہریرہ و زید بن خالد سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علی پر سب مت کرو وہ خدا کی ذات میں مبتلا ہیں دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔

اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جسنے علی پر سب کی اسنے مجھ پر سب کی اور جسنے مجھ پر سب کی اسنے خدا پر سب کی جسنے خدا پر سب کی وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اسکے لئے سخت اہانت والا عذاب ہے دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔

اور مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس سے گذرے وہ لوگ حضرت علی پر سب کرتے تھے ابن عباس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تجھے بھی سنائی دیتا ہے کہ یہ لوگ حضرت علی پر سب کرتے ہیں انھوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا مجھ کو انکے پاس لے چلو وہ لے گئے ابن عباس ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تم میں سے کون خدا پر سب کرتا ہے سب نے کہا جو خدا پر سب کرے وہ مشرک ہے پھر فرمایا کہ تم میں سے رسول اللہؐ پر کون سب کرتا ہے انھوں نے کہا جسنے رسول اللہؐ پر سب کی وہ کافر ہوا پھر فرمایا کہ کون ہے جو علی پر سب کرتا ہے سب نے کہا ہاں یہ ضرور ہوتا ہے ابن عباس کہنے لگے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسنے علی پر سب کی اسنے مجھ پر سب کی اور جسنے

سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ عزوجل اکبہ اللہ علی منخرہ اخرجہ ابن عبد اللہ الملاء (ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۶۶)	مجھ پر سب کی اُسنے اللہ پر سب کی اور جسنے اللہ پر سب کی تو اللہ اُس کو مُنہ کے بل دوزخ میں گرائے گا ابو عبد اللہ الملاء نے اسے روایت کیا ہے۔

متعلق بہ غضب

جسنے حضرت علی پر غضب ظاہر کیا اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غضب ظاہر کیا۔

عن ام سلمۃ قالت اشہد انی سمعت رسول اللہ یقول من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ عزوجل اخرجہ احمد وابن الطاہر محمد عبد الرحمن المخلص الذہبی فی المخلصیات والطبرانی واخرجہ الامام الحافظ ابن الخیر احمد بن اسمٰعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر۔	حضرت ام سلمہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جسنے علی سے محبت کی اُسنے مجھ سے محبت کی اور جسنے مجھ سے محبت کی اُسنے اللہ سے محبت کی اور جسنے علی پر غضب ظاہر کیا اُسنے مجھ پر غضب ظاہر کیا اور جسنے مجھ پر غضب ظاہر کیا اُسنے اللہ پر غضب ظاہر کیا۔ امام احمد اور ابو طاہر محمد بن عبد الرحمن مخلص ذہبی نے مخلصیات میں اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔ اور امام حافظ ابو الخیر احمد بن اسمٰعیل قزوینی حاکمی نے اربعین میں حضرت عمار بن یاسر سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

ترہیب برائے مبغضین

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۶۷ میں لکھتے ہیں کہ

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ	حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت

لعلی حبیبک حبیبی و حبیبی
حبیب اللہ و عدوک عدوی و عدوی
عدو اللہ و ویل لمن انقلب بعدی
اخرجہ الحاکمی۔

اخرجہ الدیلمی عن معاویۃ بن حیدۃ قال
قال رسول اللہ من مات و فی قلبہ بغض
علی فلیمت یھودیا او نصرانیا۔

و عن جابر قال قال رسول اللہ یا علی لان
امتی ابغضوک لکبھم اللہ علی مناخرھم
النار اخرجہ الدیلمی۔

علی سے فرمایا تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست
اللہ کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا
دشمن خدا کا دشمن ہے اس پر افسوس ہے جو میرے بعد تم
سے بغض رکھے۔ حاکمی نے اسے روایت کیا ہے۔

دیلمی بروایت معاویہ بن حیدہ لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے
فرمایا جو شخص اس حال میں مرے کہ اسکے دل میں علی کا
بغض بھرا ہوا ہو تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مریگا۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی اگر میری
امت تم سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اسے منہوں کے بل
اوندھا آگ میں گرائے گا۔ دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔

اخطب الخطبا ابو المؤید موفق بن احمد اخطب خوارزمی کی مناقب خوارزمی صہ ۴۵ میں لکھتے ہیں کہ

انبانی ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد
محمد الھمدانی اخبرنی الحافظ ابو
بن ابی بکر اخبرنا ابو الحسین عاصم بن
الحسین بن محمد بن علی اخبرنی ابو عمر
عبد الواحد بن محمد بن محمدی حدثنی
الحافظ ابو العباس احمد بن محمد بن
سعید بن عبد الرحمن بن عقدہ حدثنی
الحسن بن علی بن بزیغ حدثنی عمر بن ابراھیم
حدثنی سوار بن مصعب الھمدانی

ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد ہمدانی نے ہمکو خبر دی وہ
کہتے ہیں کہ مجھکو حافظ ابو القاسم بن ابی بکر نے خبر دی وہ
کہتے ہیں ہمکو ابو الحسین عاصم بن الحسین بن محمد بن علی نے
خبر دی وہ کہتے ہیں مجھکو ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن مہدی
نے خبر دی وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی ابو العباس
احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن عقدہ نے وہ کہتے
ہیں مجھ سے حدیث بیان کی حسن بن علی بن بزیغ نے وہ
کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن ابراہیم نے وہ کہتے
ہیں مجھ سے حدیث بیان کی سوار بن مصعب ہمدانی نے

عن الحکم بن عینیہ عن یحییٰ بن الجزار عن عبداللہ بن معقل قال سمعت رسول اللہ یقول من زعم انہ امن بی و بما جئت بہ وھو یبغض علیا فھو کاذب لیس بمؤمن۔

ان سے حکم بن عیینہ نے اُنسے یحییٰ بن جزار نے اُن سے حضرت عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا اور جو کچھ کہ اللہ کے یہاں سے لایا ہوں اُسپر بھی اور علی سے بغض رکھے وہ کاذب ہے مومن نہیں ہے۔

اسکے علاوہ حدیث غدیر کے اکثر طرق میں آنحضرتؐ کا غاضبین حضرت علی پر اظہار غضب فرمانا بھی مذکور ہو چکا ہے۔

احادیث متعلق بہ فضائل مبین

محبت کا علامت ایمان ہونا

اخرج ابن المغازلی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لولا انت یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی۔

ابن المغازلی بروایت ابن عباس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے۔

ثواب تولائے مرتضوی

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

من احب ان یحیی حیاتی و یموت موتی و یسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فان ربی غرس قضبانھا بیدہ فلیتول علی ابن ابی طالب فانہ لن یخرج کلمن

جو شخص دوست رکھے کہ میری ایسی زندگی گذارے اور میری طرح مرے اور جنت الخلد میں رہے ایسی جنت الخلد جس کا وعدہ میرے پروردگار نے مجھ سے کیا ہے اور اُسنے درخت اُسمیں اپنے ہاتھ سے لگائے ہیں اُس کو

ھدے ولی یدخلکم فی ضلالۃ	چاہیئے کہ وہ علی سے تولا نہ رکھے کیونکہ وہ تمکو ہرگز ہدایت
رواہ الطبرانی والحاکم	سے نہ نکالے گا اور ضلالت میں داخل کرے گا۔
وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ کلھم من	اسکو طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں
زید ارقم۔	روایت کیا ہے زید بن ارقم سے۔

حاکم نے مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۲۸ میں اس حدیث کو اس سند سے روایت کیا ہے۔ بکر بن محمد صیرفی الحق۔ قاسم بن ابی شیبہ۔ یحییٰ بن یعلے اسلمی۔ عمار بن زریق۔ ابو اسحق۔ زیاد بن مطرف۔ زید ابن ارقم۔ اس کے بعد حاکم لکھتے ہیں کہ

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم	یہ حدیث صحیح الاسناد ہے بخاری و مسلم نے اسکی تخریج
یخرجاہ۔	نہیں کی۔

اسی مضمون کی حدیث بروایت زیاد بن مطرف بحوالہ مسیر ماوردی و ابن شاہین و ابن مندہ بھی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ میں موجود ہے۔ اور بھی بروایت عمار بن یاسر کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللھم من امن بی وصدقنی فلیتول علی بن ابی	خدایا جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے
طالب فلیتول ولایتی ولایتی	اُسے چاہیئے کہ علی سے محبت رکھے انکی محبت میری محبت ہے
ولایتی ولایۃ اللہ رواہ الطبرانی عن محمد بن ابی	اور میری محبت اللہ کی محبت ہے (طبرانی نے بروایت محمد بن
عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیہ	ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انھوں نے اپنے
عن جدہ عن عمار۔	باپ سے انھوں نے اپنے جد سے انھوں نے عمار سے روایت کیا
واخرجہ الدیلمی عن عمار بن یاسر قال قال رسول	اور دیلمی بروایت عمار بن یاسر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے
اللہ اللھم من امن بی وصدقنی ولایۃ	فرمایا وصیت کرتا ہوں جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق
علی ابن ابی طالب فمن تولاہ فقد تولانی ومن	کی علی کی ولایت کے ساتھ اور جسنے علی سے تولا رکھا اُسنے
تولانی فقد تولی اللہ (ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۶)	مجھ سے تولا رکھا اور جسنے مجھ سے تولا رکھا اُسنے اللہ سے تولا رکھا

بغیر تولا کے پل صراط سے نہ گذرنا

اخرجه الحاکمی عن علی قال قال رسول الله اذا
اجمع الله الاولین والاخرین یوم القیمة نصب
الصراط علی جسر جهنم وازها حدهن کانت معه
برأة موالاته علی ابن ابی طالب۔

حاکمی بروایت حضرت علی لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب
قیامت میں اللہ تعالیٰ تمام سب کو جمع کریگا اور صراط کو جہنم
کے پل پر رکھے گا تو کوئی شخص اس سے نہیں گذر سکیگا۔
جسمیں علی کی محبت نہ ہوگی۔

اخطب الخطبا ابوالمؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی کی مناقب خوارزمی صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں کہ

انبانی الامام الحافظ صدر الحفاظ ابوالعلاء الحسن بن
احمد العطار الهمدانی وافضی القضاة الامام الاجل
نجم الدین ابو منصور محمد بن الحسین البغدادی
قال انبانی الامام الاجل نجم الدین بن نور الهدی ابو
ابن طالب الحسینی محمد بن علی الزینبی عن الامام
محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان الخبرانی
محمد بن حماد التستری عن محمد بن احمد بن
ادریس عن محمد بن عبدالله الاصبهانی عن ابیه
عن هنیدة عن یونس بن عبید عن الحسن البصری
عن عبدالله قال قال رسول الله اخا کان یوم القیمة
یقعد علی بن ابی طالب علی الفردوس وهو
جبل فوق عدن واعلی الجنة وفوقه عرش رب العالمین
وهو جالس علی اریکة من یاقوت بین یدیه
التسنیم یخرج ذا حد الصراط لا

مجھ کو امام حافظ صدر الحفاظ ابوالعلاء حسن بن احمد عطار ہمدانی نے
خبر دی اور قاضی القضاۃ امام بزرگ نجم الدین ابو منصور
محمد بن حسین بغدادی نے بھی وہ دونوں کہتے ہیں کہ مجھے
خبر دی امام جلیل نجم الدین بن نور الہدیٰ ابو طالب حسین محمد
بن علی زینبی نے ان سے امام محمد بن احمد بن علی بن حسن
بن شاذان نے وہ کہتے ہیں مجھکو خبر دی محمد بن حماد تستری
نے ان سے محمد بن احمد بن ادریس نے ان سے محمد بن عبداللہ
اصبہانی نے ان سے انکے باپ نے انسے ہنیم نے انسے یونس
بن عبید نے انسے حسن بصری نے ان سے عبداللہ نے کہ
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز علی ابن ابی طالب
جنت کے اوپر ایک پہاڑ فردوس نامی پر جس کے اوپر خدا کا عرش
ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہونگا انکے سامنے نہر
تسنیم بہتی ہوگی۔ علی بن ابی طالب و ان کے اہل بیت
کی محبت کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط سے نہ

و معہ من احبہ فی الجنۃ و ولایتہ و ولایۃ اھل بیتہ یدخلہ اللہ
علی الجنۃ فیدخل اعداءہ النار و معہ من یبغضہ النار
و اخرجہ ابن المغازلی عن قیس بن حازم قال اتینا
ابوبکر الصدیق و علی بن ابی طالب قاعد الی جنبہ ابوبکر
فی حجرہ فقال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت
رسول اللہ یقول لا یجوز الصراط احد الا من
کتب لہ علی الجواز (ریاض النضرۃ طبع مصر)
و اخرجہ ابن المغازلی عن مجاھد عن ابن عباس
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی
طالب علی الحوض لا یدخل الجنۃ یوم القیمۃ
الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب۔

گذر سکے گا وہ جنت میں جھانک کر دیکھے گا اور اپنے دوستوں کو
انمیں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں ڈھکیلے گا
ابن السمان بروایت قیس بن حازم لکھتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر اور حضرت علی سے ملاقات ہوئی حضرت ابوبکر نے حضرت
علی کو دیکھکر تبسم فرمایا حضرت علی نے پوچھا آپ کیوں تبسم کرتے
ہیں آپنے فرمایا میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا ہے کہ جس کو علی
پروانہ دینگے وہ پل صراط پر سے نہیں گذر سکے گا۔
اور ابن المغازلی بروایت مجاہد ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت میں حوض کوثر پر ہونگے
کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جبتک کہ اسکے پاس پروانہ راہداری
علی ابن ابی طالب کا دیا ہوا نہ ہو۔

بغیر ولایت کے جنت میں نہ داخل ہونا

اخطب الخطباء ابوالمؤید موفق بن احمد خطیب خوارزمی کی مناقب مرتضوی صہ ۳۹ میں لکھتے ہیں کہ

اخبرنی شمردال اخبرنی ابو الفتح عبدوس بن
عبداللہ بن عبدوس الھمدانی حدثنی
الشیخ ابو طاھر حسین بن علی بن سلمۃ حدثنی
الفضل بن العباس حدثنی ابو عبداللہ
محمد بن ھمیل حدثنی عبداللہ بن
محمد البلوی حدثنی ابراھیم
بن عبداللہ بن العلا حدثنی

مجھکو شہردار نے خبر دی وہ کہتے ہیں مجھکو ابوالفتح عبدوس
بن عبداللہ بن عبدوس ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں مجھ سے
حدیث بیان کی شیخ ابو طاہر حسین بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں
مجھ سے حدیث بیان کی فضل بن عباس نے وہ کہتے ہیں
مجھ سے حدیث بیان کی ابو عبداللہ محمد بن ہمیل نے وہ
کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بلوی نے
وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ بن العلا

ابی عن زید علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب
عن ابیہ عن جدہ عن علی بن ابی طالب عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لعلی
یا علی لو ان عبد اعبد اللہ عزوجل مثل ما
قام نوح فی قومہ وکان لہ مثل احد
ذھبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومدق
عمر حتی حج الف عام علی قدمیہ ثم قتل
بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم
یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ
ولم یدخلھا۔

نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے
اُنسے زید علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے اپنے
آبائے کرام سے اُنسے حضرت علی نے اُن سے آنحضرتؐ نے
فرمایا اگر کوئی خدا کا بندہ خدا کی اتنی عبادت کرے جس
قدر حضرت نوح نے اپنے قوم میں قیام کرکے عبادت کی تھی
یا اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا اُسکے پاس ہو اور اُسے وہ خدا
کی راہ میں خرچ کرے یا اس کی عمر اس قدر زائد ہو کہ پیادہ پا
ایک ہزار حج کرے اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم
مارا جائے اور اے علی تمکو دوست نہ رکھتا ہو تو وہ جنت کی
خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور نہ اُسمیں داخل ہوگا۔

ترغیب برائے محبین

شیخ علی متقی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۶ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حب علی یاکل الذنوب کما تاکل
النار الحطب (تمام و ابن عساکر
عن ابن عباس۔

علی کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ
لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (تمام و ابن عساکر نے بروایت
ابن عباس لکھا ہے)

عن جابر قال قال رسول اللہ جاءنی جبرئیل
بورقۃ من خضراء مکتوب فیھا بیاض انی
افترضت محبۃ علی ابن ابی طالب علی خلقی
فبلغھم ذالک (ینابیع المودۃ ص ۲۳۵)

حضرت جابر سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل ایک درخت سبز کا پتہ لے کر آئے جس پر سفید
حرفوں سے لکھا ہوا تھا کہ میں نے علی کی محبت کو مخلوقات
پر فرض کر دیا ہے اس بات کی لوگوں کو خبر کر دو۔

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ حب علی

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی کی

بن ابی طالب حسنۃ لا تضر معھا سیئۃ و بغضہ سیئۃ لا تنفع معھا حسنۃ (ینابیع المودۃ ص۳۳۰)	محبت ایک ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی برائی نقصان نہیں پہونچا سکتی ہے اور اُن کا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتھ نیکی نفع نہیں پہونچا سکتی ہے۔

مناقب خوارزمی ص۳۶ میں حضرت جابر والی حدیث کے اسناد یہہ ہیں۔ سید الحفاظ شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی۔ حافظ ابوالحسن المیدانی۔ ابومحمد الخلال۔ محمد بن عبداللہ۔ ابومحمد حسن بن نعیم۔ عقبہ بن المنہال۔ عبداللہ بن حمید۔ موسیٰ بن اسمٰعیل۔ اسمٰعیل بن موسیٰ۔ موسیٰ بن جعفرؑ۔ جعفر صادقؑ۔ محمد باقرؑ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔

حضرت معاذ والی حدیث بھی مناقب خوارزمی ص۴۵ میں بروایت انس بن مالک مروی ہے جسکے رواۃ یہہ ہیں۔ ابوالمظفر عبدالملک۔ احمد بن نصر حسین بن علی۔ عبداللہ بن محمد سلیمان بن احمد محمد بن یوسف۔ محمد بن سعید۔ عمرو بن حمزہ۔ خلف بن مہران۔ ابوالربیع۔ انس بن مالکؓ۔

کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۵ میں بحوالہ کتاب المتفق والمفترق للخطیب محمد بن علی سے مروی ہے کہ

ما ثبت اللہ حب علی فی قلب مومن فزلت بہ قدم الا ثبت اللہ قدمہ یوم القیمۃ علی الصراط۔	اللہ نے علی کی محبت جس مومن کے دل میں ثابت کردی ہے اگر اُس کا قدم ڈگمگا بھی جائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ پل صراط پر اسکا قدم ثابت رکھے گا۔
۷ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار (اخرجہ الدیلمی۔ (ینابیع المودۃ ص۳۳۰)	حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر لوگ علی بن ابی طالب کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو نہ پیدا کرتا۔ دیلمی نے اسے روایت کیا ہے۔

مناقب خوارزمی ص۳۹ میں یہہ روایت حسب ذیل اسناد سے ہے۔ شہردار دیلمی شیرویہ دیلمی ابوطالب حسن۔ احمد بن محمد بن عمیر فقیہ طبری۔ ابوالفضل محمد بن عبداللہ شیبانی۔ ناصر بن الحسن۔ محمد بن علی یحییٰ بن طاہر۔ ابومعاویہ لیث بن سلیمان۔ طاؤس۔ حضرت ابن عباسؓ۔ اور ینابیع المودۃ ص۲۵۱ میں یہہ حدیث بروایت حضرت عمر فاروق موجود ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لعلی من احبک فقد احبنی والایمان وما بینک وما تمنہ الله میتة جاهلیة اخرجه الخوارزمی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا جو شخص تم سے محبت کرے گا وہ امن و ایمان میں گھر جاوے گا۔ اور جو شخص بغض رکھے گا وہ کفر کی موت مرے گا۔

اخرجه الدیلمی عن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ قال لی احب علیا فانه احد اهل الجنة۔

دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص علیؑ سے محبت رکھتا ہے اس سے کہدو کہ وہ جنت میں داخل ہونے کیلئے آمادہ ہو جاوے۔

واخرجه ابوبکر بن مردویه عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان اللہ عز وجل تحت العرش یغشی لاهل الجنة کما تغشی الشمس لاهل الدنیا لا لاعلی ومحبوک۔

ابوبکر بن مردویہ بروایت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرتؐ کی زیارت کے قصد سے گیا آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابوسعید میں نے کہا یا رسول اللہ حاضر آپ نے فرمایا اللہ کا ایک ستون عرش کے نیچے ہے جو اہل جنت کے لوگوں پر اس طرح چمکتا ہے جس طرح آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی دوست کے گا مگر علیؑ اور اسکے محب۔

اخرجه ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی سیرة المتعبدین محمد بن یوسف الگنجی الشافعی فی کفایة الطالب وابراهیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفاء وابن السبوع الاندلسی فی الشفاء وابو سعد عبد الملک شرف النبوة عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ یا علی انت غدا فی الآخرة اقرب الخلق منی وانت علی الحوض ترد علی خلیفتی وان شیعتک لعلی منابر من نور مبیضة وجوههم

ابن المغازلی مناقب میں اور خوارزمی حضرت علیؑ سے اور ملا سیرۃ المتعبدین میں اور محمد بن یوسف گنجی شافعی کفایت الطالب میں اور ابراہیم بن عبداللہ وصابی یمنی شافعی الکفاء میں اور ابن السبوع اندلسی شفاء میں اور ابوسعد عبدالملک شرف النبوۃ میں جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی تم کل قیامت کے روز تمام مخلوقات میں مجھ سے زائد قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہوگے اور تمہارے شیعہ یعنی محبین میرے اردگرد ہونگے میں ان کی

حتی اشفع لعمر ویکون فی الجنۃ جیرانی۔ | شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے۔

محبین کے فضائل میں اور بھی اکثر حدیثیں تقریباً اسی مفہوم کی کتب مناقب و حدیث میں موجود ہیں جن میں بعض میں لفظ "محب" اور بعض میں لفظ "شیعہ" مثلاً الا یحب علیا الا مومن و شیعتہ فی الجنۃ وارد ہوا ہے شیعہ سے بھی درحقیقت محبین ہی مراد ہیں چنانچہ منتخب اللغات ص ۲۳۹ میں ہے کہ شیعہ سے متبعین و انصار اور دوست دار حضرت علی اور انکی اولاد مراد ہیں۔

ان احادیث کی بنا پر امامیہ مذہب کے علماء مدعی ہیں کہ "اس گروہ سے مراد ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم ہی لوگ اس نام سے موسوم ہیں"۔ علمائے السنت و الجماعت کا قول ہے کہ اس سے مراد شیعہ اولی ہیں۔ جو ہم لوگ ہیں۔ علامہ ابن حجر ہیثمی صواعق محرقہ ص ۹۴ میں لکھتے ہیں کہ

وشیعتہ ھم اھل السنۃ الذین احبوا ھم لما امر اللہ ورسولہ واما غیرھم فاعدائی فی الحقیقۃ۔ | اور انکے شیعہ وہی اہل سنت ہیں کیونکہ یہی لوگ خدا اور رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں انکے علاوہ اور لوگ درحقیقت انکے دشمن ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ ص ۶ میں لکھتے ہیں کہ ---

اول فرقہ شیعہ اولی و شیعہ مخلصین کہ پیشوایان اہل سنت و جماعت اند بر روش جناب مرتضوی۔ در معرفت حقوق اصحاب و ازواج مطہرات و پاسداری ظاہر و باطن با وصف مشاجرات و مقاتلات و صفائے سینہ ایشان شیعہ اولی و شیعہ مخلصین نامند۔ | اول گروہ شیعہ اولی و شیعہ مخلصین کا ہے جو اہل سنت و جماعت کے پیشوا ہیں جو جناب مرتضوی کی روش پر حقوق اصحاب کبار و ازواج مطہرات کی شناخت میں اور ظاہر اور باطن کی پاسداری اور صفائی سینہ پر باوصف مشاجرات و مقاتلات کے انکے متبع ہیں انکو شیعہ اولی اور شیعہ مخلصین کہتے ہیں۔

اور ص ۱۰ میں ہے کہ۔

یک فرقہ از آنہا ملقب باہل سنت و جماعت اند و ھم الشیعۃ الاولی و المخلصون | ایک فرقہ انہیں سے ملقب باہل سنت و جماعت ہے اور وہ شیعہ اولی اور مخلصین صحابہ اور انکے متبعین نیکوں کے

من الصحابۃ و التابعین لھم باحسان۔ | | ساتھ ہیں۔

اکثر کتابوں میں یوں ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بھی ایک رسالہ میں جو فرقۂ امامیہ کے جوابات میں لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں۔

اہلسنت میگویند ائمہ شیعہ اولیٰ و احادیث | اہلسنت کہتے ہیں کہ شیعہ اولیٰ ہم ہیں اور حدیثیں جو فضل شیعہ
کہ در فضل شیعہ وارد اند مورد آں ائمہ نہ رد فضل | میں وارد ہیں انکے مورد ہم ہیں نہ رد فضل نہیں ہیں۔

لہٰذا یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر غور کیا جائے کہ جس گروہ شیعہ کے فضائل میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان کا اعتقاد کیا تھا کتب سیر و رجال و تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات برگزیدہ صفات کے نسبت علی العموم لوگوں کے سات مذہب تھے۔ جنکے معتقدات میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔

(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ گروہ خوارج بصرہ میں آباد تھا جو حضرت علی کو معاذاللہ مسلمان تک نہیں جانتا تھا۔ یہ گروہ ابتدا میں حروریہ کے نام سے مشہور تھا۔ پھر خوارج اور مارقین کے نام سے مشہور ہوا۔ اب بھی خارجی کہا جاتا ہے۔

(۲) ایک گروہ شام کے نوسلموں کا تھا جو معاویہ بن ابی سفیان و آل مروان کا طرفدار تھا۔ یہ حضرت علی کی شان میں بر سر محراب و ممبر سب و شتم کیا کرتا تھا یہ ناصبی کے نام سے مشہور ہوا۔

(۳) ایک گروہ حضرت علی کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی تو سمجھتا مگر آپکے کسی قسم کی تقدیم کا قائل نہ تھا۔ آپ کو اور معاویہ کو مساوی سمجھتا تھا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد خاتمہ کر دیا کہ اس کا نام تک مشہور نہ ہوا۔

(۴) ایک گروہ حضرت علی کو حضرت عثمان کے بعد دیگر اصحاب سے افضل سمجھتا تھا یہی گروہ اہلسنت و جماعت کے نام سے مشہور ہوا۔

(۵) ایک گروہ حضرت علی کو شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر) کے بعد حضرت عثمان سے افضل اور اعلیٰ سمجھتا تھا۔ عبداللہ بن عمر اسی کا قائل تھے۔ ابتدا میں امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مسلک

تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونوں حضرات کے مفاضلہ میں متوقف تھا اسکے متعلق استیعاب میں ابو عمر کا قول مرقوم ہے کہ

وقف جماعۃ فی علی وعثمان فلم یفضل احدھما علی صاحبہ منھم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان۔	ایک جماعت حضرت علی و حضرت عثمان کے بارہ میں توقف کیا ہے و ان دونوں میں سے کسی ایک کو تفضیل نہیں دیتے تھے انھیں میں سے مالک بن انس اور یحیی بن سعید قطان ہیں

(۶) ایک گروہ حضرت علی کو آنحضرت کے بعد تمام صحابہ سے افضل و اعلی سمجھتا تھا اور مفضل برترتیب خلافت کا قائل نہ تھا۔ شیخین کی مدح و ثنا کرتا اور انکے فضائل و کمالات کا اعتراف کرتا حضرت عثمان شہید کو بھی افضل سمجھتا۔ یہ لوگ تفضیلی اور شیعہ اولی کہے گئے۔

(۷) ایک گروہ حضرات شیخین و حضرت عثمان و اکثر صحابہ کی تنقیص کرتا اور ان پر سب و شتم کرتا یہ رافضی کے نام سے مشہور ہوا۔

صحیح بخاری پارہ ۱۵ ص ۴۷۶ میں مروی ہے کہ

حدثنا شعبۃ حدثنی عدی ابن ثابت قال سمعت البراء عازب قال سمعت رسول اللہ ﷺ الانصار لا یحبھم الا مؤمن۔	حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی مجھ سے عدی بن ثابت نے انھوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ انصار کو سوائے مومن کے اور کوئی دوست نہ رکھیگا۔

اسکی شرح میں شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق محدث دہلوی تیسیر القاری جلد ۳ ص ۴۷۶ میں لکھتے ہیں کہ

قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ امام مسجد ایشان بود و در کوفہ شیعہ کبار مشائخ کبار اہل حدیث است و امیر المومنین فی الحدیث گفتہ اند از وے روایت حدیث دارد۔ از ینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقاد ہائے ایشان	قسطلانی لکھتے ہیں عدی بن ثابت ثقہ ہے شیعوں کے قاضی اور کوفہ میں ان کی مسجد کے امام تھے شیعہ کے جو مشائخ کبار اہل الحدیث سے گنے جاتے ہیں بلکہ امیر المومنین فی الحدیث کا خطاب دیا گیا ہے ان سے حدیث روایت کرتے ہیں اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کا مذہب اور انکے اعتقادات

درزمان سابق بدیں خرابی و رسوائی کہ متاخرین دارند	زماں سابق میں ایسے خراب نہ تھے جیسے کہ اس زمانہ میں
نبودہ است چنانچہ گفتہ اند کہ دراں وقت اعتقاد	ہوگئے ہیں اُس زمانہ میں اُنکا اعتقاد اس سے زائد نہ تھا کہ
ایں ازیادہ ہریں نبودہ کہ امیر المومنین علی را بمنزلت دوست	وہ حضرت علی کو بہ نسبت اور ائمہ کے زائد دوست رکھتے
میداشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت بایں ترتیب	تھے اور اس ترتیب فضیلت کے جو اہلسنت نے مقرر
را کہ اہلسنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند۔	کردی ہے معتقد بھی نہ تھے۔

شیخ نور الحق کا یہ قول مطابق واقع کے معلوم بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ علمائے اہلسنت بوجہ تنفر مذہبی شیخین پر سب کرنے والوں سے مطلقاً اخذ حدیث نہیں کرتے تھے۔ بلکہ خوارج سے بوجہ انکی ظاہری دیانت کے روایت کا لینا پسند کرتے تھے چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی صـ۱۱۹ میں لکھتے ہیں کہ

قال ابو داؤد لیس فی اھل الاھواء اصح حدیثا	ابو داؤد کا قول ہے کہ اہل اہواء (صاحبان بدعت) میں
من الخوارج۔	سے خوارج سے زیادہ صحیح حدیث کوئی نہیں روایت کرتا ہے۔

اور خطابیہ یعنی روافض کی گواہی تک قبول نہیں کرتے تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم جلد اصـ میں لکھتے ہیں کہ

قال امامنا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ	ہمارے امام شافعی کا قول ہے کہ میں اہل الاہواء کی شہادت
اھل الاھواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ۔	قبول کرتا ہوں سوائے خطابیہ کے جو رافضیوں سے ہیں۔

اسکے ساتھ ہی اہلسنت و الجماعت تفضیلیہ شیعۂ اولی یعنی اُس گروہ سے جو نمبر ۲ میں ہے کہ وہ حضرت علی کو آنحضرتؐ کے بعد افضل الناس سمجھتا تھا۔ اُس سے اخذ حدیث کرتے تھے۔

خاتم المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ صـ۱۹ میں لکھتے ہیں کہ

و نیز باید دانست کہ شیعۂ اولی کہ فرقہ سنیہ تفضیلیہ	اس امر کو بھی جاننا چاہیئے کہ شیعۂ اولی فرقہ سنیہ تفضیلیہ کو
اند در زماں سابق بشیعہ ملقب بودند مجوں غلات	ہیں یہ زماں سابق میں شیعہ کے لقب سے ملقب تھے جیسے غلو کرنے
روافض و زیدیہ و اسماعیلیہ بایں لقب خود را ملقب	والے روافض زیدیہ و اسماعیلیہ نے اپنے آپکو اس لقب سے کیا اور

کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و علمی گردیدند فرقہ سنیہ تفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را اہلسنت و جماعت لقب کردند۔

باعث صدور قبائح و شرور اعتقادات ہوئے تو فرقہ سنیہ تفضیلیہ نے اس کو چھوڑ کر اپنے آپ کو اہلسنت و الجماعت کہنا شروع کیا۔

اس امر کا کہ اہل السنت ابتدا میں شیعہ مشہور تھے۔ کوئی ثبوت قدما کی کتابوں میں نہیں ملتا۔ اگر اہلسنت ابتدا میں شیعہ مشہور ہوتے۔ تو زیدیہ فرقہ کے خروج پر جو اہل سنت سے پہلے گذر چکے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی اس نام سے ضرور مشہور ہوتا شیعہ درحقیقت وہی لوگ کہے جاتے تھے جو حضرت علی کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تھے۔ اسکے علاوہ اگر اہلسنت ابتدا میں شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ اور اسماعلیہ بوجہ خصومت کبھی اس نام کو اپنے لئے نہ پسند کرتے بلکہ متاخرین اہل سنت انھیں شیعیان اولی کو بوجہ اعتقاد تفضیل بدعتی کہتے چلے آئے ہیں۔ اگر اہل سنت خود اس گروہ میں شامل ہوتے تو تفضیلی مبتدع کیوں قرار پاتے۔ چنانچہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال جلد ا صہ ۳۔ ترجمہ ابان ابن تغلب لکھتے ہیں کہ

ابان بن تغلب الکوفی شیعی لکنہ صدوق وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم وقال کان غالیا وقال العجلی جائی زائغ مجاہر فلقائل ان یقول کیف ساغ توثیق مبتدع وحد الثقۃ العدالۃ والاتقان فکیف یکون عدلا من ھو صاحب بدعۃ وجوابہ

ابان بن تغلب کوفہ کے رہنے والے شیعہ تھے لیکن صدوق تھے امام احمد و ابن معین و ابو حاتم نے انھیں ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ یہ غالی تھے۔ جوزجانی کا قول ہے کہ وہ حق سے پھرے ہوئے اور بدگو تھے۔ قائل یہ کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جاسکتی ہے ثقہ کیلئے عدالت و اتقان لازمی ہے جو شخص بدعتی ہو وہ عادل کیسے ہوسکتا ہے اس کا جواب

لہ جوزجانی خود تو متعصب تھا ہی مگر لیکن ابان ابن تغلب کو بوجہ شیعیت زائغ و مجاہر یعنی بدگو اور حق سے پھرا ہوا بیان کرتے ہیں ابن حجر عسقلانی لسان المیزان میں لکھتے ہیں یہاں ضروری ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اسنے کسی شخص کے حق میں اختلاف اعتقادی عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے میں ناقل کو تامل چاہئے۔ اگر کوئی شخص ابو بحر جوزجانی کی تکفیعی کو جو اسنے اہل کوفہ کی نسبت کی ہے بنظر غور دیکھے تو اسے عجیب و غریب معاملہ نظر آجائے۔ اسنے کوفہ کے لوگوں میں سے جس کسی کا ذکر کیا ہے اسپر جرح کرنے میں نہایت تیزی زبان سے کام لیا ہے۔ یہاں تک کہ اعمش اور ابو نعیم اور عبدالرزاق جیسے اساطین حدیث اور ارکان روایت کو بھی اسنے جرح سے نرم کر ڈالا ہے ۱۲

ان البدعة على ضربين صغرى كغلو التشيع
اما كالتشيع بلا غلو فلا تخرق فهذا كثير من
التابعين و تابعيهم مع الدين و الورع و
الصدق فلو رد حديث هؤلاء لذهب
جملة من آثار النبوة و هذا مفسدة
بينة و اما بدعة الكبرى كالرفض الكامل
و الغلو فيه و الحط على ابى بكر و عمر
و الدعاء الى ذالك عند النوع لا نجيح
مبتدعهم و لا كرامة فيه۔

یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت صغریٰ جیسے
تشیع میں غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو نہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی
شیعیت تابعین و تبع تابعین میں دین ورع اور صدق کیساتھ
بکثرت پائی جاتی ہے اگر ایسے لوگوں کی مرویہ احادیث سے دست
کشی کیجائے تو تمام آثار نبویہ کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا اندیشہ
ہے جس سے ایک تو کھلا ہوا فساد پیدا ہو جائے گا دوسرے
بدعت کبریٰ جیسے کہ پورا رفض اور اسمیں غلو کرنا اور حضرت ابوبکر
و عمر کو انکے مرتبہ سے گرانا تو اس کی کوئی ضرورت نہیں اور
نہ اسمیں کوئی خوبی ہے۔

اس عبارت سے چند امور ظاہر ہوتے ہیں۔

ایک یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنی حضرت علی کے ساتھ بہ نسبت دیگر صحابہ کے زائد محبت رکھنا)
یا غلو تشیع (یعنی حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینا) جس کی تصریح حافظ ابن حجر عسقلانی
نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یوں کی ہے کہ

والتشيع محبة علي و تقديمه على
الصحابة فمن قدم علياً ابو بكر و
عمر فهو غال في التشيع

اور تشیع سے مراد حضرت علی سے محبت رکھنا اور انکو صحابہ پر
مقدم جاننا ہے جس شخص نے انکو حضرت ابوبکر و عمر پر مقدم کیا۔
وہ تشیع میں غلو کرنیوالا ہے۔

یہ دونوں امر اہلسنت کے نزدیک بدعت صغریٰ ہیں۔

دوسرے۔ یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین میں پایا جاتا ہے۔

تیسرے۔ یہ کہ اگر ان شیعیان اولیٰ کی روایتوں سے دست کشی کیجائے تو آثار
نبویہ کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے۔

چوتھے۔ یہ کہ اہلسنت نے صاحبان بدعت کبریٰ یعنی روافض سے اخذ حدیث نہیں

کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے۔

اب اس امر کا بھی دیکھنا ضروری ہے کہ غلو تشیع یعنی شیخین پر حضرت علی کو فضیلت دینا جس کو متاخرین نے بدعت صغرے قرار دیا ہے اس کی کیا اصلیت ہے۔ بدعت کہتے ہیں امر محدث فی الدین یعنی دین میں نئی بات پیدا کرنے کو جو ماخوذ کتاب و سنت و آثار صحابہ سے نہ ہو حضرت علی کی افضلیت کا ثبوت احادیث صحیحہ و آثار صحابہ سے ملتا ہے بس سے قطع نظر کر کے حدیث منزلت انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جو ائمہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصح الاسناد خبر متواتر متفق علیہ ہے جس کی شرح میں امام نووی منہاج شرح مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۷۰ میں لکھتے ہیں کہ

فیہ اثبات فضیلۃ لہ لا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مساویہ لیس فیہ الدلالۃ لاستخلافہ۔	اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت کا اثبات ہوتا ہے جس میں تعرض نہیں کیا جا سکتا ہے بوجہ انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل صحابہ سے اور اس سے انکی خلافت پر استدلال نہیں ہو سکتا ہے۔

خلافت پر استدلال تو مقصود بھی نہیں مطلب ثبوت سے ہے وہ تو امام نووی کی تحریر سے ظاہر ہی ہے حافظ خطیب تاریخ بغداد جلد ۹ ص ۳۶۵ میں طریف ابن عبداللہ موصلی کے حال میں لکھتے ہیں کہ

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب بن الخیر ان اباک صعد المنبر فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابن بکر و عمر فقال این تذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال	ابن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین سے عرض کیا کہ اے میرے سردار مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے ابو جحیفہ وہب بن الخیر سے سنا کہ آپکے جد نے بر سر منبر فرمایا کہ بعد آنحضرت اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں حضرت امام نے فرمایا اے عقل والے ہم تجھے کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن المسیب نے بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا اے علی تم میرے

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان للمؤمن یضم نفسہ۔

لئے ویسے ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ کیلئے تھے یہ کہکر امام نے فخر بایا کہ مومن ہمیشہ اپنی کر نفسی کرتا ہے۔

صلاح بن مہدی مقبلی کتاب علم الشامخ فی آثار الحق علی آباء المشائخ میں لکھتے ہیں کہ

والعجب من المحدثین ترا ھم یجرحون بمثل ھذا شریک القاضی وقد قیل عند معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وحاربہ علیہ بقولہ قد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من از ر أعلی علیا وعما وتراھم یتکلمون فی وکیع وغیرہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دینا وورعا یقولون بتشیع وتشیعہ انما ھو ذکرنا من شریک فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر فلعمری ما لیس منصفا الخرج عنہ وارادہ المحدثون وما عرف من سمی نفسہ السنیۃ وما بدعتھم فانہ دعا فی الجانب الآخر وفی ما رفع اللہ ورفعہ اما وضع

محدثین سے سخت تعجب ہے کہ وہ قاضی شریک کی باتوں پر یا ایسی ہی اور باتوں پر جرح کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں ایکمرتبہ قاضی شریک کے پاس لوگوں نے ذکر کیا کہ معاویہ حلیم ہیں انھوں نے جواب میں کہا کہ جو شخص حق بات پر ناواقف بنجائے اور حضرت علی سے جنگ کرے وہ حلیم نہیں ہو سکتا اسی طرح ایکمرتبہ اُن سے کہا گیا کہ تم اپنے فلاں بھائی کی ملاقات کو نہیں گئے وہ یہ کہنے لگے جو شخص حضرت علی و عمار پر عیب لگائے وہ میرا بھائی ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انھیں محدثین میں سے وکیع اور انکے ایسے لوگوں کو باوجود دین اور ورع میں انکے رفیع الدرجات ہونیکے شیعہ کہنے لگتے ہیں اور اگر شیعہ پن اسیکو کہتے ہیں تو انکا شیعہ پن صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا شیعہ پن بیان کیا ہے کوئی منصف مزاج اس سے بچ نہیں سکتا اہل حدیث یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں وہ ایک طرف تو ان لوگوں کو بدعتی بناتے ہیں دوسری طرف وہ خود بدعت میں گرفتار ہوتے ہیں جس بنا دکو خدا نے گرا دیا ہے اُسے بناتے ہیں اور جس کو بنایا ہے اُسے گراتے ہیں

ان مباحث سے یہ تو ثابت ہی ہوتا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین و تبع تابعین

میں موجود تھا اور صحابہ کے طبقہ میں بھی پایا جاتا تھا جس کا تفصیلی بیان مقدمہ نفائس المآثر میں ہو چکا ہے ناظرین ملاحظہ کریں۔ بوجہ خیر القرون میں ایسے اعتقاد کے پائے جانے کے اس امر کو بدعت قرار دینا خود بدعت کہا جائے گا۔

ذیل میں ایک فہرست شیعین حضرات کی دیجاتی ہے جو ایک طرف تو مبتدع قرار پاتے ہیں اور دوسری طرف ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے۔ اور آخر میں ایک طویل فہرست محبین حضرت علی کی بھی ہوگی جسمیں صحابہ و تابعین و اکابر سلف صالحین و محدثین وغیرہم سب بلا تفریق شامل ہونگے یہاں وہ لوگ ہیں جن کو حضرت علی کے ساتھ محبت میں نہایت غلو تھا تاکہ اس بیان سے بہ امر واضح ہو جائے کہ مفضلین جس بنا پر مبتدع و اہل الاہوا قرار پاتے ہیں انہیں حسب ذیل حضرات صحابہ و تابعین انکے پیشوا ہیں جن کی اقتدا باعث ہدایت ہو سکتی ہے۔

امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔

اشعار

۱؎ اذا نحن فضلنا علیا فانا ... روافض بالتفضیل عند ذوی الجهل
وفضل ابی بکر اذا ما ذکرته ... رمیت بنصب عند ذکری للفضل
فلا زلت ذا رفض ونصب کلیهما ... بحبهما حتی اوسد فی الرمل

ایضاً

۲؎ ان کان رفضا حب آل محمد ... فلیشهد الثقلان انی رافض

بیہقی کا قول ہے کہ امام شافعی نے یہ اشعار اس وقت فرمائے تھے جبکہ خوارج نے انکو حسد سے رافضی کہنا شروع کیا تھا۔

۱؎ جب ہم علی کے فضائل بیان کرتے ہیں تو لوگ ہمکو رافضی کہتے ہیں اور جب حضرت ابوبکر کے فضائل بیان کرتے ہیں تو لوگ ناصبی کہتے ہیں میں ناوقت موت ان دونوں کی محبت میں ہمیشہ رافضی اور ناصبی بننے کیلئے تیار رہتا ہوں ۱۲

۲؎ اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دونوں جہان اس امر پر گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں ۱۲

حافظ عبدالرحیم عراقی شرح الفیۃ الحدیث میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم شیعہ کی روایتوں سے مالا مال ہے۔

علامہ سیوطی کتاب تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی صفحہ ۱۲۰ میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کے راویوں کے بیان میں لکھتے ہیں کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ اُن لوگوں کے نام لکھ جاؤں جو شیعہ کے ساتھ منسوب ہوئے ہیں جن سے ان دونوں (بخاری و مسلم) نے یا ان دونوں میں سے ایک نے احادیث اخذ کئے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

اسمٰعیل بن ابان۔ اسمٰعیل بن زکریا خلقانی۔ جریر بن عبدالحمید ضبی۔ ابان بن تغلب کوفی۔ خالد بن مخلد قطوانی۔ سعید بن فیروز۔ ابوالبختری۔ سعید بن عمر بن اشرع۔ سعید بن عمیر۔ عباد بن العوام عباد بن یعقوب۔ عبداللہ بن عیسےٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلےٰ۔ عبدالرزاق بن ہمام صاحب مصنف۔ عبدالملک بن اعین۔ عبیداللہ بن موسیٰ العبسی۔ عدی بن ثابت انصاری۔ علی بن الجعد علی بن ہاشم بن البریدہ فضیل بن دکین فضیل بن مرزوق کوفی۔ قطر بن خلیفہ۔ محمد بن حجارہ کوفی محمد بن فضیل بن غزوان۔ مالک بن اسمٰعیل۔ ابوغسان یحییٰ بن الجزار رضی اللہ عنہم

ایسی ہی ایک فہرست عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری نے بھی کتاب المعارف صفحہ ۲۰۶ میں دی ہے۔ جو یہ ہے۔ حارث اعور۔ صعصعہ بن صوحان۔ اصبغ بن نباتہ۔ عطیۃ العوفی طاؤس۔ اعمش۔ ابواسحٰق السبیعی۔ ابوصادق سلمہ بن کہیل۔ حکم بن عتیبہ۔ سالم بن ابی الجعد۔ ابراہیم۔ جبہ بن جوین حبیب بن ثابت منصور بن معتمر۔ سفیان ثوری۔ شعبہ بن الحجاج۔ قطر بن خلیفہ۔ حسن بن صالح بن حی۔ قاضی شریک۔ ابواسرائیل۔ محمد بن فضیل۔ وکیع۔ حمید رواسی۔ زید بن الحباب فضیل بن دکین مسعودی صغر عبیداللہ بن موسیٰ جریر بن عبدالحمید۔ عبداللہ بن داؤد۔ ہشیم۔ سلیمان تیمی۔ عوف الاعرابی۔ جعفر ضبعی۔ یحییٰ بن سعید القطان۔ ابن لہیعہ۔ ہشام بن عمارہ۔ مغیرہ صاحب ابراہیم۔ معروف بن خربوذ۔ عبدالرزاق۔ معمر۔ علی بن الجعد۔ رضی اللہ عنہم۔

محرر سطور کی سمجھ میں جہاں تک آتا ہے وہ یہ ہے کہ شیعیان علیؓ کا لفظ ابتداءً عقائد کی تفریق کے لحاظ سے استعمال نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس لفظ کا استعمال جنگ جمل سے شروع ہوا ہے۔ اس وقت تک مسلمانوں میں کوئی فرقہ بندی عقائد کے لحاظ سے شروع نہیں ہوئی تھی۔

جنگ صفین میں جتنے حضرات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے وہ سب آپ کے ممبین اور جان نثاروں میں تھے جنہیں وہ اصحاب و تابعین بھی شامل ہیں جو جنگ جمل میں آپ کے ساتھ نہ تھے بعد کو شامل ہوئے تھے۔ اس وقت صرف سیاسی سوال تھا نہ کہ مذہبی اور مذہبًا فضیلت حضرت علیؓ کا جو سوال تھا۔ وہ خلفائے ثلثہ کی خلافت پر قادح نہ تھا۔ اس وقت ممبین حضرت علیؓ میں بہت سے صحابہ و تابعین بھی تھے۔

جنگ صفین کے بعد پہلے خوارج شیعیان علی میں سے متفرق ہوئے۔ پھر روافض ظاہر ہوئے جنکو حضرت علیؓ نے حضرات خلفائے ثلثہ کی بدگوئی پر سخت سزائیں دیں۔ مگر انکا نام اس وقت روافض نہ ہوا تھا وہ سبائیہ کہے جاتے تھے۔ عقائد کی تفریق انھیں روافض و خوارج سے پیدا ہوئی۔ ان لوگوں کو اگرچہ ائمہ اہل بیت بھی ان عقائد سے منع فرماتے رہے۔ مگر ان لوگوں نے نہ مانا یہاں تک کہ حضرت زید شہیدؒ کے وقت سے ان لوگوں کا نام روافض ہوا۔

اسی طرح جب طرفداران معاویہ بن ابی سفیان و آل مروان نے حضرت علیؓ پر برسر ممبر سب و شتم شروع کی تو وہ ناصبی کہلائے۔ اس طرح روافض و خوارج و نواصب کی تفریق توصاف طور پر واضح ہو گئی۔ لیکن شیعیان علی کا لفظ اہل سنت سے جو ممتاز ہوا وہ اولاً تو اس امتیاز کیلئے تھا جو تذکرہ کرنے والے ماہین شرکاء جنگ جمل و صفین وغیر شرکاء کے کرتے تھے جس میں خلفاء ثلثہؓ اور حضرت علیؓ کے تقابل کا سوال نہ تھا اور اس وقت ان میں کثیر و غالب تعداد ان عقائد والوں کی تھی۔ جو عقائد آج اہل سنت و الجماعت کے ہیں ثانیاً جب حضرت زیدؒ نے باغضین خلفاء ثلثہ کو روافض کے نام سے نامزد کیا تو ان لوگوں نے اپنے لئے یہ توہین آمیز لقب تسلیم کرنے کے بجائے شیعیان علی کا لقب خاص کر لیا تب ان سے متمیز ہونے کیلئے

صحیح العقائد شیعیان علی نے اپنے نام کے ساتھ یہ لفظ استعمال کرنا چھوڑ کر اہل سنت والجماعت کا لقب اختیار کیا۔ اسی طرح پر شیعیان اولی ان اہل سنت والجماعت کا دوسرا نام ہے جو جنگ جمل وصفین میں حضرت علی کے شریک رہے۔ اور نیز وہ جو غیر شرکا میں سے تھے اور بعد کو اپنی اس غلطی پر نادم ہوئے اور نادم رہے۔

اب رہا خلفائے اربعہ کے درمیان تفضیل وتفاضل کا سوال تو ان عقائد کے لحاظ سے فہرست صحابہ وتابعین وعلماء سلف کی ملاحظہ کر لی جائے۔

مگر سطور کے نزدیک صحابہ وتابعین کے زمانہ میں اور نیز رفض وخوارج کے اہلسنت سے متمیز ہو جانے کے بعد صحیح العقائد اکابر قوم میں تفضیل وتفاضل میں الخلفاء الراشدین کوئی ایسا اہم سوال نہ تھا کہ جس کی وجہ سے کوئی ان میں باہم تفریق عقائد قرار دیجائے کتب حدیث واحادیث سے ثابت ہے کہ خود حضرات شیخین نے کئی مواقع پر حضرت علی کو اپنے اوپر تفضیل وترجیح دی۔ اسی طرح حضرت علی نے حضرات شیخین کے زمانہ میں اور انکے بعد ان کو اپنے اوپر ترجیح دی۔ تبعین میں سے جس نے حضرت علی کو فضیلت دی اس نے حضرات شیخین کا اتباع کیا اور جس نے حضرات شیخین کو فضیلت دی اس نے حضرت علی کے ارشاد پر عمل کیا۔ اور اب بھی جمیع القولین یہی ہے جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی رائے روض الازہر ص ۳۴۱ میں جو منقول ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تفضیل شیخین (متعارفہ علماء حال) من وجہ ہے من جمیع الوجوہ۔

اور جس وقت حقوق خلافت کا سوال ہو اس وقت تفضیل وتفاضل علی ترتیب الخلافت ہے۔ اور جس وقت حقوق خلافت کا سوال نہ ہو اس وقت حضرت علی کو تفضیل ہے۔ غرضکہ جمہور حضرت علی کے درحقیقت وہی مسلمین مومنین ہیں جنھیں حضرت علی کے ساتھ محبت ہے اور صحابہ کرام کے ساتھ کسی طرح کا بغض وعداوت نہیں اور جنھیں حضرت علی کی محبت کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام سے بغض ہے انکی محبت اہل حق کے نزدیک ضائع بلکہ گناہ ہے۔

اسمائے محبین غالبین حضرت علی از گروہ صحابہ و تابعین و اکابر سلف صالحین[1]

بہ ترتیب حروف تہجی

(الف)

حضرت ابو ذر غفاریؓ حضرت ابو سعید خدریؓ۔ حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقعؓ۔ اجلح ابو محمد کندی۔ اسمٰعیل بن ابان ازدی۔ اسمٰعیل بن زکریا کوفی۔ ابان بن تغلب۔ احمد بن المفضل اموی۔ اسحٰق بن منصور رملولی۔ ابو الصلت عبد السلام بن صالح ہروی۔ ابو معاویہ ضریر۔ اصبغ بن نباتہ۔ ابو صادق ازدی۔ اسمٰعیل بن خلیفہ عبسی۔ ابو داؤد سلیمان بن قدم ضبی کوفی۔ ابو الفرج علی بن الحسین اصفہانی۔ ابو احمد محمد بن عبد اللہ زبیر ازدی۔ اعمش۔ ابو اسحٰق سبیعی۔ ابراہیم نخعی۔ ابو اسرائیل ملائی۔ ابو عبد اللہ جدلی۔ ابو یوسف یعقوب ابن السکیت۔ ابو الاسود دؤلی۔ اسمٰعیل بن الحکم قاضی ہمدان۔ ابو العریف عبید اللہ بن خلیفہ کوفی۔ اخطب الخطباء صدر الائمہ موفق بن احمد مکی خوارزمی معتزلی۔ ابو عمارہ عبد خیر ہمدانی۔ ابو نضرہ منذر بن مالک عبدی بصری۔ ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن حبیب سلمی۔ ابو عطیہ ہمدانی۔ ابو الکنود ہمدانی۔ ابو محمد عبید اللہ بن موسیٰ باذام کوفی۔ ابو الحسن علی بن الجعد جوہری بغدادی۔ ابو عبد الرحمٰن معروف بہ امام نسائی۔

(ث)

ثعلبہ بن یزید حمانی کوفی۔ ثویر بن ابی فاختہ۔

---

[1] اس فہرست میں صحابہ کے نام کے ساتھ لفظ حضرت اور رضی اللہ عنہ نہیں لکھا گیا تاکہ صحابی اور غیر صحابی میں تمیز ہوتی جائے ۱۲

(ج)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ۔ جریر بن عبدالحمید ضبی۔ جعفر بن سلیمان ضبعی۔ جابر جعفی۔ جمیع بن عمیر۔ جعفر بن زیاد احمر کوفی۔ جاراللہ زمخشری صاحب کشاف۔

(ح)

حضرت حجر بن عدی کندیؓ۔ حضرت حجبہ بن عدی کندیؓ۔ ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری۔ حارث بن حصیر۔ حارث اعور۔ حبہ بن جوین عرنی کوفی۔ حبیب بن ثابت۔ حمید رواسی۔ حکم بن عتبہ کندی۔ حسن بن صالح۔

(خ)

حضرت خباب بن الارتؓ۔ خالد بن مخلد قطوانی کوفی۔ خالد بن طہمان۔

(د)

دیلم بن شاعر حمیری۔ دعبل خزاعی۔

(ر)

رفاعہ بن شداد بجلی۔

(ز)

حضرت زید بن ارقمؓ۔ زبید بن الحارث یامی۔ زید بن الحباب

(س)

حضرت سلمان فارسیؓ۔ حضرت سلیمانؓ بن صرد خزاعی۔ سعید بن محمد الجرمی۔ سعید بن کثیر۔ سعید بن عمر ہمدانی۔ سلمہ بن کہیل حضرمی۔ سالم بن ابی الجعد۔ سالم بن ابی حفصہ۔ سفیان ثوری۔ سلیمان تیمی۔

(ش)

شریح بن ہانی۔ شعبہ بن الحجاج۔ شریک بن عبداللہ نخعی۔

(ص)

صعصعہ بن صوحان عبدی۔

(ط)

طاؤس۔

(ع)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ حضرت عمار بن یاسرؓ۔ حضرت عمرو بن الحمق خزاعی۔ حضرت عبداللہ بن وال تیمی۔ حضرت سعد بن تفیلؓ ازدی۔ عبداللہ بن عیسیٰ۔ حضرت عدی بن ثابت انصاریؓ۔ عباد بن یعقوب اسدی۔ عبدالرزاق حمیری۔ عباد بن عوام۔ عبدالملک بن اعین۔ عبدالملک بن مسلم ابوسلام حنفی۔ علی بن ہاشم بن البرید۔ علی بن موسیٰ السمار۔ عمار بن معاویہ۔ عطیہ اودنی۔ عبداللہ بن ابیعہ مصری۔ عبدالرحمن بن صالح ازدی۔ علی بن المنذر۔ عمار بن زریق۔ علی بن عبداللہ مدینی۔ عبیداللہ بن موسیٰ۔ عبداللہ بن داؤد۔ عوف اعرابی۔ عائذ بن حبیب کوفی۔ علی بن الحسن بن علی مسعودی۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عبداللہ بن غریب عامری۔

(ف)

فضل بن دکین معروف بہ ابونعیم۔ فضل بن محمد بہیقی۔ فضیل بن مرزوق کوفی۔ فرزدق شاعر

(ق)

قطر بن خلیفہ۔ قیس بن الربیع۔ حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ انصاری۔

(ک)

کمیل بن زیاد نخعی۔ کدر ضبی۔

(م)

حضرت مقدادؓ بن الاسود۔ حضرت محمدؐ بن حاطب کوفی۔ حضرت مسیبؓ بن نجبہ فزاری۔

محمد بن فضیل بن غزوان کوفی۔ مالک بن اسمٰعیل ابو غسان ہندی۔ محمد بن حمادہ۔ محمد بن جریر طبری مجالد بن سعید۔ موسےٰ بن قیس یعمر بن راشد معروف بن خربوذ۔ محمد بن اسمٰعیل زبیدی۔ محمد بن عمر بن ابو بکر حجالی منصور بن المعتمر۔ محمد بن فضل مسعودی اصغر وغیرہ صاحب ابراہیم۔ مالک بن حارث معروف بہ اشتر۔ مہاجر بن خالد بن الولید۔

(و)

وکیع بن الجراح۔

(ہ)

ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص ہبیرہ بن مریم کوفی۔ ہاتم بن البرید کوفی۔ ہشام بن عمار سلمی ہشیم۔

(ی)

یزید بن ابی زیاد۔ یحییٰ بن اعلیٰ کوفی یحییٰ بن سعید قطان یحییٰ بن یعمر نحوی کوفی۔

ان حضرات کے حالات کتب اکابر قوم مثل اسد الغابہ و استیعاب و اصابہ و تہذیب التہذیب و تہذیب الکمال و میزان الاعتدال و لسان المیزان و کتاب الکنی و الاسماء للدولابی و تعجیل المنفعۃ و ریاض المستطابہ و تاریخ بغداد للخطیب و تاریخ ابن عساکر وغیرہ میں موجود ہیں۔

میزان الاعتدال میں تو البتہ علامہ ذہبی نے اپنے تشدد و تعصب مضر طبع سے ان لوگوں پر بہت کافی جرح کر کے انکو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے بیشتر کا تشیع ظاہر کیا۔ اکثروں کو متہم بالرفض کیا حالانکہ یہ لوگ اساطین اساتذہ و رواۃ محدثین مشہورین سے ہیں جیسا کہ علاوہ میزان الاعتدال کے کتب سے بالتفصیل واضح و لائح ہو سکتا ہے۔ من شاء فلیراجع الی مصنفات اکابر القوم الذین ھم لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم والحمد للہ الی القوم الذی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ المشید لارکان الاسلام بالصلوٰۃ والزکوٰۃ والحج والصوم وعلی آلہ واصحابہ ملوۃ وسلاما دائمۃ متوالیۃ کل ساعۃ ولیلۃ ویوم۔

عنوان سوم

ما نطق بہ اصحاب رسول اللہ فی حق علی

یعنی

ارشادات صحابۂ کرام و تابعین عظام متعلق حضرت علی علیہ السلام

اصولاً کسی شخص کے فضل و کمال اوصاف و اخلاق خصائل و شمائل وغیرہ وغیرہ اُس وقت اعلیٰ و ارفع سمجھے جاتے ہیں جب معاصرین اُسکا اعتراف کریں۔ اسی قسم کا اعتراف قابل قدر و مایۂ ناز و نازش ہوا کرتا ہے۔ معاصرین میں اگر مخالفین کے اقوال بھی اعتراف فضل و کمال میں ہوں تو پھر کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجایش نہیں رہتی۔ حق بات کے اعتراف پر انکو بھی مجبور ہونا ہی پڑتا ہے۔ مکارم اخلاق و فضائل و کمالات کے اثبات میں ایسے دلائل بہت ارفع و اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔

اگرچہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے محاسن و مناقب میں اس کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ احادیث صحیح و حسن و غریب وغیرہ بہ کثرت موجود ہیں۔ جو اثبات محاسن فضائل و مناقب کے لئے بہت کافی ہیں۔ ان سے نیز آیات قرآنی سے جو علو منزلت ثابت ہوتی ہے وہ خود ہی کیا کم ہے آیات و احادیث کے مقابلہ میں کسی کا قول کبھی کوئی اہمیت نہیں رکھ سکتا ہے۔ تاہم بمقتضائے اصول سابق معاصرین کے اقوال اور رائے کے لکھنے میں چنداں حرج و مضائقہ نہیں معلوم ہوتا۔

ایک لحاظ سے یہ امر ضروری بھی ہے کہ ایک جماعت اس امر کی قائل ہو کہ تمام صحابہ کو حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے بغض و عناد تھا اس بغض و عناد میں وہ خلفائے راشدین و مہاجرین کو نہایت شدت کیساتھ شامل کرتے ہیں خیال یہ ہوا کہ ممکن ہو اس وجہ سے لوگوں کے خیالات اصلاح پر آجائیں اور امر حق پورے طور پر واضح ہو جائے جو باعث حسنات ہو۔ اور اسکی وجہ سے بندہ حقیر محرر طور مصداق الدال علی الخیر کفاعلہ ہو جائے۔ اسی لحاظ پر اس مشقت و محنت عظیمہ کو برداشت کر کے ایک نیا عنوان ارباب علم کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ امید کہ ناظرین اس سے سرور و منتفع ہونگے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

صحابہ

ارشادات خلفائے راشدین

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ باب رابع فضل سادس صہ ۱۶۳ میں لکھتے ہیں کہ

عن الشعبی ان ابابکر نظر الی علی بن ابی طالب فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ من رسول اللہ واعلمھم عنہ غناء واحظھم عندہ منزلۃ فلینظر وا شار الی علی بن ابی طالب اخرجہ ابن السمان۔

امام شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علی کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص ایسے آدمی کو جو رسول اللہ کا سب سے زائد قریبی رشتہ دار اور بلند مرتبہ اور رسول اللہ کے پسندیدہ شخص کو دیکھ کر مسرور ہونا چاہے تو وہ علی بن ابی طالب کو دیکھے۔ ابن السمان نے اسکی تخریج کی ہے

ابوبکر محمد بن الحسن بن زیاد متوفی سنہ ۳۲۱ھ کتاب المجتبیٰ صہ ۳۵ میں لکھتے ہیں کہ

اخبرنا محمد قال حدثنا العکلی عن ابن

خبر دی ہمکو محمد نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہمسے عکلی

عائشة عن حماد عن حميد عن انس بن مالك
قال اقبل يهودي بعد وفات النبي صلى الله عليه
وآله وسلم حتى دخل المسجد فقال اين وصي رسول
الله فاشار القوم الى ابي بكر فوقف عليه فقال
اريد عن اسئلك عن اشياء لا يعلمها الا نبي
او وصي نبي قال ابو بكر سل عما بدا لك فقال
اليهودي اخبرني عما ليس لله وعما ليس عند الله
وعما لا يعلمه الا الله فقال ابو بكر هذه مسائل
الزنادقة يا يهودي وهم ابو بكر فهم مسلوني
رضي الله عنهم يا يهودي فقال ابن عباس
ما انصفه الرجل فقال ابو بكر اما سمعت
ما تكلم به فقال ابن عباس ان كان عندكم
جواب والا فاذهبوا به الى علي يجيبه فاني
سمعت رسول الله يقول لعلي اللهم اهد
قلبه وثبت لسانه قال فقام ابو بكر ومن
حضر حتى اتوا علي بن ابي طالب فجاسا ذنوا
عليه فقال ابو بكر يا ابا الحسن ان هذا اليهودي
سألني مسائل الزنادقة فقال علي لما
تقول يا يهودي قال اسألك عن اشياء
لا يعلمها الا نبي او وصي نبي فقال له قل
فرد اليهودي المسائل فقال علي اما

(زید بن الحباب) نے اُنسے بن عائشہ نے اُنسے حماد نے اُنسے حمید نے
اُنسے انس بن مالک نے کہ بعد وفات آنحضرتؐ کے ایک یہودی
آیا اور وہ مسجد میں داخل ہوا اُسنے پوچھا کہ رسول اللہؐ کے وصی
کہاں ہیں لوگوں نے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا وہ
اُنکے پاس ٹھہرا اُسنے کہا کہ میں تم سے ایسی باتیں پوچھنا چاہتا
ہوں جسکا جواب بجز نبی کے یا اُسکے جو نبی کا وصی ہو اور کوئی
نہیں جانتا حضرت ابوبکر نے فرمایا پوچھ یہودی کہنے لگا۔ مجھے
بتائیے کہ ایسی چیز کون ہے جو اللہ کیلئے نہیں ہے اور ایسی چیز
کون ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے اور ایسی چیز کون ہے جسکا
علم اللہ کو نہیں ہے حضرت ابوبکر نے یہ سُن کر فرمایا اے یہودی
یہ زندیقوں کے مسائل ہیں تمام صحابہ اُس یہودی پر خفا
ہوئے پھر ابن عباس کہنے لگے آپنے کچھ جواب نہ دیا حضرت ابوبکر
کہنے لگے ایسا کلام کرتے ہیں نے کیسکو نہیں سُنا پھر ابن عباس
نے کہا اگر آپکے پاس جواب ہو تو دیجئے ورنہ اُسکو حضرت
علی کے پاس لیجاؤں وہ جواب دینگے۔ کیونکہ میں نے آنحضرتؐ
سے سُنا ہے کہ وہ حضرت علی کیلئے فرماتے تھے اے اللہ اسکے قلب
کو ہدایت دے اور زبان کو ثابت رکھ چنانچہ حضرت ابوبکر معہ
حاضرین اُٹھکر حضرت علی کے پاس آئے اجازت طلب کرکے
کہا اے ابوالحسن یہ یہودی مجھسے زندیقوں کے مسائل پوچھتا
ہے حضرت علی نے فرمایا اے یہودی تو کیا کہتا ہے۔ اُسنے کہا
میں تمسے ایسی باتیں پوچھتا ہوں جسکو بجز نبی کے یا جو نبی کا

مالا یعلم الله فذلك فی لکم
یا معشر الیهود ان العزیر
ابن الله والله لا یعلمان له
ولدا واما قولك اخبرنی بما
لیس عند الله فلیس خلو العباد
واما قولك اخبرنی بما لیس لله فلیس
له شریك فقال الیهودی اشهد
ان لا الٰه الا الله وان محمدا رسول
الله وانك وصی رسول
الله فقال ابوبکر والمسلمون
لعلی یا مفرج الکرب

وہی ہو اور کوئی نہیں جانتا حضرت علی نے فرمایا کہو یہودی
نے اُن مسائل کو دہرایا حضرت علی نے فرمایا یہ سوال کہ وہ
کون چیز ہے جس کو اللہ نہیں جانتا ہے تو نے کہا کہ وہ یہود
تمہارا یہ قول ہے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور اللہ اس امر کو
نہیں جانتا کہ اُسکے کوئی بیٹا بھی ہے اور تمہارا دوسرا
قول کہ کون چیز خدا کے پاس نہیں ہے تو خدا کے پاس بندوں
پر ظلم کرنا نہیں ہے اور تمہارے تیسرے قول جواب یہ ہے کہ
خدا کیلئے کوئی چیز نہیں ہے تو خدا کیلئے شریک نہیں۔ یہودی
کہنے لگا میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں تم اُنکے وصی ہو حضرت ابوبکر
اور تمام مسلمانوں نے حضرت علی کو مبارکباد دی کہ اے کشائش

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی مکی صواعق محرقہ ص۹۲ میں لکھتے ہیں کہ

قال ابوبکر علی عترة رسول الله ای الذین
حث علی التمسك بهم فخصه لما قلنا
وکذلك خصه صلی الله علیه وسلم
بامر یوم غدیر خم۔

حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ علی آنحضرتؐ کی اولاد سے
ہیں یعنی اُن لوگوں میں سے جن پر تمسک کی آنحضرتؐ نے
ترغیب دی اور اسکے لئے اُنکو خصوص کیا اسی طرح غدیر خم
کے روز بھی اُنکو تخصیص عطا کی۔

واخرج العسکری عن انس قال بینما النبی
فی المسجد اذ اقبل علی فسلم فنظر صلی الله علیه وسلم
موضعا یجلس فیه فنظر صلی الله علیه وسلم
فی وجوه الصحابة ایهم یوسع له فوجد ابوبکر
عن یمینه فتزحزح له عن مجلسه وقال

عسکری بروایت حضرت انس لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ مسجد
میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی نے آکر سلام کیا اور اپنے
بیٹھنے کیلئے ادھر اُدھر جگہ دیکھنے لگے آنحضرتؐ نے صحابہ کی
طرف اس نظر سے دیکھا کہ دیکھیں کون انہیں بیٹھنے کی جگہ
دیتا ہے حضرت ابوبکر داہنی جانب بیٹھے ہوئے تھے سرکنے

هنا یا ابا الحسن فبلی بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین ابی بکر فعرف السرور فی وجہہ رسول اللہ وقال یا ابا بکر ما یعرف الفضل لاھل الفضل (ریاض الازہر ص۳۲۲)

اور کہا یہاں آؤ حضرت علی آنحضرت اور حضرت ابوبکر کے درمیان بیٹھے اس فعل سے آنحضرت کے چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے آپنے فرمایا اے ابوبکر یہ کسی کی فضیلت کو کوئی نہیں جانتا تاوقتیکہ خود بزرگ نہ ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ ص۹ میں لکھتے ہیں کہ

عن ابن المسیب قال قال عمر تجیبوا الی الاشراف وتودوا واتقوا علی اعراضکم من السفلۃ واعلموا انہ لا یتم شرف الا بولایتہ علی۔

ابن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے اشراف کو قبول کرو اور ان کو دوست رکھو اور کمینہ آدمیوں سے اپنی آبرو بچاؤ اور سمجھ لو کہ کوئی شرف تمام نہیں ہوتا بغیر علی کی ولایت کے۔

واخرج الدارقطنی ان عمر رای رجلا یقع فی علی فقال وعیاہ اقرف علیا ھذا ابن عمہ واشار الی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما اذیت الا ھذا فی قبرہ۔

اور دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت علی کو برا کہہ رہا تھا حضرت عمر نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے کیا تو علی کو جانتا ہے وہ انکے چچا کے بیٹے ہیں یہ کہہ کر آنحضرت کے مزار کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم تو نے ایذا نہ دی مگر انکو جو اس قبر میں ہیں

واخرج ایضا ان عمر سأل عن علی فقیل لہ ذھب الی ارضہ فقال اذھبوا بنا الیہ فوجدہ یعمل فعملوا معہ حتی اذا جلسوا یتحدثون فقال لہ علی یا امیر المومنین

اور بھی مروی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ علی کہاں ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ وہ اپنی زمین کی طرف گئے ہیں فرمانے لگے کہ ہمیں بھی وہاں پہونچا دو چنانچہ حضرت عمر گئے وہاں حضرت علی کو کام میں مشغول پایا خود بھی ہمراہیوں کے انہیں کیساتھ کام میں مشغول ہو گئے پھر تھوڑی دیر

ہو کیا رسول اللہ کو اموات و ایذا پہنچ نہ ہوتی ہوگی جب انکی جگر گوشہ کے پہلو پر دروازہ گرایا جبکہ حمل سے تھے کیسے دوڑے جب علی کی گردن میں رسی باندھ کر لے گئے۔ اور نانا کو ہوتے سے محافظت کی؟

اسرائیلیت لو جاءک رجل من بنی اسرائیل
فقال احدهما انا ابن عم
موسیٰ کانت له عندک اثرة
علی اصحابک قال نعم قال
فانا والله ابن رسول الله فی ابن
عمه قال فنتزع عصا رداءه
فیبسطه فقال والله لا یکون
له مجلس غیر هذا حتی نفترق
فلم یزل جالسا علیه حتی تفرقوا
وذکر علی له ذلک اعلاما
بان ما فعله معه من مجیئه الیه
وعمله معه فی ارضه وهو امیر
المومنین انما هو لقرابته من رسول الله
فزاده عمر فی اکرامه واجلسه علی ردائه۔
واخرج ایضا ان عمر سال علیا
عن شیء فاجابه فقال له عمر
اعوذ بالله ان اعیش فی قوم لست
فیهم یا ابا الحسن۔
واخرج ایضا انه جاء اعرابیان
یختصمان فاذن لیعلی فی القضاء
بینهما فقضی فقال احدهما هذا یقضی

بیٹھ کے باتیں کرنے لگے حضرت علی نے ان سے کہا اے
امیرالمومنین اگر بنی اسرائیل کے لوگ تمہارے پاس آئیں
اور ان میں سے ایک شخص تم سے کہے کہ میں حضرت موسیٰ کے
چچا کا بیٹا ہوں کیا وہ تمہارے نزدیک ہر ایسوں سے بزرگ
ہوگا حضرت عمر نے کہا ہاں پھر حضرت علی نے فرمایا خدا
کی قسم میں رسول اللہ کا بھائی اور ان کا ابن عم ہوں تب
حضرت عمر نے اپنی چادر اتار کر بچھائی اور فرمایا خدا کی قسم
تمہارے بیٹھنے کی جگہ اسکے سوا نہ ہوگی جبتک ہم
متفرق نہ ہوں یہیں بیٹھو حضرت علی انتظام مجلس تک اسی
چادر پر بیٹھے رہے پھر حضرت عمر نے حاضرین کی آگاہی
کیلئے فرمایا کہ جو کچھ میں نے انکے ساتھ کیا چادر بچھائی یا بٹھانے
کے کاموں میں شرکت کی اسکا باعث یہ تھا کہ اس وقت امیرالمومنین ہوں پھر
سب بوجہ قرابت رسول اللہ کے کیا اسکے بعد پھر ہمیشہ تعظیم و
تکریم کرتے رہے اور اپنی چادر پر بٹھلاتے رہے

اور بھی مروی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت علی سے کچھ پوچھا
آپنے جواب دیا پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ میں خدا سے اس امر
سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسے قوم زندہ رہوں جس میں
ابوالحسن موجود ہوں۔

اور بھی مروی ہے کہ دو اعرابی لڑتے ہوئے حضرت عمر کے
پاس آئے۔ حضرت علی بھی وہاں موجود تھے حضرت عمر
نے حضرت علی سے فرمایا کہ انمیں جو مناسب ہو فیصلہ کردیا

بینا فوثب الیہ عمر واخذ بتلبیبہ وقال ویحک ما تدری من ھذا ھذا مولاک ومولی کل مؤمن ومن لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن[1]

جائے حضرت علی نے فیصلہ کیا اُن دونوں میں سے ایک نے بنظر غارت کہا یہ ہم دونوں میں فیصلہ کرینگے یہ سنتے ہی حضرت عمر نے غصہ میں آکر اسکا گریباں پکڑا اور فرمایا افسوس تو نہیں جانتا یہ کون ہیں یہ تیرے مولا اور ہر مومن کے مولا ہیں اور جس شخص کے یہ مولا نہ ہوں وہ مومن نہیں ہے

اور فصل ثالث میں ہے کہ

اخرج ابن سعد عن ابی ھریرۃ قال قال عمر بن الخطاب علی اقضانا۔

ابن سعد بروایت ابوہریرہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا علی ہم لوگوں میں سب سے بڑے قاضی ہیں۔

واخرج عن سعید بن المسیب قال عمر بن الخطاب تعوذ باللہ من معضلۃ ابوالحسن لیست علیا۔

اور بروایت سعید بن المسیب مروی ہے کہ حضرت عمر اس مشکل بات سے پناہ مانگتے تھے جسمیں حضرت علی موجود نہ ہوں۔

واخرج ابو یعلی عن ابی ھریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی خصلۃ منھا احب الی من حمر النعم فسئل وما ھی قال تزویجہ ابنتہ وسکناہ فی المسجد کما یحل لی فیہ ما یحل لہ والرایۃ یوم خیبر وروی احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوہ۔

اور ابویعلی بروایت ابوہریرہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے علی کو تین چیزیں ایسی عطا ہوئیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی ملتی تو وہ سرخ بالوں والے اونٹ سے زیادہ محبوب ہوتی اُن سے پوچھا گیا وہ کون ہیں آپنے فرمایا آنحضرتؐ کی صاحبزادی سے نکاح ہونا اور بحالت جنابت مسجد میں آمد ورفت اور خیبر میں علم عطا ہونا امام احمد نے بھی اسکو بسند صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے۔

عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انک تصنع لعلی شیئا لم تصنعہ باحد من اصحاب رسول اللہ قال انہ مولای (ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عمر سے کہا گیا حضرت علی کے ساتھ آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ صحابیں سے اور کسیکے ساتھ نہیں کرتے حضرت عمر نے فرمایا وہ میرے مولا ہیں۔

---

[1] ایسی دو روایتیں بادنی تغیر الفاظ بحوالہ الکتاب المرفقہ لابن الہمام و مناقب خوارزمی و دارقطنی و ریاض النضرۃ و تہذیب طبری عزوا الوفقی

[2] جس میں یہ لفظ ہذا مولاک کے ہذا مولای ہے ۱۲

حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

عن عثمان بن عفان قال قال اصہران اللہ تعالیٰ خلق ملائکۃ من نور وجہ علی بن ابی طالب اخرجہا ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید احمد اسحاق (مناقب خوارزمی ص۲۳۰)

حضرت عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عمر کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو حضرت علی کے چہرہ کے نور سے پیدا کیا ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق نے اسے روایت کیا ہے۔

ازواج مطہرات اور حضرت علیؑ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عن عطاء قال سألت ام المؤمنین عائشۃ عن علی فقالت ذاک من خیر البشر بعد رسول اللہ ولا یشک فیہ الا کافر (ینابیع المودۃ ص۲۴۳)

عطا کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ سے لوگوں نے حضرت علی کے بارہ میں پوچھا انہوں نے فرمایا وہ بہترین خلق سے ہیں اس میں سوائے کافر کے اور کوئی شک نہیں کرے گا۔

اخرجہا ابو عمرو وعن عائشۃ انہا قالت من افتاکم یوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم الناس بالسنۃ (ریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۹۳)

ابو عمرو روایت حضرت عائشہ کہتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ صوم عاشورا کے متعلق تمکو کسنے فتوے دیا سب نے کہا حضرت علی نے عائشہ نے فرمایا کہ وہ لوگوں میں اعلم ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

عن ام المؤمنین ام سلمۃ انہا کانت تقول علی علی الحق من اتبعہ اتبع الحق ومن ترکہ ترک الحق عہد الی رسول اللہ قبل یوم ہذا اخرجہ ابن مردویہ

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضرت علی حق پر تھے جسنے انکی پیروی کی اسنے حق کا اتباع کیا اور جسنے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آپ کے اس دن سے پہلے کا عہد ہے ابن مردویہ نے اسے روایت کیا ہے۔

صحابۂ کرام اور حضرت علی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ

من قاموس فی البرق ذوالبرقہ علی ابی طالب لقبہ بہ العباس یوم حنین۔

مجدالدین فیروزآبادی قاموس میں برق کے معنی میں لکھتے ہیں کہ ذوالبرقہ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ہیں غزوۂ حنین میں حضرت عباس نے یہ لقب حضرت علی کو دیا تھا۔

برقہ کے معنی منتہی الارب جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ میں دشت و قلعۂ استوار و قلیم کے ہیں۔ چونکہ لوگوں کے قلوب میں بوجہ حضرت علی کی بہادری کے آپکی دہشت قائم تھی لہٰذا یہ لقب آپکو عطا کیا گیا کہ خود آپکی ذات بمنزلۂ استوار قلعہ کے تھی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

علامہ سبط ابن الجوزی تذکرۂ خواص الامہ صفحہ میں لکھتے ہیں کہ

قال ابن عباس علی سید الصادقین

ابن عباس کا قول ہے کہ علی سید الصادقین ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ کلام مجید میں جس جگہ لفظ یا ایھا الذین امنوا آیا ہے حضرت علی اس میں ضرور شامل ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ اس خطاب کے امیر و شریف ہیں۔ کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپکا ذکر خیر ہی کے ساتھ کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ کلام مجید میں جسقدر آیتیں آپکے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ اور کسیکے حق میں نازل نہیں ہوئیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں حضرت علی کے حق میں تین سو آیتیں اور بہ روایت مجاہد ستر آیتیں نازل ہوئی ہیں اس کا بیان اور اس کی تشریح عنوان اول ما نزل اللہ فی حق علی میں ہو چکی ہے۔

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ میں بحوالۂ ابو عمرو لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ

ابن عباس فرماتے ہیں حضرت علی کو چار ایسی فضیلتیں حاصل ہوئیں کہ جو اور کسی کو حاصل نہیں ہوئیں۔

(۱) یہ تمام عرب و عجم میں اول وہ شخص ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۲) یہ ہر غزوہ میں لشکر نبوی کے علمبردار رہے۔

(۳) غزوۂ احد میں یہ آنحضرتؐ کے ساتھ رہے جب اور لوگ چلے گئے تھے۔

(۴) انھوں نے آنحضرتؐ کو بعد وفات غسل دیا اور قبر میں اتارا۔

طبرانی معجم کبیر مسند عبداللہ ابن عباس میں ربعی بن حراش سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن عباسؓ معاویہ سے ملنے گئے۔ اس وقت اُنکے پاس سرداران قریش بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی وہیں تھے معاویہ اُنکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ آج میں ابن عباسؓ سے ایسی باتیں پوچھوں گا جس کے جواب سے وہ عاجز ہو جائیں گے۔ سعید کہنے لگے کہ حضرت ابن عباس تم سے عاجز نہیں ہو سکتے ہیں جب حضرت ابن عباسؓ معاویہ کی محفل میں تشریف فرما ہوئے تو معاویہ نے اُن سے پوچھا تم علی کے حق میں کیا کہتے ہو آپنے فرمایا۔

رحم اللہ ابا الحسن کان واللہ علم الھدی وکھف الورٰی وطھور التقی ومنبع الندی ومنقی العلم للزلفی ونورا لسفرفی ظلم الدجی وداعیا الی الحجۃ العظمٰی ومستمسکا بالعروۃ الوثقی الکرم من شمد النبی لبعد محمد ن المصطفٰی وکان صاحب القبلتین وابو السبطین وزوجۃ خیر النساء فما یفوقہ احد ولم یرعیناي مثلہ ولم

خدا ابوالحسن پر رحم کرے وہ ہدایت کا نشان تھے اور مخلوق کی پشت پناہ، عقل کے پہاڑ اور دانائی کا چشمہ اور بخشش کا خزانہ تھے انتہائے علم کی جگہ تھے جو خدا کی قربت کیلئے ہو وہ ایک نور تھے جو رات کی تاریکی میں چمکتا تھا وہ بزرگ محبت کیطرف بلانے والے تھے اور مضبوط رسی کو پکڑنے والے تھے آنحضرتؐ کے بعد ہر شورہ دینے والے سے زیادہ بزرگ تھے اور صاحب قبلتین تھے یعنی اُنھوں نے دونوں قبلوں کیطرف نماز پڑھی تھی سبطین یعنی حضرت حسنین کے والد تھے اُنکی بی بی خیر النساء حضرت فاطمہ تھیں اُن پر کوئی شخص فوق نہیں لیجا سکتا میری ان دونوں آنکھوں نے اُنکا مثل نہیں دیکھا اور

اسمع مثلہ فمن یبغضہ فعلیہ	میرے دونوں کانوں نے اُنکا مثل نہیں سُنا پس
لعنۃ اللہ ولعنۃ العباد	جو شخص اُن سے دشمنی رکھے اُس پر خدا کی اور بندوں کی
الی یوم القیامۃ۔	لعنت قیامت تک ہو۔

حضرت ابن عباس کا ارشاد غائر العقبیٰ مشمولہ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱ میں بھی ہے اور مناقب خوارزمی صفحہ ۲۳ میں باسناد موجود ہے۔ اور مروج الذہب مسعودی صفحہ ۴۵۱ میں بھی ہے۔

سبط ابن جوزی تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ

لو ان الشجر اقلام والبحر مداد والانس	اگر تمام درخت قلم اور دریا سیاہی اور انسان اور جن لکھنے
والجن کتاب وحساب ما احصوا فضائل	والے اور حساب کرنیوالے ہو جائیں تب بھی حضرت علی کے
امیر المومنین علی علیہ السلام۔	فضائل شمار نہیں کر سکتے ہیں۔

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ میں لکھتے ہیں کہ

وعن ابن عباس وقد سألہ الناس فقالوا	اور ابن عباس سے مروی ہے اُن سے لوگوں نے پوچھا
ای رجل کان علیا قال کان ممتلی عجوفہ	حضرت علی کیسے تھے اُنھوں نے فرمایا آنحضرت کی قرابت
حلما وعلما وبأسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول	کے ساتھ ساتھ اُنکا پیٹ علم و حلم و ہیبت و شجاعت سے بھرا
اللہ اخرجہ احمد فی المناقب۔	ہوا تھا۔ امام احمد نے مناقب میں اسے روایت کیا ہے۔
وفی الربیع للابرار من الباب التاسع	اور ربیع الابرار کے باب ۹ میں ہے کہ حضرت ابن عباس حضرت
والسبعین عن ابن عباس فی علی ابن ابی	علی کے بارہ میں کہتے خدا کی قسم علی بن ابی طالب شب
طالب کان واللہ لشبہ القمر الباہر والاسد	چہاردہم شیرستان بحر زاخواہ رسحاب ماطر یعنی صبح کے
الخادر والغدیر الزاخر والربیع للطارق۔	وقت برسنے والے ابر تھے۔

علامہ ابن عبدالبر استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷۵ میں لکھتے ہیں کہ

عن عبداللہ ابن عباس قال واللہ لقد اعطی	عبداللہ بن عباس کہتے ہیں خدا کی قسم علی کو علم کی دس

علی بن ابی طالب تسعۃ اعشار العلم وایم اللہ لقد شارکھم فی العشر العاشر۔

اور تم لوگ اس نوسوں دانی میں شریک کئے گئے۔

وعن ابن عباس قال کنا اذا اتانا الثبت عن علی لم نعدل بہ۔

اور حضرت ابن عباس فرماتے کہ جب ہمکو حضرت علی سے کوئی بات معلوم ہوجاتی ہے تو ہم کسی غیر کیطرف رجوع نہیں کرتے ہیں۔

اور صفحہ ۴۸۰ میں ہو کہ حضرت عمر فاروق نے حضرت عبداللہ بن عباس سے فرمایا۔

انی اراک تقول ان صاحبک اولی الناس بما یفتی علیا قال اجل واللہ الی لاقول ذلک فی سابقتہ وعلمہ وقرابتہ وصہرہ۔

میں دیکھتا ہوں تم اپنے دوست (حضرت علی) کو بہترین خلق کہتے ہو انھوں نے کہا ہاں خدا کی قسم میں یہ بوجہ سابقیت وعلم وقرابت وصہرسکے کہتا ہوں۔

علامہ ابن حجر ہیثمی کی صواعق محرقہ صفحہ ۷۳ میں لکھتے ہیں کہ

واخرج الطبرانی عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمانیۃ عشر منقبۃ لا ما کانت لاحد من ھذہ الامۃ۔

طبرانی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرماتے حضرت علی کی اٹھارہ منقبتیں ایسی ہیں جو اس امت میں کسی ایک میں بھی نہیں ہیں۔

اخرجہ احمد فی المناقب قیل لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب۔

امام احمد مناقب میں لکھتے ہیں جب حضرت ابن عباس کی وفات کا وقت قریب آیا تو یہ دعا مانگنے لگے خداوندا میں تیرا تقرب ولایت حضرت علی کے ذریعہ چاہتا ہوں۔

حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ

اخرجہ عن ابی اسحٰق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ دونکم قال لانہ کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا۔

ابی اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے قثم ابن عباس سے پوچھا کہ آپ لوگ کیوں نہ ہوئے حضرت علی آنحضرت کے وارث کیوں ہوئے انھوں نے جواب دیا اسلئے کہ وہ ہم سے پہلے آنحضرت سے ملے اور ہم سے زیادہ آنحضرت کے پاس رہے۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اخرجہ الخوارزمی عن عائشۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ کما کان لرسول اللہ ؐ۔	خوارزمی بروایت عائشہ بن سعد بن ابی وقاص لکھتے ہیں کہ حضرت سعد کہتے تھے حضرت علی کیلئے مسجد میں مثل آنحضرتؐ کے حجرہ مبارک کے ایک حجرہ تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے۔

خصائص نسائی صفحہ میں ہے کہ جب معاویہ نے حضرت سعدؓ سے سب کی فرائض کی تھی تو انھوں نے بطور حجت حدیث منزلت و حدیث خیبر و حدیث متعلقہ آیت تطہیر پیش کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حاکم مستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول لکھتے ہیں کہ

کنا نتحدث ان اقضی اھل المدینۃ علی بن ابی طالب	ہم لوگ یہ کہتے کہ مدینہ میں سب سے اچھے قاضی حضرت علی ہیں۔

ریاض النضرۃ لمحب الطبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔

اعلم اھل المدینۃ بالفرائض علی بن ابی طالب	مدینہ والوں میں فرائض کے بڑے عالم حضرت علی ہیں۔

حاکم والی روایت استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷۴ میں بھی ہے صواعق محرقہ صفحہ ۷۵ میں یوں ہے کہ

واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اھل المدینۃ واقضاھا علی۔	ابن عساکر بروایت ابن مسعود لکھتے ہیں کہ مدینہ والوں میں فرائض کے بڑے عالم اور بڑے قاضی حضرت علی ہیں۔

اور بروایت حضرمی منقول ہے کہ حضرت ابن مسعود فرماتے تھے کہ روئے زمین پر تین عالم ہیں ایک شام میں۔ ایک حجاز میں۔ ایک عراق میں۔ شام کے عالم ابوالدرداء اور حجاز کے عالم حضرت علی اور عراق کے عالم تمہارے بھائی (عبداللہ ابن مسعود) شام اور عراق کے علما حجاز کے عالم کے محتاج ہیں اور حجاز کے عالم کو کسی کی احتیاج نہیں۔

(ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

علی من اھل البیت لایقاس بہ علی
مع رسول اللہ فی درجتہ ان اللہ عزوجل
یقول والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان
الحقنا بھم ذریتھم فاطمۃ
مع رسول اللہ فی درجتہ و علی
مع فاطمۃ علیھما السلام۔

علی اہل بیت سے ہیں اُنپر کسی کا قیاس نہیں کیا جاتا۔ علی
رسول اللہ کیساتھ انکے درجہ میں ہیں کیونکہ اللہ فرماتا ہے جو لوگ
ایمان لائے اور انکی اولاد نے انکی پیروی کی ایمان کے ساتھ
تو ہم انکے ساتھ انکی اولاد کو ملا دینگے۔ بنحضرت کے ساتھ
حضرت فاطمہ بھی اسی درجہ میں ہونگی اور حضرت علی حضرت فاطمہ
کے ساتھ ہوں گے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

اخرجہ ابن مردویہ عن معاویۃ بن ثعلبۃ
اللیثی قال مرض ابوذر الغفاری مرضا شدیدا
حتی لزم علی الموت فعاتبنی علی بن ابی
طالب فقیل لہ لو اوصیت الی امیر المومنین
عمر بن الخطاب کان احسن لوصیتک من علی
فقال ابوذر اوصیت واللہ الی امیر المومنین
حقا حقا۔

ابوبکر بن مردویہ بروایت معاویہ ابن ثعلبہ لیثی لکھتے ہیں کہ
ایک مرتبہ ابوذر غفاری بہت سخت بیمار ہوئے۔ ایسی
حالت خراب ہوئی کہ سمجھا جاتا تھا انکے موت کا وقت
آگیا ہو انھوں نے حضرت علی کو وصیت کی لوگوں نے اُنسے کہا
اگر تم یہ وصیت امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب سے کرتے تو وہ
بمقابلہ حضرت علی کے اس امر میں زائد اچھے تھے ابوذر غفاری
کہنے لگے کہ میں نے اس وصیت کو حقیقی امیر المومنین سے بیان کر دیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

علامہ ابن عبدالبر استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں۔

اول هذه الامة وروداً علی نبیها الحوض
وانها اسلاماً علی بن ابی طالب۔

اس امت میں سب سے پہلے اپنے نبی پر حوض وارد ہونیوالا اور سب سے
پہلے ایمان لانے والا حضرت علی ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ میں لکھتے ہیں کہ

عن عقبة بن سعد العوفی قال دخلنا
علی جابر بن عبد الله وقد سقط
حاجباه علی عینیه فسألناه عن علی
قال فرفع حاجبیه بیده فقال ذاک من
خیر البشر اخرجه احمد فی المناقب۔

عقبہ بن سعد عوفی کہتے ہیں کہ ہم حضرت جابر کے پاس گئے انکے
ابرو کے بال انکی آنکھوں پر تھے ہمنے ان سے حضرت علی کے
متعلق پوچھا انھوں نے اپنی بھویں اپنی آنکھوں پر سے اٹھائیں
اور فرمایا کہ وہ خیر البشر ہیں۔ امام احمد نے مناقب میں اسے روایت
کیا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ میں ہے کہ

عن مغیرة قال لیس احد منهم قوی قولاً
فی الفرائض من علی قال وکان المغیرة
صاحب الفرائض۔

مغیرہ کا قول ہے کہ صحابہ میں سے کوئی زیادہ قوی قول فرائض
فرائض میں حضرت علی سے زائد نہیں اور مغیرہ خود بھی صاحب
فرائض تھے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

اخرجه الحضینی عن ابی الدرداء قال العلماء
ثلاثة رجل بالشام یعنی نفسه ورجل
بالکوفة هو عبد الله بن مسعود ورجل بالمدینة

حضرمی بروایت ابو الدرداء لکھتے ہیں کہ عالم تین ہیں ایک شام
میں یعنی خود اور ایک کوفہ میں جو عبداللہ بن مسعود ہیں اور ایک
مدینہ میں جو علی بن ابی طالب ہیں اور وہ آنحضرت کے طریقہ

وھو علی بن ابی طالب وھو اعلم بالسنۃ | اگو ہم سب سے بہت زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

علامہ ابن عبد البر استیعاب جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ میں لکھتے ہیں کہ ابو عمرو کا قول ہے کہ حضرت عثمان زید بن ثابت کو دوست رکھتے تھے اور زید خود بھی عثمانی تھے انصار کے ساتھ خود حضرت علی کے کسی مشاہد مثل جمل و صفین و نہروان میں شریک نہ ہوئے۔ گر باوجود اسکے حضرت علی کے فضائل کے قائل تھے اور محبت ظاہر کرتے تھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

اخرجہ الترمذی عن ابی سعید قال نحن معشر الانصار کنا نعرف المنافقین ببغضھم علیا۔ (ینابیع المودۃ صفحہ ۴۷)

ترمذی بروایت ابو سعید خدری لکھتے ہیں کہ ہم انصار لوگ منافقین کو اس امر سے شناخت کیا کرتے تھے کہ وہ حضرت علی سے بغض رکھا کرتے تھے۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

اخرجہ ابن مردویہ عن حذیفۃ وقد سئل عنہ عن علی فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا علی ولا یشک فیہ الا منافق۔

ابن مردویہ بروایت ابو حذیفہ لکھتے ہیں کہ اُنسے حضرت علی کے بارہ میں پوچھا گیا وہ کہنے لگے کہ حضرت علی آنحضرت کے بعد اس امت کے سب لوگوں میں بہتر تھے اور منافق کے سوا اسمیں کوئی شک نہیں کر سکتا ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ میں لکھتے ہیں کہ

عن رباح بن الحارث قال بینما علی جالس اذ جاء رجل حتی دخل علیہ اثر السفر فقال السلام علیک یا مولای قال من ھذا قال ابو ایوب الانصاری فقال علی افرحی الله ففرحی افقال ابو ایوب سمعت رسول الله یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ البغوی فی معجمہ۔

رباح ابن حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا جس پر آثار سفر نمایاں تھے وہ آکر حضرت علی سے کہنے لگا السلام علیک اے میرے مولا حضرت علی نے پوچھا یہ کون ہے انھوں نے کہا کہ ابو ایوب انصاری ہیں آپنے فرمایا کہ انکے لئے جگہ کردو لوگ ہٹ گئے حضرت علی سے ابو ایوب انصاری نے کہا میں نے آنحضرت کو فرماتے سنا ہے جس کا میں مولا ہوں اسکے علی مولا ہیں بغوی نے معجم میں اسے روایت کیا ہے۔

یہ روایت بحوالۂ مناقب امام احمد و سنن بن ابی شیبہ و تاریخ ابن کثیر و معجم کبیر طبرانی مسند ابی ایوبؓ مرقوم ہے۔

حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ

انکے اشعار اوپر بیان حدیث غدیر میں لکھے جا چکے ہیں جنمیں آپنے حضرت علی کو وصی و برادر کہا حدیث خیبر اور حدیث غدیر کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

انکے اشعار بھی اوپر بیان حدیث غدیر میں مرقوم ہو چکے ہیں۔ جن میں آپنے حضرت علی کو اپنا امام اور تمام سب کا امام کہا ہے۔ اسکے علاوہ جب معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت قیس سے تعریضاً کہا تھا کہ خدا ابو الحسن پر رحم کرے وہ شاش و بشاش تھے۔ انھوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی تھے۔

حضرت خالد بن یعمر رضی اللہ عنہ

سال معاویۃ خالد بن یعمر عن علی فقال علی احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا غضب و علی صدقہ اذا قال و علی عدلہ اذا حکم اخرجہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی المناقب

معاویہ نے خالد بن یعمر سے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے ہو انھوں نے کہا کہ انکی تین باتوں کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں انکے غصہ کے وقت حلم سے اور انکے سچ بات کہنے سے اور انکے انصاف پر حکم کرنے سے محمد بن یوسف کنجی شافعی نے اسکو مناقب میں روایت کیا ہے۔

تابعین

حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہؓ

صواعق محرقہ صفحہ میں ہے کہ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کو علم میں ملکہ راسخہ حاصل تھا۔ قدامت اسلامی۔ آنحضرتؐ کی قرابت و دامادی کی فضیلت نسب میں رفعت۔ احادیث نبوی کی سمجھ بوجھ۔ قرآن کا علم سنت میں تفقہ جنگ کفار میں علوے شان۔ مال میں سخاوت یہ سب باتیں آپکی ذات بابرکات میں مجتمع تھیں۔

راجح المقصد محب طبری جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ میں ہے کہ سعید بن العاص نے جب ان سے پوچھا کہ مجھے حضرت ابوبکر و عمر کے متعلق بیان کرو کہ حضرت ابوبکر باوجودیکہ معمر و سابق الاسلام تھے پھر لوگ حضرت علی کیطرف کیوں جھکتے تھے تب انھوں نے یہی بیان کیا۔ علامہ مخلص ذہبی نے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت قبیصہؓ

مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب میں ہے کہ حضرت قبیصہ کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت علی سے زیادہ کوئی زاہد نہیں دیکھا

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضؓ

یہ عثمانی تھے اور حضرت علی سے مخالفت رکھتے تھے! اینہمہ مجمع الاحباب میں ہے کہ ابو عبد الرحمٰن سلمی کہتے تھے میں نے حضرت علی سے زیادہ کوئی قاری نہیں دیکھا۔

حضرت عطاء بن یسار رضؓ

استیعاب جلد ۲ صـ ۴۷۵ میں ہے کہ عبد الملک بن سلیمان کہتے ہیں میں نے عطا سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں حضرت علی سے زیادہ بھی کوئی علم والا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں اور کسی کو نہیں جانتا۔

حضرت مسروق رضؓ

الکواکب المضیہ صـ ۱۰۵ میں بحوالہ مناقب خوارزمی مسروق سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت کے اصحاب کو دیکھا مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم حضرت عمر فاروقؓ و حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ و حضرت ابو الدرداءؓ و حضرت معاذ بن جبلؓ و حضرت زید بن ثابتؓ و حضرت علی مرتضےٰ پر ختم ہوتا ہے۔ پھر میں نے ان لوگوں میں دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ دو آدمیوں یعنی جناب علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ و حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ پر منتہی ہوتا ہے۔ پھر میں نے ان دونوں میں غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ حضرت ابن مسعود پر فضیلت رکھتے ہیں۔

صواعق محرقہ صـ ۷۵ میں ہے کہ

قال مسروق انتہی اعلم اصحاب رسول اللہ الی عمر و علی و ابن مسعود۔	مسروق کا قول ہے کہ اصحاب رسول اللہ کا علم حضرت عمر و حضرت علی و حضرت ابن مسعودؓ پر منتہی ہے۔

حضرت سعید ابن المسیبؓ

الکواکب المضیئہ صـ۱۰۱ میں بروایت امام احمد بن حنبل مرقوم ہے کہ سعید بن المسیب کہا کرتے تھے رسول اللہ کے اصحاب کبار میں کوئی شخص بجز حضرت علی مرتضےٰ کے یہ نہیں کہتا کچھ پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو۔

حضرت ابو عمرؓ

الکواکب المضیئہ صـ۱۸۱ میں ہے کہ علامہ بغوی لکھتے ہیں ابو عمر کہتے تھے کہ حضرت علی کے سوا اور کوئی ایسا نہ تھا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

حضرت ابو سعید بن زیدؓ

عروۃ الوثقےٰ صـ۲۲۴ میں ہے کہ امام احمد عبداللہ بن ظالم سے ناقل ہیں کہ ایک شخص نے ابو سعید بن زید سے آکر کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں۔ سعید کہنے لگے کہ تمہیں بہت اچھی بات سوجھی کہ تم جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص سے محبت کرتے ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

الکواکب المضیہ صـ۱۸۱ میں بحوالہ اسد الغابہ لابن اثیر بروایت ابن شہاب زہری و حسن بن صالح مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے زہاد کا تذکرہ ہوا تو وہ کہنے لگے سب سے بڑے زاہد حضرت علی مرتضےٰ تھے۔

حافظ ابوالقاسم علی الحسن بن ہبۃ اللہ معروف بابن عساکر دمشقی شافعی تاریخ الکبیر مشہور

تاریخ ابن عساکر مطبوعہ روضۂ شام جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۰ میں بہ ترجمہ "زریق" لکھتے ہیں کہ زریق قرشی مدنی حضرت علی کے غلام تھے۔ یہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے اے امیرالمومنین میں ایک شخص مدینہ کا رہنے والا ہوں میں نے قرآن شریف حفظ کیا ہے۔ فرائض جانتا ہوں مجھے ملازمت نہیں ملتی ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ تم کون شخص ہو کہنے لگے کہ بنی ہاشم کے موالی میں سے ہوں انھوں نے پوچھا کہ کس شخص کے مولی ہو۔ انھوں نے کہا ایک شخص کے۔ عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے کہ تم عجیب آدمی ہو۔ میں تم سے پوچھتا ہوں تم مجھ سے چھپاتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں علی بن ابی طالب کا غلام ہوں۔ چونکہ بنی امیہ حضرت علی کے ذکر کو اپنے رو برو نہیں پسند کر سکتے اس لئے میں نے نہیں بیان کیا۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رونے لگے یہاں تک کہ آنسو زمین پر گر پڑے۔ اسی حالت میں انھوں نے کہا انا مولی من کنت مولاہ یعنی میں علی کا غلام ہوں۔ مجھ سے سعید بن المسیب نے حدیث بیان کی حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔ پھر عمر بن عبدالعزیز نے جائزہ لینے کی اجازت دیدی اور زریق کو نوکر رکھ لیا۔ اس قصہ کو بیہقی اور ابوالقاسم نے بھی روایت کیا ہے اور ابوالقاسم نے دوسرے طریقے سے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو بھی روایت کیا ہے۔

جن حضرات کے اقوال کہ درج ہو چکے۔ اُنکے علاوہ وہ اصحاب کبار بھی ہیں جو شاہد ہیں (مثل جمل وصفین ونہروان) آپکے ساتھ رہے جنکی اتباع اور آپکے ساتھ محبت تو ناظرین نے سابقہ جلدوں سے معلوم ہی کر لی ہوگی۔ احسن الانتخاب صفحہ ۳۰۳ میں افاضل صحابہ مہاجرین و بدریین وانصار کے اسماء گرامی اور نفائس المعین صفحہ ۵ میں اُن اصحاب کرام وتابعین عظام کے اسماء گرامی موجود ہیں جنھوں نے آپ سے حدیث روایت کی۔ اور ایک فہرست درجہ بھی ہے جو اس کتاب کے عنوان دوم کے آخر میں درج ہوئی ہے۔ یہ سب کے سب زمرۂ عجین میں یقیناً شامل ہیں۔ اور وہ حضرات بھی شامل ہیں کہ جنھوں نے آپکے فضائل ومناقب میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشادات روایت کئے۔

اب میں آخر میں حضرت علی مرتضیٰ کے اس ارشاد پر کتاب کے ختم کو مناسب سمجھتا ہوں کہ جو زاذان کہتے ہیں ایک دن ہم لوگ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حضور میں حاضر تھے سب نے عرض کیا کہ

حدثنا عن اصحابک یا امیر المومنین	اے امیر المومنین آپ اپنے اصحاب کا حال بیان فرمائیے آپنے
قال عن ای اصحابی قالوا عن اصحاب النبیؐ	فرمایا میرے کون اصحاب سب نے عرض کیا کہ آنحضرتؐ کے
قال اصحاب النبیؐ اصحابی فایکم	اصحاب میں سے آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے کل اصحاب میرے
یریدون۔	اصحاب ہیں اُن میں سے جنکے متعلق دریافت کرنا چاہو دریافت کرو

اس ارشاد کی بنا پر آپکے محبین و متبعین و اصحاب کا انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ارشاد مرتضوی حدیث نبویؐ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا بہترین انعکاس ہے۔

ما عاشق روے مصطفائیم	در عشق چہ خوش گراں بہائیم
شد باعث زندگی تو لا	شاداں بولائے مرتضائیم
آتش زدۂ بہ خانمانیم	خواہانِ جفائے بے وفائیم
اے ابر کرم ترشحے کن	افتادہ بہ درگہہ تو مائیم
اے گردِ سرِ تو جملہ عالم	ما نظرے کہ خاک مائیم
اے مخزن فضل بے نہایت	لطفے کہ بہ بخت نارسائیم
اے جلوہ گہ رسول ذاتت	دامن مغشان کہ مبتلائیم

ولقد استراح القلم من تسوید الجزء الثالث من السیرۃ العلویۃ بذکر المآثر المرتضویۃ الموسومۃ بمناقب المرتضیٰ من مواہب المصطفیٰ التاسعۃ من تحفۃ الاحباب الحبیبیۃ یوم الاحد ستۃ الف وثمانیۃ والربعین من ہجرۃ النبی الامین صلاۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی

الہ واصحابہ خصوصاً علی سید الصادقین وامام المتقین باب مدینۃ العلم سلطان مملکت الحلم عنوان صحیفۃ المؤمن حبیبہ ولا یحبہ الا مؤمن ومنافق بغیضہ سیدنا ومولانا امیر المومنین ابی تراب علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الاشرف صلاۃً وسلاماً دائمۃ متوالیۃ بدوام السموٰت والارضین فی کل ان وحین امین امین امین۔

قطعہ تاریخ طبع کتاب مناقب المرتضی من مواہب المصطفی از منشی اصطفی علیصاحب علوی

یہ بخشش ہے حبیب مہرباں کی	عنایت پیشوائے عارفاں کی
کہ دست و بازوئے حضرت نے لکھی	یہ سیرت بادشاہ کاملاں کی
یہ سیرت تاجدار اولیا کی	یہ سیرت افتخار مرسلاں کی
اسی کی جلد اوّل نے دکھائی	معیشت بوتراب کامراں کی
اسی کی جلد ثانی سے ہے ثابت	فضیلت قبلہ گاہِ قدسیاں کی
بحمداللہ جھپی اب جلد ثالث	ہے جسمیں منقبت عرش آستاں کی
مرے مولیٰ علی حیدر قلندر	ثنائی آپنے ظلمت جہاں کی
منور کردیا کون ومکاں کو	لکھی جب منقبت شاہِ شہاں کی

سنہ ۱۳۵۴ھ

صحت نامہ کتاب مناقب المرتضیٰ من امالی المصطفیٰ جلد سوم کتاب السیر العتلو بذکر المآثر المرتضویہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۹	صدر	صدر	۹۱	۲	فاحذ	فاخذ	۱۴۲	۳	ترمذی	وترمذی
۱۰	۲۰	مردویہ	ابن مردویہ	۹۳	۱۳	خیرالوصیین	خیرالوصیین	۱۴۴	۱۲	بروایت	(۲) بروایت
۱۵	۶	بیتنۃ	بیتنۃ	〃	۱۶	حضر	حضرت	۱۴۵	۴	(۲-۳)	(۳-۴)
〃	۱۲	〃	〃	۹۶	۳	لعنی	یعنی	۱۴۶	۲	(۴)	(۵)
۱۶	۱۳	اور	ہیں اور	〃	۱۲	والدو	والدار	۱۴۸	۹	(۵)	(۶)
۱۹	۴	الحن	بن الحسن	〃	۱۱	جابر	جابر سے	〃	۱۴	مناقب	مناقبیں
۲۱	۱۸	فرائی	نازل فرائی	〃	۱۲	میں	میں انھیں کی	۱۴۹	۱۳	نمبر۵	نمبر۶
۲۵	۶	فرلتے	کرتے	۹۹	۸	حدیث ۷	حدیث ۵	〃	۱۴	محمد عمر	(محمد عمر)
۳۰	۴	تومیں	تو کچھ	۱۰۵	۶	(۱۴) نیرالعاب	نیرالقاب	〃	۱۵	بن	بمن
۳۶	حاشیہ سطر ۲	اضاضہ	اضافہ	۱۱۵	۹	مگر چھپ گیا جسکے بعد کے تمام نمبر مسلسلہ غلط	(۱۵) قائم کرکے باقی تمام نمبروں کا سلسلہ صحیح	۱۵۰	۱	عبارو و	مبارکباد و
۴۸	۱	وارکعو	وارکعوا					۱۵۱	۱۶	میرے	تم میرے
۵۲	۵ ۱۲	مقطون	مقطعون دان					۱۵۳	۱۱	برویہ	یرویہ
۵۴	۸	کر	مگر					۱۵۳	۲	نمبر۵	نمبر۶
۵۳	۱۶	سیدر	سیدہ	۱۱۵	۸	دادا	دادا سے	〃	۱۰	اگیں	لگے
〃	۲۱	الکح	رائح	۱۱۶	۵	بیتنۃ	بیتنۃ	۱۵۷	۸	گار	کا
۵۷	۱۰	راہویہ	راہویہ	۱۱۷	۱۱	علی	علی انت	۱۶۰	۱۳	ماگ	مالك
۶۰	۷	کرینگا	قولاً کرینگا	۱۲۳	۲۱	اللہ	اللہ نے	〃	۲۲	معاد	معاویة
۶۲	۷	صاب	مآب	۱۳۱	۲۰	روایت کرتے	لکھتے	۱۶۳	۱	ذہب	وہب
۶۵	۱	و	ر	۱۳۷	۱۹	عصین	عصیں	۱۶۷	۱۸	بہی	بیٹی
۹۰	۲۱	مبغضوک	مبغضوک	〃	۱۷	وغیرھم	وغیرہ	۱۷۰	۱۹	پڑہ رہے	پڑہ رہے تھے
۹۱	۲	اذن	اُذن	۱۳۸	۸	اسماعیں	اسمار بنت عمیس	۱۷۲	۲۸	نفظت	فطفت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۵	۱	یکرم	مکرم
۱۷۸	۴	حقیقت	حقیت
۱۸۹	۵	سماحتہ	مباحثہ
۱۹۴	۵	المعرفۃ	المعرفۃ
۲۰۰	۱۵	الرفضی	الروافض
۲۰۴	۲۱	قومی	آدمی
۲۰۵	۲۱	کے	نے
۲۰۸	۴	صحاب	صحاب
۲۱۱	۱۵	قار	قال
۲۱۳	۴	فرع	فرخ
۲۱۸	۱۶	صدر	سید
۲۱۸	۱۸	بر بحر	یہ بحر
۰	۱۹	زبان	زبان
۲۲۲	۹	والمسلون	والمسلمون
۲۲۳	۱	امام یوم	اما بیوم
″	۲۰	حدیث	حدید
۲۲۸	۱۵	اماک	امساک
۲۲۵	۷	بات سے	بات یہاں
۲۳۶	۱۵	لاخو	لاخوہ
۲۲۷	۹	اسرعای نے	اللہ تعالی
۲۲۸	۱۶	جبکہ	جیب
	۱۷	نے	×
۲۳۸	۳	مقابلہ	مقابلہ
۲۳۰	۱۹	اتار	و
۲۳۷	۲۰	احمد	أحد
۲۳۸	۷	حضرت علی	حضرت علی رض
۲۴۰	۱۳	بوتیں	ہوتیں
۲۴۱	۱۱	عوانت	عوانۃ
۲۴۲	۱۰	الراجبی	الرجبی
۲۴۲	۱۹	اونٹ	اونٹ سے
۲۴۵	۱۹	گیان	یہان
۲۵۲	۱۳	رزخصائص	رخصائص
۲۵۳	۱۰	کھین	کہیں
۲۵۵	۵	ابوزیرا	ابوزیر
۲۵۸	۱۴	کالا بار	کالاشیار
″	″	علی	علی سے
۲۶۸	۸	مابی	ابی عمرو کا
۲۷۵	۱۰	آنحضرت	آنحضرت سے
″	″		جیسے سنا
۲۹۱	۲۰	بن بی	بن ابی
″	۱۷	او	اور
۲۹۳	۲۱		(جلد ۱۰۱۱)
۲۹۷	۱۹	لے	نے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۸	۲	بیہ	نفسہ
۳۰۱	۱	فتمن	فتمن
۳۰۲	۱	وقاص	ابی وقاص
۳۱۷	۶	فرادہ	فرار
۳۲۵	۸	سے	سے آنحضرت
۳۳۰	۷	مکان	مکان میں
۳۳۱	۱۳	اپنے	آپ نے
۳۳۷	۱	روات	روات
۳۳۸	۷	بشر	البشر
″	۱۱	بسطوہ	یستظلون
۳۴۹	۵	البشر	البشر
″	۱۳	حشرہ	حشرہ
۳۷۰	۱۴	ابو	ابوالقاسم
۳۷۵	۱	زید علی	زید بن علی
″	۲	″	″
۳۸۱	۲۱	سے کیا	سے لقب کیا
۳۸۵	۱	کر	کسر
۳۹۲	۱۵	فرزرق	فرزدق
۴۰۲	۷	قائم	قائم
۴۰۳	۱۳	طعود	طود
۴۱۴	۱	رزیق	زریق
″	۶	کے	کا

ناظرین اسقدر غلط نامہ کے بعد بھی اگر غلطیاں نکلیں تو معاف کریں حتی الامکان کاپی و پروف کی تصحیح کی گئی اور غلط نامہ بھی بنا دیا گیا ممکن ہو کہ بشریت سے کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں الانسان مرکب من الخطاء والنسیان پر نظر فرما کر اس سے درگذر مناسب ہو۔

حضرات نقشبندیہ کاظمیہ اور انکے منتسبین کے چند نہایت نایاب تالیف

حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہٗ محامد الاولیا فارسی

حضرت شاہ حمایت علی قلندر قدس سرہٗ نور الادیب ترجمہ فارسی فتوح الغیب یعنی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ عربی کتاب فتوح الغیب کا فارسی ترجمہ

حضرت شاہ تقی علی قلندر قدس سرہٗ

روض الازہر فی آثار القلندر مع تکملہ

حوض الکوثر فی تکملہ روض الازہر از حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر مقدمہ موسومہ مواہب القلندر از حضرت شاہ حبیب علی قلندر فارسی اس مجموعہ میں حضرت شاہ تراب علی قلندر اور حضرت شاہ حبیب علی قلندر اور حضرت شاہ تقی علی قلندر قدس سرہم کے ملفوظات ہیں اور حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہٗ کا مسلک نہایت شرح وبسط سے بیان فرمایا گیا اور قرآن وحدیث سے اسکی تائید کی گئی ہے۔

حضرت شاہ علی اکبر قلندر قدس سرہٗ اصل الاصول فی بیان السلوک الوصول اردو ترجمہ شبیر احمد علوی بی اے علیگ

حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر قدس سرہٗ تحریر الانور فی تفسیر القلندر فارسی

الفیض القدسی فی حل مشکلات ابن العربی

۴	انتفاح عن ذکر الاصلاح آپ تاریخ قلندریہ چشتیہ فردوسیہ سہروردیہ مداریہ نقشبندیہ سلسلوں کے بزرگوں کے مختصر حالات درج ہیں فارسی۔
۸	العقول الموجہہ فی تحقیق من عرف نفسہ فقد عرف ربہ فارسی
۸	قائم الابصار فارسی مع ترجمہ اردو یعنی سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ کے سوالات کے جوابات
۸	کشف الدقائق عن رموز الحقائق فارسی مع ترجمہ اردو یعنی مختلف مسائل مشکلہ تصوف کے سوالات وجوابات کا مجموعہ ہے۔
۴	قول المختار فی مسئلۃ الجبر والاختیار فارسی مع ترجمہ اردو
۸	زواہر الافکار شرح جواہر الاسرار فارسی مع ترجمہ اردو۔
۸	جواہر الاسرار شیخ محمد معتصم ہروی کے چند سوالات وجوابات کا مجموعہ ہے اسکی شرح میں وحدت وجود حل فرمائے گئے ہیں جو اکثر سمجھ میں نہیں آتے
۸	ترجمہ المعروف فی شرح خطبۃ العوارف فارسی مع ترجمہ اردو
۴	یہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی شہور کی عوارف المعارف کے خطبہ کی بہت مفصل اور فصیح وبلیغ شرح ہے۔
۴	الدر الملتقط فی شرح تحفۃ المرسلہ فارسی مع ترجمہ اردو تحفہ مرسلہ حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی کا بہت عمدہ رسالہ علم
۸	حقائق ہمہ جملہ حضرت غوث الاعظم کے واسطے تحریر فرمایا

تھا اسکی شرح ۱۲ جزو میں ہے۔	عربی	فی شرح بسم اللہ الرحمن الرحیم از شیخ عبدالکریم جیلی متوفی ۸۳۲ھ	
تنویر الآفاق شرح تبیین الطرق فارسی ترجمہ مطبوعہ ۔ حضرت شیخ		بہ کنز العظیم و ترجمہ مسمی بہ نور التعلیم اردو۔	عربی
علی متقی جونپوری کے رسالہ کی شرح ہے جو ملوک میں ہے۔	عربی	**مولوی محمد عالم قیس کاکوروی** جذبات جذب یعنی کلیات	
تفسیر شرح تسویہ شاہ عبداللہ الہ آبادی فارسی مع ترجمہ اردو تسویہ		اردو و فارسی از بہادر فتی تاج الدین صاحب مرحوم جذب کاکوروی	
تصوف میں ایک نہایت مشکل رسالہ ہے اور اسکی لاجواب شرح ہے	عربی	مفصل حالات خان بہادر مغفور	عربی
الدر النیم فی بیان یا ایہا النبی الکریم عربی مع ترجمہ اردو مع بعض نام نہاد ظاہر بینوں	۱۲	سلسلہ سوال و جواب بعنوان حسن الانتخاب بتحقیق حسن الانتخاب کے بارہ میں	
حسن الافادہ لارباب الارادہ اردو مسئلہ بیعت و جبر از روح کوثر بیان	۱۲	اور بیعت و تلقین کے درمیان سوال و جواب	۱۲
الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم رد و جلد نہایت بسیط اور		منبہ المفترین یعنی حسن الانتخاب و نفائس المنن کے خلاف جتنا بیجا اعتراض	
مفصل کتاب ہے۔ ہر رد و جلد۔	صر	کیا ہوا ہے اسکی تنقید و افحات القدس سبکا کچا چٹھا	۱۰
الدرۃ البیضاء فی تحقیق صداق فاطمۃ الزہراء اردو۔ سبیل علاوہ			
تحقیق مہر کے حضرت سیدہ و کل ازواج مطہرات کے مفصل حالات بھی ہیں	عربی	**مولوی محمد عالم قیصری کاکوروی مرحوم** نور الغیب ترجمہ اردو فتح الغیب	
حضرت شاہ حبیب رحمۃ اللہ قلندر قدس سرہ الشریف فی ذکر معراج	۱۲	یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بیس باکمال مستجاب الدعوات	عربی
سید المرسلین اردو۔		عالم نہم سلیس ترجمہ۔	عربی
تسکین الفواد بذکر خیر العباد اردو مطبع فیوض المعارفین یعنی مکاتیب	۱۲	عیون المعارف من شیون العارفین المعروف بہ مکتوبات سراج الدین صاحب مغفور	۱۲
حضرات مولانا شاہ محمد تقی حیدر مدظلہ پیران سلسلہ قلندریہ بفارسی	۱۲	رسائل قلندریہ یعنی ترجمہ اردو رسائل شواہد النبی و موزان النبی از حضرت شاہ محمد یحیی قلندر المشہدی قدس سرہ و موزان المعارف و رسالہ المقنعہ و رسالہ	
تحفہ نظامیہ تبرک از حضرت مخدوم شیخ بھیکہ کاکوروی قدس سرہ فارسی	۱۲	فصل الابرار از حضرت قاضی عبدالرحمن عارف قلندر شریکی کاکوروی قدس سرہ	
ترجمہ اردو رسالہ اوقات شریفہ از مولوی رشید الدین خان صاحب مغفور کاکوروی		یہ رسائل تصوف میں ہیں اور نہایت دلچسپ آموز ہیں مبتدی و منتہی کیلئے مفید ہیں	
یہاں ان اوقات کا ذکر ہے جو قاضی صاحب مرحوم کو نظر آئے		منشی ایوب علی بی اے ایل ایل بی نبیرہ منشی عنایت احمد کاکوروی مرحوم	
مولانا حافظ شاہ محمد علی حیدر مدظلہ مذکرہ مناہج کاکوروی اردو	۱۲	رفع حجاب عن فصل الخطاب یعنی حسن الانتخاب کے خلاف جو رسالہ فصل الخطاب	
منشی وہاج الدین کاکوروی مغفور فیض الکریم شرح الکہف والرقیم		لکھا گیا تھا اسکا مدلل جواب	

ملنے کا پتہ ۔ قاضی انتظام علی خاں صاحب محلہ قاضی گڈھی قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

السیر العلوی فی ذکر المآثر المرتضویہ

یہ کتاب نہایت عالیشان اور کافی تحقیق و محنت کے ساتھ جناب مولانا حافظ شاہ **علی حیدر** قلندر علوی مدظلہ مرتب فرمائے ہیں جو چھ جلدوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مکمل سیر ہے۔ بجان جناب امیر علیہ السلام کیلئے یہ بیش بہا تحفہ ہے جلدوں کی تفصیل آئینہ کی طرح کتاب کا حسن نمایاں کر رہی ہے۔

(۱) جلد اول احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب۔ اس میں آپکے حالات ولادت و سبقت اسلام وغیرہ درج ہیں جبکا زمان برکت نشان حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے۔ نیز دیگر واقعات سیاسی وغیرہ جو آپکے زمانہ خلافت میں پیش آئے مع ذکر وفات۔ یہ جلد طبع ہو کر نظر افروز ناظرین ہو چکی ہے قیمت فی جلد ۳ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

(۲) جلد دوم نفائس المآثر فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن۔ اس میں آپکے فضائل علمی و عملی و زہد و تقوے و عبادات بہت تفصیل و تحقیق سے بیان کئے گئے ہیں قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک۔

(۳) جلد سوم۔ کتاب ہذا۔ اس میں آپکے مناقب ہیں جو آیات قرآنی و احادیث نبوی و ارشادات صحابہ کرام سے اخوذ ہیں قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک۔

(۴) جلد چہارم۔ اس میں آپکے مروی احادیث نبویہ بترتیب ابواب فقہ لحاظ حروف تہجی ہیں۔ یہ جلد درحقیقت آپکا مسند ہے جو زیر ترتیب ہے اسکا نام المقصد الجلی فی مسند العلی ہے۔

(۵) جلد پنجم۔ اس میں آپکے ارشادات و مواعظ وغیرہ ہیں۔

(۶) جلد ششم۔ اس میں آپکے والدین و ازواج و اولاد وغیرہ کے حالات ہیں نیز آپ سے انتساب سلاسل طریقت کا تذکرہ ہے

ملنے کا پتہ

قاضی انتظام علیخاں محلہ قاضی گڈھی قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ